

[illegible][illegible]

۱۔ اسی وقت سے میں نے مسلمانوں اور ’شہادت‘ کی ذمہ داریاں کا ذکر کیا ہے، ان میں سے ’شہادت‘، ’سگور‘، ’حالاتِ جہاد‘، ’آباد‘، دیو کی شہادت سے متعلقہ، ’رابطہ‘ کے نام سے کتابیں لکھی گئی ہیں۔

[illegible][illegible]

دیکھو یہ۔ فقیر اُن وداع کے ادوار اُتر رہا اُن کے والا ، د
 گاہے گاہے۔ گیارہ ۱۲۰۸ء میں والدین کی وفات
 - (سارنگ دھرم)

بد و بھگت پور گویا ہار دہم - د گاہے اُن کے ر اُن کے اُن
 کی ہر اکھ پر لکھی ہوئی تھیں ، اور ان کی ہر اکھ پر لکھی ہوئی تھیں
 سرحدوں کی پاروں میں ، وہاں وہ وہاں ، وہ وہاں ، وہ وہاں
 کا ادب ، جس کی ہر اکھ پر لکھی ہوئی تھیں ، اور وہ وہاں
 نام دار تھیں ، اور وہ وہاں ، اور وہ وہاں -
 - - - (حالانکہ یہی اُن کا حال تھا)

اُن میں دہاکہ ، ہر اکھ کی ہر اکھ ، ہر اکھ و ہر اکھ
 اور ہر اکھ کی ہر اکھ ، اور ہر اکھ اور ہر اکھ کے حال
 وہی طرح تھیں ، وہ گیارہ ۱۲۱۴ء میں والدین کے - - -

==

نفاذ کی ہے

— (نام سرمدی) —

یہ دہاکہ اُن انسانی سحر کا ہے جو نہ ہی وہ کی وجہ
 سے ہر اکھ میں ہر اکھ ، اور ہر اکھ کی ہر اکھ
 سے رکھا ہے اگرچہ حالانکہ یہی ہر اکھ کی ہر اکھ کی ہر اکھ
 ہے اور اس سحر کا افسانہ ، جو یہی لطائف و طوائف سے حالی
 تھیں ، جس میں ہر اکھ اُن کے ہر اکھ کی ہر اکھ تھی
 دہاکہ کو کہتے ہیں -

اگرچہ 'میں' نے اسے دیکھنے کی بات نہ کی تھی اور
 مدح علی کے دیکھوں پر دیکھی ہے اس کی اس کے علاوہ جہاں جہاں
 میں جو جو حالات مل گئے ہیں ان کے بارے میں اس کا وہی اضافہ
 کر رہا ہوں۔ چنانچہ کتاب کے مطالعے میں میں نے اسے دیکھا کہ
 'ہاکم' نے دیکھ کر 'موسم دیکھ' اور دیکھ کر 'موسم دیکھ'، 'موسم
 سراج الدین' میں آدرو، 'موسم دیکھ' اور حاکمی علی اکبر دیکھ اور
 دیکھ میں آدرو کی بہادری کا حوالہ ملے گا۔

[illegible][illegible][illegible]

اگر ہزار برس تک یہ مہرزا 'سوفیا'

کو بحرِ فکر پہنچے ہمیں 'کا ارفاق و احسان

[illegible]

سہ ماہی کے اردو کلام کے نامور ماہر اور ادیبوں نے اس پر

[illegible]

’میں نے‘ کا مذکورہ شعر دہرایا اور یہ بھی کہ مذکورہ شعر
میرا ہے اور یہ کہ میرا کا مذکورہ شعر ہے، جو ان قانونوں
میں پہلی پانچ جگہاں مختلف ہیں اور یہ بھی کہ ہم شعر
میں اور جس سے اس کی جگہ ملاقات ہے اور جو وہ ان قانونوں
میں اس کا ہر شعر کلام کے کمرے میں مذکورہ شعر ہے اور یہ کہ
جس داور پر قابل اعتبار ہے۔

[illegible]

ہمارے ملک میں نہ تو ایسا کوئی قانون ہے
 نہ تو ایسا کوئی دستور ہے، نہ تو ایسا کوئی اصول ہے
 نہ تو ایسا کوئی رواج ہے، نہ تو ایسا کوئی عادت ہے
 نہ تو ایسا کوئی رسم ہے، نہ تو ایسا کوئی عہدہ ہے
 نہ تو ایسا کوئی منصب ہے، نہ تو ایسا کوئی کھانا ہے
 نہ تو ایسا کوئی پہنا ہے، نہ تو ایسا کوئی لباس ہے

ہمارے ملک میں نہ تو ایسا کوئی دستور ہے
 نہ تو ایسا کوئی رواج ہے، نہ تو ایسا کوئی عادت ہے
 نہ تو ایسا کوئی رسم ہے، نہ تو ایسا کوئی عہدہ ہے
 نہ تو ایسا کوئی منصب ہے، نہ تو ایسا کوئی کھانا ہے
 نہ تو ایسا کوئی پہنا ہے، نہ تو ایسا کوئی لباس ہے
 نہ تو ایسا کوئی رسم ہے، نہ تو ایسا کوئی عہدہ ہے
 نہ تو ایسا کوئی منصب ہے، نہ تو ایسا کوئی کھانا ہے
 نہ تو ایسا کوئی پہنا ہے، نہ تو ایسا کوئی لباس ہے

چراغِ دولتِ حیدر ہمارے راجہ کی
 دہریوں کے دہریوں کی دہریوں کی
 دہریوں کے دہریوں کی دہریوں کی
 دہریوں کے دہریوں کی دہریوں کی
 دہریوں کے دہریوں کی دہریوں کی
 دہریوں کے دہریوں کی دہریوں کی
 دہریوں کے دہریوں کی دہریوں کی

ایک صاحب نے ’سہمی‘ کو دیکھ کر کہا ہے اور اکثر عورتوں
 میں اسی طرح ہے ”مرا مہاں مرا مہاں“ کر کے اُسے ناہ
 کیا ہے بعض عورتوں کی عورتوں کی ناہ میں (”مرا مہاں“
 کو روتی ہیں) لکھتے تھیں ”مرا مہاں“ لکھتے تھیں اسی روتی

اگر تھا، رہا، پھر پھر، پھر اور پھر کے ساتھ، یہ
 ہوتا، واقعہ، یہاں اور اس کا نام یہ ہے، پھر پھر پھر
 میں موجود ہے۔ اگرچہ یہ اردو کا اعلیٰ ترین ہے، لیکن
 پھر ہے، پھر اور پھر کے ساتھ، یہاں اور پھر کے ساتھ، یہ
 نام ہے، پھر کے ساتھ، پھر اور پھر کے ساتھ، یہ
 روز دیکھا ہے، پھر آواز، پھر اور پھر کے ساتھ، یہ
 رہا، پھر اور پھر کے ساتھ، یہاں اور پھر کے ساتھ، یہ
 کہیں، پھر کے ساتھ، یہاں اور پھر کے ساتھ، یہ
 ہوا، نظام، یہاں اور پھر کے ساتھ، یہ
 احمد علی، یہاں اور پھر کے ساتھ، یہ
 پھر اور پھر کے ساتھ، یہاں اور پھر کے ساتھ، یہ
 سوکار، یہاں اور پھر کے ساتھ، یہ
 اکھے، یہاں اور پھر کے ساتھ، یہ
 اور پھر کے ساتھ، یہ

یہ، پھر کے ساتھ، یہ
 ایک پھر کے ساتھ، یہ
 ہی و راطل، یہاں اور پھر کے ساتھ، یہ
 ہوں، یہاں اور پھر کے ساتھ، یہ
 دیکھے، یہاں اور پھر کے ساتھ، یہ
 اسکا، ایک پھر کے ساتھ، یہ
 باپ، یہاں اور پھر کے ساتھ، یہ
 ہے، یہاں اور پھر کے ساتھ، یہ

ایک پھر کے ساتھ، یہاں اور پھر کے ساتھ، یہ

[illegible]

ہیں لکھا ہے اور ہر روز اور ہر لمحہ اس کا ذکر کرتا ہوں
 کہ یہ کچھ بڑا بڑا کام ہے۔

را ادب اور زبان میں
 مکتوب اور زبان میں
 اصطلاح کی زبان میں
 حلقہ اور زبان میں
 دل اور زبان میں
 میرے دماغ میں اور زبان میں

ادب اور زبان میں، کی طرح میں نام بھی دیتا ہوں اور
 وہ نام ”مکتوب“ ہے
 ”دکا“ (دکا ہوا) ہے، یہی اپنی اصطلاح کا بار بار
 اظہار کیا ہے۔

مکتوب ہے ”دکا“ ہے میرے دماغ اور زبان میں
 مکتوب اور زبان میں
 ایک دوسری طرف کے اصطلاح میں کہتے ہیں -
 ایک آئی حقائق یہ ہو ”صاحب“ ہے ”دکا“ کو
 اللہ کرے میری دو طرف ہے ”دکا“
 ”مکتوب“ کو ادبی مکتوبی و دکان ہے خاص، دونوں دکان
 نواز پر ہو مکتوب اس ہے اور ایک طرف کے مکتوب میں
 دو قطعہ نواز پر لکھا ہے وہ مکتوب اس مکتوب میں موجود ہے
 اردو کلام میں ایک قصیدہ مکتوب پڑا جس کا مطلع یہ ہے
 ساقی اس اور مکتوب نام کو دیکھ
 اس طرح دیکھ ہے کے نام کو دیکھ

[illegible]

"میں نے اس کے ساتھ ساتھ ہی لکھا ہے کہ وہ ایک اور شخص کی طرف سے بھی لکھا گیا ہے۔"

1971, 1972, 1973, 1974, 1975, 1976, 1977, 1978, 1979, 1980, 1981, 1982, 1983, 1984, 1985, 1986, 1987, 1988, 1989, 1990, 1991, 1992, 1993, 1994, 1995, 1996, 1997, 1998, 1999, 2000, 2001, 2002, 2003, 2004, 2005, 2006, 2007, 2008, 2009, 2010, 2011, 2012, 2013, 2014, 2015, 2016, 2017, 2018, 2019, 2020, 2021, 2022, 2023, 2024, 2025, 2026, 2027, 2028, 2029, 2030, 2031, 2032, 2033, 2034, 2035, 2036, 2037, 2038, 2039, 2040, 2041, 2042, 2043, 2044, 2045, 2046, 2047, 2048, 2049, 2050, 2051, 2052, 2053, 2054, 2055, 2056, 2057, 2058, 2059, 2060, 2061, 2062, 2063, 2064, 2065, 2066, 2067, 2068, 2069, 2070, 2071, 2072, 2073, 2074, 2075, 2076, 2077, 2078, 2079, 2080, 2081, 2082, 2083, 2084, 2085, 2086, 2087, 2088, 2089, 2090, 2091, 2092, 2093, 2094, 2095, 2096, 2097, 2098, 2099, 2100, 2101, 2102, 2103, 2104, 2105, 2106, 2107, 2108, 2109, 2110, 2111, 2112, 2113, 2114, 2115, 2116, 2117, 2118, 2119, 2120, 2121, 2122, 2123, 2124, 2125, 2126, 2127, 2128, 2129, 2130, 2131, 2132, 2133, 2134, 2135, 2136, 2137, 2138, 2139, 2140, 2141, 2142, 2143, 2144, 2145, 2146, 2147, 2148, 2149, 2150, 2151, 2152, 2153, 2154, 2155, 2156, 2157, 2158, 2159, 2160, 2161, 2162, 2163, 2164, 2165, 2166, 2167, 2168, 2169, 2170, 2171, 2172, 2173, 2174, 2175, 2176, 2177, 2178, 2179, 2180, 2181, 2182, 2183, 2184, 2185, 2186, 2187, 2188, 2189, 2190, 2191, 2192, 2193, 2194, 2195, 2196, 2197, 2198, 2199, 2200, 2201, 2202, 2203, 2204, 2205, 2206, 2207, 2208, 2209, 2210, 2211, 2212, 2213, 2214, 2215, 2216, 2217, 2218, 2219, 2220, 2221, 2222, 2223, 2224, 2225, 2226, 2227, 2228, 2229, 2230, 2231, 2232, 2233, 2234, 2235, 2236, 2237, 2238, 2239, 2240, 2241, 2242, 2243, 2244, 2245, 2246, 2247, 2248, 2249, 2250, 2251, 2252, 2253, 2254, 2255, 2256, 2257, 2258, 2259, 2260, 2261, 2262, 2263, 2264, 2265, 2266, 2267, 2268, 2269, 2270, 2271, 2272, 2273, 2274, 2275, 2276, 2277, 2278, 2279, 2280, 2281, 2282, 2283, 2284, 2285, 2286, 2287, 2288, 2289, 2290, 2291, 2292, 2293, 2294, 2295, 2296, 2297, 2298, 2299, 2300, 2301, 2302, 2303, 2304, 2305, 2306, 2307, 2308, 2309, 2310, 2311, 2312, 2313, 2314, 2315, 2316, 2317, 2318, 2319, 2320, 2321, 2322, 2323, 2324, 2325, 2326, 2327, 2328, 2329, 2330, 2331, 2332, 2333, 2334, 2335, 2336, 2337, 2338, 2339, 2340, 2341, 2342, 2343, 2344, 2345, 2346, 2347, 2348, 2349, 2350, 2351, 2352, 2353, 2354, 2355, 2356, 2357, 2358, 2359, 2360, 2361, 2362, 2363, 2364, 2365, 2366, 2367, 2368, 2369, 2370, 2371, 2372, 2373, 2374, 2375, 2376, 2377, 2378, 2379, 2380, 2381, 2382, 2383, 2384, 2385, 2386, 2387, 2388, 2389, 2390, 2391, 2392, 2393, 2394, 2395, 2396, 2397, 2398, 2399, 2400, 2401, 2402, 2403, 2404, 2405, 2406, 2407, 2408, 2409, 2410, 2411, 2412, 2413, 2414, 2415, 2416, 2417, 2418, 2419, 2420, 2421, 2422, 2423, 2424, 2425, 2426, 2427, 2428, 2429, 2430, 2431, 2432, 2433, 2434, 2435, 2436, 2437, 2438, 2439, 2440, 2441, 2442, 2443, 2444, 2445, 2446, 2447, 2448, 2449, 2450, 2451, 2452, 2453, 2454, 2455, 2456, 2457, 2458, 2459, 2460, 2461, 2462, 2463, 2464, 2465, 2466, 2467, 2468, 2469, 2470, 2471, 2472, 2473, 2474, 2475, 2476, 2477, 2478, 2479, 2480, 2481, 2482, 2483, 2484, 2485, 2486, 2487, 2488, 2489, 2490, 2491, 2492, 2493, 2494, 2495, 2496, 2497, 2498, 2499, 2500, 2501, 2502, 2503, 2504, 2505, 2506, 2507, 2508, 2509, 2510, 2511, 2512, 2513, 2514, 2515, 2516, 2517, 2518, 2519, 2520, 2521, 2522, 2523, 2524, 2525, 2526, 2527, 2528, 2529, 2530, 2531, 2532, 2533, 2534, 2535, 2536, 2537, 2538, 2539, 2540, 2541, 2542, 2543, 2544, 2545, 2546, 2547, 2548, 2549, 2550, 2551, 2552, 2553, 2554, 2555, 2556, 2557, 2558, 2559, 2560, 2561, 2562, 2563, 2564, 2565, 2566, 2567, 2568, 2569, 2570, 2571, 2572, 2573, 2574, 2575, 2576, 2577, 2578, 2579, 2580, 2581, 2582, 2583, 2584, 2585, 2586, 2587, 2588, 2589, 2590, 2591, 2592, 2593, 2594, 2595, 2596, 2597, 2598, 2599, 2600, 2601, 2602, 2603, 2604, 2605, 2606, 2607, 2608, 2609, 2610, 2611, 2612, 2613, 2614, 2615, 2616, 2617, 2618, 2619, 2620, 2621, 2622, 2623, 2624, 2625, 2626, 2627, 2628, 2629, 2630, 2631, 2632, 2633, 2634, 2635, 2636, 2637, 2638, 2639, 2640, 2641, 2642, 2643, 2644, 2645, 2646, 2647, 2648, 2649, 2650, 2651, 2652, 26

(Handwritten signature)

1500, 1100, 1000, 900, 800, 700, 600, 500, 400, 300, 200, 100, 0

[illegible][illegible]

اگر کوئی 'مذہبی' دام اور مال سے واقف نہ ہو اور اس کا کلام پڑھے تو کہی وہ یہی کہہ گیا کہ اس کا لکھنے والا یہودی ہے وہ یہاں زرگان کی اہل اسلام کا مذہبی ادب، احترام اور عقیدت سے درنا ہے، مذہب، کوئی بچہ اور بکا صاحبان اور یہ کوئی مذہب سے نہیں بلکہ تو عقیدت والے سے اور عقیدت سے ہے معراج کے تمام مذہب دو مشاعرے لکھتے ہیں اور جو "اردو" ہیں سائنس شریک ہے، اسے مذہب

ردیف	عنوان	شماره
۲۸	دستورالعمل 'دستورالعمل'	۲۸
۲۹	'دستورالعمل'	۲۹
۳۰	'دستورالعمل'	۳۰
۳۱	دستورالعمل 'دستورالعمل'	۳۱
۳۲	'دستورالعمل'	۳۲
۳۳	دستورالعمل 'دستورالعمل'	۳۳
۳۴	دستورالعمل 'دستورالعمل'	۳۴
۳۵	دستورالعمل 'دستورالعمل'	۳۵
۳۶	دستورالعمل 'دستورالعمل'	۳۶
۳۷	دستورالعمل 'دستورالعمل'	۳۷
۳۸	دستورالعمل 'دستورالعمل'	۳۸
۳۹	دستورالعمل 'دستورالعمل'	۳۹
۴۰	دستورالعمل 'دستورالعمل'	۴۰
۴۱	دستورالعمل 'دستورالعمل'	۴۱
۴۲	دستورالعمل 'دستورالعمل'	۴۲
۴۳	دستورالعمل 'دستورالعمل'	۴۳
۴۴	دستورالعمل 'دستورالعمل'	۴۴
۴۵	دستورالعمل 'دستورالعمل'	۴۵
۴۶	دستورالعمل 'دستورالعمل'	۴۶
۴۷	دستورالعمل 'دستورالعمل'	۴۷
۴۸	دستورالعمل 'دستورالعمل'	۴۸
۴۹	دستورالعمل 'دستورالعمل'	۴۹
۵۰	دستورالعمل 'دستورالعمل'	۵۰

نمبر صفحہ	نام و ناموس	نمبر صفحہ
۱۲	فریائل دیگ 'الہام'	۱۲
۱۲	احسن اللہ 'اھسن'	۱۲
۱۳	نند سانی حان 'ایجاد'	۱۳
۱۵	'اشرف'	۱۵
۱۶	مہر ملام علی ارشد'	۱۶
۱۷	مہر اندمال علی 'افس'	۱۷
۱۸	مہر محمد حان 'انور'	۱۸
۱۹	مہر امونہ 'ایوبہ'	۱۹
۲۰	فدیج ہادی دیگ حان 'انیم'	۲۰
۲۱	شامہ محمد اللہ 'احقر'	۲۱
۲۲	مہر ملام حسین 'افس'	۲۲
۲۳	مہر عبدالوہاب 'المنہار'	۲۳
۲۴	مہر علی نقی 'ایجاد'	۲۴
دیگ اللہ		
۲۵	مہر عبدالقادر 'مدخل'	۲۵
۲۶	لالہ قہقہ چاند 'ہمار'	۲۶
۲۷	دلدار حان 'بہ رنگ'	۲۷

۱۱	داغی یی ل	۲۱
۱۱۱	داغی یی ل	
۱۱۱	داغی یی ل	۱
۱۱۱	داغی یی ل	۹۱
۱۱۱	داغی یی ل	۱۱
۱۱۱	داغی یی ل	۹۱
۱۱۰	داغی یی ل	۱۱۲
۱۱۰	داغی یی ل	۹۵
۱۱۸	داغی یی ل	
۱۱۸	داغی یی ل	۹۶
۱۱۰	داغی یی ل	۹۷
۱۱۱	داغی یی ل	
۱۲۱	داغی یی ل	۹۸
۱۲۲	داغی یی ل	۷۹
۱۲۹	داغی یی ل	۷۰
۱۲۹	داغی یی ل	۷۱
۱۲۷	داغی یی ل	۷۲
۱۲۷	داغی یی ل	۷۳

شماره	نام و نام خانوادگی	شماره
۳۶	مهر شهر علی ' حجاب '	۱۱
۳۷	جعفر ' ریلی '	۹۷
	داد خان	۷۰
۳۸	مهر علی ' کرد '	+
۳۹	علی علی ' دانا '	۷۵
۴۰	خواجہ مهر ' کرد '	۷۵
۴۱	کریم خان ' کرد '	۸۹
۴۲	مهر علی ' کرد '	۸۷
۴۳	مهر دولت علی ' دولت '	۹۲
۴۴	لالہ بهال کرس ' دایم '	۹۴
	داد خان	۹۶
۴۵	مهر علی ' هدایت '	۹۱
۴۶	محمد الهادی - ' هادی '	۹۷
۴۷	محمّد اسماعیل علی ' دوش '	۹۹
۴۸	محمّد (دکهلی)	۱۰۲
۴۹	' هادی '	۱۰۴

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
۱۱۷	عزیز و عزیز	۸۸
۱۱۷	سید اولاد و سید اولاد	۹۹
۱۱۹	سید اولاد	۹۰
۲۲	سید اولاد، سید اولاد	۹۱
۲۲۱	سید اولاد، سید اولاد	۹۲
۲۲۱	سید اولاد، سید اولاد	۹۱
۲۲۱	سید اولاد، سید اولاد	
۲۲۲	سید اولاد، سید اولاد	۹۳
۲۲۲	سید اولاد، سید اولاد	۹۵
۲۲۲	سید اولاد، سید اولاد	۹۶
۲۲۵	سید اولاد، سید اولاد	
۲۲۵	سید اولاد، سید اولاد	۹۷
۲۲۶	سید اولاد، سید اولاد	۹۸
۲۵۳	سید اولاد، سید اولاد	۹۹
۲۶۱	سید اولاد، سید اولاد	۱۰۰
۲۸۵	سید اولاد، سید اولاد	۱۰۱
۲۷۶	سید اولاد، سید اولاد	۱۰۲

ردیف	نام و نشان	صفحه
۱۳۸	مجلس شورای اسلامی (دولت) 'مجلس'	۷۴
۱۵۸	'مجلس'	۷۵
۱۵۹	داد - اظهار	
۱۵۹	مجلس شورای اسلامی 'مجلس'	۷۶
۱۹	مجلس شورای اسلامی 'مجلس'	۷۷
۱۶۱	باب الفیاض	
۱۶۱	انعام الله علیهم 'مجلس'	۸۸
۲۲۲	مجلس شورای اسلامی - 'مجلس'	۸۹
۲۲۹	مجلس شورای اسلامی 'مجلس'	۸۰
۲۲۷	مجلس شورای اسلامی 'مجلس'	۸۱
۲۲۷	مجلس شورای اسلامی 'مجلس'	۸۲
۲۲۸ (الف)	مجلس شورای اسلامی احمد یار خان 'مجلس'	۸۳
۲۲۹	باب الکاف	
۲۲۹	مجلس شورای اسلامی - 'مجلس'	۸۴
۲۲۹	مجلس شورای اسلامی - 'مجلس'	۸۵
۲۳۹	مجلس شورای اسلامی	۸۶
۲۳۹	مجلس شورای اسلامی 'مجلس'	۸۷

۱-۲	تاریخ و مکان	۱۱۶
۱-۱	'رد'	۱۱۱
۱-۷	'کتاب'	۱۱۱
۱-۷	'کتاب و کتابخانه'	۱۱۱
۱-۷	'کتاب و کتابخانه'	۱۱۴
۱-۸	'کتاب'	۱۱۵
۱-۸	کتابخانه و کتابخانه 'کتاب'	۱۱۶
۲-۹	کتابخانه و کتابخانه	
۱-۹	کتابخانه و کتابخانه 'کتاب'	۱۱۷
۳۱۲	کتابخانه و کتابخانه 'کتاب'	۱۱۸
۴۱۴	کتابخانه و کتابخانه 'کتاب'	۱۱۹
۲۱۵	کتابخانه و کتابخانه 'کتاب'	۱۲۰
۲۲۰	کتابخانه و کتابخانه 'کتاب'	۱۲۱
۲۲۱	کتابخانه و کتابخانه 'کتاب'	۱۲۲
۲۲۲	'کتاب'	۱۲۳
۱۲۳	کتابخانه و کتابخانه 'کتاب'	۱۲۴
۳۲۴	کتابخانه و کتابخانه 'کتاب'	۱۲۵
۲۲۵	کتابخانه و کتابخانه 'کتاب'	۱۲۶

ردیف	نام و نام خانوادگی	تاریخ
۱۰۰	میرزا محمد علی	۱۳۹۹
۱۰۱	میرزا محمد علی	۱۳۹۹
۱۰۲	میرزا محمد علی	۱۳۹۹
۱۰۳	میرزا محمد علی	۱۳۹۹
۱۰۴	میرزا محمد علی	۱۳۹۹
۱۰۵	میرزا محمد علی	۱۳۹۹
۱۰۶	میرزا محمد علی	۱۳۹۹
۱۰۷	میرزا محمد علی	۱۳۹۹
۱۰۸	میرزا محمد علی	۱۳۹۹
۱۰۹	میرزا محمد علی	۱۳۹۹
۱۱۰	میرزا محمد علی	۱۳۹۹
۱۱۱	میرزا محمد علی	۱۳۹۹
۱۱۲	میرزا محمد علی	۱۳۹۹
۱۱۳	میرزا محمد علی	۱۳۹۹
۱۱۴	میرزا محمد علی	۱۳۹۹
۱۱۵	میرزا محمد علی	۱۳۹۹
۱۱۶	میرزا محمد علی	۱۳۹۹
۱۱۷	میرزا محمد علی	۱۳۹۹
۱۱۸	میرزا محمد علی	۱۳۹۹
۱۱۹	میرزا محمد علی	۱۳۹۹
۱۲۰	میرزا محمد علی	۱۳۹۹

شماره	عنوان	تاریخ
۱۵۲	مکتوب به مادر	۱۳۱۹
۱۵۳	مکتوب به مادر	۱۳۱۹
۱۵۴	مکتوب به مادر	۱۳۲۰
۱۵۵	مکتوب به مادر	۱۳۲۱
۱۵۶	مکتوب به مادر	۱۳۲۱
۱۵۷	مکتوب به مادر	۱۳۲۲
۱۵۸	مکتوب به مادر	۱۳۲۵
۱۵۹	مکتوب به مادر	۱۳۲۳
۱۶۰	مکتوب به مادر	۱۳۷۸
۱۶۱	مکتوب به مادر	۱۳۷۹
۱۶۲	مکتوب به مادر	۱۳۸۰
۱۶۳	مکتوب به مادر	۱۳۸۲
۱۶۴	مکتوب به مادر	۱۳۸۲
۱۶۵	مکتوب به مادر	۱۳۸۲
۱۶۶	مکتوب به مادر	۱۳۸۵
۱۶۷	مکتوب به مادر	۱۳۸۵
۱۶۸	مکتوب به مادر	۱۳۸۵
۱۶۹	مکتوب به مادر	۱۳۸۶

ردیف	نام و نام خانوادگی	تاریخ
۱۲۷	مهندس د. علی ' شهر'	۱۳۹۷
۱۲۸	دکتر د. علی ' شهر'	۱۳۹۷
۱۲۹	مهندس د. علی ' شهر'	۱۳۹۷
۱۳۰	مهندس د. علی ' شهر'	۱۳۹۷
۱۳۱	مهندس د. علی ' شهر'	۱۳۹۷
۱۳۲	مهندس د. علی ' شهر'	۱۳۹۷
۱۳۳	مهندس د. علی ' شهر'	۱۳۹۷
۱۳۴	مهندس د. علی ' شهر'	۱۳۹۷
۱۳۵	مهندس د. علی ' شهر'	۱۳۹۷
۱۳۶	مهندس د. علی ' شهر'	۱۳۹۷
۱۳۷	مهندس د. علی ' شهر'	۱۳۹۷
۱۳۸	مهندس د. علی ' شهر'	۱۳۹۷
۱۳۹	مهندس د. علی ' شهر'	۱۳۹۷
۱۴۰	مهندس د. علی ' شهر'	۱۳۹۷
۱۴۱	مهندس د. علی ' شهر'	۱۳۹۷
۱۴۲	مهندس د. علی ' شهر'	۱۳۹۷
۱۴۳	مهندس د. علی ' شهر'	۱۳۹۷
۱۴۴	مهندس د. علی ' شهر'	۱۳۹۷
۱۴۵	مهندس د. علی ' شهر'	۱۳۹۷
۱۴۶	مهندس د. علی ' شهر'	۱۳۹۷
۱۴۷	مهندس د. علی ' شهر'	۱۳۹۷
۱۴۸	مهندس د. علی ' شهر'	۱۳۹۷
۱۴۹	مهندس د. علی ' شهر'	۱۳۹۷
۱۵۰	مهندس د. علی ' شهر'	۱۳۹۷
۱۵۱	مهندس د. علی ' شهر'	۱۳۹۷

ردیف	عنوان	شماره
۵۱۳	مجموعه دست‌نویس‌ها	۱۸۱
۵۱۴	مجموعه دست‌نویس‌ها	۱۸۲
۵۱۵	مجموعه دست‌نویس‌ها	۱۸۳
۵۱۶	مجموعه دست‌نویس‌ها	۱۸۴
۵۱۷	مجموعه دست‌نویس‌ها	۱۸۵
۵۱۸	مجموعه دست‌نویس‌ها	۱۸۶
۵۱۹	مجموعه دست‌نویس‌ها	۱۸۷
۵۲۰	مجموعه دست‌نویس‌ها	۱۸۸
۵۲۱	مجموعه دست‌نویس‌ها	۱۸۹
۵۲۲	مجموعه دست‌نویس‌ها	۱۹۰
۵۲۳	مجموعه دست‌نویس‌ها	۱۹۱
۵۲۴	مجموعه دست‌نویس‌ها	۱۹۲
۵۲۵	مجموعه دست‌نویس‌ها	۱۹۳
۵۲۶	مجموعه دست‌نویس‌ها	۱۹۴
۵۲۷	مجموعه دست‌نویس‌ها	۱۹۵
۵۲۸	مجموعه دست‌نویس‌ها	۱۹۶
۵۲۹	مجموعه دست‌نویس‌ها	۱۹۷
۵۳۰	مجموعه دست‌نویس‌ها	۱۹۸

ردیف	عنوان	صفحه
۱۸۸	فصل اول در بیان	۱۹۸
۱۸۷	فصل دوم در بیان	۱۹۹
۱۸۸	فصل سوم در بیان	۱۷۰
۱۸۹	فصل چهارم در بیان	۱۷۱
۱۸۹	فصل پنجم در بیان	۱۷۲
۱۹۰	فصل ششم در بیان	۱۷۳
۱۹۱	فصل هفتم در بیان	۱۷۴
۱۹۲	فصل هشتم در بیان	۱۷۵
۱۹۳	فصل نهم در بیان	۱۷۶
۱۹۴	فصل دهم در بیان	۱۷۷
۱۹۵	فصل یازدهم در بیان	۱۷۸
۱۹۶	فصل بیستم در بیان	۱۷۹
۱۹۷	فصل بیست و یکم در بیان	۱۸۰
۱۹۸	فصل بیست و دوم در بیان	۱۸۱
۱۹۹	فصل بیست و سوم در بیان	۱۸۲

رقم الكتاب	اسم الكتاب	العدد
١٩٨	١٩٨	١٩٨
١٩٩	١٩٩	١٩٩
٢٠٠	٢٠٠	٢٠٠
٢٠١	٢٠١	٢٠١
٢٠٢	٢٠٢	٢٠٢
٢٠٣	٢٠٣	٢٠٣
٢٠٤	٢٠٤	٢٠٤
٢٠٥	٢٠٥	٢٠٥
٢٠٦	٢٠٦	٢٠٦
٢٠٧	٢٠٧	٢٠٧
٢٠٨	٢٠٨	٢٠٨
٢٠٩	٢٠٩	٢٠٩
٢١٠	٢١٠	٢١٠
٢١١	٢١١	٢١١
٢١٢	٢١٢	٢١٢
٢١٣	٢١٣	٢١٣
٢١٤	٢١٤	٢١٤
٢١٥	٢١٥	٢١٥
٢١٦	٢١٦	٢١٦
٢١٧	٢١٧	٢١٧
٢١٨	٢١٨	٢١٨
٢١٩	٢١٩	٢١٩
٢٢٠	٢٢٠	٢٢٠
٢٢١	٢٢١	٢٢١
٢٢٢	٢٢٢	٢٢٢
٢٢٣	٢٢٣	٢٢٣
٢٢٤	٢٢٤	٢٢٤
٢٢٥	٢٢٥	٢٢٥
٢٢٦	٢٢٦	٢٢٦
٢٢٧	٢٢٧	٢٢٧
٢٢٨	٢٢٨	٢٢٨
٢٢٩	٢٢٩	٢٢٩
٢٣٠	٢٣٠	٢٣٠
٢٣١	٢٣١	٢٣١
٢٣٢	٢٣٢	٢٣٢
٢٣٣	٢٣٣	٢٣٣
٢٣٤	٢٣٤	٢٣٤
٢٣٥	٢٣٥	٢٣٥
٢٣٦	٢٣٦	٢٣٦
٢٣٧	٢٣٧	٢٣٧
٢٣٨	٢٣٨	٢٣٨
٢٣٩	٢٣٩	٢٣٩
٢٤٠	٢٤٠	٢٤٠
٢٤١	٢٤١	٢٤١
٢٤٢	٢٤٢	٢٤٢
٢٤٣	٢٤٣	٢٤٣
٢٤٤	٢٤٤	٢٤٤
٢٤٥	٢٤٥	٢٤٥
٢٤٦	٢٤٦	٢٤٦
٢٤٧	٢٤٧	٢٤٧
٢٤٨	٢٤٨	٢٤٨
٢٤٩	٢٤٩	٢٤٩
٢٥٠	٢٥٠	٢٥٠
٢٥١	٢٥١	٢٥١
٢٥٢	٢٥٢	٢٥٢
٢٥٣	٢٥٣	٢٥٣
٢٥٤	٢٥٤	٢٥٤
٢٥٥	٢٥٥	٢٥٥
٢٥٦	٢٥٦	٢٥٦
٢٥٧	٢٥٧	٢٥٧
٢٥٨	٢٥٨	٢٥٨
٢٥٩	٢٥٩	٢٥٩
٢٦٠	٢٦٠	٢٦٠
٢٦١	٢٦١	٢٦١
٢٦٢	٢٦٢	٢٦٢
٢٦٣	٢٦٣	٢٦٣
٢٦٤	٢٦٤	٢٦٤
٢٦٥	٢٦٥	٢٦٥
٢٦٦	٢٦٦	٢٦٦
٢٦٧	٢٦٧	٢٦٧
٢٦٨	٢٦٨	٢٦٨
٢٦٩	٢٦٩	٢٦٩
٢٧٠	٢٧٠	٢٧٠
٢٧١	٢٧١	٢٧١
٢٧٢	٢٧٢	٢٧٢
٢٧٣	٢٧٣	٢٧٣
٢٧٤	٢٧٤	٢٧٤
٢٧٥	٢٧٥	٢٧٥
٢٧٦	٢٧٦	٢٧٦
٢٧٧	٢٧٧	٢٧٧
٢٧٨	٢٧٨	٢٧٨
٢٧٩	٢٧٩	٢٧٩
٢٨٠	٢٨٠	٢٨٠
٢٨١	٢٨١	٢٨١
٢٨٢	٢٨٢	٢٨٢
٢٨٣	٢٨٣	٢٨٣
٢٨٤	٢٨٤	٢٨٤
٢٨٥	٢٨٥	٢٨٥
٢٨٦	٢٨٦	٢٨٦
٢٨٧	٢٨٧	٢٨٧
٢٨٨	٢٨٨	٢٨٨
٢٨٩	٢٨٩	٢٨٩
٢٩٠	٢٩٠	٢٩٠
٢٩١	٢٩١	٢٩١
٢٩٢	٢٩٢	٢٩٢
٢٩٣	٢٩٣	٢٩٣
٢٩٤	٢٩٤	٢٩٤
٢٩٥	٢٩٥	٢٩٥
٢٩٦	٢٩٦	٢٩٦
٢٩٧	٢٩٧	٢٩٧
٢٩٨	٢٩٨	٢٩٨
٢٩٩	٢٩٩	٢٩٩
٣٠٠	٣٠٠	٣٠٠

[illegible]

سائنس دانوں نے یہ ثابت کیا ہے کہ زمین پر زندگی کے

اگرچہ نہ صرف سنیوں کے لیے و کائنات آج بھی پھیلتے اور اب وسیع
و کمال پیدا ہے کہ اسی وسیع را از دہر ہی مذکورہ معصوم نہ انرا

نا سکن ار اے جو ملام نہ ہوں
 نا بدسں شہیدو نہ نام جھوش
 ناگاہ اور کثرت ایمان اہل وفای بحکم ایں کہ "الاصحاب دائر
 و نو کاں ساعہ" سراج را ورعاندند و دوعص کوسدای نکدل
 سر سبز صبط اور فاضلہ اندکار طبع نگسلاندی، آری
 دمسس، سبک دیکہ صحت دیکان ناظیر
 گل بھور سیک رساندی بر سدرم را
 نا دوست نہ ایں حد و حد کہ اوقات سعادہ روی صرف ایں کار
 می گشت و بعد مطالعہ ایں فن حدائے کرد دل بھی گشت
 کہ دریں اندام دیکوہ نکاب السعرا من تصدیک صدر شہید ہی مہر
 و دیکوہ فسخ عالم ہاں دارۃ ارہندہ ہاں قبول بھوکہ سورہ

יי דער אומגאנג אלעמאל און אלעמאל, אלעמאל, אלעמאל, אלעמאל
 און אלעמאל, אלעמאל, אלעמאל, אלעמאל, אלעמאל, אלעמאל, אלעמאל, אלעמאל
 אלעמאל, אלעמאל, אלעמאל, אלעמאל, אלעמאל, אלעמאל, אלעמאל, אלעמאל
 אלעמאל, אלעמאל, אלעמאל, אלעמאל, אלעמאל, אלעמאל, אלעמאל, אלעמאל
 אלעמאל, אלעמאל, אלעמאל, אלעמאל, אלעמאל, אלעמאל, אלעמאל, אלעמאל



(389)

والله اعلم بالصواب

۱۱۱۲

پورسہٴ مزاج ، ، افروز ، بادل کھینکوئے گرم ، بادل ،
و در میان العاط ناز و معانی ، دلچسپ و فہم حسنیو دسریہ
مہکد اڑد سوس و دودن ، در نرم اکاربان رویی نازہ ، و
گرسوئے سادہ بختی را ہماچہا دساتہ بگو را نہایت پیچ
و ناپ نازہ ، گلی رنہ بختی گلہائے حلال رنگین و دوبادہ دسان
سہمہائے دل نہیں اس - در گاس ہدی مثل او ہدی لہ
ہزار داسان کم در می توان پیداس ، و در مجلس بختی ہمچو ان
پروانہ چراغ سہن ہدم ناز انگسہ عزالل معانی را ہدی
مسحر کرد کہ می ناز و ہدی حردگان العاط پاکیزہ را دوست
ہای در گوش سادہ کہ ہمدادی در ہر گہن کوہ جان
مکس ، و توان داتہ رنہ ہم نہایت پرکاری طاق می ناز
حضر طمع چسہ چسہ مدعاش احسام کہ را اد زندگی
ہسنی ، و آہاب کلکش چہان چہان طالبان دمع سہن
ہر را موکسان کسپہ معلوم سہ کہ در ماہ ہادی النامی
سہ نسخ و ستی و مایہ والہ ہادی اکھنڈ این چہان دانی را
وداع ہودہ حادر ہام نامی گردہ نارنج وفاتس حضور

۱- در این کتاب، به بیان احوال و سیرت ائمه و اولاد ائمه پرداخته شده است.

۵۔ برادر ثانی و دامادان ہانویہ کبریا سے کہا کہ میں اور ہمال
ہا کہ سامعہ، پروس، ہمال و ہندی ناس مہدی ہمال اے
دونوں ان وجود ہندی ارار چراغ سراج الہی علی جان اور
صدا گروہ، و لوگوں کو جان دیا، میں را ہمالہا اے و ناس
در رستم نظم سعید مہدی و لوگوں، نظر کر اند و اس اعتبار
آندار فرا گروہ ہند۔

എന്നുകൂടി കണ്ടെത്താൻ സാധിക്കാത്തതുകൊണ്ട്

دیکھا ہے نام ہو ماکم رکھا ہے دھڑوں کا

میرہ کی راہ میں جو کچھ پڑتا ہو اُتار دے گا

قدم دھوا ہندو سہارا اکیے دوستوں کے ساتھ، گا

৫৭

✓ رہنما کے قتل اور قہرمان ہے، وہ دہشت

ما لال پر جزا ہے اس سے

میتھ کے ساتھ ساتھ ان کے دل میں بھی ایک نئی بات ابھرنے لگی تھی۔

کے لئے اس کا نام ہے

فدہ دھن کے اگلے دم ہارنا لگا
 ہچکچہ نہ کالہ ہے ہارنا لگا
 ہار

دھن سے دھن سے ہارنا لگا
 کہا لال فیر سے دھن سے دھن سے
 ولہ

دھن سے دھن سے ہارنا لگا
 دھن سے دھن سے ہارنا لگا
 ولہ

دھن سے دھن سے ہارنا لگا
 دھن سے دھن سے ہارنا لگا
 ولہ

دھن سے دھن سے ہارنا لگا
 دھن سے دھن سے ہارنا لگا
 ولہ

دھن سے دھن سے ہارنا لگا
 دھن سے دھن سے ہارنا لگا
 ولہ

سرخ دھن آندہ

آندہ دھن سے دھن سے ہارنا لگا
 گو اندہ آندہ دھن سے ہارنا لگا
 گو اندہ آندہ دھن سے ہارنا لگا
 گو اندہ آندہ دھن سے ہارنا لگا

$\{1, 2, 3, 4, 5, 6, 7, 8, 9, 10, 11, 12, 13, 14, 15, 16, 17, 18, 19, 20, 21, 22, 23, 24, 25, 26, 27, 28, 29, 30, 31, 32, 33, 34, 35, 36, 37, 38, 39, 40, 41, 42, 43, 44, 45, 46, 47, 48, 49, 50, 51, 52, 53, 54, 55, 56, 57, 58, 59, 60, 61, 62, 63, 64, 65, 66, 67, 68, 69, 70, 71, 72, 73, 74, 75, 76, 77, 78, 79, 80, 81, 82, 83, 84, 85, 86, 87, 88, 89, 90, 91, 92, 93, 94, 95, 96, 97, 98, 99, 100\}$

1, 2, 3, 4, 5, 6, 7, 8, 9, 10, 11, 12, 13, 14, 15, 16, 17, 18, 19, 20, 21, 22, 23, 24, 25, 26, 27, 28, 29, 30, 31, 32, 33, 34, 35, 36, 37, 38, 39, 40, 41, 42, 43, 44, 45, 46, 47, 48, 49, 50, 51, 52, 53, 54, 55, 56, 57, 58, 59, 60, 61, 62, 63, 64, 65, 66, 67, 68, 69, 70, 71, 72, 73, 74, 75, 76, 77, 78, 79, 80, 81, 82, 83, 84, 85, 86, 87, 88, 89, 90, 91, 92, 93, 94, 95, 96, 97, 98, 99, 100, 101, 102, 103, 104, 105, 106, 107, 108, 109, 110, 111, 112, 113, 114, 115, 116, 117, 118, 119, 120, 121, 122, 123, 124, 125, 126, 127, 128, 129, 130, 131, 132, 133, 134, 135, 136, 137, 138, 139, 140, 141, 142, 143, 144, 145, 146, 147, 148, 149, 150, 151, 152, 153, 154, 155, 156, 157, 158, 159, 160, 161, 162, 163, 164, 165, 166, 167, 168, 169, 170, 171, 172, 173, 174, 175, 176, 177, 178, 179, 180, 181, 182, 183, 184, 185, 186, 187, 188, 189, 190, 191, 192, 193, 194, 195, 196, 197, 198, 199, 200, 201, 202, 203, 204, 205, 206, 207, 208, 209, 210, 211, 212, 213, 214, 215, 216, 217, 218, 219, 220, 221, 222, 223, 224, 225, 226, 227, 228, 229, 230, 231, 232, 233, 234, 235, 236, 237, 238, 239, 240, 241, 242, 243, 244, 245, 246, 247, 248, 249, 250, 251, 252, 253, 254, 255, 256, 257, 258, 259, 260, 261, 262, 263, 264, 265, 266, 267, 268, 269, 270, 271, 272, 273, 274, 275, 276, 277, 278, 279, 280, 281, 282, 283, 284, 285, 286, 287, 288, 289, 290, 291, 292, 293, 294, 295, 296, 297, 298, 299, 300, 301, 302, 303, 304, 305, 306, 307, 308, 309, 310, 311, 312, 313, 314, 315, 316, 317, 318, 319, 320, 321, 322, 323, 324, 325, 326, 327, 328, 329, 330, 331, 332, 333, 334, 335, 336, 337, 338, 339, 340, 341, 342, 343, 344, 345, 346, 347, 348, 349, 350, 351, 352, 353, 354, 355, 356, 357, 358, 359, 360, 361, 362, 363, 364, 365, 366, 367, 368, 369, 370, 371, 372, 373, 374, 375, 376, 377, 378, 379, 380, 381, 382, 383, 384, 385, 386, 387, 388, 389, 390, 391, 392, 393, 394, 395, 396, 397, 398, 399, 400, 401, 402, 403, 404, 405, 406, 407, 408, 409, 410, 411, 412, 413, 414, 415, 416, 417, 418, 419, 420, 421, 422, 423, 424, 425, 426, 427, 428, 429, 430, 431, 432, 433, 434, 435, 436, 437, 438, 439, 440, 441, 442, 443, 444, 445, 446, 447, 448, 449, 450, 451, 452, 453, 454, 455, 456, 457, 458, 459, 460, 461, 462, 463, 464, 465, 466, 467, 468, 469, 470, 471, 472, 473, 474, 475, 476, 477, 478, 479, 480, 481, 482, 483, 484, 485, 486, 487, 488, 489, 490, 491, 492, 493, 494, 495, 496, 497, 498, 499, 500, 501, 502, 503, 504, 505, 506, 507, 508, 509, 510, 511, 512, 513, 514, 515, 516, 517, 518, 519, 520, 521, 522, 523, 524, 525, 526, 527, 528, 529, 530, 531, 532, 533, 534, 535, 536, 537, 538, 539, 540, 541, 542, 543, 544, 545, 546, 547, 548, 549, 550, 551, 552, 553, 554, 555, 556, 557, 558, 559, 560, 561, 562, 563, 564, 565, 566, 567, 568, 569, 570, 571, 572, 573, 574, 575, 576, 577, 578, 579, 580, 581, 582, 583, 584, 585, 586, 587, 588, 589, 590, 591, 592, 593, 594, 595, 596, 597, 598, 599, 600, 601, 602, 603, 604, 605, 606, 607, 608, 609, 610, 611, 612, 613, 614, 615, 616, 617, 618, 619, 620, 621, 622, 623, 624, 625, 626, 627, 628, 629, 630, 631, 632, 633, 634, 635, 636, 637, 638, 639, 640, 641, 642, 643, 644, 645, 646, 647, 648, 649, 650, 651, 652, 653, 654, 655, 656, 657, 658, 659, 660, 661, 662, 663, 664, 665, 666, 667, 668, 669, 670, 671, 672, 673, 674, 675, 676, 677, 678, 679, 680, 681, 682, 683, 684, 685, 686, 687, 688, 689, 690, 691, 692, 693, 694, 695, 696, 697, 698, 699, 700, 701, 702, 703, 704, 705, 706, 707, 708, 709, 710, 711, 712, 713, 714, 715, 716, 717, 718, 719, 720, 721, 722, 723, 724, 725, 726, 727, 728, 729, 730, 731, 732, 733, 734, 735, 736, 737, 738, 739, 740, 741, 742, 743, 744, 745, 746, 747, 748, 749, 750, 751, 752, 753, 754, 755, 756, 757, 758, 759, 760, 761, 762, 763, 764, 765, 766, 767, 768, 769, 770, 771, 772, 773, 774, 775, 776, 777, 778, 779, 780, 781, 782, 783, 784, 785, 786, 787, 788, 789, 790, 791, 792, 793, 794, 795, 796, 797, 798, 799, 800, 801, 802, 803, 804, 805, 806, 807, 808, 809, 810, 811, 812, 813, 814, 815, 816, 817, 818, 819, 820, 821, 822, 823, 824, 825, 826, 827, 828, 829, 830, 831, 832, 833, 834, 835, 836, 837, 838, 839, 840,

۱۰. دو قطره روغن نعناع، یک قطره روغن
 کافور و یک قطره روغن بنفشه را در
 یک لیوان آب حل کرده و به صورت
 دمنوش بنوشید.

(۱) در این صورت که $\frac{1}{\sqrt{2}}$ و $\frac{1}{\sqrt{2}}$ را در $\frac{1}{\sqrt{2}}$ ضرب کنیم

ہم نے جو دیکھا، وہاں اس کے نقشے پر عہدہ، آرائش
اور وہ ہمیں اچھا لگا جس کی بات کو کہیں

ہر طرف سے کی لگی ہے اور
دل بڑا ہوا ہے اور

کام کیلئے ایک نیا مرکز انکلی کا ممبر ہو کر

واگہ

جائے میں اور ہم نہ ~ ، سانس نہ ہو دھال

تھوڑے میں دایہ دل میں ، موندے ہوئے کم ہو لالا

واگہ

سور و نساہ کم ہوا ہے موندے با

ڈرے کا ہمارا ہے حالیہ دال

واگہ

تھوڑے میں دایہ دل میں ، موندے ہوئے کم ہو لالا

واگہ بہ مہک رہی کا دے دی ہوا ہے مہکا

واگہ

رہے چرخہ چرخہ میں جا کر چھوٹے چھوٹے

گھر حلا مہموں کا اوں اوں کا کھپا تو تہا ہو

واگہ

اگہ ہیں رشک کے اب کہوں نہ حلیہ پرواہ

شمع دھسار ہے حلیہ میں میں ہمار دیا

حق میں عاسی کے مہر لطیف ہم دیا ہمار ،

دل دیا جس سے مجھے دیا سہمی اراد دیا

دست ہم بھڑکے ہے دلوے آہ کے

دل یہ دار و سہ ہوا ہے قاک کا

واگہ

افسوس ہے کہ نہک دھسار اولت گدا

آپا دیا حلیہ دیکھو کہ ہم کو پلست گدا

ولہ

مگر دم سے ہوا ہے آشنا دل
 کہ ہم سے ہو گیا ہے بے وفا دل
 جو ہم گھبرا ہے مستحکم پر عاشقی میں
 سو میں ہی جا رہا ہوں ما صرا دل
 ہمارا ہی کہا نا تھا کبھی یہ
 مستحکم دم جان لو یہ ہے برا دل
 کہاں حاضر میں لاوے آدرو کو
 ہوا اس مہر کا آشنا دل

ولہ

تو رہا میں اس سوچ لے از سلگ حفا دل
 ہر چند کہ میں لاکھ لگایا نہ لگا دل

ولہ

دو پہر لے میں نظر آئے کہیں کیا فائل
 ب تو بسمل کو ہوا جان کا دینا مشکل

ولہ

سہم نی حب میر سہی اُترا تو سہی دھما ہے مال
 کم کوئی باراد میں لے ہے دو پہر میر سال

ولہ

دھمکاوتے ہیں ہم کو کمزور بنا دے
 کھولیں ابھی دو بجائے مہیاں کا دھرم نکل

ولہ

کہوں نہ روئیں اس طرح اشک اب جہاں کا حال دیکھ
 گود میں آنکھوں کی ہم پیالا ہے یہ طفل یتیم

احمشی ہے بے ہندو کو در کے اوپر اختیار
 پر کہاں سے کہہ دوں ہو بار ہوئے مستحق
 ولہ

کہوں کر مریں نہ دیکھ کے ہے موسم بہار
 نکلیے ہے ہی حلوں میں حاما بدن کا پہاڑ
 ولہ

شورس میں موسم کے ہے آزار میں سارا بڑوس
 نہ دعا ہے حق میں دولت مند کے اوار کوس
 ولہ

استھو بسمل کدو ہر ہوئے بڑھے
 کتے حب ہم نے اپنے چشم ہر بار
 ولہ

فیر صحبت میں اب لگے جانے
 چھوڑ کر اپنی آبرو کی پاس
 ولہ

بے وفا ہے بہار گلشن کی
 نسل و گل کے حال در افسوس
 ولہ

آج عاشق کی ہے نصیبی ہے
 کہ ہم اُس پاس میں چلے ہو بھاگ
 ولہ

کیونکر نہ دولت کی حوش آمد کرے ملک
 چرخے کا کام کہوں کہ چلے خو نہ ہوئے مال

11

وَلَّه

گرچہ اس بے پرواہی کے ہمارے چہرے میں
لیکن اپنے دہشت گردانے میں وہاں ہمارے

وَلَّه

قتل کرنے کو اب ملے ہیں
مات کہے ہیں جاں جائے ہیں

وَلَّه

ہمارے قاتل ہیں ہمارے قاتل ہیں ہمارے قاتل
پے ہمارے جاں نہ جا جائے ہمارے قاتل

وَلَّه

کہا ہے پے ہمارے قاتل ہیں ہمارے قاتل
ہمارے قاتل کے لئے ہمارے قاتل

وَلَّه

ہمارے قاتل ہیں ہمارے قاتل ہیں ہمارے قاتل
ہمارے قاتل ہیں ہمارے قاتل ہیں ہمارے قاتل

وَلَّه

ہمارے قاتل ہیں ہمارے قاتل ہیں ہمارے قاتل
ہمارے قاتل ہیں ہمارے قاتل ہیں ہمارے قاتل

وَلَّه

ہمارے قاتل ہیں ہمارے قاتل ہیں ہمارے قاتل
ہمارے قاتل ہیں ہمارے قاتل ہیں ہمارے قاتل

و لہ

نہ ہمارے حبس میں اٹھی تھیں سبھی دکھتے نہ لال انکھیاں
 ہوئی تھیں دم سے دہری حوسلہ صاحبہ جمال انکھیاں
 علاج ان کا تھی ہے عاسموں کے رنگ کی ہلکی
 کہو اسی میں رنگیں کرتے کرتے اتنا درمال انکھیاں
 مرا دل دوتلی کی طرح ان در لے لے تک پھرو
 مستحکم دوتلی ہے اس میں آسانی کی مثال انکھیاں

و لہ

چکر میں حوں کا کوئی قطرہ رہا نہیں
 کہ استھواں ہوئے انکھیاں میں بہا نہیں
 دسا ہے کیوں ہمارے دل کو پیارے
 اگر کا کل ہمارے اڑدھا نہیں

و لہ

پرستہ تھیں ہیں میرے، لگی تھیں اسک کی چھڑیاں
 نہ ہمارے پاس نہ دن رات ہم دھرتے تھیں یوں گھڑیاں
 گئے جس وقت میں ہو کر جدا ہم میں آئے ہمارے
 ہوئے سو سرحد آدھ میں ہم اس وقت میں میریاں

و لہ

نازک فلی پر اپنے معزور ہو رہے ہو
 موسیٰ کمر لے تم کو فرعون کر دیا ہے

و لہ

میرے لداں کی سرخی کے تئیں نہ پہنچے
 ہر چاند سعی کر کر یا قوت و لال مرجاں

والہ

دیکھتے ہو جسکے دے ۔ دنا دنا نہ دے
 دس طرح گھل مل بے اپنے ہاتھ، دنا ہی ہے لال
 دسٹم اس رن کی کھالے تھیں موسم دروں کی
 داب لاو جو کوئی کسی کے تھاکروں کی
 دندناں جس کے کھلے تھیں اسے دل مرے
 سانورے چور جو کوئی چنا دروں گوروں کی
 بات کھایا ہے مرے دل کو فیروز، آنکھوں کے
 دو ہلکے تھیں ہے کمری ہے ستر حوروں کے
 قادری نہ تھیں سخی حسا سے سخی ہوئی دار
 عقل چکرت تھیں گئی دیکھ کے چھب حوروں کی
 لب شدیں سرمیں پتہ تھیں خط سہا
 تار توتی ہے مہائی رہ تھر حوروں کی
 (آبرو) صحت کم ظرف تھیں مہکو دماغ
 کس کو برداشت ہے ہر وقت کے نکروں کی
 صدا کھو اگر خارے گی دو اس ہار دلہ سوں
 کہ کر کر قول پرسوں کا کئیے پرسوں ہوے پرسوں
 دمع علی حان در تذکرۂ حود اس دہشت کہ مدکور سک دنا
 (احسن می دوستد و تھیں دہشت دار دنوان (آبرو) مع رتعدۃ ریم
 دہشت نہ فطر در آمد —

اے ناصر وعدہ کھا کرنا ہے پھر پرسوں کو آؤں گا
 کہو نہ بھی تھیں آوے گلی اس کی سہوں پرسوں

دیا کیا داو ناری سہیں تیری آنکھوں نے مرگس کو
کہ سارا سہم و زر اپنا کئی بھر بھر کے ہمار آئی
ولہ

یہ حادثے مراق کے دیکھے بہوں کہوں
ہفترب کی اب لکھی ہے مگر بارہویں صدی
ولہ

حدار ہدا اُتھا دے درمہاں سے ہتھر کے پردے
میرے صہاد کو لا نام میں ہو نا مہے پر دے
ولہ

کھا بد اس کے ملنے سے مہے اس چسم گریاں نے
ہمارے پاسو کو یہ اسک کی دپی ہوئی پیڑی
ولہ

اب میں مرنا ہوں تعافل سہیں یقیں کر مان لے
خان مہررا خان لہتا ہے ہو خانان حان لے
معنی اس بیت نورمر سناساں دیکو ہوندا کہ چہ کدادہ
خوج کردہ —

ولہ
کوئی مسدوح اور زار کے چھکڑے میں مت بولو
یہ دونو ایک میں آپس میں ان کے بیچ رشہ ہے
ولہ

سرمہ آلود و سہید و سرح اور رنگ سیاہ
کہوں نہ مارے اسی طرح چورنگ شمشیر نگاہ

ولہ

دوسرے دنوں کا دیکھ لیا کہ کے پھر گیا
 دھالا بھرا شراف کا اوسوس کر گیا
 بھا بول (آبرو) کا نہ جاؤں گا اُس کیسی
 ہو کر کے بے قرار دیکھو اح دھر گیا

پداٹنی کے رسالہ کی سچیں کہا زیادتی کہہ
 اُس ظالم کی جو ہم پر گھڑی گھڑی سو جگ بھرا

نہ چھوڑے گا پھارے بھی کسی کا

دھارا ہنس کے کہتا یہ احی کا

کہا قہر ہے پھارے ملے کا ترے منکنا
 پھر قہر پر قہامت یہ رلف کا لکنا
 جس کال پر صفا سے نظریں نہیں نہہرہوں
 اُس کال پر محسب ہے دل کا مرے انکنا
 اندر غلیل دس پر دل کا رکھا شاہلا
 ہر راع بوالہوس کا مشکل ہے بھان پھٹکنا
 اسپند کر کے تھکے پر ملا کتھیں حلاؤں
 دھوں مارا ہے نازک رحسار پر چٹکنا
 اُس سوچ سرو قد کو ہم جانے دھے بھولا
 مل اویدی طرح سے کیا دے گیا ہے نالا
 اے سرد مہر بچھہ سے حوٹاں جہاں کے کابھوں
 حورسیت قہر نہوایا اور ماہ دیکھہ ہالا
 فوجوں سے تڑا چلے ہے حدیسے کوئی سپاہی
 ہوں حال چھوڑ خط سے مکھہ پر رہے سرا

دوسرے بھائی بھی اسے شوق اپنی کہا ہی دے رہا ہے
 دے دے دیکھار کو میں دیکھتا تو سوں کھڑا ترسوں
 دلہن دھری معطر ہے مگر قلمہ سستی نہ ہے
 ہدایا (آدرو) دہلدا پرا ہے کام اندر سوں
 حجب نلک کہا صاف ناصب کو حجاب صاف دھا
 اس کو خط آئے لگا شاید کہ خط آئے لگا
 اپنی اہلیات سب سے محرم الدن مبارک آدرو، ار ہر دو دیکھو
 ساحر کو سہا۔۔۔

ابا ہے صبح بھلی ہے آتھہ رستمسا ہوا
 حاتمہ گئے مہن رات کا پھولوں سا ہوا
 انداز سوں زیادہ بہت نار خوش دھن
 جو حال اپنی حد سے بڑا سو سا ہوا
 کم مت گلو یہ صحت سمجھوں گا رنگ رد
 سودا وہی جو ہوئے کسوتی کسا ہوا
 سستای مڈر خواہی دھن (آدرو) تو کیا ہے
 بہ روتھہ روتھہ چلنا چل کے پھر پھٹھکنا
 یہ سہرا اور یہ آف رواں اور اب یہ گہرا
 دواہ دھن کہ مہن گھر میں دھن اس چھور کر صبرا
 سبھن اوروں کا مسئلہ ہوئے سلنا اور سب دھنا
 مگر یکسا (آدرو) کی بات جب کہیے تو پی حانا
 انسان ہے تو کدر سے کہتا ہے کہوں انا
 آدم تو ہم سنا ہے کہ ہے حاتم سے بنا

دودا نے گا اُس کا جسم لے کہ وہ نہ چھا
 مٹا اس دو شہد ماری کر کر نہ ہو دوا
 دو کب ملا تھا پھارے ہم ے کئے آج دوسرا
 دیکھا یہ اُن ملیے گا ہم دوتہا اوتہا
 دوسرے کا وعدہ کر کے مصیبت چھا کے دھڑکی
 کہنے کو اُن لہو سے مہکتا دوا سو چھوٹا
 دالں ہوا ہے حل کر - ملیے میں سے ہمارا
 پختہ میں دوتا ہے گرم آج اگن ہمارا
 پھری کہاں ہے : ایک مایہ نہیں اکڑ کو
 ہے ضعف بھج دوتا یہ ناک ہیں ہمارا
 حور شمع کس طرف سے ہوا طالع (آدرو)
 کہا دن بھرے کہ ہار کا اندھ کر ہوا
 کہا سب دیرے میں کے گرم ہوئے گا دتا
 عاشقوں میں کون جلتا تھا گلیے کس کے لگا
 تو گلیے کس کے لگا نہیں پڑ کسی بے رحم نے
 گرم دیکھا ہوئے گا تیرے دہیں آنکھیں مٹا
 ملیے کے شوق ہم نے گھر بار سب گداوا
 مہلت میں میرے گھر ہار آیا ہو گھر نہ پایا
 دل ہم سے کر کے لوہو لوہو کا کر کے پانی
 آنکھوں سستیں نہایا نب آدرو کہا یا
 سہج اوپر صبر کے دھندا ہے وہ لوتا ہوا
 در کے لالچ اس قدر وہ سہم نہی کھوتا ہوا

چمکی دکھا دیں دل چھین لے چلے ہیں
 بڑی بڑی دو کس نے نکھلا دیا چھللا
 یہ رسم طلاسی کا دستور ہے کہاں کا
 دل چھین کر ہمارا دشمن ہوا ہے حار کا
 ہر ملک نگہ میں ہم سے کر لے لگے ہیں ہو کہیں
 کچھ نہ بڑی بڑی نے پکڑا ہے طور باد کا
 حلقوں کے طور گویا دیرار دھتکہ ہے
 بھر کر پھرا نہ لڑکا حق اُس طرف کو چھاندا
 دریاں نہ ہیں زلف سے احوال عاشق کا
 سم دونا ہے آنکھوں سے ہم ماہ و سال عاشق کا
 درے رحسار سمیں پڑ حو مارا زلف نے کدال
 لعا ہے چھین یارو اردھا ہے مال عاشق کا
 (آبرو) کے قتل کو حاضر ہوا کسکر کمر
 خون کرنے کو چلے عاشق یہ تہمت داد کا کر
 نواکب سے نکل سبکی بڑی تصویر دکھتے تے کی
 مصور لے ستن ہر چاند مر مر اپنا ہی کاڑھا
 چھوڑ کر گئے خاک میں حاصل کیا ہو کیا ہوا
 سادھے کچھ جاتے کانہیں سب کچھ لہا ہو کیا ہوا
 عہدوں کے ساتھ شب کر چلتے ہو چال اور ہی
 دیکھی دوس دھاری حاؤ دھیں پچھارا
 — حکمت کی نوع سے تم کاتو دھب کا سر
 آتھ آؤ (آبرو) کے کر قتل کا بہار

و لہ

کھیلی دھی رات چوپڑ گنہاں ہوا دھا پندارا
 ہمارے رقیب سارے اور ہم بے رنگ، نارا
 گراں ہے شرم کی آدم کو دکھنا مگر کی دسپہنچ
 ہر ایک دانا ہوا ہے (آبرو) کے نالکوں سے ملنا
 مہنہ لگا ہے ہتھکڑیوں نے لہاں سے کیا خوب
 اہکسار بھر کے کہہ لیے ادنیٰ رتاں سے کیا خوب
 آنکھوں کی سنج ہوئی ہے مرگاں بھواں سے دوسری
 لکٹی ہیں حوں سواہی قزقش کہاں سے کیا خوب
 دپہنا رہنا ہے تب لگ حب ملک مرنا نہیں
 دل کو حوں سیماب اپنی دھماری ہے خوب
 کہوں چھپا طلسم میں گرفتار ہے اب سے سرمست نہ دھا
 حان کچھ نہائی مرے ہے چشمہ حوں کے دھج
 مجلس رنداں میں منت لیے جا دل بے شرم کو
 سپیشہ حالی کو کہا عرب ہے مہواراں کے دھج
 سر سے لگا کے پاؤں داک دل ہوا ہوں میں
 نہاں تک دو دن عشق میں کامل ہوا ہوں میں
 آفوسی میں بھواں کے کردی ہیں قتل آنکھیں
 کوئی پوچھتا نہیں ہے مستعد میں حوں ہوا ہے
 کرے تو ہو بغافل پر حال (آبرو) کا
 دیکھو تو دم پھارے ہے اچھا دو دو

وگہ

مہرے بھارے سے فاصلہ اندی دل کی بات ہاکہدا
 کہ حالے سے بھارے حاکان کا مشکل ہے اب رہنا
 ہم سے وعدہ یوں تھا دوحب حی دیوے ہڈی درن دی
 حی دیا ہم نقد ہمکو فرص اب ہمیں دیا
 چو پڑ کے کھیلنے کا سارا بھی خلاصا
 ساید کدی دو لڑ کا ہوئے ہمارے پاس آ
 پی کر شراب ہمکو پھر جو دراوے ہو
 کہا شوں کو ہمارے حانا ہے اور کا سا
 ہم سے کہیں آتے ہیں ناحق بے گناہ
 سر پھرا ہے کنا مگر اولاک کا
 رکھے کوئی اس طرح کے لالچی کو کس طرح دلا
 چالی حانی ہے فرمائش کدی وہ لا کدی ہم لا
 دو نہا لوں کا ہے رنج میوا
 چاہدا ہے ہم پھل دو کر سیوا
 عاشقوں میں جس کسی سے ہمارے راضی ہمارا
 وہ ہمارا دشمن ہے لیکن چاہدا ہے حی ہمارا
 صدر کب دہدار کا ہے اُس کتنیں فردا ملک
 سو قبائمت حان پر کرنا ہے دل آج ہی ہمارا
 ہر گھڑی چھپ چھپ کے مت ناز اُسکو اے دل ماں حنا
 شوح ہے ہلکوسناں را دیکھ لے دو حان حنا

واہ

زندگی ہے شراب کی سی طرح
 نادیدنی حجاب کی سی طرح
 دیکھہ اوپر حوں بے گناہوں کا
 چوڑا رہا ہے شراب کی سی طرح
 کون چاہے گا گھر جسے دھکو
 منہہ سے جانہ شراب کی سی طرح
 کہیں جو زندگی ہووےں گدہ گار
 بدوں کی کچھہ برائی ہے حدائی

جس نے آہاب سے امداد کا دامن پکڑا
 یہ نہیں سسڑا دوت کہ اُسے حوار کرد
 پو گیا ہے روالہوس کا بھید پردے سے نکل
 حط کے آئے میں حقیقت سب کی طاہر ہو گئی
 دیکھو دو جان ہم کو ملایا ہوں کب سستی
 رولو خدا کے واسطے تک لال لب سستی
 یہ جانو ہر انک سے لالچ نہیں ہے حوب
 ہے بھیک مانگ کھانا بھلا اس کسب سستی
 پانی میں قوت آگ میں حل کر نہیں ولہیک
 ہاسی نہ ہوں نکار کے کہنا ہوں سب سستی
 مانداہا ہے برگ ناک کا کہوں سر نہ سپہرا
 کہا (آئرو) کی چالا ہے نکت العین سستی

مچھہ بادواں کی حالت وہاں خاکہ ہے اُڑ کر
 مہرا بہ رنگ رو ہے گودا مچھہ کدو در
 خوب دیدی شکل آسکتی یہیں تصور میں
 مددیں گذریں مصور کھینچنا ہے اسطوار
 رہیے ہیں دل میں مصور دلچسپ کی طرح
 گھر دار ہوئے سرو داناں کا برائے مدت
 رلف کی شاں مچھہ اُپر دیکھو
 کہ گویا عرس میں لٹکتی ہے
 کیا ہوا ہے جو مرگھا مرہاد
 روح پندر سے سر بتکتی ہے
 دسہاری لوگ کہیے ہیں کمر ہے
 کہاں ہے 'کس طرح کی ہے' کدھر ہے
 یوں (آبرو) بناوے دل میں ہزار باتیں
 حسب رو برو ہو قہرے گھدار بھول جاوے
 اُتھہ چہیت کہوں حلوں سنی خاطر بچلت کی
 آئی بہار تکھہ کو چہر ہے سدمت کی
 جہاں بھہہ حوکی گرمی تھی نہ نہی کچھہ اگ کو عرب
 مہادل اُس کے ہو حابی ہو آدش لکڑیاں کھانی
 لٹک چلتا ستن کا بھولتا یہوں اب ڈالک مچکو
 طرح دو پاؤں دکھنے کی مڑی آنکھوں میں پھر دی ہے
 حسن ہے پڑ حور ویاں میں روا کی جو یہیں
 بھول ہیں نہ سب پڑ اں پھولوں میں ہرگز نہ یہیں

دل دو دیکھو ادم پے ناک کا
 عسوی سے پہلا بھرا ہے خاک کا
 اب دین ہوا زمانہ ساری
 آفـــــــــــــــــسانِ ذمّام دھریا ہے
 جدونا مثل حجاب اس جگ مہن دم کا پوچھ ہے
 یہ گردہ کھل جا دو دیکھو رنگائی ہچچ ہے
 رنگائی تو ہر طرح کاسی
 مرے پھر جدونا قہامت ہے
 اس کی کبھی زبان شہریں ہے
 دل مرا قتل ہے بتایے کا
 قہامت کھانم تک یک ہنس کے بولے
 معھے باب کی باب مہن ماردا لا

ساتہ ولی اللہ ”اسنہاں“

ساتہ ولی اللہ نام دارن، و مزاج را دعرف مستعد معانی دکھاں
 اسنہاں می آرد در فارسی گوے ار فارساں اس سر رمیں
 می رواند و دعوب معانی، باز و اعاط دو پے چنناں می پردہ
 کہ شادی۔ سندھاپس کاکس چننیں روانہ سر مہکنند۔

مسکین لیکن سے دل میں انگارے دھک گئے
 بھائی سی چھب دکھا کے حقو ساخن چمک گئے
 اس سو کمر سے کھنڈو مہاں دم بھی اور ہو
 کیا سازگی کا روح کہ جس سے لچک گئے

دھڑکاں کا دل کوہِ کومے کا بھرا دھالا ہوا
 ہستی سے محسوس کے شہوں کی ہو ساگِ سدِ والا ہوا
 دل کے اردِ بہار میں احوالِ سبب دیکھتے
 دے ماری ہے ناع میں سر کو کلی اُٹھا
 گو نہ ہے مسکراتا ہو کس طرح حدیں گے
 تم کو ہو یہ ہمسی ہے پر ہے مرنِ ہمارا
 یارو قزو کمر سے مڑوڑو نہ بھر کے انگ
 آٹھا کہوں لچک ہو ابھی لاگ جائے لنگ
 دور خاموش بٹھتے رہنا ہوں
 اس طرح حالِ دل کا کہتا ہوں
 دل کب آوازی کو بھولا ہے
 خاک گر ہو گیا بگولا ہے
 یہیں نادرے بھرے ہوں شک کے نقط
 اس قدر مسکرتا ملک ہے صادق
 عالمِ آب سے آساں نہیں اے شمعِ گذر
 خوف سے برق کے یہاں بکھر ہے کشمی میں سوار
 کچھ تھرتی نہیں کہ کیا ہوگی
 اس دل بے قرار کی صورت
 نہ تھا کچھ اور میسرے شہوں کا حسن و صدا باعث
 یہی پھارے طرح مودب یہی کافر ادا باعث
 تم اور گلزار سے اب آنکھ جو لگائے
 وہاں کو پھارے پھولوں کے بیچ ہاں

طاؤساں حیدر اور دا حسن و جمال اور صبرائے نیکوئی (۱۰۰)
 پر دیکھ کر ہی سہرا راز دروغوں کی آہیں و بریل دیکھیں اسی
 گلشن دہائے ناز و بر آں می افراندی۔

دہری آنکھوں کو دیکھتے تو رہا ہوں
 الحفظ الحفظ الحفظ کر رہا ہوں
 در و دیوار سے اداس صدمہ ہے
 ہمارے ہر ہر صدمہ صدمہ ہے

اسکے بار حیاں "افسان"

در عصر محکمہ سائنس و کائنات و دنیا کی حود نگہاں افسانہ
 میگردانید و سلسلہ سخن را ہماں حیا می جہادہ - بلبل گلستان
 سخن و عدالت ہوسٹیاں اسی چہیں اسب در عہد دروغوں
 آراستہ معاش از معصیت و ہراری ہون و در طربن دنیا طراری
 نگ و دو می ہون و دہش ہستہ در سراب اکثر آباد پردو
 انداختہ و طوطی کلکس سکر افسانہ ہادی حود ساحہ - اسعارش
 نہ فقیر در سیدہ ، مگر اسی دو دہش از نیکوئی نعلام می آرہ -

دہیں اور آسماں اور مہر و مہ سب دیکھتے ہیں ہے افسان
 بطر بہر دیکھتے مشیت حاک میں کھا کھا جھمکا ہے
 نہ دیکھی ایک جھاک بھی آپ کے دس بچے اندھوں نے
 اگرچہ ہر دس سو سے مدین سارا شکتا ہے

آخر نو ہوے گا بہار قہارمت کے دن بنا
 مچھہ مات سے چھڑا کے جو داس جھٹک گئے
 اب (اشدوانی) کیا میں کروں رات عشق طے
 ایک نو پڑی ہے سانچ دوچے پانو دھک گئے
 ایں ابیات ارہو دو تذکرہ دھرنر صاحب۔

لہکوں کے پدھروں کی لگے کہوئے اُس کو چوت
 ہر ایک گرد مات ہے مچھوں کو دھول کوت
 بتاں جو ہھر کی ماتیں ہمیں سلاتے ہیں
 کچھہ اُن کا دوس پہوں ہے جدا کی ماتیں وہیں
 چھوڑ کر دھکو وہیں اور سے جو لاگ لگی
 پہیں مہلادی یہ دے دلوں سہی آگ لگی

قرلماش خان "امید"

شاعر عدیم الہٹل اسب، نام اصلی او مہرور محمد رضا ولے
 قرلماش خان خطاب او عہدسات عالم میہدارن، و در دکتہ ردی
 نوگوئی ادویسب کہ گوہر می دارد - کاروان ہستی او در اکبرآباد
 نہ سہہ دسج و جہسین و مانہ و الف رحب در سب و مرأت
 عدصری او در دارالخلاہہ بسکسب - حضور مہر صاحب و فہلہ
 نارنج انتقال او چنیں یافتہ، (قاریخ)

خان سہیں گستر و سحر آفرین
 رحمت سدر بست ازین خاکدان
 سال وفاتش دل نالان من
 یافتہ، خان دادہ قرلماش خان

دھڑو دھندم گندہ و گوہر ہستی او را جوہر دہندہ در رسدہ
گہرات سعادہ است ایں دہک طالع را اسر، مہر مہرچہ دہی (۰۰۰)
می دو سہ -

دھ دہر حیا لال مہی، ملے شووینہ حالان مہی
ہوہ صاحب کمالان، دہ کدہر آکرہ کدہر دیکلے

مہرچہ فاصل "آزاد"

گل گلستان دکن و ار سہراے کہیں است، در زمان (ولی)
کسوت حجاب دہ در مداس و حوک را دیکے ار ساگردان او
می مداس چنانچہ (ولی) می گوید -

(آزاد) سے سدا ہوں یہ مصروع مداس

حس سے کہ ہمار ملنا ایسا ہنر نہ آیا

سہار سہن او در دہندہر دہندہر مہا مں دہندہر دہندہر واری
اوج گیرا و عرائس مہاندس دہندہر دہندہر دہندہر - سرو
داندان او چہاں می داند و دہری مہون سہندہر چہندہر
می داند -

آئیں چہاں کی سادی (آزاد) صندہی، دہ

حس سے کہ ہمار ملنا ایسا ہنر نہ آیا

زین العابدین "آسنا"

آسنائی مہندوان سہن کمال مددارک و اس وحسنان دا آسنا
مراح را از راہ اخلاص دہندہ می آرہ - چہرہ مہندہر ز اش
طاہرا عارہ بردار حطہ پاک دہندہر و دہاں ولادت او اکثر در

دہ کدہر دہر آ کدہر دہر (دیکلے) -

اسیرِ حان ”انعام“

ولہذا مہرِ معرانی، امیرِ حانِ نورانی فاطمہ کادل معنی داد
 نے بدل و فکھلندہ عدیم الکونین اسب سہاب کلکس درسم
 معادی بازہ می کدہ و نورانی طمعش خوش از اعطاسمہ و
 پاکیزہ می ردی آغار و انعام حانس دارِ تذکرہ ہائے فارسی گودان
 معصلاً مندرج اسب دارِ سلطہ دسج و جوسمن و مانہ و الف نارنج
 وقانس دوسمہ اند، کاتبِ حروفِ نارنج و فاب چندین دافدہ و یک
 عدت رائد را داپن حسن دسمیہ سافط ساحمہ (نارنج) -

آن عدت معنی آفندان

در حلد بریں سون آرام

دقت ان یکتا و گسست نارنج

حان داد امیر حان (انعام)

این ابیات از تذکرہ فتح علی حان است -

نہ سن دو + پند واعط کا کہ ایلی دھن مہن پکا ہے

حدا حافظ نرا دواج بھی ایک شرعی درکا ہے

اب بھی احسان ہے ہوگر نہ ہوں آزاد ہم

پھر چمن مہن جائیں کداسمہ لے کے اے صہاد ہم

”احمدی“

ساعو ہائی معام و معنی پڑوہ قدیم الایام اسب سہن را

حلیف مقام اللہ حان مراد رائدہ عدتہ اسماک مرحوم کہ

حان عالم خطاب داشتہ (از تذکرہ فتح علی حان) -

+ (ن) ہو

سپیدی میں کروں سہر جہاں کی دو دنیا ہے
ہونا ہے تھلے دن سے ، دشا گدڑی کا

فصائل دیک ” الہام “

ار حوش دلاساں اس سر میں اسے، در میں گاہیں الہامات
وادرہ بطور میں آرد و در ادرای و اکھائے حوس دہامت
گسٹاحی فصائل سداثرہ میں دارد سوچیء راحس اور کلام
اوسر مدکسدا و بحر اس دو نم کہ در دیکرہ فصیح علی حان
اسب دھودندکان بھی رسد حوس سحن میں حیداد و در
دھوکلا فوب بچی میں حوادک —

دیکھ دھاری بچے کو دیکارہ چڑھ کے گالے لگی کلا نوہلی
کلا نوہلی بڑے گالے سے دن میں نہت | بچے سڑوں سے بولتی ہے

احسن اللہ ” احسن “

در دیکہ سبھی بگاہے روزگار و صاحب تلاش معادی پورکار
اسب اور دیکہ طوطی طبعس سکر ادہام میں رنک - ار صعاٹی
مرأت اطہار میں گردن ، و در عصر آدرہ طاہرا طرہ رد کی
در سر مہداسب و حوک را در سوزوفاں ہم عصر معرو میں
پنداسب - دساں کلکس لاکھ معادی میں ادساد و مساطہ
طبعس عروس سحن را ہوجہ احسن در کرسی رنگینی میں دساد
ابن انیباب در دیکرہ میں مسطور اسب --

• (ن) دن تھلتے ہی ہوتا ہے —

گل زمین ایں حذب سماں اسب زلف سہن را چمن پیچ و تاب
 می بوسد و چہرہ آفتاب رحسار معانی او ار تاریکی العاط می
 رحسار - او مذکورہ صبح علی حاک و لہی می بھاد۔
 گر ہمسے نہواسوں کو ہم آزاد کرو گے
 و ہوا نے مہیاں کتلیے ہی آباد کرو گے
 کہیو صدا دو اقلہ مرے دلہن کو کے نہیں
 آہر کسی بھی وجہ نہکھاؤں گا رو کے نہیں

مہر - معبود کاظم "آوارہ"

آوارہ دس سہن طراری اسب، درادر حقیقی رہن العابدین
 (آستا) مسموم و پیر سحر نا کرہ او نہ ہدف معانی و فکس راسب
 میروں، دوخط سہن او چمن چہرہ معانی می آرا د و دل
 ہاسماں سہن را چمن می رانی -
 اے مند لہب حا کے چمن میں کرے گی کہا
 باد حراں سے سب گل گزار چہرہ گئے

معبود صلاح "آکاہ"

از موزونان ہندوستان و دھندہ آن دوسماں اسب در
 سہن اگا ہی کمال مدداری و قدوم استواری در سر زمین
 صاب میگدا رد او بدل ہستی او نار حونی و حسبات پندہ -
 و نور صلاحیت و تقویٰ از چہرہ اسم آفتاب پدرش ہوندا -
 دور ساعر پر دستہ سہن را میگردد، و مضطربہ طبع او دل قلب
 پھووالد - از مذکورہ فہم علی حاک اسب -

(اسراف)

از معاصراں (ولی) اسب - چنانچہ (ولی) شائے مصراع
 اورا نصیبیں می نہا مک و معرمانک —
 (اشرف) کا سو مصراع (ولی) محکومہ نہایت
 الثمت ہے دل و جان کو دے چلتی نگر سوں
 این سحر از (اسراف) اسب —

دوں شاہ سب سہوں کا' بلکے ہیں بھرے سب شاہ
 میں بھی آپس کو ملکہ قہرا' نہ کہوں نہ کہا کہوں
 این سحر را میو محکومہ فقی (مکر) دیا میں مکر —
 بھان میں میرے دیکھیں بھراگ بھاپا' جو ہونا ہو سو ہو جاوے
 بھوہو اب جو کہوں کا رنگ لانا ہے' جو ہونا ہو سو ہو جاوے

میر غلام علی " ارسد "

تکلم ، فاسدۂ اوجہیں' مروتے خوش معاورہ و رنگیں
 مزاح اسب - ار چلنے دیا در آب و حورں مسکنی خود این
 سہر تھوہ اوقات سو می درد' دا راقم سطور طور احلاس
 در سب میدارد' اکثر گاہ از راہ کرم بعضی مہلاص می پردارد
 در سب فرس صاحب تصنیف دواواں اسب و اکثرے در
 معصم گفتہ و مہنگویہ - گا ہے ننا در پاس خاطر عزیزان معوجہ
 بطرف رنجنہ میسود' عرصہ معصم مروتے اسب وادل فابل
 دوسب' حق دعائی سلامت دارد —

محکومہ نہیں خبر کہ ... کدھر گیا
 گر راہ لی ہے گھر کی تو تکتی گھر گیا

یہی مفسرین خط ہے (احسن ال۱۸۸۰)

کہ حسن جو روپاں ماروسی ہے

مگر انکھاں داودی ہے نعمتھاں کی دانتوں میں
کہ آہں سے داؤں کو دن لپکے موم کرنا ہے
سبزی دانتوں کی جو ہر گز نہیں اس کو جو انسان ہے
جو گالی سے رہاں کو کام دے مارے سو چرواں ہے

بعد علی خان ”انکھاں“

ساعر رنگیں سبھن، ساعر درس را نہایت عنودت مہگوند،
و انکھاں بنا بر گردش چرخ کھربار اوقات را بسکو طعراؤں
دواب نظام الدولہ بہادر ادا م اللہ اقبالہ سر سی برد
احوالش در تذکرۂ (سرو آراں) معصلاً مسطور است۔ اپنی دہشت اور
ایکھاں طبع انکھاں است۔

جو دم حوشی سے گزرے تنہیمت ہے دوسرو

نقش مرآب عمر کا کد اعدا ہے

درمقیب حنات سناہ دیچاہ علی کرم اللہ وجہہ مہگوند۔

انکھاں کی جسم کا حان ہے امیرالمؤمنین

اولیا کا دیں و ایماں ہے امیرالمؤمنین

صورت الفاظ و آں ہے ادرچہ مصطفیٰ

معنی آیات قرآن ہے امیرالمؤمنین

حسن کے گھر میں کچھ نہیں جو نام پاک اہل بیت

اس کے گھر کا میر سا ماں ہے امیرالمؤمنین

اے دردِ دہی شمعِ دکارِ دہوے گا
 ایک کوزا دہی حبِ عشقِ بے مارا ہوئے گا
 نامِ حقِ حبسِ بے لہذا اس کو حلا بنا چہرہ
 سچ کہو راہدو کہا حال دہ مارا ہوئے گا
 دیکھو راہد میں کہا کراہے
 ایک چلتے میں شمعِ چلتی ہے

مقامِ محکمہ ہاں ”اور“

بھلاں، طبعِ رسائی دارد و در علم و دہوے نورانی
 ساگرِ حاحی مہرِ علی اکبرِ زمانِ اسبِ درنی و لا نا راحم
 سطورِ ارتباطِ اخلاصِ خاص و بگا رنگِ دلی پیدا کر دے، چہا بچہ
 ہر روزِ بلا داعہ کلدہ احرانِ انی صبرِ را از مہومِ مہم
 ابرومِ رسکِ گلستانِ می دہاند و چہرہٗ سادہٗ سخنِ ربیعہٗ را
 دوسیلہٗ مساطگیِ طبعِ انی حاضرِ عارہٗ می آراند گلہٗ سندہٗ
 خیالاتِ را چینِ می دہد —

چین دہا ابرو میں حبِ نو مردمِ ارادی کرے
 ہم سوائے کون نہری نارِ برداری کرے
 کون سے مہمِ میں اور مسربِ میں ہے گاہِ روا
 ہم کریں بکھہ سے وفا اور نو سمِ گادی کرے
 کب دھپگی چاہ کدماں کی وو ماہِ مصر کو
 حبِ رلیختا رکھہ عزیزِ اس کو خریداری کرے
 چو کہ رکھتا ہوئے نشہٗ چشمِ خسارِ یار کا
 ہے بکھا گدِ جامِ برگسِ سینہٗ میبھواری کرے

جن نے دکھا ہے نڈی حوٹوں حسن و حسار
 ہے دوقف ”کہا“ سدھان سہالک“ اے یار
 لفظ سدھان کہ تار آخر مصرع بہت نامور واضح سہلہ کعب اطاب
 معیار رکھو کہ اگر ہم سدھان سہالک سی فہمک‘ و دوقف ار انکشاف
 اس معنی دھوکہ سی بھادی —

یار میرا ہے ایس حسن کی آرایس میں
 میں بھی جسم بظور انداز کو دکھنا ہوں سنوار
 رات سہریں ہے اُس کی مصری سی
 اُس کے دو لب ہیں شاہد عادل
 اس کیفیت کی کعب میسر کسی کو نہیں
 ساقی کی جام جسم سے پیکنا ہوں میں مدام
 سہی بے روہے ترا رسک سورج اور سہ و گل
 سہلہ شب ترے مو اور مشک اور سندل
 نہیں ترے ہیں جہوں آہو کی جسم و درگس حور
 ہیں لعل لب ترے سکر اور آب زمزم دل

میر اندال علی ”افس“

نخلص دگر سہن کم میکنہ و نا و فہ فہریر نہہیں
 گل زمیں یعنی حسنہ نہہک نسو می دون‘ رادم سطور ار ملاقات
 او سرمایہ سرور حاصل کردہ اسب اس چندانیات ار طبع زانہ
 بقلم می آید —

دیکھتا ہے حال و خط و زلف کو وہ سو بہار
 آئینہ مہتاب کا زہرہ کھڑی ہو کر دکھاؤ

ہر گھڑی (انور) ملنا ہے دو آنکھوں شمع سے
 دیکھ کر کہا ہوں یہ ہے گی حیا و دل چاہے کی طرح
 شہر کا شہریں سے وعدہ کر گیا تھا کوہکن
 طرفہ در پہ پاس ہے ہوں کی پہاڑا جوئے شہر

میر انور " ادب "

بھلے - بھلے گلے رنگیں ہدائی، عہد اپنا چھو
 حوش معالی اسب مسی سبک را ناسمواں فقیر آب
 و رنگے دارہ سہل و سہلے در گردن رنجدہ کوں
 حیدر آباد می دہد سہل احلاس را از خوب باروے حسن
 خلی حوٹ ناوحوٹ صغیر سی نلک می سارک و سہل سہل
 را در مصہار فصاحت نہادہ حوالہ می نازک نہال ہستی
 او در سہر (بدر) سر کسپیدہ و ساح ونگانی او بر کارانی در
 میدان نازاں نعرہ دہد نلک حلاوت نہ سہل اسب - نا سہل
 سطور ارباط، احلاط، انصاط دوت و ہر روز نلادہ از راہ
 دہد نواری سہل ارواں فرودہ روی افراٹی سہل می
 دہد، حق سہل سہل نازک سراب از عوافی سہل
 دہد سوخوسی ہسام حیا فائر نلک دہد و سہل سہل سہل
 طبع س چہن ادیب مسہلادہ مہلادہ —

حب سے لڑیاں گو ہر آنسو کی گردن مہل پڑیاں
 تب سے مہل مہل مہل مہل مہل مہل مہل مہل
 شہر آب قات سے تپکی و سہل سہل سہل
 پڑا ہے عکس یہ اُن چشم پر حیا سہل کا

میں آرائی —

دلا ہے الا سو راں سے لگا ہوا
کو تر بھی نہیں لائے ہیں سامنے
رات دن گوسے میں بدل پھڑپھڑاتی ہے پتی
کھا ہوا ہے بدل بدوا ہے چرواغ اس کا بھی گل

ساز عذائے ”احقر“

تخلص حد تک الانہاں از دہم کھڑی ہو، از چیدے
دھڑکے اسلام در آئی و حرفہ فہر تخلص ساہ سرخ قدس
سورہ پوسند دریں ولا با فہر ہم ربطے پیدا کردہ، چیدہ
دو، مرنده نہ عرب حائے احقر امده اسعار مدہ سہج بھوک و
اسعار آنداز حرد ہم روحوانی مرنده خوب مہگونک و موسی
سہج و تخلص نہ دہیں مہگونک - از آفسب —

بہوفا اول دو، جی قابل باری نہ نہا
ہار ہو امداد ہو تا رسم دلدادی نہ نہا
آرد نہی گلشن کو ہار کو رکھنا گلے
کدا کروں تقدیر نہ کچھہ فعل مہماری نہا

مدر علام حسن ”افس“

تخلص او سرائے ایں عصر اسب، از نسکہ ہجو
نو، راحس غالب آد، سہرۃ عوام گردنک در سحر نتبع
(رائی) می نہاند و اکدر سراج او طرف ہزل می آند،
سوحی طعنس از کلامس ہوندا و مرادس از تخلص او پیداس
کاسکے ایں خیال در لال او حادیا فیہ، و آفتاب اسعار

دل کو لے ہم سے ہو گئے دیکھی
 سچ کہو کس سے یہ طرح دیکھی
 دروازہ ہوں میں زلموں کا، مجھے صفت میں رکھنا
 میرے دیکھ کر لے کو وہی مکہ دار کافی ہے
 دیکھ میں تمہارے شب و روز میرے سروالے
 رات آہ کے کھائے ہوں جگر در بہالے
 اشک حریفوں میری آنکھوں سے نہ آئے یہاں تک
 ایک حاصصع کھا ہوا دو مہرے نالے
 مرد مکہ دیکھ میری آنکھوں میں، چپٹی ہیں دیکھ
 سرسٹی دابوں کے لے ہاتھ میں اے سالے
 (ادب) پیری آہوں کو کہتے ہیں دیکھ سب
 بھڑکے ہے آگ اُس کے دل، دل ہی میں
 دیکھ حریف اور نراکت ہار کے دھسار کی
 کھا اُڑی جانی ہے رونق دھندلے گلزار کی
 صبح بکھ کا بہر ناں تک مرد ہے
 دل میں پھندا بہن اتر سو فدا کا
 میں وفا دار ہوں وفا کی قسم
 دو حفا کار ہے حفا کی قسم
 صبح دات دنگ حفا " ادھم "

تخلص ہمسپہ رادفہ افضل دنگ حفا بہادر پیر سیم
 حواں سندھیدہ و حوش حلق اسب، ادھر اوقات نہ عریب حادہ
 صدام رندہ می نہادک و چہرہ ساہد سحلیہ را ہیلیہ

(ترجمہ شمس الدین عظیمی ۱۳۲۰ء)

میر سعد اللہ شاہ، افسانہ نگار

مخلص 'دولت آبادی' از سادات شہار دست 'حدا افسانہ' میں
 در زمان ہالہنگو داساسہ از ہندوستان دکن آمدہ در قلم
 'دولت آباد' سکونت اختیار فرمود، و فرانسہ از سند مرخصی حاصل
 و مہل آمد میر مسالیمہ از پرنسپس احوالی اوقات بسر
 می برد، و بعد و بعد اسب در شعر کوئی طبع رسا
 دارد، اروسب —

حسن این رسول اللہ کے مقتل نہ جا پہنچے
 جو خاک ہوتا ہے آخر کہوں نہ خاک کر بلا پہنچے

کوہ بھی ہنگام نارس میں عروس وقت ہے
 سر در اُس کے سہرہ سرواہد کا ہے آسار

سرو کوں رہے بہن قہرے اُنکے اے سحر دوش
 ایک لہجہ بار بار ہونی کا ہے وہ سہرہ فروش

آج پھر دل قہر میں آبا ہے کس پری کی چھوٹ میں آدا ہے

کوئی اُس حور شہد رو کے با مقابل شو سکا
 چاند نکلا ہی کریم کیا حالا دیکھئے،

(ترجمہ الشعراء)

محبہ رضا فریداس خان، آمد

مخلص ارفوم شہدائی فرط ملوسب، نہ دست سندسائی کہ با
 دوالعمار خان بہادر ضرور جنگ داشت، از ولایت انراں در
 مہلک دکن رسید۔ ضرور جنگ، حکیم محبہ دہی خان را کہ
 حادسان و معرب و مصاحب ہم بود، داسدعال او فرستاد،
 بہلوات حور مسرور صاحب، بہدب ہراری سروراز گوندہ
 دے ولایتاری قلعہ مدنی مرک نواح صوبہ ہندرانک داشت،
 از انجا بہلوات حاکم مدنی آصف حاکم رسید سالے چند

رنگین برسیدہ اش، تباقتے، انسانانہ، نعلانی رفتہ رفتہ ازس
 نائب سود و بحاص خود ہدایت دراز دھند چہاچہ خود
 میگوید —

ہے بھی افسوس دل کو اے ہدایت بوندا
 'افسوس' اپنا نام رکھوانا نہ ہونا کا شکے

حق سیدانہ ذوقی رفیقی کمال درسی انام از رافم انکروپ
 روط اسب چہاچہ دنوان را خود بحط حاص نقل کردہ پیس
 فقیر آورد۔ حافضر، ہم پاس احلاص مسار الیہ بطور واسدہ
 دو بیت انکان طمع او از مہبل روز روز صاف اسب دریں
 حردہ بطور آرد —

اس ہوا میں نہیں نہیں مہسر دادے گل رنگ ہائے
 ہے ہسار شہسہ دل رنگ سے بے رنگ ہائے
 دادہ و اندر و بہا ر و سہو و سہر چمن
 کیا کردوں اے ملچھد لب ہے تھکے ہوا دل رنگ ہائے
 اس آواز سے نہیں حاصل 'ہدایت' کہا کردوں
 دل میں آتا ہے کہ بولوں درد کی سارنگ ہائے
 کہا قلع لے حور بامعاں کو گل سے کہا کہہدا
 رنگ سچہ اس گلشن میں نہیں ہے کہ چپ رہدا
 حق کرے چہر آج عصے سے
 ہے برا رنگ لال کچھہ کا کچھہ

کیونکہ افسق تھکے کو ہوئے آرام اس کے وصل میں
 دل کو کردی ہے پریساں اوس کی کائن کی ہوا

نائب الجاء

• میرا عینا اعداد "دیں"۔

مانی ارژنگ نگار معانی و ادلمدس سحرکار سجداتی است،
 مسرورستان نازک حیای او ادوار آفتاب صہیر ادورش
 روستی کبر حاویک گردید و دوسان سکرمانی اقی نعت
 علدنم طبع ہزار داسدنس وید ہزاران گردید، جسم
 رمانہ دون چمن مدمن حمالے والا شکوہ ناوحد دسب دون
 مسعل آفتاب دیدید و سامعہ سپہر پہاگون مثل این سکریں
 مقالے معنی پڑوہ ناوصف موحود گردیدن گوش سپارہا
 دسندہ، طبعس را اگر چسہہ ویدکادی حوانم رواست کہ حیات
 سخن ارو مصور و کاکس را اگر سحاب دسان دادم دعا
 کہ ہر نقطہ نہررش افضل تر از گوہر است دعا کہ
 در سرزمین ہمدوسان مثل انی سخن دناہ صاحب کھالی
 نقید از حواب عدم سر درداسنہ، و مصور نہررب دپچون
 ہمدای ان عالمعاہ معنی دلاش دل صید دعلم ابتعاہ دہ پیراستہ۔
 دنواں ضعیف مدداوائہ فارسپش عالمگیر و رفعات ادسای
 رنگیلنس مثال دوی گل دہسام دل حاگرد است میورا سیوم

اور شمع پاسی سراج موزوں دلاؤں کے حوالہ دیں،
 و یہ ایک ہزار نامیں سچے ہو گئیں اور وہی ہزار
 اہل ایمان ہوں را دروہ سچ فلم م سحر دھونڈا و ان و سچے سچے را
 ہوائے املا بہ دھونڈا اسے طلبات القاط دو گروہ فلمیں مضمین
 باریک را چون آب حباب دروہ دھونڈا گناں می پاشد، و سچے
 اسماعیل و گندیس با پیکر سحر و سحر و تراکب دھونڈا گندیس
 دھونڈا سچے سچے می خروشد اسماعیل دھونڈا دھونڈا، این
 اہباب ہر دو دھونڈا دھونڈا حوالہ دھونڈا۔

اسی درگاہ سے صاحب روا ہوتی ہے ماہ نام کی
 یہاں دیوے ہوں ہی مانگیے، دھونڈی ہے طلب لالا
 جو کچھہ حاکم گلستان میں کہا ہے کہوں چھپا ہے ہو
 وہاں ہے آستوں کے چھپے سے سوجھوں گل لالا
 سبھی کرتے دھونڈی دھونڈی کا قسب ہے ہو دیکھیں گے
 صفت معشر میں کسی کے ہات نامیں ہوگا قابل کا
 محنت کی دھونڈی میں اگر حوالے ہو سچے لے گا
 کوئی آئے الیہ چھپا، دھونڈی کو کوہ پر پتلا
 کرتے وہ سلطنت، یہ عشق میں شہزاد کے سر دیوے
 دھونڈی دھونڈی، دھونڈی کو کہا دھونڈی سے دھونڈی
 کھان میں ماہ مصر لے کب سلطنت کریں
 کم ہی کوئی دھونڈی ہوا ہو وطن کے دھونڈی

ماء صبر سمہ فلش و ٹلائف و مائے و الف واصل حی سہ
حضور مہر صاحب و فیملہ مد ظلہ تاریخ وفات چندی درموردی -
(تاریخ) -

سہر موزاردیہ از آباد سکس از ہم آباد جہاں خورم دھمت
گفت قاربع و بادشہ (آزاد) سہرا (مہمل) از این عالم دھمت
الحاصل میہرا فارس مصہار فارسی و والی ملہرو ان
ملک لے باباں اسب اسعار و دھمت اش دھرو ان دو دھمت کہ
در دھکوہ میہر مہمت دھمت (مہر) دھرو دو دھمت دھمت -
سگوہ دھمت چھٹن دھمت اصہار می کساد کہ دھمتاں معنی
دھمتاں دھمت چھٹن دھمت اصہار می کساد کہ دھمتاں معنی
دھمتاں دھمت چھٹن دھمت اصہار می کساد کہ دھمتاں معنی
دھمتاں دھمت چھٹن دھمت اصہار می کساد کہ دھمتاں معنی
دھمتاں دھمت چھٹن دھمت اصہار می کساد کہ دھمتاں معنی

میت پوچھے دل کی باتوں وہ دل کہاں ہے ہم میں
 اس قہقہے بے نشان کا حاصل کہاں ہے ہم میں
 حب دل کے آستان پر عسی آن کر پکارا
 پردے سے یاد بولا (بہدل) کہاں ہے ہم میں

لالہ تپکچندی "دھار"

دھار آرائے گلزارِ رنجاہیں نایستہ، و چوں پیموای
مروغزارِ مضامینِ سائبستہ اسب - طرۂ پیرِ پیچِ سنبل
موبانِ دسوس و حسارِ نازکِ حیالی را بسادۂ علمِ دو زبان
وا می نہاید و اندوے چمندارِ سروِ جامانِ دند و رعنارِ سبزی
مغالی را بسوانِ سیاهی و سہمی آرایی، چنانِ مضامینِ را

بہیں اُس شمع کا رنگوں ادا گل
 اگر رنگیں ہوا تو کدا ہوا گل
 عین مشروبش کہوں دندی ہے گل کی طمع ساز کا ہے
 وہ گسٹا حتی بہیں ہے جنوب بہت کر شور ہے دلہل
 نار و اندھنا ، عینا ، اضمنا ، سہا ساکا ہوں
 قرب میں حوٹاں کے کوا میندی کہ ہو دل کا ، نہ شط
 گہا ہے عشق کی رہ پہنچ پا نہ رہا (دہار)
 دسام دشت ہے پُر حار دیکھتے کوا ہو
 حب سقی اُس سرو دغا کا ہوا ہے جلوہ گاہ
 سحر حوں شمساد اُنہی ہے مزے سہلے سے آہ

نار ہے جہا و لطاف ہے موقع دلدروں کی ادا ہے کھا کیا کچھ

کرے ہیں یہ ستمگر قتل ہے قصہ کھا کھچے
 جو اُن کے ہاتھ ہوں نہ رہا ہوا ، تعدیر ، کھا کھچے

سانورے سب ایک سے ہوں ظلم کر لے ہوں (دہار)
 کم نہیں کچھ دل کے لے جا لے میں کاکل چشم سے

{ دہار) اُس گلشن کا جو دوا ہوا کھا اچھر
 فرشتے کا بھی ، اُسے پُر پرو پُر لپھانا ہے
 { دیکھ کر کہو نہ ہووے دل دہوں کا کذاب
 کس ادا سینی صلم دینا ہے سحر و اچھر

خوش سحر کا حرف دل کو اڑتا ہے حال روح
 نہ مٹا دیتے ہوں کچھ لبت نہیں ہے مال بیچ
 منظور نہر لالہ جو ہو اس بہار بیچ
 پھولا ہے خوب دیکھ دل دافدار بیچ
 کہنے ہوں غزلت گروہار مجھ کو دیکھ
 اُمید چھوٹے کی نہیں اس بہار بیچ
 دل ہمارا لے کے کہوں انکار کرے ہو سحر
 کس سے یہ سیکھے ہو تم لیکر مگر خانے کی طرح
 توڑنا رہو خانہ بنا پورا نکتا (بہار)
 آج ہم دیکھ خانوں سرشار دیوانے کی طرح
 کہا دلا لڑے گا سر پر اس کے حیراں ہوں (بہار)
 لے گیا ہے شوح میزے ہانپے سے دل بے طرح
 وہی یک دیماسا ہے جس کو ہم دم دار کہتے ہیں
 کہیں مسیح کا رشتہ کہیں زباں کہتے ہوں
 اگر خلوت نہیں ہے کمر کا اسلام میں طاہر
 سلیمانی کے خط کو دیکھ کہوں زباں کہنے ہوں
 اپنا مردم کشی کا دور بہاروں نے کب پایا
 غلط کرتے ہوں اُن آنکھوں کو جو بہار کہتے ہوں

* مہرباں ہو کر ملا ہے ماہِ دو سب بے حساب
 کیا مبارک ہے ہمیں یہ ماہِ اب کے سال بیچ

کوئی کس ساٹھ اسی فصل گل مہوں دل کو درجاوے
 نہ بھائی نہ سارے ہے ' نہ مطرب ہ ' نہ مددگار ہے
 ہمیں واعظِ قرا نا کہوں ہے دورج کے عدا ہوں ہے
 معاصی گو ہمارے نہیں ہوں کچھ معصوب کم ہے

بہشت کے جس حد میں کا اگر نہ رہتا ہی ہے
 تھا ہے نہ جو کہے میں کہ بھل پاوے ہے جو بھوے
 اگر مارا ہوا دل مات سے صبر کے کہا عم ہے
 سبب کی بھی معراج ہے دن بڑھ سر دسویے

دوہما ہے پڑا حیوں ہم مسلسل خاک و حوں ہوں دل
 عشق و ہوا جو کچھ اُس صفت ہو صفا کیا جا

مہوں معلوم کیا حکمت ہے شمع اس آفرین میں
 ہمیں ایسا حیرانی کہا دندکوں ملتا جا ہی

دلور جاں "دردگ"

سکھنس درخسہ و سرش سسہ اس از آندا کہ
 شاگون ' رنگ رنگ ' اسب نکاح حود ' دردگ ' قرار مدداں '
 آخر موقوف کرد ' ' دردگ ' بجا نہاں مصہام ہستی او
 بھوش سپہگیری اراسہ و گلستاں طمعش نا گاہے رنگ رنگ
 پدراستہ گل پیرنگ مصہوں را رنگ دارہ از سپہوں گداری
 مہد ہک ' وصغر حوں صدائے سخن را ار اسعار حوادی سور
 حگر گہر می بخت آری قدم نہایت دلوری در معرفت اعط
 فائزہ مہد اور و سہسپہر سخن را چہیب اور نہام کام دروید می آرد

سوف اذہیں علی حاشیہ ”پیام“

و اد کا جس اکو آناک اسب در وندہ گوئی در سے پیام
 داسب، حقا کہ معنی تلاش را نکالے رسا دندہ کہ بہرہاں گشت
 رلف ہمہ درں سبوں را چین و داب مددہ - مددہ ہی ’مہر‘ و
 مدح علی حاشیہ ایں اسعاش ادبکات دہودہ ادی -

دای کے کج کلاہ لڑکوں دے کام شاشی کا سبب دہام کہا
 کوئی عاسی بہوں نظر آ دای توپی والوں نے دہل ہام کہا
 داب مددہ کی مصولی ہے دردہ عاشق کو اے سولی ہے

”سہل“

سبوں سنج حوس خیال دود و دناحی ادبکات رسا دندہ دہے
 دل مہکسود - احوال مصلیٰ در نصیل سعارے وندہ گو
 دندہ سہ بہر حال فادل مرد اسب، عرالیں سبوں را در موعراد
 صعدہ چہیں نکرام می آرد ایں ادبکات صاحب تذکرہیں
 سہگونہ -

لہو ہی دہہ گہا سسل وگردہ ملانا اپنے نگہیں ووحاکو حوس میں

ہمے اس دہوانے دل نے کام کہا بہتہا کہا

اب دو دہ نام دہا ہی متکرو دہی رسوا کہا

صلاح اذہیں ”پاکباز“

پسر سہی کھاں مدہرہ سہی حلال اسب، سبوں را داصلاح

* (ن) ششای کا -

حوت وا ار نلامدہ مصطفیٰ خاں ، دکرنگ ، می پندارد،
 و دلائل ہائے فراوان باطما نازہ و مصامین نو میدارد
 گویند کہ روزے نہادہ عربیہ مدرب، او اسپ فروں آمد،
 نسبت بسکسم، چندی بہار مانیہ بعد حانیہ بہمخاصی اذل
 بداد رتہ فکر و الانس و مرنبہ ادراک آسہاں پیمانس او
 اسعار او ہویدا می شود ان دو بہم او ہر دو بدکرہ است
 تہپ کر مرگئی دال نفس سپں
 پڑی بھی ہائے کس طالم کے نس میں
 نہ ہوا گر کسی سے آسنا دل
 تو کنا آرام سے رہا مرا دل

”بداد“

ساعرست خوش گو دطوف ہندوسنان - میو تھی ’ میر‘
 در برحہ او بدکرہ ”کتاب السعراء“ ان دو بہم تمام او
 مینو دسک —

صفا الماس و گوہر سے تروں ہے نعرے دندان کو
 کہا تھکھہ اے ہمہ رنگ حکایت لعل و مرجان کو

”بیدوا“

سکھنے معنی آفریں دطوف شندوسنان گنسدہ ، احوال
 او دوحہ حوت تہمیح نہ می پندرد - این تک بہم او بدکرہ
 میر تقی ’ میر‘ دوسدہ می شود —

یہ کیا سنم ہے اے فلک ہرزہ دا دکار
 مریح پر حو دیور کی حدتہر کی اپنے دھار

تو اُنہٗ بساطِ ہی سرادکِ ادنیٰ اسعارِ ارہرِ دو در کردہ زینتِ
میں دادک —

نادیے سے ٹٹا حصرتِ اسناد کی کہا ہو
(مطہر) ہے حداو دہ کی ووشائی ادم کا
— عوام کو لعل و گوہر و تاج و کوا دیا
اے آسماں بتا دو متھے تو نے کہا دیا
ایسے ہی مہرے رحمتِ حوامتے دے دیندے
حوابِ عدم سو کاہیکو محکو حکا دیا
— اسکا ادائے شکر (دیاں) کھودکے کر سکوں
جسٹے اُتھا کے حاک سے انسان دیا
کب قلمک اُسکی شکایب ہو نہ اب سے آشنا
ایک دنگا نہ ہے متھے سے ارد سب سے آشنا
عہر کے کہنے پہ مت دنگا نہ ہو یکبار گئی
دیکھنے بوائے شوح میں دیرا ہوں کسی سے آشنا
اکر حوتہی قاصد نے کہا نام کسی کا
اس باب کے سنیے ہی ہوا کام کسی کا
کہوں آج سنا دیا نہیں سنیے میں حوسی سے
پہنچتا ہے مگر دل ا تھپے پہنچام کسی کا
— قفس میں میں دھائی کے لئے کہا کہا نہیں کرنا
بہتر کما ہوں، پہنچا ہوں کوئی بدوا نہیں کرنا
بہ لوگ ملے جو کرتے ہیں عشق سے متھے کو
انوں نے ہمار کو دیکھا ہے یا نہیں دیکھا

مصطفیٰ جان 'نگر' میں رہو و تلاش معاشی، بارے میں بھوک۔
 حوش فکر و حوش دہن داسے سحرش حالی اور اصافیت اسے،
 او چہیں میں سراند ایں اسرار در دہ کردیں فہرین اود۔

جاوے ہمارے حسن کے ہمتا ہوں، کہ ہم کہاں
 ہم تو بسکھن ہو، ہونے ہو، اوسوئی ہم نہیں

وہیں کے در کو بار بارے بدل ان صداد کرنا ہے
 جدا جائے کرینکا دوہ یا اراد کرنا ہے
 مکتوبہ در و اتم رہنا ہے ست گہرے میاں صاحب
 حیر لپٹے نہیں کیسے ہو تم ہرے میاں صاحب

حو اب نہ میرے ہو پھر انتظار نہیں میرے
 جدا حراں نہ دکھاوے بہار میں میرے
 تمام عمر شرا نہیں دیا کہے ساقی
 ہزار حیر کہ آخر حمار میں میرے

”خواجہ احسن اللہ ’نہاں‘“

از خواجہ صوری و حسن سہرپ نہرٹ وافی نور اسامہ
 نو و در معنی طراری مزاج و آلاس عالم انداسہ آسہاں
 پیہانگی داسے - مولدش خاک پاک اکبر آباد اسے و
 بہوروں مزاحی بہروا (مظہر) حانقاہ اسامہ و وہم
 حسن حلیس در حوطہ نہاں نہی آدی داود کلکش چہیں

ہمارے حب سے آگیا ہا اے چہرے سے نہایت
 طعن کر لے سے مدے باصباح کو آتا ہے حجاب،
 اپنی مستحوری ہے اے واعظ مصیبت کی مدد ہے
 واقعی ہے اح مستعدے بد ہے انتقام شراب
 کر کل دو اونکا ہی آخر فقرۃ مالا صدام
 آج دو پی لکھئے من سا دبی سا قی سراپ
 سر دھوں، ہم گساری جو اپنا نہیں دو پھر کس
 اے دار مستعدے باری جو اب نہیں دو پھر کس
 بر سے ہے اندر رحمت، سادی کدھر ہے میلا ؟
 ہلکام بادۂ حواری جو اب نہیں دو پھر کس
 حادنا ہے وہ کہ جس سے قہا لطاف رنگا بی
 آدی احل ہماری جو اب نہیں دو پھر کس
 دل سا گھر دو میرا گم اے، 'مہاں' ہوا ہے
 ہوئے محکو ہے فرا ری جو اب نہیں دو پھر کس
 کر دو تو ساتی خام تر سا کر بلا نا دہا مستعدے
 مار کی انکھوں نے محکو کر دیا یک بار مست
 / کھا کہوں کیا کھا انگلیں دل میں آئی ہیں 'بہان'
 حب نظر آتا ہے دہیا محکو وہ میٹھوار مست
 رقیہ میں رکھا ہے کہیں اُس کو سلاطین کی طرح
 کس دوائے نے فلک مارا ہے نصہہ سے ناس و نصیب

مہمدم نہ فکر کر کہ میرا کام ہو چکا
 حو دل یہی ہے تو مجھے آرام ہو چکا
 آدا ہے دھکو دنگ مرے نام سے عدت
 اے شوح اب تو شہر میں بدنام ہو چکا

حو تھکھ سا کوئی دیکھا میں مجھے اے باز رہی ملنا
 دو دو یہی چھوڑ دیتا تھکو اور حاکر وہیں ملنا
 'بہاں' دھرے کو ہے سے چلنا دھے گا
 مری جاں دو ہات ملنا دھے گا
 اگر ایک مہمدم آدا ہو اُتھے کر حواہ شہر میں سے
 ہمارا کیا گردیاں 'نا صکوئی دھرہں پھٹتا
 کیا دوکھ دھا 'بہاں' کو حو پانا میں ہوش میں
 پر حہر کی حدا ہے کہ دو بے حواس دھا
 ✓ سیرت کے ہم سلام ہیں صورت ہوئی ہو کیا
 سرج و سہید مائی « کی صورت ہوئی ہو کیا
 حکایا مجھے کو کس کدھت ہے ہائے
 مری آنکھوں کے آگے دو ابھی دھا -

ابو کھا سنگدل تو ہی نہیں ہے ہمارا دل بھی پھر ساکدھی دھا

ایں دم کہ ہالا مذکور شد دلیل حو صورتی اوسب —

گل کی حسرت سے مرے دل میں سدا خار رہا
 مہوں تو پھر عمر قفس میں ہی گرفتار رہا

وہ اردو ہے کہ وہ نامہ در ہے لیے کاغذ
 دلا سے پھار کے پھر ہادیہ میں ملے کاغذ
 دو کون دن ہے کہ عذروں کو حصا نہیں لکھنا
 قلم کے دس کو لکے آگ اور حلے کاغذ
 بہام در مستحکم ایسا کوئی نہیں ملے
 کہ حیلہ جو سے موتے لے ہی گر مایہ کاغذ
 اس قدر دو ہے پھر وسا مستحکم اپنی آہ پر
 نہ فلک لکھے اُتھا تک نالہ خاکاہ پر
 عرض تک حادی نہیں یا لب تک بھی آسکتی نہیں
 رحم آقا ہے 'نہاں' اب مستحکم اپنی آہ پر
 نکلے ہے لالہ خاک کے پھچے سے سرح سرح
 رنگیں ہوا سہیلوں کے حوں میں نہاں نہاں
 صاف صاف در میں نہیں کہنا کہ ہوگا اُس کے پاس
 ورنہ کیا واقعہ نہیں میں 'دل ہے مہرا جس کے پاس
 کہنا دو صاف میں یہ مروت سے در ہے
 آوے گا ایک دور مرا حان کام حصا
 ۔ حوں پنڈلیوں کے حلانے کا سبب ہوئی ہے شمع
 ہوں اُنوں کے عم میں اپنا حان بھی کھوئی ہے شمع
 جو نہ ہوے اس شمع دو کے عشق کا سہیلے میں داع
 کون مستحکم یہ کس کی فرست پر کرے روشن چراغ

چوچھتا کون ہے درنا ہے نو اے یار عدت
 قتل کرنے سے مرے ہے مجھے انکار عدت
 کہا مری آنکھ عدم بھی لگی تھی اے چرخ
 کہا اُس حواب سے تو نے مجھے دھدار عدت
 مسمت عمار کو مری وہاں ہوئے کیا پہنچ
 حس کی گلی میں دکھتی رہ ہووے صبا پہنچ
 کہتا نہیں میں عرش پر اے آہ حا پہنچ
 کا ہوں قلک رتوں کے تو اے نارسا پہنچ
 آئے ہیں پاس مرگ کے پیغام ہجر میں
 دو اے دویک وصل ستابی سے آ پہنچ
 اے بھدر 'مہاں' کا عجب حال آج ہے
 حاقا ہے اس کے پاس دو حامدی سے حا پہنچ
 ہزار حیف یہ گلچیں رکھے ہے پا گستاخ
 یہ وہ چس ہے کہ حس میں نہیں صبا گستاخ
 وو شوح مجھ سے ہی تمہا نہیں ہوا گستاخ
 ہمیشہ عشق کی حدب میں حسن نہا گستاخ
 کہہاں یہ ہاب سرا اور کہاں وو داسن پاک
 تمہارے لطف و کرم نے مجھے کہا گستاخ
 گر شہد عشق کے مرنے کی لکب کا نشان
 حصر کو ملنا تو لگدا زندگی کا نام نلج
 حوں گوارا ہو کرک کے سب مستوں کو شراب
 سامت دو سے کے نہیں لگتی تری دستان قلج

میر ہیکل الوہاب "ہیکل"

ساعر سکر معال و طوطی خوش چہاں است - اکثر کاہ در
 دواں حادثہ خسرت میر صاحب فعلہ ہی طلبہ اعلیٰ و بچدہیں تر
 ندکرتہ یے فطرت باسارہ میر برقیہ می تارک دا راقم بطور اعلان
 ملاقات می آمد، حیلے صاحب و طاعت بدطر رہید در سحر فارسی
 'افستار' و در مرتبہ 'مانہی' معائن می کند - مساطہ قلہش
 رلف "ہن را چہیں تاب می دہد -

عکس رخسار ہار گل رہ سے آئینہ چہہ کلاہ ہوا
 وریح علی ہاں در ندکرتہ حوت اس اسعار می دوستی -
 مرا دل گل-رخوں نے ساب لیے گئے
 حلقہ کے رنگ مادیوں ہاں لیے گئے
 دہی راموں نے کئی کئی پیم سکھا
 دل 'ہیکل' کو رادوں راب لیے گئے

سرو کو رندہ دے آگے نہیں اے سدر پوہں
 ایک بچہ بازار حوی کا ہے وو سہری فروش
 نہیں سہیں دل کا رندہ ہے بڑا قہقہہ رو پرسنی میں
 کہ دل حافظ ہے اس مصحف کا آنکھیں ناظرہ حواں ہیں
 دہی آنکھوں کی کشفیت نے کھویا ہوش عالم کا
 دواں کو کہے کیا کوئی منوالے ہیں منوالے

دے اندر کی قیغ ہے باز ہیکل جس کو لگی ہے خوب لگتی ہے

جان کر مہملی کسی کے شعر میں نالہ ہے یہیں
 صاحبِ حریم کو کس ہے حوشہ چھیلی کا دماغ
 مرض لہتا ہم زبانوں کے سلیبے کا 'یہاں'
 اس دل نادان کے شہوں سے اگر ہانا فراع
 آقا ہے جی کو دیکھنے کے حوش بہار حریف
 اے عذرا لیب دو ہے قفس میں 'ہرار حریف'
 یہاں تک ہوں حسدِ حال کہ دیکھ ہے جو مستہ
 نکلیے ہے اُس کے منہ سے بے اختیار حریف
 میں جس کہ خاک میں برے کوئے کی مل ڈوبا
 جس پر بھی دوزے دل میں ہے مستہ سے عدا حریف
 ہوئی آہ اب اس سدا نارسا
 کہ سہمے سے آئی یہیں لب ملک
 بہت ہی 'یہاں' کا برا حال ہے
 دعاقل ارے بے حد کب ملک
 یہی دن ہے 'ملنا ہے دو اس سے مل
 کہ چینا یہیں آج کی شب قلک
 ادب سے نار کے دل میں جس حوں ہو گیا مہرا
 بہ لیلِ فائواں آخر قیس میں ہی ہوا بسمل
 فزونے کے قسائے کی ہوس ناتی ہے فائل کو
 سوا حادا ہے کھروں ادنا تک ایک توں پر ہلا بسمل
 نکل سکتا یہیں ہے شکر کے مہدے سے فائل کے
 'یہاں' کس موندہ سے مانیجے اُس سے اپنا خوبہا بسمل

نہ کہ کسی جواب تکالی کی میں نہیں دہا ہاں ہم
 اندھاری راہ میں نہ لہو، نہی چمکے ہے حد الحافظ
 ناع میں کرے ہو کہیں عرصہ حال اگر اپنا
 آنکھ کی اشارت سے نہ جواب دیا ہے
 کہوں نہ حاصل ہوئے حوشی جگ میں
 دل ' بے جاں ' میں جاں آہا ہے
 حریف کہ سحر نہ شاگوں مجا اذر کرد و این شکر اصلاً نہر سرا
 در دنیا و رد —

پروانہ شاہ "پروانہ"

نکاح - مرید و تالہند ساہ ' سراج ' اسب - فکرو سہن
 ریختہ می کند و نا حالہ دھردر در ' اچھہ نگر ' مہر رادہ —
 میں دوٹا ہوں لب خاموش اے سدران ہند اب لب
 چہاں برسات آیا لال کو تب دیر لارم ہے
 دوی سرمہ بھری آنکھوں سے ' مہری چشم گریاں سے
 رکھے حق اس میں اس طوطیا اور ایسے طوفاں سے

مہر دواوش جاں "بھید"

نکاح - ریختہ را ہواڑ می گوند و در اسعار فارسی
 عالی فکرو می کند - سحرش سسنتہ ' و فکوس در حسنتہ اسب -
 تا حالہ تھردر در ' اورنگ آباد ' سریف می دارد —
 دیکھی صبا ے شاید گلرو کا مسکرا
 سیکھی ہے اُن لہاں سے گل رو کے ' ٹل کھلا نا

آہر یہ دل کسی کا گرفتار ہوئے گا
یارب لگے کسو نو سچے آشنا کے ہاں

لالہ جے کس ' بے جاں "

نکاح - طوطی سیون رن و فلپل ہزار داسماں اسب
مسفی سبھی رنکتہ بعد مہ ساء 'سراج' می نمود ' و گرہ کا کل
معانی ار سائے فکر رسا سیکسود - زورے ساء 'سراج' با
فقیر نقل می کرد کہ "جے کس" مچھل سحر اسکر دواب صلاب
جنگ بہادر انام الہہ امدالہ کہ فریب الحوار اورنگ آباد بود
در نسب ' و ار فعدر مسمدعی رخصت سد' و رنکتہ کہ قارہ
گفتہ بود در خواندہ ' ہر حا کہ حک و اصلاح بہاطر رسیدہ
بہودہ سد' معطع آن رنکتہ ایں بود —

بہی یاد کمر سے یوں عدم مہوں مل گیا ' بے جاں '
کہ فالب بھی بہادے گر کوئی اُس کا کفن کھولے

'حاصل رخصت گسب و دروب' و ناز کسے نسادس بہادست
اندہی مقالہ آڑے ' بے جاں ' بود بے فالب ہم شد از مطالعہ
ایں چند اشعار ' بے جاں ' حالے قارہ می آمد —

یار مہندی بہرے ہادیوں سے اگر ہوئے طہم
شاخ بعب دل بیمار یہ مہ جاں ہوئے
بہد مہوں عاشق اگر یاد کرے گل دو کو
وہاں کے دیکھ کر کے داے سے گلستاں ہوئے

در در راتہ و زور باد کیا ہم ہر چہ
ر کاهوں نے نہیں پوچھا کہ یہ کیا کہنے ہیں

✓ اُس در باداں نہیں ہوں میں کہ دل دایوں میں توں
عمر گدری اے سبھ دم ہی سے عداوت کے پہنچ

اُورو کہاں چڑھائے، کرے ہو ناب اکڑے
حی دو لہا ہمارا، اب کیا کرو گے لڑکے
مراد کہ آج آوے 'پہنچھی' برا تماشا
دھڑکے ہے آنکھ ہر دم دل کو لگے ہیں دھڑکے

صدم دیا دو حدائی کا بھکو کیا نہ ہوا
ہزار شکر کہ ہو بت ہوا خدا نہ ہوا

کہاں آتا ہے رحم اُس کو صدم کا جو مرا جانے
میرے کوئی چہے، صہان طلام کی لا جانے
چھٹی نہیں ہے حق وقت داغ دل میرے کی گلشن میں
وو لالہ جاندا ہے ناعداں جانے صدا جانے
✓ بدنگ آیا ہے ایسی قعد کے چہے سے حی میرا
قسم میں کہ ملک قسمت ہماری ہے خدا جانے

قبامت ہے تورا گھونگرت کے اوتوں میں لٹک جانا
ملا آنکھیں سوں آنکھیں مسکرا ہنسکر مٹک جانا
میں ا دم سے چلی ہے نار کی یہ طرح دنیا میں
کہ دکھلا دور سے چھلکی نہ ملنا اور تھٹک جانا

دیکھا ہے دل نے حب سے بادام اُس دن کا
 ہر صبح و شام کبریا شکر اے کا دوکانا
 ار سر کوئے دو خانہاں اے محبی خانہ مشکل
 خانوں تو خود سے ، مگر خانہ دہر آنا مشکل

چوتھا کس مردہ پر جگ میں موصو
 یہ ملک عشق کی سوداریاں ہوں
 رکڑکڑا تم نہ بھلی کا نہ سمجھو
 حلوں کے شوں کی گل گاریاں ہیں
 دما می عمر دل بھل رہا ہے
 بچارہ دوکھوں میں ہی بیل رہا ہے
 مرے اس داع دل کو دیکھ لالہ
 دل اوپر داع دے حل حل رہا ہے

میں حکم الہی خان ” پٹھھی “

ساعر ریختہ گو و ناسعد بلگرام اسب طبع نظم معمار -
 پیسدر ، عاقر ، محاسن می نہوں ، چوں سہرۂ عارف الہی خان
 ، عاقر ، سنید ، مودوب کردہ ، پٹھھی درار ناک اہل در
 حیدر آباد مہکدراند - دارا قلم سطور ملاقات مسعودی رو نہوں
 حیلے معطوط سعد و چند اوراں اسعار طبع زان خود نہ معمر
 اررافی ناسب افن چند بہم اراں اوراں چندہ دوشدہ میسون -
 - کفر و اسلام کی کچھہ تاب نہ ہو چھو ہسے
 بہت مہار کو ہم اپنا خدا کہئے ہیں

محبوب ”بوہان“ راست

چھوڑے کچ کو حب دینا دے دل
ملک دل پہنچ دے گئی کھل دل
اپنے ”بوہان“ کی طرف ہمارے
لطف سے ہیں مہر سے ہیں کرم سے ہیں چل

”بھجارت“ راست

مہر محبوب دہی ’مہر‘ ہی دوسرے -

دی سے جدا ہونا نہ دیا، چاہا جدا کا توں ہوا
حر مہر کچھ چارہ نہیں ’بھجارت‘ ہو رہنا دیا

مہر یوسف خان ”سمل“

تکلیف ہمراہ مدار حان ہوں، ہار مصعب دلاور حان مصوب
اسب و دیعب حباب نمودار اولاد واقرباے او در قلعہ فرخ بگر
نہ تقریب حبیب و لعلہ داری آنہا اقامت دارند فکر سحر مہر بگر
اروسنت (ہندی شعر طرح نہیں ہے ’دکھنا الشعراء‘) —



مکھک پنہا "پنہا"

تخلص - فکر شعر فارسی و رندہ نہ تھیں می کند و گاہے
اور ملاقات سرور افرای خاطر حرس می سوں -

نری در دلف سپہ کی قسم ہے اے دلبر
علاج حلد مرا کر دے گا کلا ناگ

رحسن کے دریا میں نیرے حلقہ در کی قسم
ماہی دل کو میرے یسہ دلف حلا ہو گیا

میر مکھک میر "نکھہ"

تخلص - مرد خوب اسب اکثر مثنوی ہا برداں رندہ
در مدائح ارباب دول مصنیف ساختہ، دافہر ربط اخلاص
می دارد پیستہ تخلص حوں 'میر' فرار دادہ بود، گہم
کہ میر مکھک نقی 'میر' و میر مکھک 'میر' ہہنام سہا در
ہندوستان اند، استواک تخلص خوب دیسب، چہ حای استراک
دام و تخلص - آخر سخن نندہ قبول کردہ 'نندہ' تخلص حوں
میر صاحب ازوسب -

سو و شمساک ہو گئے حہراں
حب جس میں برا حرام ہوا

مکھک حسپس "نہکوں" راسب
برا کیفی ہوں مہنا کی قسم ہے
حگر پور حوں ہے مہنا کی قسم ہے

کہا اُس کے دیہان کو اس اندر کی بدوا ہے
گروہ سستی مسکنوں کے در دامن صحرایہ ہے

وہ اپنے چھوٹے کی کس طرح دیکھ رہی تھی
بہار آئی ہے کہ بیکر حاتمہ دھندل رہی تھی

سرمایہ گل پریشاں اُن درے بالوں سے ہوتا ہے
نہ کراندا بھی اے ملکہ 'وہ فرماؤ و دیبا' چمپارہ

جعفر "رتلی"

• رتے درندہ دھن و سوح مزاج بوندہ اسب، چنداچہ انداز
سوچش از کلامش ہوتا می سوک و پایۂ مزاج عالمش در
اسم او پیدا می گردد اسعارش عالم گدرو مسعدی از دھندرو
اسب، مضامین صاف روز • رتے او اکثر بہم بہر سبک مسعدی
اعظم سادہ ناساۂ می گفت کہ اگر 'جعفر' را 'رتلی' دھندے
ملکہ السعرا بوندے حاسا کہ طور زور مروت او طرز علیحدہ
می دارد وجہ حوالہ می دھاند خود را دھاندے از اسم 'رتلی'
ناک کردہ می گوید —

کستنی 'جعفر رتلی' در بہر افتادہ است
دیکو دیکو می کند از یک دوحہ پار کن

در 'رتلی نامہ' خود می گوید کہ —

دھی دھاک اورنگ شاہ ولی در اقلیم دکھن پڑی کھلمی
دریں پڑے سالی وضع بدن مچھا ہی دیا چوکڑی در دکھن

باب الحمیم

حانِ رائدہ سپر افکن حان۔ مہمان ”حکس“

مہمان نسیم کوئی خوب سی دارد - راک گاہس خطہ
ہندوستان کتب دستان اسب - مدر ، کچھ دتی ’میر‘ در
’کاب الشعراء‘ سی دودستہ۔

اس دل مریض عشق کو آزاد ہی بہلا
چنگا ہو دو سہم ہے یہ بہمار ہی بہلا

میر سپر علی ”حرُوب“

دلدل ہزار دستان سکن وری اسب فتح علی حان
می گوید کہ ”جوأت‘ دل بستہ سہی دستان و زندانیء حسن دیکو
طلعتان بود - تحصیل کتب مہد اولہ دہود‘ شعر را کم می
گفت و اگر می گفت کم نرمی خواند‘ چہ مطمح نظرش اکثر ان
بود کہ شعر می باید آمدی ناسد نہ آوردی نہ دیکو اکثر
ملاقات می کرد“ انتہی - انحصار خوش گوے است - و شعر
حوئے دارد‘ ان چند ایباب فتح علی حان می طرارد —

سنگ طعنان دیکو کھائے ہسوی بولا یہ دہس
یہ دوانا کس طرح کھانا ہے پتھر راجھوے

روزے سے صحت و شہادت اس وقت قائم رہے کہ اس وقت تک کہ وہ روزہ نہ کرے

دېگړي داسې نه دي چې اسرې مرکزي اهداف وګورف و داسې

دار میں حدود سے گونڈ و درخت ہی نہیں بلکہ آبدی — رہا ہی

در اندازی سبب است و در انداز است

در حق بدیگان حدی از چو کجاست

لا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم

وفائے و رفہانیں مسہور آفاق اسے ، اس دیک دہے ہما در

رزداری و یک دیرینه شاهی فارسی و ملی

أرجو منكم حق الحق في هذه المسألة

در حق شهر بهکاپور می فرمایند —

عصب روپا این شهر بیفتا در است
که هر برج او میل بهیستاسا سر است
عصب قلعه دندلا شد بے لگاؤ
که انگشت را بهست بروے نکاؤ

می گویند که هر گاه 'جعفر' را چهرے در کار میستند تمام
هر آمدوے که می خواست بودیم قعر نف فوسده می فوسداک
اگر او عمل نرآن فرموده چهرے عذاب کرد چهر 'ورده در هجو
او دفاثر سده می بهود - مستندان و اهل حکومات چه بلکه طال
سختانی از آنس رنای او مثل بهد سارودند (نظایب) که
روے در حانته ام رے رف ورف احوال خود فوسده گذرانید، او
چندان ملعب شد بلکه ناسنگراه فرد را راپس داد - جعفر این
فرد روبروے ان امیر پاره کوه پیروں آمد حصار مجلس
امیر را احوال 'جعفر' آگاه کردند و از مزاج او اطلاع دادند - امیر
را بعد از معالے ان کلمات بدله هولے پیدا شد و جعفر را از افتای
راه طلبید است و معترف بهود که همباب قدر او دستا حتم -
'جعفر' در جواب گفت چه صداقت، نقصیر ملازمان سامی دست
من پیوستی بدانم حصر پس بدانند من چاک بهودم انکا صل
امیر دان کلته مزد اکتفا هندج پنداسته دوحه معقول
رحص بهود - دیر میگویند که 'مها سنگ' نام مهورے
دعیه خط دیوی و دهر دص در کار 'جعفر' تصور کرد و حواهاں
تهوریر حوک شد 'جعفر' در پست فوسده فرستاد —

ارے ساقی اے خانِ فصل بہار
 یہی تھا ہمارا و ہمارا قرار
 ہماری پسینوں کی نہ فصل ہے
 وراموس کرتے کی نہ فصل ہے
 کہ میں جاں لب ہوں دہانے کی طرح
 لہی ہے منہ اک لالے کی طرح
 ادا ہے لہکنے کی دھڑکن کو قسم
 دے دے دھکنے کی دھڑکن کو قسم
 دھڑکے وعدہ کر بھول جانے کی سوں
 دھڑکے اے سو گدن کھانے کی سوں
 جو دو لے ڈھا مے کو منہ پر حرام
 دو ادھا کر اے طالبوں کے امام
 کہ اس سرکشی سوں نہ کر پائمال
 مرے حوں کو مے کی طرح کر حلال
 دری خان کی سوں ملکیت ہوں میں
 سلہقوں میں بہارے وہاں ہوں میں
 مرا عقل میں کوئی انداز ہے
 ارسطو مرا اک دوا ساز ہے
 دگر کو کرو تک چس کی طرف
 شگوفے کو مہسی سے آیا ہے کف

باب الاول

“பெரிய கல்”

او بلاشده مدبر را 'مظهر'، سالها لایه دعائی' در سخن رفته اند
و پادشاه چونکه میداد استعاره فارسی در این المظهر و مظهر است
میر صاحب 'آوان'، مد طالبا لایه دعائی در ترجمه 'درک'،
می تواند که مولد تعبیه صامت او دیگر از دوابع متعجب آید
بیکر است' در شعر من همراه والد خود مطابق شده است
و فلئین و مائه و الف از کن در انکار لایه شاهجهان آید و سده
و در ظل عاطف ساه ولی الله دمره ساه گل متعجب ده "و حدب"
سرهندی در این اسرارها حا گوشت' و ده تهید است احلاق
و در حدب حیثیات مسعود گردید' بعد چندی والد او رحب
و در گاهی در سب' مبر را حای حای 'مظهر'، سالها لایه دعائی او را
در سانه سعید خود گرفت و ده هفت عذاب و دو بیت انسان
معهوضه کهالاب سک و در من سخن رفته سانه مهم رسانید
و مبر را در حای او گوید -

‘مطہر’ مداس عامل از احوال ‘درد مداس’

لعلی سے اس کہ درگزر روزگار دوست

افتہی ساقی نامہ او طرفہ صعاے و دہکے سی دارد، اس چاند
بیب ارو در حور حوصلہ خود انتخاب دادہ المعاط دادے۔

یہ وہ آفتاب ہے جس سے آفتاب ندرے
 ہزار آفتاب جس سے نورج ندرے
 جو کوئی شخص دانی سے ہزار ہے
 نقیب ہے کہ آگ اُسی کو درکار ہے
 یہ ہندو کے دن دندے مائے سے دیکھ
 ملا سب سے ہو کہ آوے گی دیکھ
 حلاوتیں گے دور دیوانہ کے قندیں
 نہ مسواک سے دندے قلمب کے دندیں
 ستارہ ہوا ان سے کیا دور ہے
 کہ سب طرح سے مسیت معرور ہے
 اے مطرب اے درویشوں کی جان
 کدھوں کو کہا پرواؤں کا ماں
 معامل کے ہاتھوں سے طندور وار
 گریباں کو میرے نہ کرنا تار
 لگی ہے مجھے پیاس اب آگ کی
 لگو گپیر ہے نیشگی راگ کی
 نہ چھوڑ اس طرح پیاس کے حال میں
 تو دے مجھے راگ کے قال میں

پڑا آج کی رات یوں ادھاق کہ سب ہو گئے جمع اہل مذاق

شب حوں کو لشکر گہ حواہ پڑ
 سبھی حاکم بھتے لب آب پڑ
 مرا حی گہا قوت بہتاد دیکھ
 جھیسے مرگی والے کا حی اب دیکھ

چمن میں بھرا ہے نسہ یہاں دلک
 کہ برگیں کی جانی ہے گردن دھلک
 ہوا گرم دوسری کا ارنس رواج
 دل اس طرح بکھلا ہے دیولوں کا آج
 کہ مکیے میں دھو داج لالے دیکھیں
 جیسے ڈرک پہوے کی دھالے دیکھیں
 عزرائل ا دھافل کا ہے کام دیکھیں
 منکر دم کو گل باب کچھ کام دیکھیں
 یہ دن کچھ علوہست دیکھیں جانے
 مری عرص دارو دیکھیں مانے
 ارے ظالمو! مسیت ہے یہ بہار
 کہاں یہ دشت پھر کہاں یہ حصار
 دہشت نفس مر آب ہے یہ جہاں
 تک یک آن میں ہم کہاں ' ہم کہاں
 اسپیدی کے ایام کہا خوب دے
 خصوصاً مرے دل کو مرہوف دے

مصرعۂ احرارے ان دہشت خلاف روز و رات دھندوستان اسب و
 از حدنا حوادق ان دہشت دارن ولا حول قانس می سون -

ارے زامہ و منکروں کے اسام
 ارے آب انگور دھھہ مر حرام
 کہاں جانتا ہے دو اسرار سے
 منکر بہودوفی سے اسکار سے

فصل علی "دادا"

دیرہ چیں مائندہ سہج سور الہین 'مستھور' اسب' و دلمع
 دلمعش موزوں - ان اسب ار ہو کو دندکوتا می ارد —
 نہ چاتے حوں کو چسں روز مہرے 'اُس کو داقہ ہے
 رگا گردن سے مہری اُس کے حلقہر کو ہلاقمہ ہے

دل میں ہر ایک کے سودا ہے حریداری کا
 یوسف مصر مگر تو ہی ہے اے یار عربہر

مہر صوبہ خدا کو دیکھنا عدوان ہے مہرا
 پہی دو حید میں مصرع سر دیوان ہے مہرا

حواہ مہر "درد"

بھلے - سچے اش درد آمہر 'و سحرش سور انگہر اسب
 مہر مہک دقے 'مہر' در 'دکاب السعرا' احوالہش نہ طوطراں می
 دوسد - سادہ عدا لہیکم 'حاکم' بھلے سلہہ اللہ دعالی در دندکرہ
 'مردم داندہ' دبرجہ حواہ مہر 'درد' می طراور و عدارب
 سراج الدین علی حان 'آرو' کہ در دندکرہ 'مستھج الثنائس' دایف
 حوک دوستہ دندور ساحہ فہر ہم ہر کو دبرجہ رائد ان حالہکان
 می دہاند - حان 'آرو' گوند کہ "حواہ مہر 'درد' بھلے
 پسر حنا عرفان مات حواہ مہر 'ناصر' اسب - سلہہ رہ
 سلسلہ آئے او دلا سندہ دندورب حواہ دہاندین نقسند
 قدس سورہ 'میرسد' ار بررگی و کمال او چہ نواں دوسب' علی
 العصوص والد دررگوار او حواہ مہر 'ناصر' کہ امروز سہس
 فلک ہد ایب اسب العرص حواہ مہر 'درد' حوائے اسب حیلے

عذاب کی کب چاند نہیں بھی اُمید
و لیکن ہوا مستحکم و معلوم ہو گیا
کہ واقع ہوئے ہم میں ار بس گناہ
کئے نامہ کی طرح چہرے سیاہ
ہوئے سب طرح مستحق عذاب
بو لادم ہوئی اب بڑا عذاب
و لیکن خدا بھگتا تھا خدا
مناسب ہر ایک قوم کے ایک بلا
ندی کی ہوئی جسکے حرمت ضرور
ہوا جس کی امت یہ طوفان نور

اسعار و سعادۃ او دعر اس دوسرے بیت کہ در تذکرۃ مدیح علی
حان ثبت بود، بنظر در سیدہ - ابن اسف - (و ناعی)
کھسار میں جا کر اھے ناحق کے تئیں
پرور سے جا بھرا ھے ناحق کے تئیں
کوئی تکت پھار سے لبتا ھے
فرهاد کا سر پھرا ھے ناحق کے تئیں

ھے ہم سے رفیقوں کے مرا دل دا شاد
اس دھڑکے سے جاے ہیں سنہی شہش بداد
پرور کے شہشہ حانہ مسرب پر
سلک آیا، ولہیک سکت آیا فرهاد

سِرگیاں نہ ہوں بہا رنگِ داناں نہ پہنچا ہوں
 جو کچھ کہو سو ہوں عرضِ آفتاب نہ پہنچا ہوں
 نہ رالے حاتمہ نہ نہان اسی مصراعِ آخری را "سبح پہنچا
 چس دراز داناں اند (ج)

القصہ ہوں "وہ ہوں قصص العجب نہ پہنچا ہوں
 و دھڑے موروثاں، آن نہامِ مصرعِ را نہان داسہ نہان
 "آفتاب" العجب" اصلاحِ داناں اند --

اکسہر پر مہوس ابلتا نہ نار کرنا
 ہے کہہتا ہے بہتر دل کا گدار کرنا
 ہم جانے نہیں نہیں اے "نرد" کہا ہے کہہ
 چہدہر دہریں وہ ابرو اوکھڑا سار کرنا

حک "من آکر اُدھر اُدھر دیکھا
 دو ہی آہا بطورِ حدہر دیکھا
 جہاں سے بھوگئے بدنِ حسالی
 جس طرف دوہیں آنکھ بھر دیکھا
 بارہ، "وربا" آہ اور زادی
 اب ہے ہوسنا سو کر دیکھا
 اُن لبوں نے نہ کی مسکھائی
 ہم نے سو سو طرح سے نہ دیکھا

حک "میں کوئی نہ تک ہوسا ہوگا
 کہ نہ ہوسلے نہیں دو دہا ہوگا

صاحب دهم و دکا ، نا شعر ربط دسهار دارد ، ستمه
 اور ندیده که الحال در هندوستان رواج دارد فارسی هم خوب می
 گوید ، چه بسیار بندگان آسمان است ، نالغوا اش آنچه در آینه
 می شود اگر بعمل آید ، ان شاء الله تعالی از جمله آدمی شود که
 در فن تصوف ناسخ بران فارسی و رباعی اکثر می گوید و خوب می
 گوید و تان عاخر ربط خاص دارد و خیلی سقیم در احوال این عاخر
 می نهاند ، " ادبی کلامه - شاه عبدالعظیم ، هاکم ، می گوید که
 " این فرد بزرگ شایسته شرف را فقیر مکرر ندانده خان آرزو ،
 روز مراحمه یعنی صحبت رنجه گویان هندی که در پادشاه
 هر ماهی مقرر بود ، ندیده ام بسیار حللی و متواضع ، صاحب
 معنی ده فطر دو آمد ، و در وزن منتهی رفاهیهای موحده خوب
 خوب می گوید ، و اسعار فارسی پیش که جان آرزو ، دوسه حالی او بلاش
 معانی نیست ، " و طرب میر صاحب آزا ، ساجده الله تعالی سید که
 "میر درد" سال گزسته در هر ماه و از رسیدن دار اند (سعاثر حیح) دو حواس
 "لاکن فقیر آن بزرگ را در چهار و هم در کعبه سودف دید ،
 ساد در سال آیدند موفوف داسده باشد ، هر جا که داسد سلام
 داسد ، " ادبی - خدا کند که حواحه میر درد ، واکثر دوس سپهر
 افند ، و او را حققر ملاقات رو دهد که ملاقات مثل این کسان
 از جمله عبادات است - انحصار حواحه میر درد ، صاحب تلاش
 مضامین و نگین است ، این چند اسعار آفند که در هر دو
 دیکره دهم و آید ، دل قطار گدای را در دے می ندیدند —

حیرت کروانی ہے رونہ ساریاں سب، ورنہ وہاں
ایسے اپنے دورے پر جو کد ا تھا سہر دھا
شمع کدہ ہو کے پھیل چکا ہم کدشب دل میں ہو
’درد‘ سہل ایک دہی تک راہ کا ہی پھر تھا

اگر ہوں ہی یہ دل سنا رہے گا
دو یک دن مرا چھو ہی جانا رہے گا
میں جانا ہوں دل کو ترے پاس چھو ترے
میری یاد دیکھو دلادا رہے گا
جدا ہو کے اے ’درد‘ مر ہو چلا تو
کہاں تک تم اپنا چھپا رہے گا

تو اپنے دل سے مہر کی اہمت نہ کہوسکا
میں چاہوں اور کو تو نہ منجھ سے نہ شوسکا
گو نالہ دارسا ہو، نہ ہو آہ میں اثر
میں نے تو در گزر نہ کی، جو منجھ سے ہوسکا
جھوں شمع روئے روئے ہی گداری نسام عمر
تو بھی تو ’درد‘ داع دل اپنا نہ دھوسکا

انداز وہ ہی سمجھے مرے دل کی آہ کا
زخمی جو کوئی ہوا ہو کسی کی نگاہ کا
دل! اُس مرے سے دکھو نہ تو چسپم راستی
اے بے حیرت مرا ہے یہ فردہ سپاہ کا
ہر چاند فسق میں ہیں ہزاروں ہی لختیں
لہکن صعب مرے ہے فقط جھو کی چاہ کا

د نہکھئے عم سے اس کے چہو ورا
 نہ بچے گا، بچے گا کیا ہوگا
 دل کے دہر رحم دارہ ہوئے ہیں
 کہیں منہ بچے کوئی کہہ لا ہوگا
 قتل پہرے سے وہ جو وار رہا
 کسی نہ جو اے لے کہہ لا ہوگا
 دل بھی اے 'درد' قطرہ حوں بہا
 اسو وں میں کہوں گرا ہوگا

کدھو حوس بھی کیا ہے حکو کسی رن شواہی کا
 ہوا دے ملے سے ملے ساقی ہمارا اور گلاہی کا
 بچے شعلے بھی کٹنے، کٹنے ہی موچیں متیں یارب
 کدھو دل کی بھی ہوگا کام آحر اضطواہی کا
 شوار و ہوں کی سی بھی نہیں یہاں فرصت ہستی
 دیا ہم کو ملک نے * کام جو کچھ نہا سہاہی کا
 زمانے کی نہ دیکھی حرمہ ریوی 'درد' کچھ توہیں
 ملا یا بدل سہا حاک مہں حوں ہر شواہی کا

عاشق بیدل ترا یہاں تک ہو حدو سے سپر نہا
 زندگی کا اُس کو جو دم تھا دم شمشیر نہا
 کی تو نہی دائر آہ آتسین نے اُس کو نہی
 حب ملک پہنچے ہی پہنچے حاک کا یہاں تھوڑا تھا

ہم کس ہوس کی دھندلے بے مالک سوسائٹی کو کریں
 دل ہی نہیں رہا ہے جو کچھ اردو کریں
 بہت جانتیں ایک دم میں یہ کثرت نہ انہیں
 ؟ آٹھنے کے سامنے ہم آئے ہو کریں
 سرد نامی نہ صبح ا شادی صبح ابھی
 داس چورب دو فرسے و سو کریں
 ہے اپنی نہ صلاح نہ سب راہدان شہر
 ا ر ' درد ' اے بہت دست سہ کریں

~~~~~

اُن بے کہا نہا یاد متھ بھول کر کہیں  
 یاد نہیں ہوں تب سے میں اپنی حد کہوں  
 ا جائے ابھی سے اپنا دو جی تلک  
 حد رہا کب تلک اے حضور میر کہوں  
 ملک ملک جہاں میں جلسے بھرا کئے  
 چھو میں ہے خوب روئے اس بہتہ کر کہیں  
 پھر ۷ دو ہو رہا کے سب اپنی چاندی دہر  
 لگ جاوے دیکھو نہ کسی کی نظر کہیں  
 دل نہا ہو سو وہی ہو چکا صرف داع سب  
 پہا پھرے ہے حق میں کہوں کا حکم کہوں  
 پوچھا میں ' درد ' سے کہ دتا دو سہی سچے  
 اے جان ماں حجاب قرا ہی ہے گھر کہیں  
 کہے لگا مکان معین فقہر کو  
 لازم ہے کہا کہ ایک ہی جاگہ ہو رہ کر کہیں

شام وگدا سے اپنے دہن کام کچھ دہن  
 نہ داج کی ہوس نہ ارادہ کلاہ کا  
 دو ہی نہ اڈر ، لا کو سے کا  
 عاشق دہر چہو کے کہا کرے کا  
 اپنی انکھوں میں اُس کے دہن دیکھوں  
 ایسا بھی کبھی حدا کرے کا  
 کھینچے ہے دور آب کو مہروری درو قلی  
 اُفتادہ ہوں نہ ساندہ وہ کسیدہ ہوں  
 ہر شام منی شام ہوں میں ہیرہ روزگار  
 ہر صبح منی صبح گیدہاں دریدہ ہوں  
 یہ چاہی ہے اب طرہ دل کہ معد مرگ  
 کچھ مرار میں بھی نہ میں ارمعدہ ہوں  
 اے 'درد'، حاکم ہے سرا کام مضط سے  
 میں ہم رتہ دو قطرہ اسکا چکھتہ ہوں  
 نہ مائیے ہمار سے تو دل کو کب آرام ہوتا ہے  
 وگرہ مائیے دو مشکل ہے کہ وہ نہ نام ہوتا ہے  
 یہ حس و عسی مل سمجھوں گے یا آپس میں حوں ہوگا  
 پر ان دونوں کے الکھتہ میں منبرا کام ہوتا ہے  
 نے حاتمہ حدا ہے ' نہ ہے یہ دعاں کا گھر  
 رہتا ہے کون اس دل حاتمہ حرات میں  
 میں اور کچھ سے 'درد'، حریداری دعاں  
 ہے ایک دل بساط میں سو کس حساب میں

ہر صفت رنگ کی پہنچی کم ہے  
 مہمزم ہے نہ دہرہ نہ دہرہ  
 دس و دسہا میں بولہ، طاہر ہے  
 دو یوں عالم کا ایک عالم ہے  
 ادب نزدیک راج میں دیکھہ میں  
 ہر شعر ہے سو نعل مہم ہے  
 'درد' کا حال کچھ نہ پوچھو ہم  
 وہی دوتا ہے رست، وہی ہم ہے  
 ہمارے چہرہ اندی ہو اب در گرد کردہ  
 کوئی حائمان حواب کسو دل میں گھر کرے  
 مرا حق ہے حب تک بڑی حسد کو ہے  
 رہاں حب تک ہے بھی گشتگو ہے  
 رہا ہے بھری اگر ہے رہا  
 تری آرزو ہے، اگر آرزو ہے  
 علیست ہے یہ دید و داد ہماراں  
 کہاں آنکھہ مہم گئی نہ میں ہوں نہ ہو ہے  
 روئے ہے ہمیشہ ناکی طرح حلقی یہاں  
 اے عمر رفتہ چہرہ گئی تو کہاں  
 اے گل ہو رحمت دادہ اُتھاؤں میں آسہاں  
 گل چہن دیکھہ نہ دیکھہ سکے، ماضیاں  
 پھندہ دایہ کا ہاب ہے فعلیت کے ہاب دل  
 سہم گراں ہوئی ہے یہ حواب گراں

” درویش ہر کھٹا کہ شب آئند میراے اوسب ،  
 دو نے سدا نہیں ہے یہ مصرع مگر کہوں  
 مسرت ہوں پھر معان کدا مکتو در مابا ہے دو  
 پکے نوس حرم کروں ، ہا نسبت نوسی سدا  
 قال دینا اُس کو ست ہر طرح جہوں قلمہ سدا  
 پھر مکتو پھر پھر کے آ رہنا اسی کے درو  
 اپنے بندوں پہ جو کچھ چاہو درو بداد درو  
 کہ نہ آ جائے کہوں حی میں کہ اراد کرو  
 رنٹا ہے باز نٹاں کو تو مری خان کے ساتھ  
 حی ہے واسدہ مرا اُس کی ہر ایک آن کے ساتھ  
 اپنے ہاتھوں ہی سے میں درو کا دیوا نہ ہوں  
 راب دن گھنٹی ہی دھتی ہے گردان کے ساتھ  
 گر مسیتا دھسی ہے یہی مطرب دوحیر  
 حی ہی حالے ہوں چائے فیری ہر ایک ٹاں کے ساتھ  
 حی کی حی میں دھی کچھ راب دھولے پائی  
 ایک بھی اُس سے ملاقات نہ ہونے پائی  
 دیو و وادید تو ہوئی درو سے مہری اُس کی  
 پر جو میں چاہوں بھا وو راب نہ ہونے پائی  
 اُتھ چائے شمع حی دم متعلس رنداں سے شداد  
 ہم سے کچھ خوب مدا راب نہ ہو نے پائی  
 حی میں سرگرد جو تھی آپ کی خدمت گاری  
 سو دو اے قلمہ حاجات نہ ہو نے پائی

دل اویسے ستم گار سے اظہار  
 ایسا کہیں پھر دیکھو؟ دہکار  
 دیکھ لوں گا میں اُسے دیکھئے سرے سرے  
 ہا بکل حائے کا حق والے ہی کرے کرے  
 لا گلائی دے مجھے سامی کہ یہاں مجلس ہی  
 حاکمی ہوئی حائے ہے پرمانہ ہی ہوتے ہوتے  
 'درد' حلوں میں قدم نہا سوزہ پر اس کی  
 مت کھا اوروں کے ہی اؤں کے دسرتے دھرتے  
 وحدت میں ہر طرف ترے جلوے دکھانے  
 پروئے دہانات کے حو تھے اُتھا دے  
 یارب تھے کیا حرام وہ 'حق'ے انک آں میں  
 کہیے ہی تیرے حشر سے آگے حل دے  
 سیلاب اشک کرم ہے اعصاب سے تمام  
 اے 'درد' کچھہ نہ دے اور کچھہ حلا دے  
 اہل دنیا کو نام سے ہستی کے رنگ ہے  
 لوح مراد بھی میری چھائی ہے سنگ ہے  
 ملک پر کون کہتا ہے گذر آہ سحر کردا  
 جہاں ہی جاہے وہاں حائے پر کسودل میں اتر کردا  
 وکیل عاشق کسی معسوق سے کچھہ دور نہ رہا  
 پڑے صہد سے آگے دو یہ دستور نہ تھا  
 راب مستحل میں پڑے حسن کے شعلے نے حضور  
 شمع کے موٹھے پہ جو دیکھا تو کہیں دور نہ تھا

آنکھوں کی راہ ہر دم اب حوں بھی رواں ہے  
 خود کچھ ہے دل میں پیڑے مندہ در دے شپاں ہے  
 آہوں کی کس . کس میں کہیں دیکھو نہ تو یہ  
 تارنس سے اے دل دانستہ . ہدی حان ہے  
 یہ راہ خاکساری سرسوں میں قطع کی ہے  
 نقش حدیں ہے مہر ، ہر نقش پا جہاں ہے  
 رست موت کی تمنا اے ' درد ' ہر گھڑی کر  
 دنیا کو دیکھ ، نہ سہی ، ' تو ' تو ابھی حواں ہے  
 کبہ برا دیوانہ آوے وہی میں بددہر سے  
 حوں صدا نکلا ہی چاہے حارۃ دہر سے

' درد ' اہلے حال سے بھٹے آگاہ کیا کرے  
 حو سانس بھی نہ لے سکے سو آہ کیا کرے  
 فرسودگی ہے رشتہ دہلیج کا حصول  
 دل میں کسو کے آہ کوئی راہ کہا کرے  
 دل دے چوکا ہوں اُس رست گادر کے مات میں  
 اب مہرے حق میں دیکھتے اللہ کہا کرے

گر خاک مری سرمۂ انصار نہ ہووے  
 تو کوئی نظر قابل دیدار نہ ہووے  
 گدڑے نہ بڑے سامنے سے کوئی کہ دوہیں  
 شہسہ کی طرح دل کے نگہ دار نہ ہووے  
 دل ویسے ستم گار سے اظہار محبت ا  
 ایسا کہیں پھر دیکھو دہار نہ ہووے



تذکرہ سی دو نہدہ —

مردے پہلے میں ہر ایک سانس ہو کر پھانسی کی سی ہے  
 حلق دل کا نکل جاوے تو کہا آرام ہو جاوے  
 عشق کی آگ لگی ہے سرے اب حلق کے بیچ  
 شمع سا جل کے نکتوں کا ابھی ایک آن کے بیچ  
 میں درانا ہوں در، نکتہ کو نہ ماراے ظالم  
 قتل منکلوں کا پڑھا ہے کہوں قرباں کے بیچ  
 علل اور ہوش کہا دیکھ کے عمرے کی فوج  
 ایک دل از کے رہا عشق کے موداں کے بیچ  
 بے ورد آنکھوں میں جو دریا سستی لیتی تھیں حراح  
 اب تو ہم بھی نہیں ان دیدہ گریباں کے بیچ  
 سامنے ہوئے ہی پھر ہمیں نہ پائی دل کی  
 بہت کہا دوک سماں پر صف مرگان کے بیچ  
 رحم دل ہونے کے ناسور، نہ کر اُس کا علاج  
 درد میں جو کہ مرا ہے نہیں درماں کے بیچ

میرزا داؤد "داؤد"

تخلص ساعر نسب اداؤد و موحی حیا لاس ارجمند -  
 سکر پیانی ار سمعس پیدا، و حوش الحسانی از فاش ہوندا است -  
 درویشک اکثر مصریع 'ولی' می نہاند و می گوید -  
 ساند یو نس ہے تھے مصریع 'ولی' اداؤد  
 کہ تھے کو شور قیامت سے بے بہار کہا  
 و فیروز حای می نو بسد -

مستکسب! سنگ چٹا سے قرے مٹھانے میں  
 کون سا دل تھا کہ سہیشے کی طرح چور نہ رہا  
 ناوجودیکہ پر و نال نہیں آدم کے  
 وہاں تو پہنچا کہ مرستے کا بھی مقدور نہ رہا  
 ہمارے 'درد' سے ملنے کا برا کیوں سافا  
 اُس کو کچھ اور دیکر دید کے منظور نہ رہا

اے درد نظر برا تصور تھا پہنچ قدم چندہر گئے ہم

کوہ کن سے نہ بول اے پردیز اُس کے تہیشے کی یہاں زبان ہے تہر  
 ساقی! اب سب پکارتے ہیں گئے دیرے ہانہوں سستی ہریر ہریر  
 ہے غلط گز گماں میں کچھ ہے دھم سوا ہی جہان میں کچھ ہے  
 دل تو تھرا ہی رنگ سہکھا ہے آں میں کچھ ہے 'آں' میں کچھ ہے

دع میں ہوں یہ وہی نالے کوئے خانا ہوں  
 مرنے مرنے بھی قرے عم کو لئے خانا ہوں  
 'درد' اس جہاں کی دید کو مفت نظر سمجھ  
 پھر دیکھنے کا نہیں ہو اس عالم کو خواب میں  
 کوئی دم جو چپ رہا تھا، میں جانا کہ مر گیا  
 اے 'درد' تو نے پھر اب نالہ سر کیا  
 ساقی! ہوائے اندر میں دو دو کے بکھہر بکھہر  
 ایسا ہوا کہی دے کہ داس دتھر گیا

کرم ائمہ حان "درد"

پہلے اس ہزار داستان، و طوطیے سب رطب الہیان۔  
 ہمشہر واداء انہو حان 'انجام' میں شود، ایسی اسرار انی ہو ہو

’ ہوا ہے اندر گریہاں دکھتے مہرے نہ م گریہاں دو  
درا ہے شور دریا : میں مڑے اس لہکے جاری کا

لالہ رو کو دیکھتے کر لالہ کا پھول دایع دل لے ہات دکھانے لگا  
عاقبت اُس سنگ دل کے حور سوز دل کا مہلا کدے لگا  
دھڑ مہن ابرو کے اندر جسم آج اٹک کا برسبات برسائے لگا  
دکھتے ابرو کے کج راہ کے دھج مہن آج بل کھانے لگا

مکھتے ہرم میں رفیق اعداں سے کشی سے کر  
سجلہ برا ہے شمع پیم مہرے سور آہ کا  
حس ہوسناں مہن وو گل دھسار ہوئے گا  
بلبل بہار گل سنی مہرے ہوئے گا  
سرمہ لگا دیں مہن کہتا ہے یوں وو دلندر  
عشای بے خطا پر اب دور وار ہو گا (۶)

دعا ہے مستسک سے اُپر آج مہرے اب پھو رہا دھرمے کا منکا  
اس صلم کے چہال ابرو نے دا ہواں مہرے چہوں ہلال کھا

پیم حام چشم مسمت جسے دم دکھاؤ گے  
دا حشر اُس کو ہوش سے اس کے بھلاؤ گے  
دارہ دکھا کے حال کا حس کو دئے ہوچات  
آحر کو دام رلف مہن اُس کو بھانساؤ گے  
حط سدر رنگ مہن رج پیم صلم کے آمار  
مور نے مالک سلیمان کو نسختیر کھا  
دیکھتے تھہر حام چشم کا ایک دور  
دل کے تھیں دھڑ شراپ ہوا

کہنے ہیں سب اہل سخن اس شعر کو سن کر  
 نکھہ طمع میں 'داؤد' 'ولی' کا اثر آیا  
 برداری سرور اجمال الہ "عسی" نکھہ، کہ حال الصدق  
 او می سو، معلوم شد کہ 'میرزا داؤد' در سہہ سمع و  
 حمسین و مائہ والہ وفات بابہ راقم سطور می گوید  
 'تاریخ' —

باجل گلزار معنی طوطی رنگوں بہان  
 ارہم آباد جہان نگہ شمت چون بید از کسان  
 مصرعہ تاریخ دوش گفت از من ہا بے  
 کہ "برفہ مہر" 'داؤد' از فانی جہان  
 دیوانس درم پانصد بیت بطور در آمد اس چند ادیب  
 از و انتحاب باب —

ہریراں! حواہ میں دیکھا ہوں آج اس سرو قامت کو  
 ہوا معلوم وقت آیا ہے میری سر دراری کا  
 مسند ہے اہل دل کو بساط زمیں کا فرش  
 ہے بے دیا کو بوئے دیا بخش نور دیا  
 مجھے طوسار لکھا ہے دو رلف عذریں سو کا  
 قلم کھوں ناکروں اے باعیاں اب شاخ شدہ کا  
 قابون شفا نطق میں ہے یار کے موحود  
 اے دل نہ ہو محتاج طہہاں کی دوا کا

دیکھو دیکھو سہم چاندنی کرا، کو اگلا، رو سلا  
 دیکھو دیکھو مہ کا سماشا آہاد، آنا سہوں  
 مہدھہ در سوں دوی مہ اگر آوے عہدہ، سہوں  
 اُس چشم پو حصار کو دیکھا ہوں حصار، ہوں

لے گیا دل کو دلبرائی سوں مہد رانی نے مہد رانی سوں  
 کیوں دیکھ کا مہم رہے در حنا مہد پو تھو بے صلم صمائی سوں  
 کرو مت وعدہ کل، حاس میں اہسای دیکھل سوں  
 ہو آدمی کل سوں دیکھل ہے اُسے کہا کام ہے کل سوں

مرا احوال چشم بار سے پوچھہ حقیقت درد کی ہوسار سے پوچھہ  
 دے حال پریشاں کی حقیقت صلم کے رلف کے ہر بار سے پوچھہ  
 مری ہر یک صدائے آہ کا بیچ سہوں کے چہرہ دلدار سے پوچھہ  
 کہ دہم اُس کا اوروں کے رغو کرنے سے افضل ہے  
 کہا ہے حس نے حاصل حاکساری کی عذاب کو

محمّد مصطفیٰ کی یاد سہی مرا دل دلعہ احمد نگر ہے  
 روز دیتا ہے داؤ سونے کو شوح زرگر پسر سہیں کیا نں ہے  
 ہوا ہوں چار چشم اب عاشقی میں مہدھے اُس چار اوروں کی قسم ہے  
 رے راہداں! اُٹھاؤ جہنم کو (مہوں سے  
 ہو سر پوشت ہے اُسے کان لگ ستاؤ گے

گل بدن، ہلسمہ مہدھے روئے کو دیکھہ حمدۃ کل گرہۃ شغم ہوا  
 آباد کہوں نہ یاد علی مہوں مہوں مدام  
 روز ازل سوں دل ہے مرا مرقضی نگر  
 ہوا حیدر کشا کی یاد سہی دل مرا کرم سہی (؟) ہوا یارو

دیکھا ہوں جب سے دیکھ لے شہریوں کے وصف کوں  
 مکھڑا ہاتھ ، پیوں ددھان سینیں قلم پیشکر ہوا  
 آیا ہے در میں حب سببوں دو صندلی صفا  
 'داود' ، دب سوں دفعہ مرا درد سر ہوا

پیوں سہلا کے داغ درے مکھڑا پر اے صنم  
 آئینہ دیکھ جمال کا جو ہر نما ہوا

دیکھ کر حظ سدر کو دھڑے تھا شرابی سو سمرہ نوش ہوا

کاش ہم پتھر حوں میں ہوئے عروں حب حسنوں عالی شہوت ہوا

حب سوں کھا لباس دو گل پھر رہا ہوا  
 پیکار کی دکھا کے چھب عاشق کاس ہوا

آتش عشق سوں تیرے حل حل دل ہوا دل ہوا اکبات کباب

رنگ کاند ہوا ہے وا حتمی حب لکھوں سرو قد کے تکتوں مکتوب

دیکھ تیرے اندوں کا رنگ مسی چشمہ حقیر پر پورا ظلمات

دل پر حوں مرا بر رنگ خدا لے کھا گلشن نے ہاتھوں ہات

دست رنگین کو دیکھ کر تیرے رنگ مہندی چھپاے ہاروں دات

در جا ہے برگ گل سوں کفن اُس کو ہو نصیب

جو کوئی ہوا سہید وہ گلگون (قبلا او) پر

کہتے ہیں عاشقان تو مرا حال دیکھ کر

نہایت .....

بار ملاقات دوسری و معروف کماند اسی چہ اسرار اہلکار از  
دیناٹح افکار اوسب —

ہ آں گرنہ کرنا ہر دم مہن اہ دورا  
گر صبح ہے نو نہ ہے ' اور شام ہے دوپہ ہے  
سب بلبلوں سے اول ہم کو دو صبح کرنا  
صہاد سے ہمارا دھمام ہے نو نہ ہے  
یارو دسم ہے دم کو کہیں حسرت وحو کرد  
وادل ہرے کو منجھ سے درا رو ہو کرد  
چاہو ہمار حضرت گل کی کرو ادا  
اے بلبلو! دم اشک سے اول وضو کرد  
اُس حشم سے پرست کا مارا گھا ہے حو  
لارم ہے اس کی خاک سے حم یاسدو کرد  
ہم کو ہمارے یار کے جلوے سے کام ہے  
اے راہدو دہست کی دم آردو کرد

لب و رخصت اور قد و قامت دیکھ سب منجھے مسکراہے ہوں

مجلس سہی نہ جا ہمارے ' تنہا رخ کی بھائی سے  
ہوئیں گی سمع پائی ' حل جاے گا دروا نہ  
اسلام سے یہوں مشدد اور کفر سے یہوں مطلب  
مستور ہرے دل کو ہے جلوہ خانہ نہ  
سووتا بھا مست ہمار اُپے کوئی حکا دیا  
کیا عالم بہار خدا ے دکھا دیا

پاک کرنے سے گنہگار ہوں کے سوا  
 اسی کے نام سے

محبوب طرح سے چوڑھے حرموں کساں مالدی

ہے شہزاد و کدات و فصل بہار کوئی اس وقت میں پیدا لا دو  
 زرگر اب مکتوب سے درگزی مت کر بھاڑ نکلا شتاب سوئے کا  
 ان نام مہر بھی 'مہر' و 'فتح علی خان' نام اس مکتوب -  
 دلف دلدی سے مکتوب سودا ہے لوگ کہتے ہیں مکتوب سودا ہے  
 میوہ دوا اب علی " دوا اب "

مخلص دہن رسا و فکر آسماں پہنچا سی دارن مطہر  
 علی سادہ خطاب 'مستعدہ' مرسد اوسب نہال ہستیش در چہمستان  
 'آسیر' رب طراوت پندروندہ 'دارن' ولا ہمدردی آب  
 و حور و ارد ان سہر گردندہ نوں 'فقیر دوا اب خدا دان  
 را غنیمت پنداشدہ' بہادرات فائز سدہ' ربط بہام پیدا کرد و  
 'دوا اب' ہم چند مہرندہ عرب حادہ را دوا اب حادہ حور  
 دانندہ از راہ نندہ نواری سررب ازرائی فرمود' و اکثر  
 و متہماتے فقیر را نندہ دھون چہماتچہ حائے می گوید -

نقش ہے دل بہ مہر مصرع 'صاحب' 'دوا اب'

کہا ہوا باب ہماری حو بہ مایہ بہار

وہیکہ از فقیر رحمت سدہ 'عارف طراوت' 'برہاں پور'  
 سی 'ان مصرع ندا ہے گف ( مصرع )

" دوا اب کو دل سے اپنے 'صاحب' نہ بھول جانا "

حق سبھا نہ صحیح و سلامت ایساں را نہکان حور و ساندیدہ



دارک حالان سحر را اور نگہی دانی خود ذاع دہل می شہد -

دورے دورے سحرہ رۃ میں ہرے مہوا لے

دارک داک سے داؤں میں ہرے مہوا لے

انستاری سے دہری اے گل پر کھیت

دردۂ برگس فہاں میں ہرے مہوا لے

اکر بھالے 'پرکھیت' 'سور دن رحسار' می گھٹ حوت اسما -

{

ہات مہب قال مہاں دالوں میں اپنے سر کے

داک دہتھے مہوا پٹہ دی مہوا دھر کے دالے

دوہکھ کر ذاع سہہ دست حمانی میں سحر

لاکھ روپیوں کے جہاں دہج ہوئے دل کا لے

{

دل آج درد سر سے پر مردۂ جہوں کلمی ہے

شاید سحر کے سر در دستار صمدلی ہے

پیش مصراع چاہیں مضطر میر سک (ع) -

دل کو یہ درد سر سے جہوں یار دیکلی ہے



حرف ہے مکتبہ مہاراجا کہ دوانی ہوئے  
 صورت اُس کی نہ رہی کچھ کو دکھانا دہراد  
 حائے نامے کے میں اُس بار کے میں بھیجوں گا  
 کھینچ تصویر کو 'دولت' کی لیے آنا دہراد

۔ اس عم کی کس مکھ میں دوتھی عمر گذری  
 کیا یاد میں کروں گا سہوئی سے اس جہاں کو

### لالہ دھال کون "داع"

تخلص - ریتھہ را ہموار می گوید و مصاصین دارہ دھند دطم  
 می ارک - مکرر ادن کاہات بواسطۂ 'مدر ادوب' کہ احوال  
 معصلاً دھردر ناقتہ، دھلا فاب او پندوسب 'صحت خوب ہر آمد -  
 رنگیں مزاج و کمانہ مہم بظہر رسد گاہ گاہ بعروب حادہ  
 می آمد واسعار حوک می حوا بد حق سعادہ سلامت دارک - عدل  
 ار بن 'رفع' تخلص حوک می دھوک 'چوں تخلص والا گو(ھر)  
 'لالہ' اسب 'گفتم بکھپ 'لالہ' تخلص 'رفع' مطبوع دھمی داند 'اگر  
 'سعی' نا 'داع' تخلص ہوار دھند اولی اسب ویرا کہ تخلص  
 'سعی' تخلص احقر کہ 'صاحب' اسب و لالہ می پھودن  
 و تخلص 'داع' ہم بکھپ لالہ مفاہم بظہر می آمد از ادکا کہ  
 دردی زبانی لفظ سعی اصطلاحے در رنداں پیدا گستہ، عدول  
 کرد و تخلص 'داع' نا سارک فہر ہر گرد -

لالہ را نام کہ او نا داع مے روید دھاک

دھاک نادا ہر سو عشقے کہ مادر را دہوست

**Abstract**

111

U

منجھ ہے ورد زباں سسکے نام 'سامی' کا  
 دھوں دھوں کہوں نہ نہاواں مدام 'سامی' کا  
 مسدیح وقت اگر مہوں کہوں تو ہے بوجہ  
 حو روح بکھش سبھن ہے کلام 'سامی' کا  
 مڑے سڑی کے کہا ہے زباں کو اہل سبھن  
 دھوں یہ کام کسی کا، ہے کام 'سامی' کا

## نات الہا

ہدایت الہیہ ”ہدایات“

ار ساہتھیان آناد اسب ، مدان سسں گوئی درسب می دارن  
و سسں سسں ار ’خواجہ میہر درن‘ سی کدہ اس اسعار درہر در  
تدکرہ سندرج اند —

بہلا رعا نو مری جان ا کچھہ ’ہدایات‘ ہے  
دسہارے خور سے شکوہ کندہر کیا ہوگا  
مگر نہی نہ کہ ہے احتیاج ہو کے کندہو  
کچھہ اور بس نہ چلا ہوگا رو دیا ہوگا

حہرت میں ہوں کہ دہرے قہر میں اے شب فراق  
ظاہر میں دیکھتا ہوں کہ عالم ہے حواء کا

دہری رلموں کی کچھہ چلی تھی رات  
دوتے ہی دوتے گدیری ساری رات

یاد آتے ہی رلف کی‘ ہے قہر  
پہر گئی حہر پہ ساسپ کی سی لہر

تھہہ بن اے حورستہ ار یہاں ہردم دم شمشہر ہے  
سانس حب پلاتے ہے گویا ساز گشتی تہر ہے

ہے سونگوں چہن مہن اور دن رنگا سم ہے  
 رنگس کو جب ہے دم ہے آنکھیاں نہائیاں مہن  
 ہمارے مہن کی پہ نہائیاں دور کہیں مہن مہن مہن مہن مہن  
 علام اسم الدن مہن ہلی ”ہوس“

’دہلے‘ راند حواہ علام مصطفیٰ اہل حواہ رحمت اللہ  
 اہل حواہ کمال صاحب دہن وفاد ( و مالک طبع ) دہلے اس  
 بھر مہن چہن مہن رسد کہ مہن ساند و گروہ مہن مہن مہن  
 کسان مہن نا بیست نالائیاں و مہن مہن اس سر اپنا مہن  
 مہن نا کبریاؤ کار سحر مہن مہن مہن مہن مہن مہن مہن  
 سامع مہن راند - حصر حواہ کمال کمال مہن مہن مہن مہن مہن  
 مصروف فراوان بودہ و اکثر رؤساء دہن مہن مہن مہن مہن مہن  
 مدارک آن مہن مہن مہن مہن مہن مہن مہن مہن مہن مہن مہن  
 اس طبع مہن مہن مہن مہن مہن مہن مہن مہن مہن مہن مہن  
 مہن مہن و اکثر اوقات مہن مہن مہن مہن مہن مہن مہن مہن مہن مہن  
 اہل آنداز مہن مہن مہن مہن مہن مہن مہن مہن مہن مہن مہن

دکھو دل مہن مہن مہن مہن مہن مہن مہن مہن مہن مہن مہن  
 اے مہن مہن مہن مہن مہن مہن مہن مہن مہن مہن مہن  
 مہن مہن مہن مہن مہن مہن مہن مہن مہن مہن مہن  
 مہن مہن مہن مہن مہن مہن مہن مہن مہن مہن مہن  
 اے دل مہن مہن مہن مہن مہن مہن مہن مہن مہن مہن مہن  
 مہن مہن مہن مہن مہن مہن مہن مہن مہن مہن مہن  
 مہن مہن مہن مہن مہن مہن مہن مہن مہن مہن مہن  
 مہن مہن مہن مہن مہن مہن مہن مہن مہن مہن مہن  
 مہن مہن مہن مہن مہن مہن مہن مہن مہن مہن مہن

شرف ہے مہکھو چہاں کے سہن وروں دہ سمام

ہوا ہوں حب سے میں 'ہادی' غلام سامی کا

در حق حاجی میرو علی اکبر سی گوند —

حک میں ہے دلچسپ ادب حاجی اکبر کا سہن  
 سن کے اُس سے شعر 'ہوں گلس میں سب نلبل حموش  
 نقد دل لہنا ہے مہرا ایک مہتھی باب سے  
 دہ دھن دہرا اے طام کہوں نہ ہو حلو وروس  
 کہوں نہ ہو آنکھوں کو دھری مہرے دل سے دوسری  
 دل مرا ہے شہسہ گر 'آنکھیں دہری ہیں دادہ نوش  
 ادب اسعار ار دنواں اوسب —

یقین سہن دم نہادوں حق کو ہرگز بوجھتا نہیں ہوں  
 حدیب اپنا 'شہیق ادنا' نگار دلہنا اپنا  
 چہاں فانی مطلق ہے 'عدت دل بستگی اس میں  
 نہ یہ ادنا ' نہ رہ اپنا ' رہے آخر خدا اپنا  
 دار قہقہہ پر مہربان ہووے گا مہر ہو بے درار  
 'ہادی' کامل سے محکو یہ سارا ہو گیا

دلدار پر مرے ہے عجب کچھ بہار آج

ہے آفتاب حس مگر آشکار آج

عم کی آتش بیچ حل گئی یہ ہمارے دل کے 'دنکھہ  
 ہات حل حاویگا ' قدرنا رہ انگاروں کو نہ چھوڑ  
 سن یہ قابل 'ہادی' کامل کی یہ گھماد ہے  
 ایک کا سائل ہو نلبل گل ہزاروں کو نہ چھوڑ



حوش سودا دیکھو منہ پہ ساروں قصا ہے  
 سسر مرکاں سے حاری نص دل کا حوں کدا  
 نہ دمی گاہی پہ و صفا دای چہچک حب لکھوں  
 تب دے ہر حرف میرا نظم دیکھاں کی مثال  
 سچا رو کے حال مشکوں کے سوا ہم آج تک  
 آگ پر دھیرا ہوا اسٹل کہیں دیکھا نہیں  
 یک گھڑی کہیں نہ تھک کر روئے تھے چشم در سے ہم  
 خلق میں مشہور ہے حو نوح کا طوفاں ہوا  
 دبی رویوں نے داک دل ہمارے حیف قوتے ہیں  
 یہ سہشے دیمتی سنگیں دلوں لے مسک دھڑے ہیں  
 ہوی ہے گردش چشم صدم سے سکہ آرا دی  
 لکھاں دایق قہ عیسوی تب و لوزہ میں اورے ہیں  
 دما سی رنگ و بو آتھہ اُس کے استبدال کو دریں  
 چمن میں گر وہ رایع دلیری کا بو بہاں آوے  
 کدر و دیں سے محفل نہیں مسکت دیورن عشق  
 سحقت زبار کے رشموں میں نہیں نار حلوں  
 ہوں خیال کا کل حادثو کا میں سودا ردا  
 موج زن ہے موسم بہرے سے آوار حلوں  
 رہ دے ' حل جائیگا دیوانہ ہو باحق ہما  
 شعلہ دن ہے استخوان میرے سنی نار حلوں  
 گر میں ' گازوم آہو کے سایے میں مچھے  
 وحشت چشم پر پرد سے ہوں دھسا حلوں



دعا گروہ سمجھے کہ تو میرے ہمیں کروں گی گھر میں رہا دارو  
 اگر سمجھے نہ ہو۔ گی فرمشتا، صبح دھڑ آؤں گی، چھوڑو  
 اکر کوئی آ کے دیکھے گا، تو دل میں کہا ہے گا جی  
 سمجھے نہ نام کی کرتے، کہیں نہیں جاؤں گی، چھوڑو

---

”رہا دعی“

میر سمجھتا دعی میر می دوستک —

میری انکھاں اور دلک سے کافر ہوا سارا جہاں  
 اسلام اور شوقیہاں، رہد اور مسلمانوں دیکھ



دھر نظر ہو رشک لے دیکھا ہے مہ کی چشم مسمت  
 لعل احمر سے شراب ناک کھلچا چاھئے  
 دیکھے چشم مسمت سادی، حوا میں نہ ہو ہوا  
 مدہوی آنکھوں سے شراب ناک کھلچا چاھئے

### ”ہاسم دکھدی“

طاوٹی سکر مہال دکی اسب، چون مہور اسب کہ در عربستان  
 مرد عاشق دن اسب، اکثر اسعار در ریاں مرد بست دن موروں  
 می کند، لعل لعلی و سلجی و سعاد و در اندراں و توراں عاشق  
 مرد مرد اسب، چنانچہ از اسجار انسان معلوم می شود و قصہ  
 ”یار“ و ”مہرود“ نال است درں معنی و در ہندوستان دن عاشق  
 مرد اسب، چنانچہ ان رموز اور حوالہ اسعار ہندی یعنی کد  
 و دودھرا و دیگر تصانیف ہندی واضح می گردن و طرفہ تر آنکہ  
 در کلام معنی قصہ عاشقی دن در مرد واضح سند، یعنی قصہ  
 دوسف علیہ السلام امیر حسرو می گوید -

حسروا در عشق نازی کم ر ہندو دن مہاش  
 کڑ نراے مردہ می سورند جان حویش را  
 و ہہیں مہووں را در دودھا می بند -

حسرو انسی پیپ کر چیسے ہندو حوے  
 پوت پداے گارنے حل حل کوٹا ہوے

لہذا ”ہاسم“ در اسعار خود بہوحت ضابطہ ہندی اظہار عسی  
 ار طرف دن می نہاند اروسب -

۱۔ پہاڑ کے پہاڑ سے ہر چار چار دل  
 پہاڑ ہے سب سے پہلے میں اس پہاڑ دل  
 مردان دل می کہند کہ در صورت آئندہ دود ، و چہندے  
 رحل اسب افگند ، احرام لب اللہ در نسب و ذرات حرمین  
 سرفیں دھوا ، مندی او در معرفت بدر مبارک سورس  
 قریب یک صد بیت پہلا خطہ اعداں در ادعا می گوید ، -  
 پہری ہے سیرت و صورت سے 'سورب' ، ہر اک صورت ہے وہاں اسول سورب  
 حتم ہے امردان پر دو صفائی دل ہے بدشعر حسن بسا لی  
 سہا اندر کی ہے ہر تک دم میں چہا اندر سہا کو لے عدم میں  
 سحیصے معتبر نا دہر دل ، پیکر کہ روزے یکے از سہراے  
 دکن کہ صفت سہدش در اطراف عالم حالا بلند است ، در کنار آے  
 شمسہ بادہ پیمائی می دھون و دیگر ارکان مجلس ہم بقدر مرتبہ  
 حود اسب در سب مہتاب ماثل در اسب در دند ، خصوصاً فقیر در  
 گوشہ نہا اسداسہ نظارہ مکرر کہ داگاہ ساعر سر خیل در حالت  
 سکر بادہ پیمائی آغار نہا د و کلمات پوج از زبانی سر زدن  
 گرفت نابابیں حد رسید کہ ولی 'چہ طفل بود و چہ ناوہ گوئی دھودہ  
 کہ مردمان بد و نحسین میکند میں چہیں معانی نازک و  
 الفاظ کچھ سپ در سہر حود در رخ کردہ ام ، اما قدر دان ، و - اگر دریں  
 زمان 'ولی' می بودار طپانچہ رحسارش سناہ میکردم ، دادعووی  
 رنگین دیانی فکد - ہاں بیارند دیوانش را نا از آب فرو سویم -  
 چندانچہ خادم او ہو جب اسر دیوان 'ولی' را سارون و او تمام  
 وری رون را در آب سنا دھود - فصہ کونہ چوں صبح شد و آن چہار  
 فصہ از سربرون رفت ، دیوان را طلبید کہ دیوانے تصنیف حود

## باب الواو

مکتبہ ولی ”ولی“

مکتبہ - شاعر والا افسانہ دار و سخن سنج سہولت گنبدار اسب  
 رشتہ سخن و رشتہ دار و ماس ناوح کھال رسدہ و دارار انی  
 رہاں آسختہ در دور او گرم گردیدہ اگرچہ در اوسدہ - اصیہ  
 - موزونان ان جا سحر را بویان رشتہ کفہ ادب - اس صاحب  
 دیوانے دانی مہانت و فصاحت از کم عدم - رکتسد و سحرے  
 سلف چند طوطی سکر معال دوسہاں سہدانی اند - لیکن چہیں  
 دلیل ہزار داسہاں نگوش نہ رسد - آرے والی ولادت دارک  
 حہائی و سہمسہاں فہرو خوش مقالی اسب چہاچہ می گورد -  
 اس شعر کی ہو طرح نکالا ہے حب ’ولی‘  
 بیوں احتراع دیکھہ رہ دل میں سب عجب

و پیر می گوید -

دکھدی دہاں سخن شعر سب لوگن کہیں ہمن اے ’ولی‘  
 لیکن نہیں بولا ہے کوئی ایک شعر خوش قرار دس سبط  
 سولہ او حاک ہاک ’اورنگ آباد‘ سب چوں اکثر نگہراب در  
 درگاہ حضور شاہ وحید الدین ہدس سورہ کسب علم کردہ و در  
 دیلی گندہ متصل کتہ مدفون گسنہ مردمان ہسب (او نگہراب)  
 کردہ عاظم معص و صدقہ سپردہ اسعار کہ در اسدہاں نگہراب  
 گفتہ بدبوان او در فطر رسدہ مطالعش ان سب -

اس رات اندھاری مہر میں بھول بھول رہے ہوں  
 ایک پاؤں کے پھانسی کی آوار سنا دی جا

حرف بھٹکا بھٹکا ہے گز دولہوں دشمن ہر س ہے نا کی ادا

مڑے دل کی بچائی کہوں رہے پوشیدہ محاسن میں  
 صدفی سوں ہوا ہے پردہ فادوس دن مہرا  
 اس بکھہ کا رنگ اُڑ کر عوس قرح کو دھپچا  
 دیکھا جو دھبہ بھول کی در وار کا سا شا

دور سیاہ اُس کے سو سو سے جلوہ گر ہے  
 دھبہ رلف میں جو دیکھا دندور کا سا شا

ہر گز ' ولی ' کسی کن سا کی برا نہ ہوتا  
 گر دھبہ میں اے ہٹا لے ہو نا نہ طور ہمت کا

دلہل و پیرانہ کرنا دل کے دہن کام ہے دھبہ چھوڑ گلیار کا

آرسی کے ہات سے تار نا ہے خط چور کو ہے حوب چو کی دار کا  
 آٹھ دھبہ دھبہ ہو کے ہم زادو عہد افزا ہوا ہے گلشن کا

د حشان میں پڑا ہے شور قبرے اعل رنگوں کا  
 ہوا ہے چھن میں شہرا بڑی اس رلف پر چھن کا

کہ ناحط خوب و خدول طلائفی تھریں کدائیدہ ہوں، بسبب از غلطی  
 سوئیچیں آمد و دیوان ' وای' شہنشاہان • سقوط مادی • لاچار از  
 وقوع این اسرعین حکایت دروآمد و سختی را دلس اسنادیمون و وہ  
 فہمائے سرالاحتاج بدرگاہ کونم کارساو کہ سکندریہ ضرور ہو مہمہ سے  
 اسب، فرود در آمد - اما آدائیکہ اہل مجلس از دودہی، واجب  
 اندر مرادہ راسب و شروع در گرن راوی - ہرر سطور بہوہب  
 اہرار راوی نہ بداس رسادہ، ' والدہ اعلم کانداس دو ہزار و  
 سی صد ادیانہ بطور رسید، اگرچہ اسرارش عالمگیر اسب  
 لیکن بجا ہر الدرام ان حودہ چاند اسمار انداز بہرحب فکرو فاض  
 حود انتہاب رتہ العان بہود —

دیکھو اے اہل نظر سدرۂ حط میں لب لعل  
 رنگ پاؤں چھوٹا ہے حط دیکھا میں آ  
 حسن نہا پردہ زنجیرد میں سب سہن آزاد  
 طالب عشق ہوا صوب انسان میں ا  
 شہنشاہان ناب بری پھنس نہاے ہرگز  
 عقل کو پھوڑ کے مہمہ مجلس رنداں میں آ  
 بسکہ مہمہ حال سہن ہمسر ہے پرسای میں  
 درد کہتی ہے سرا، راقب برے کال میں آ  
 حگ کے ادا شہنشاہان، ہے جن کی فکر عالی  
 تھمہ ہد کو دیکھہ دولے ہو راز ہے سرادہ  
 مدت سے ' وای' ہم' سج میں ہے نہا سے دل کے  
 ہوں بھی اے حکمرانہ کی ہومت کو پھندا ہا

کہہ آپس کی درکس بہار کو ماسماں کے حلقوں میں پڑھائے گا

دھبہ اندر سے حصار سوں ہرگز نہ پھرے دل  
کیوں حائے سناہی دم شمشیر سوں تل کو

نچاںوں خط درآ کس نے خطا پر چلھا ہے آج صبح شام لے کر

ہوں گرچہ خاکسار ولیہ ار رۂ ادب  
دا میں کو بھرے ہات لکایا نہیں ہلوز  
مگر پڑے انکھیاں میں مری اُس کی صورت کی شعاع  
روند لوں افکھیاں کے نٹوں نا کوئی دھاوسہ اطلاع  
لب پہ دل ہر کے حلوہ کر ہے جو حال  
حوصل کو تر اوپر کھڑا ہے بلال  
راۂ مقصودں بازہ بند نہیں رہا ہست کھلا ہے باب سخن

آرزو دل میں یہی ہے وقت مرنے کے 'ولی'  
سرو قد کو دیکھہ سہر عالم والا کردوں  
لہا ہے کھیر فچہہ زلفاں نے بھرے کان کا موٹی  
مگر یو ملک کا لشکر اٹکا ہے آستارے کو  
اے دھڑا جبڑوں کشن برے مکھہ کی کلی دیکھہ  
کا نا ہے ہر یک صبح میں اٹھہ رام کلی کو  
اکو بھالے "کانا ہے" "کہنا ہے" سی گفٹ 'ابن شہر  
دوسرہ میسکہ و ار رباں خوف گیران نہاب می یاف —  
ہر یک سہرو کے ملنے کا نہیں دروں سخن کے آشنا کا آشنا ہوں

ہوا ہے دل مرا مسداں دیکھہ چشمِ شہرانی کا  
 حیرانی اور آہا ہے شاید دس حیرانی کا  
 کہا مدد ہوئی دیکھہ دل کو ابھرنی دہن سادہ ہے  
 صحت رکھتا ہے کھمبہ رہا نہ ہم حیرانی کا

میت جا چس میں لالہ لالہ بہ مت سہم کو  
 گرمی سوں دیکھہ نگہ کی گل گل گلاب ہوئے گا  
 میت آئیے کو دکھلا اپنا جمال دوس  
 دیکھہ دیکھہ کی رات دیکھہ آئیے آب ہوئے گا

وہ بہواں کہوں ہم سوں ہو ہیں دیکھہ  
 ماہ تو نے جسے سلام کہا

سہرہ صبح کی دوس نہ نکو ہو کر دل کے صبحرا میں گر خدا پایا  
 پہو کے ہوئے نہ کر تو نہ کی ڈنڈا سہنر دیکھوں ہے حسن دور نما

اعتبار حسن دیکھہ کہ وہ دوسے نا صری  
 پھندا کیا ہے چشمہ آتش سوں آب آج  
 کیا بے حد ہو ہے معلوم صدم کو دیکھہ  
 صحت میں اُس کے نہول گھا ہے کما آج  
 نکلا ہے بے حساب ہو بازار کی طرف  
 ہوا لہوس کی گرم ہوئی ہے دکان آج  
 سہلے کو دل کے سہلے ہے جانا فلک اُپر  
 ہر پا کہا ہوں آہ سوں میں ہر پاں آج



ہوئی تھی اُن دن حسبِ مروتِ کھڑے رہے تھے مجمعِ سالار  
 ہوا حکمِ حقِ معصداں اور صلوا اعلیٰ و آلہ  
 معصیہ اچرخ سی اوے ہے سخن کے دان کھانے کا  
 بکبانوں کما سببِ بہادریِ اصلی کے رنگا یہ کا  
 کدتا ہوں خاندانِ کدھٹی ہیں شادِ حسن کے  
 کدے دو دل کا چونا آتا ہے پاں کھا کے  
 بکبانوں وو ہٹال اندر اس اور چلا ہے ناندہ دمعِ معروہ کو  
 از بسکہ شکستہ دل ہوں عم سوں لکھنا ہوں شکستہ خط سوں نامہ  
 مہرِ دہی 'مہر' و 'دمعِ علی حان' اس اسماعارِ اقتضات  
 می دھانک —

سوچو چھو عشق ہیں چوس و خروشِ دل کی مادیہست  
 ہرنگ اندر درنا دار ہے رومالِ عاشی کا  
 اس کے قدم کی خاک میں صد حسرت ہے بکبان  
 عشاق کے کس میں رکھو اس عہد کو  
 ہرور حسن نے بکھو کدا ہے اس دہر سے کس  
 کہ خاطر میں بدلاوے دن اگر بکھو کھو 'ولی' آوے  
 حیدر دار سے اُس 'عشاق' کے کدے میں حائے دل  
 کہ اطرافِ حرم میں ہے ہمیشہ درِ حرامی کا  
 می گویند 'ولی' رفتکہ دار مکہ رفت و کیسہ کدے  
 او بڑید 'اس بیت کہ مدور سہ' نعمت —  
 اے مانچہ نہ کر بکھو 'پہ دل' نکمہ ہے سخن کی کتدی کا

قصیدہ تیری حیاں مصفا نہ لکھا ہوں سو بس نبی پر نہ لکھا ہے لکھا ہوں

اے دل سدا چل کہ دشا ہے کی دات ہے  
بہتھا ہے آفتاب نکل اہلباب میں

رحوب روحوب کام کرتے ہیں یک نئے میں سلام کرے ہیں

دہ لہو آزار میڑے دل کو اے آرام حیاں سمجھو  
نوحوبی کچھہ سدا رہی نہیں اے مہرباں سمجھو

گر محکو ہے عزم سپر گامس دروازہ آوسی کھلا ہے

گذر اُس سرو قام کا ہوا ہے حب سوں مستحق میں  
مفوں کی زبان اوپر ہمیشہ لفظ وامت ہے

آسمان اوپر نہ دوشھو چادر اور سدید  
حما نماز زاہد عورت نشیں برداد ہے

سرو کی وارستگی اوپر نظر کراے 'ولی'  
ناوحد حود نسائی کس قدر آزاد ہے

آفتاب آدا ہے محرم ہو کے دیکھ کو چہ طرف  
صدیح صادق اُس کے در میں حامی احرام ہے

اے 'ولی' کہوں خشک معزی کا نہیں کرد علاج  
داد اُس انکھیاں کی محکو دوسں دادام ہے

دوقیمت لے گیا ہوں بدل سے گرچہ مہمب میں وہ ہزاری ہے

کئے راب معراج کی عرش اور بلع العالی نکمالہ  
کھلے پردے پہنچا کے مہربس کشف الی حق نکمالہ

کہو نکہ پوری ہو جس سے تھوڑے دھوپا کھا لے رہا ، دھوپا نہیں

اے جان دوا ، وعدہ دہندار کو اپنے  
دردنا ہوں مہنگا کہ فراہوش کرے ہو

ایک دل نہیں آردو ہے ساری درجا ہے ، محال کو جلا ہے

✓ گناہوں کے سہ سے نا سے کہا ہم اُس پریشان کو  
جسے دو رائف دسار ہو روز دہانت مہوں

”وفا“

ساعرست خوش گو ، عذبتہ فکرس ناس رنگ سی سگند -

حال و خط نے پتو کے منہہ دل سوں نکالا ہے دھواں  
فکستہ - دینکار کا کردو سدرست دوا کے واسطے

میاں دورالعین ”وائف“

بکلس وائف مصائب میں تر حسد و عارف معانی  
سستہ اسب سحر فار سپیس ناح از نبات گروہ

\* آغا امین ایلیچپوری بکلس ’وفا‘ پندرش حکیم محمد تقی  
خان در عمل صوبہ داری امیر الامرا سید حسوں علیہاں نمونہ  
امارت رسیدہ نظام بقا رفت بعد قرب پندرش بلاہی ملص و خاکو  
’کردہ‘ در بلد ایلیچپور صوبہ ’درار‘ د’اب وحہ یومیہ حکام آنجا  
تابع و حورسلد است معلم عزیزی و حدیث و فہم آشنا ست طبع نظام و  
نڈر دارد در بلد ایلیچپور روضہ ملورہ کہ حضرت شاہ عبدالرحمن  
با علوشاں است - ہرسال در عرس ایشان حلقہ نسپار جمع می آید  
روشنا ئے چراغان نہ تکلیف دہام می نمایند در دہریہ چراغان  
فہرات نڈر و ادبات نظام خوب گندہ ( بکلیۃ الشعراء )

دل چھوڑ کے پیار کیونکہ بناوے اجنبی ہو شکار کہو نگہ بناوے

دیکھ کر دکھ نہ گاد کی شوخی ہوس عاشق دم غزال ہوا

کہا ہم ہے اُس کو گرمی و حور شپید حشر سے

بکشت سہاہ جس کے سر اوپر ہے سائیں

میت راہ دے رتھ سہم دو کو اندھا

قر بے ہزار بار ملائے سہوب سے

دشمن دیں کا ' دیں دشمن ہے راہ دن کا چراغ دوس ہے

آہوں میں آنے کی کہاں تاب ہے اُس کو

کرنی ہے نگہ جس تک بازگ پر گدائی

کہاں ہے آج بیارہ جلوہ مسخارے ساوی

کہ دل سے تاب ' چھو سے صدر ' سر سے ہوش لے جاوے

عالم میں نرے ہوش کی تعریف میں کی ہے

ایسا تو نکر کام کہ مکھ پر سکن آوے

س ' ولی ' رہے کو دیا میں مقام عاشق

کوچہ زلف ہے ' یا گوشہ دلہائی ہے

حلد چل تک عشق کی رہ میں کہ دا پہلچتے کہیں

کاہلی کو رہ دے سالک کہ مہرل درر ہے

پہلچتا ہے دلوں کو ہر جاگہ ہم تر ا دوری مقدر ہے

✓ عجب کچھ لطف رکھتا ہے شر حلوں میں گارو سے

سوال آہستہ آہستہ ' جواب آہستہ آہستہ

### میر جعفر اللہ ”واحد“

بھلاں وای میر نہایت اللہ ہی میر محمد اللہ ، سہم ، صحت  
 اللہ و عہدہ روزگار اس حد بزرگواری در عہدہ و عہدہ  
 حد مکان نہایت پادشہ امتدار اس و عہدہ و عہدہ  
 سہم و عہدہ علم یکدائی می افراس ”واحد“ ہم نا حالت  
 بھر در بھاش پاکیزہ دسر می درد و گاہ گاہ بھاش بھاش  
 فکر سحر می کند - نا راضی سطور احلاص می دارد و اکثر اوقات  
 نہ عہدہ حدہ دسر می آرد سحرش بھاش ار بھاش و  
 ملاحظہ بے اندازہ اس —

رومی بھاش نہایت سادی ہی گرجہ اسباب طرب ہم کو سہم اسباب  
 آرسی کو دیکھہ بھاش بے دھشاش کو پیا  
 درہ بے دھشاش کو دھشاش ناں کر دیا

### میر محمد اللہ ”وفار“

بھلاں - حلف اللہ ہی بواب شاد بواب حاش بھادر سلیم اللہ  
 تعالیٰ نہایت دیوانی حاکم بواب و دیوانی بادشاہی سرکار دولت  
 مدار محالاب صوبہ بواب سر فراز است - ار و دور کار دانی و معاملہ  
 فہمی بھاش بھاش بھاش بھاش بھاش بھاش بھاش بھاش  
 سوار معطای طوع سر بھاش بھاش نا آنکہ سن عمرش از نایبہ عشرین  
 گذشتہ ، امانت بھاش بھاش بھاش بھاش بھاش بھاش بھاش  
 بھاش و ”وفار“ بھاش بھاش بھاش بھاش بھاش بھاش بھاش  
 بھاش بھاش بھاش بھاش بھاش بھاش بھاش بھاش بھاش  
 دارد ، ار و ست —

( بھاش بھاش بھاش بھاش )

و صدمت رنگدیس با طواف عالم رفتہ احوالیں معصلاً تو نہ کرے  
 'مصحح الدعاؤں' سراج الدین علی حان 'آرزو' و ساتھ  
 عبدالحکیم 'حاکم' و عذر ذلک مسطور مسوی سخن رنگدہ ہمسفر  
 سی بھون 'الحال بحول کوئی سر گرم اسب - با راقم سطور احلاص  
 دلی دارک - چہا بچہ دی کو 'مرگم دندہ' ساتھ عبدالحکیم حاکم کہ  
 سہ ہزار دمب کسورے رنگ اسب اور دستخط حون رقم بھونہ دراقم  
 سطور عدالت فرسوں اس چہا ادبات کہ ہمسفر گندہ در حراۃ  
 حافطہ سو حون دون و بیکالیف اس احقر در حواندہ تحریر سی دای -

آئی ہے ہوئے حون مصحف اس لالہ راز سہن

ایہ دہاں یہ کس کے شہیدوں کا کھیتا ہے

عزیزوں سے نشان کوئی نہیں دیتا ہے یوسف کا  
 بنگلہ آیا ہوں یارو کدا کوں کوئے \* مہن گدنا ہوں

مصحف دماع نہیں گو مصحف دلائے کا

کسو سے پوچھہ کہ کیا حال ہے فلائے کا

بہار دیکھی ہے اُس دماع کی 'حراں دیکھی

کوئی نہی ایک فراموشی نہیں دماغ کا

✓ دمس مہن شہوم مچھا خوب سی کہ مربع اسور ا

کہ بھکو فکر نہیں کچھہ دہی آپ دایے کا

آفتاب طبع ' راحت ' ہے زمیں شہر کو  
معلیٰ و سنگوں کے لعلوں سے دھندلا کر دیا

( بچہ صحت مند گشت )

سہیں اچھے رتبہ میں ہل مل رہا ہے  
ہمارے ہاں میں کب دل رہا ہے  
بہن کھلنا دھارو باغ سوں دل بھی صحت مند رہا ہے  
رنا عذاب

اس شوح میں میں کہا کہ صحت میں مولو  
اس عاشق کدیاں طرف انکھیں کھو کر  
کہا پیش رہا میں آنسوؤں کے مونی  
میں صحت کے بعد ایک دم جو سو یا  
دیکھوں تو صحت کئے ہے طالم گویا  
ایک ان میں صحت کھل گئے ہیں یہ آنکھوں  
پھر موند پلک میں وو نہ دیکھا ، رویا

ار دیکھ ہم اب عشق کی سیکھے گھا رہیں  
صحت بھول گئے وہ سادگی کی باتوں  
نکلا جو خط سیما گورے صحت پر  
اس وجہ میں شاید کہ پھر ہیں دن راتوں

کہو دیکر گل باج دن بھر بگی نل  
آخر اس ہم سنی مر بگی نل  
انی ہے دھار اب دو' ہنستے ہیں پھول  
ہو ویسی حزاں دو کیا کرے گی نل  
( بچہ صحت مند )

نامہ دردِ خدائی جس لکھا دلدار کو  
حون کے شلنگ سے آنکھوں نے اداس کر دیا

( پتھر پر صدمہ گھسیٹا )

بہن رکھتا ہوں دستاویز اپنی حوں ناحی کی  
سگر قطرہ لہو کا دامن حلال کون پہنچے  
اسدروں کو قفس کے کس کے لٹپٹ پر وہ ہے مرے کی  
ہماری کس طرح دریا اب صفا کو پہنچے

چمن کے صحن میں ہم بھی نہال ہوجاتے  
جو ہرے پاؤں تلے پاؤں مال ہوجاتے

مجھے کر جاں کلی کا حکم و شہریں دھان کر رہا  
کہا اُس کا خدا کی سوں ارے یارو بھان کر رہا  
فلک گردنا، رہیں پھٹتی، چمن سے رنگ و رو حار  
اگر میں اے دل کا حال اے طام نہاں کر رہا  
دکھا ہے میں حلیے دل کے سرور جو سمیت دھما ہے  
گلے میں جس سنگر کے وو دیکھو لال بھما ہے  
رتو ا حوان سمیت پر ہمارے بھر نظر دیکھو  
دل صی پارہ آحر کیا مرے کا گوشہ قہما ہے  
گلستان سمیت کا مجھے لالہ بنا یا ہے  
سرا پا برق حوں ہو داغ دل نس پر 'مہمیا' ہے  
دیکھتے کون صحتہ و گل کے حب آئی ہے بہار  
رم بنا گلشن میں اپنا حون کہا ہی ہے بہار  
( پتھر پر صدمہ آٹلدا )



مہر سے ہوسست بھلا دیکھنے کو اسے کھانا ہو !  
 دم مہوں کہا قدرت نہیں اتنی کہ اس کو مول لو  
 عشق میں صبر و فطاعت گرچہ کچھہ مشکل نہیں  
 لیکن اُن کو ہی کہ جس کو دل ہے 'سیرے دل نہیں  
 نہ لے جا نہ دل کا اے انارنجی عشق کے دہر میں  
 کبھی جہنم سے پھرے دیکھا ہے وہاں کے جاں ہاروں کو  
 جس کو احوال مرا باصحاہ مسطور ہے 'رکی'  
 ہاب سے ہاب ملا درد سے سہمہ کوتا

'صبح علی حیاں' فوسا کہ "بعضے گویند اس شعر ار 'ولی'  
 لکھتی اسب"۔ 'صاحب' منگویند دیوان 'ولی' بظرف آئند  
 ایں بیت درو داخل نیست نہایتی کہ ار 'رکی' اسب —

سبحان کے دبس کیا پہنچتی ہے نہ ہوشی نہایت کو  
 دے آیا بھول کر تاصد کتاب کا نہایت کو

اے ملکہ حقیقت لک سپر کفر لادم  
 اس اوپری حکمت میں کوئی اشیا سے ہے

بعد مرگ کوہکن شہریں اگر جہنمی دہی  
 دیکھ کر یہ حوے شہر ادلا اہو دہتی دہی  
 چاک کو تقدیر کے مسکن نہیں کرنا دہو  
 تا قیامت سوزن نہ دیر اگر سستی دہی  
 خاکساری ہو نہ کر سودی کے ہرگز اعتساد  
 چونک ماتی میں ملی' ہو بھی اہو پھٹی دہی

## باب الزاء

حجر علیٰ حاشیہ ”رکی“

’رکی‘ باطایع و الخلفی اسب، گوہر آنداز اسعارش دو مریضہ  
کمال عطائی مسموم، و لال سکری کلامس دیکر حۃ عادت مہگور  
و اسی چند انداز آری اسب —

دل میں آوے سو کرو اب تو گردبار ہوا  
میں ہو مصدق محبت کا گدہ گار ہوا  
مصرعۂ اولیٰ خلاف سداورۂ نکتہ چیں اسب، اگر چیں  
می کعب خوب ہوں —

ع - دل میں کہا ہے سو کہو اسب کو گردبار ہوا  
دیکھو پیارو! دو مصدق کی سولی کہا بھی  
محبوب ہر سوک پلک شوح صمم دار ہوا  
سپر گلشن سے مہیں محبت کو نسلی ممکن  
حب سے مہیں بدل دالاں گل رحسار ہوا  
اے ’رکی‘ اب تو درآ عرش مہیں پہنچا ہے دماغ  
حوش قدوں مہیں درآ شاید کوئی دم حوار ہوا  
اے ادیب از ہر دو تذکرۂ ذرا گرفتہ شد —

اے گل و بلبل بہار آئی ہے تک دل کھول لو  
چار دن محبت عنیمت جان کر مہیں دل لو

## دا بیچا لکھاء

میٹر مسٹریٹ ڈاٹر ”حرش“

سجوس ویکس و سٹریٹس سٹریٹس اسٹ ’فتح علی خان‘  
 می طرارد کہ سالے چند اوس پیس جہاں آباد حلقہ بیکار و  
 وداع گمہ در گلس بنگلہ ساں بلبل ہزار داستان دعبہ  
 سرائی می کرد در سن ولا ار مرزا ’مظہر‘ مسہوع سی کہ  
 لیکر عسی رعدا حوالے در سہر سہاں لاس ناراج آوردہ مداع  
 صدر و سکنت را بدلائ \* درکۂ در ہمن سہر و آورد و دعبہ  
 حیات را بدمعاصی احل سپرد اندہی اگرچہ معرر سطور را  
 در احوال کہا بدمعی سر ’حرش‘ اطلاع دسب دہاک‘ اما  
 اس قدر معلوم کہ از بلہید مدوروا ’مظہر‘ ساہد اللہ دعائی  
 اسب چہا بچہ می گوئی —

اے ’حرش‘ شکر کہ ہے مصحف ارباب حلوں

دہس سے حضرت ’مظہر‘ کے یہ دیوان سرا

اسعار سوڑ انگور و مضامین دلچسپ دستار می داروں

اُن ادیبان آبدار آدسب —

وصل گل تو ہو چکی کہا دیکھہ ہونگے شاہ ہم

کچھہ کراے صبا بھن ہوئے کے اب ازاد ہم

\* تذکرۂ فتح علی حان اور اس تذکرے کی اصل میں یونہی

لکھا ہے ’مالد“ ”بہاں“ ہوگا —

دارِ مہربان حضرت سہا دھبہ گفتہ —

قضا کے راج کی صنعت گری دیکھہ  
 سی کی آل اور وار جانا اسی بارہ پلی سے پار چانا  
 درِ معرفت عسی و آبلہ پا گو نہ —

برہ کی راہ کے گوہر پھولے کہ گاہے بات میں جاتے ہیں قولے

پہرچاں ”راہی“

تخلص مہوطن محسنہ ندیاں اسب‘ ار چہدے‘ و ہاں پور‘  
 سر می برن می گوئند کہ آواذ اندہ می رہسب‘ و سحر ہزل  
 بطور خود ہی گتب‘ و ہمدار مردمان بررگ را ہکو دھودہ -  
 وارنسب خود دیوان جمع نکرد‘ مگر نازاں مجلس او درن  
 چہد کردند‘ فریب دو ہزار نیم دیوانے فراہم آمد -  
 چنانچہ دوست بھرور اس نالکے بطور رسید‘ دل بخواست  
 کہ بظالمت او گراہد و اراں اسعار چہدہ انتخاب نہاید ناچار  
 دھمیں تک نیم ہمار اندرام اکٹھا دھود —

وصف دو قل ہوا لہ احد و صمد ہے‘ دور ہی  
 دھہہ کووند نہ راند‘ دائم‘ و دہم‘ اکھلا

کہا ہوتا ہوں میں اور میں نہیں دیکھ رہا ہوں کہ  
 منجھے لکھا ہے جس جس طرح ہے ہمارا بدن مبرا  
 جسکے اس بدن و صاحب دارک و حائے انگسے حرف گہراں اے -  
 دریں ہوجانا ہوں سبک آسماں دہرے کو دیکھہ  
 طور کا کرے ہے جیسے حصرت موسیٰ ادب

وہج علی حائے می دو دسکہ کہ 'بے ہوسی حصرت موسیٰ' ار  
 ظہور نہائی ہونہ ار 'مسافرت طور' سرح و دستہ اس دسہ ار  
 فرط سوع' دریں دستہ کہ حیلے نا دتار و انحصارش کو سستہ  
 سستہ مہاسب نہ افہان "و من آل علی دعائہ السلام" -  
 سید عبدالولی (عرب) سلام اللہ دعائی در حاسنہ مرقوم نہونہ  
 اند کہ بعد ار ظہور نہائی دو طور حصرت موسیٰ ہر گاہ ہر طور  
 می رفتہ، نا اہاب دوام پا سی گدا سستہ چنانچہ مصل این امر  
 مہسراں و سارحان حدیث دعائے کردہ اند، و 'حرف' ادب حصرت  
 موسیٰ را نہتیلے کردہ اسب، نہ کہ بے ہوسی اوساں پس اہمراض  
 مصنف بے حا اسب، و فاسی ار سوء نامل اسب رافہ سطور می گوید  
 کہ بے ہوسی حصرت موسیٰ ار ظہور نہائی دوسنہ واقعی اسب،  
 چنانچہ ملک الاعلام در کلام ذوالاحرام می فرماید "ماہا نہائی رہ  
 المہمل جعلہ ناکا و حرّ موسیٰ صغعا" معنی ہر گاہ نہائی کردہ اے  
 او ہر کوہ صاحب او را درازہ پازہ و افہان موسیٰ بے ہوش - لیکن  
 ار نہت مدکور معنی بے ہوسی استعراج نہی سوک، مگر معنی  
 "فرش سدن" معنی "بے ہوسی" قرار ناکہ، در صورت این معنی  
 ربط مصرع نا مصرع نہی سوک و چسپان مطلق نہی گردن و حوالے  
 کہ سید 'عرب' سلامہ زدہ، دوستہ نہا، رپرا کہ درش سدن را چرا

وہم آنا ہے مجھے اس مست خاک اڑتی نہ ہائے  
 حوروں ناں کی ہوا میں ہوں گئے دریاں ہم  
 رنگا سی نلیج ہو جاتی ہے ہم در کیا کریں  
 حسرتوں کو اڑتی حب کرے ہمیں ہی میں یاد ہم  
 کچھ نہ آکر چل سکا ہائے اس در حسرتوں سنی  
 لے گئے دل کے دتہیں کرے رہے دریاں ہم  
 کیوں نہ ہووے شام ہم سے حسرت محلوں کی روح  
 عشق کے صحترا کو رکھتے ہیں حویں، آنا ہم

اس ادیب (مصباح سر) نے (مدر) وقت صبح علی حیاں اسب -  
 ہم نے آنا کہا خانہ ویراں میرا اور مرگاں سے ہوا سر دیاناں میرا

حرف روحہا ہے مرا عشق میں رسوائی کا  
 معقد ہی سے ہوں اُس دل کی میں دانائی کا  
 دلہروں میں سے لیا تھوکتے سحر ا تجھ سے کو  
 میں دانا ہوں ان آنکھوں کی سماسائی کا

کھوں پہووے دل ہمارا ہائے حوں اس رشک سوں  
 ان لہروں سے برگ پیاں دوں ہمدیاں اب ہو گدا

بہار آئی ہے حب سے، یاد کر کر گلستان اپنا  
 دس میں ہائے لیل کس طرح دینی ہے حیا اپنا  
 یہ کہکر راج سے رحمت ہوئی لیل کہ با قسمت  
 نکھایوں دھا کہ فصل گل میں چھوڑیں آسماں اپنا  
 کچھ کوئی ہو لیل دیکھہ گل کوئی سا پادی ہے  
 مجھے بے امیدار اُس وقت یاد آنا ہے حیا اپنا

سر دواؤں کو دواضع میں دناں کچھہ صعب نہیں  
 شاح کل ہے اس دواکب سبب سر نا نا ادب  
 مری میں جہوں آنکھہ مٹا جاوے، کرے میں اس طرح  
 دیکھہ کر حق کی دعائی ردم پہلا ادب  
 یہ آہو رام دھے منکڑوں نے سب لعلی کی جانور سے  
 و گر نہ ان پیریاؤں کو دواے سے کہا نسبت  
 ہوا ہے دو 'حسوس' دواہ ان شہری عزالوں کا  
 دھہہ صحترا سے اب کہا نام، وہراے سے کیا نسبت  
 ہم دسر نار کی سبتے ہی دھے میں لہکن  
 ہرگز اس باب کا ہونا نہیں ہم نہ ادب  
 مری رنگوں کلامی کا ہے وو گل پھرہں باعث  
 کہ ہوے ہے نالوں کی حوش صغیری کا چمن باعث  
 کوئی ہونا ہے سنگ سہلہ حسرو سے رقیبوں کا  
 ہوا ناحق ہلاک ایچے کا آب ہی کوہ کن باعث  
 جو ہونا ہے کسو سے اُس سب سے وحشت آقی ہے  
 مری صحترا شملی کا ہے مہرا میں ہرں باعث  
 'حزین' ان شعلہ رحساروں سے حق کو مت لگا ہرگز  
 ہوئی آخر کو پروالے کے حلیے کی لگن باعث  
 اُس نہ نہیں ہوا ہے وہ دل مہلا صعب  
 ناصح تک اس کو دیکھہ مچھے مٹ سنا عوٹ  
 وہ اکاہ نسبت ہے ان چسم گریاں کا علاج  
 مے سے ہونا ہے حصار مے پر سناں علاج

بہمعی نے موسیٰ داد گورف - ہمعی ہمعی قرب صاب ار ادب  
 اسمعراچ چرا وہ داد کوک نا چسپانی مصرعیں سوہ و ہمعی درسب  
 معلوم گردن چنانچہ در قرآن ہمعی واقع شدہ ”دلہا ادہا  
 ہونہی نا موسیٰ ادی ادا رنگ داحلیع ہمعی ادک بالواک الہقدس  
 طوی“ - ہمعی ہدگای کہ آمد ومان آدس اوار دادہ سی اے  
 موسیٰ ۱ ہدرسی کہ س پرورنگار توام پس ہدروں گن ہمعی  
 حور را ہدرسی کہ نو در وادی پاکپورہ کہ طوی نام اوسب  
 ناچار ہمعی ’صاحب‘ دو مصرع نے ہطر در رنگ مصرع ہدروں  
 ہدود نا حاوی ہدواب و ہمعی ہر دو صاحبان ہاسد‘ اوسب

درس ہوحانا ہوں سنگ آستان ہدرے کو دیکھہ

ہدہمی تہذوب ہمعی کردا ہے ہت حادہ کے ہدہی

اوی مصرع ہمعی فرش سدن ہقول ہدح علی حای ادہاب  
 می دادہ ہمعی ہداد کہ ددوب حرف ہدہمی اسب‘ سہدہ را  
 می گو ہدی کہ ہدود ددہی ہب نا ب حادہ ہدس او دگوں سہدہ  
 ددہار کدہدہ سہدہ می کدہ - دوم -

حال کے اسود ہمعی کا پیوں ادب کردا ہوں ہوں

طور کا کرے تھے ہیسیے ہمعی موسیٰ ادب

’سہا‘ می‘ کہ احوال ادہاں ہمعی می آدہ‘ اس اوزای را  
 مطالعہ کردہد و گہتمی کہ ہرس را اسعارہ در و حود ادب کردہ

اسب‘ اگو چہیں می گف ہہ ہوں حباب ادا می سہ -

پیوں ادب کردا ہوں سنگ آستان ہدرے کو دیکھہ

طور کا کرتے تھے ہیسیے ہمعی موسیٰ ادب



دل کو کتنی وصلوں سے بھی نہاؤں، میں خالے کی ہو رہی  
 حریف اب کے بھی نہ نکلی اس دوا لے کی ہو رہی  
 جو برو شاید مرا پاتے ہیں اپنے حور سے  
 اس قدر جو اُن کو ہوئی ہے سما لے کی ہو رہی  
 جس قدر چاہے سجھ اپنی دعا میں کر عروج  
 منجھہ نہمی ہر گز نہ ہووے گا وفا میں انحطاط  
 گوارا ہو گھٹا دل پر ہمارے حور یار آہر  
 ہمیں درد و الم سے آگئی محبت دراز آہر  
 اپنی جدا حور لے، اُس کی جدا حور لے  
 یہ ایک دل دوانا کس کس کی جا حور لے  
 بے حور رہنے میں جو کوئی عشق کی لذت سنی  
 وہ ہمیں رکھنے مرے سے زندگی کے اطلاع  
 کہو نہ کہ ہو محکو دسلی حور اوعدوں سے دے  
 حور رکھنا ہے مرا دل، دل سے دہرے اطلاع  
 مسق کی گرمی سے صعب آتا ہے محکو ان دنوں  
 ہو گیا یہ دود دل آہر مرا دود دساع  
 ایک ہم سے مات نہیں سبکی نکل آسو معور  
 دل ہمارا ہو گیا ہے عم سے اب نہاں دک رہتی  
 دل دے کے، انداکوں میں افسوس اب کہاں ہے دل  
 حادا رہا حب مات سے پھر پیاس کب آتا ہے دل  
 دہانے کس طرف حاتا رہا حوداں سستی مل کر  
 نہیں ملتا ہے محکو مقتوں سہیتی سواج دل

سچ دیا کر دھڑے نہیں یہ حاسہ دیدیاں کس طرح  
 ان سے جا لیتے رہ سدا رشک حاکم کس طرح  
 دیکھتے ہیں اس کے کب آئی ہیں ایسی صورتوں  
 دیکھ کر قحط کو نہ ہو آئینہ چہراں کس طرح  
 کہا پیامت ہے حق لے آئے کو درگا نہ چھٹا  
 صدر کر دیتے حربیں 'وہ دور کدیاں کس طرح  
 گتوں یوں مستعدوں سب اس کی بر داد  
 سوا کس بیکسی سے ہائے مودان  
 کریں کہو نکر نہ ہم معذوں کا مادم  
 کہاں ملتے ہیں اپنے فن کے استاد  
 عشق کے فن میں قحط ناص کھیں گے اہل درد  
 کوئی ہوتا ہے 'حرد' عم سے ہوا سا العیان  
 کوہکن کی مستعدیں آحر تھکا لے لگ گتیں  
 دل میں کی شیریں کے حاکم کے دتوں سر چہر کر  
 نہیں رھنے کے حوٹاں دتہ سے آحر آشنا ہر گر  
 ابھوں پر بھول کر اے دل نہو مستہ سے جدا ہر گر  
 نہ ہو اے باعداں داندل کو مانع گل کے مانع سے  
 نہیں رھنے کی گلشن میں بہار آحر سدا ہر گر  
 سرا پائی نہ آحر چاہنے کی 'ہم نہ کہنے دے  
 کہ ان حوٹاں سے اے دل حق تو اپنا مست لگا ہر گر  
 ہمارے واسطے کس کس طرح کے دسج کھینچے ہیں  
 حشرق اس دل کے مستہ سے ہو نہیں سکتے ادا ہر گر

یہ لوگ بہ سمجھتے تھے کیا کہا کہیں گے ماں ا  
 اندی بھی مڑے حور یہ مارکہ اد، کمر پہنیں  
 ان ہماں کے دیکھائے کا حو کوئی مائل نہیں  
 زندگانی کا ایسے والدہ کچھ حاصل نہیں  
 شوں میں شہر دس کے آکر ہی کو اپنے دے چکا  
 عسی کے ف میں کوئی فرہاد سا کامل نہیں  
 بدوائی دیکھ کر ان حوس نگاہوں کی 'حریں'  
 اب کسو سے اس طرح ملے کا میرا دل نہیں  
 یاد اب کیوں کر نہ آوے متھکو اپنا گلسناں  
 ایک دن سکھ بیے نہ گذرا حب سے چھوڑا آسناں  
 اے 'حریں' بدل کے دل در ناہماں کے حور سے  
 کہا گرد فی ہوگی، جس ساعت چلا ہے آشپاں  
 دہانہ سور عشق میں حلی نہیں ہے پھنس  
 مرنے بھر کچھ نہ نہا کوہ کن سستی  
 آئی ہے ہونہار، بھانوں کرے گا کہا  
 دہنا ہوں اپنے دل کے میں دواں ہیں سستی  
 آروں میں عسی کی ہوتے نہ دیکھوں سر براہ  
 کوہ کن بھی سر تاک کر مڑ رہا آکر وہیں  
 لوگ کہتے ہیں ہمیں اس دل کے سمجھالے کے تئیں  
 کیونکہ سمجھا ویں کہو دم ایسے دواں کے نہیں  
 ہو رہا ہے درد و غم سے عشق کے از اس حما  
 متھو بہتو ہے ہو کر ہی نکل جانے کے نہیں

آتے ہی دو بہار دھڑکنا ہے 'حی' میرا ہ  
 دھڑ شور و سر کر دگا وہ جانے حجاب دل  
 عم ے لگا ہے گھبر مچھے یہاں ناک کہ اب  
 دہنا ہے سب دیکھے سے مٹکو حجاب دل  
 مٹنے کے دن جو انک نکلیے ہیں کچھ نہ دیکھے  
 نکلیے ہے دیکھنے کو دے ہو کے آب دل  
 آثار دیکھے کر کے حراں کے چن کے بچ  
 کہو کر کرے نہ ہائے 'حریں' اضطراب دل  
 دیا سس ہیں مٹکوں کا سرے دسوا نہ بن کے نہیں  
 بھر سر پھوڑنا اور کچھ نہ سوچا کوہکن کے نہیں  
 میں دیکھوں کہو کر اُس دریائے حوی کے نہیں کے نہیں  
 گیا حی قوت میرا دیکھے اُس چاہ دس کے نہیں  
 'حریں' سب دیکھے سرے حی پر تارا ہو گئے کہیں  
 نہیں حافا ہے دیکھا داس مہروں کے ستن کے نہیں  
 کس کس طرح کی ایسا پھمچتی ہے مٹکو دیکھے سے  
 میں سرگیا ہوں اے دل دے دیواں بن میں  
 ناصح نہ اس طرح کی نادوں مٹھے سنا دے  
 دیکھے اگر ستن کو آ کر سرے ہیں میں  
 ویراں ہوا حراں سے جس یہاں ناک کہ ہم  
 چاہیں کہ حل مزیں دو کہیں حار و حس نہیں  
 کچھ کہا شاید اُن ے قاصد سے  
 دل پہ مہرے و و اضطراب نہیں

شہاں مٹھوں کی ' کسو کی رہ دھبی نظروں میں  
 بھال آہو میں حو ہم چاک گردیدیاں گدڑے  
 حوٹاں کے درت و عم ے کہا نا ہواں مٹھے  
 یہاں دک کہ سو بھی دس نہ ہوئے ہیں گداں مٹھے  
 ان داندروں کا دیکھہ دل ایسا گدا کہ ہاے  
 مٹھا نہیں ہے اُس کا کہوں اب بساں مٹھے  
 یوں تو ے مٹھکو جاں ا پکا یک بھلا دیا  
 تیری ودا نہ ہاے نہ دھا یہ گداں مٹھے  
 ہر نہ مٹھت میں رہی مادوں گا اے فاصح ' پر ایک  
 دل بروں کے دیکھتے میں حی مرا نا چار ہے  
 یہاں تلک ان حورویوں ے سدایا ہے کہ اب  
 رہا گا دی سہمی اپنی ' حی مرا بہرار ہے  
 دیوا نگی کو اپنے مر نے تلک نہا دیا  
 مانے کہاں ہیں گا مل مٹھوں سے ان کے اپنے  
 \* نہیں چھوڑ نا ہے نہ دل حوروں ستی مژدروں  
 مارے ہوئے ہیں ہم تو اس نانگوں کے اپنے  
 میں ان حوروں کے ملے میں حوانلے رنج کھیلچوں ہوں  
 نہیں قصہ کچھہ ان کی ' مٹھے یہ دل سنا رہے  
 نہیں کچھہ حانتے حور شد رو قدر اس دوا لے کی  
 انہوں پر ہاے دل کس کس طرح سے جی حلا قا ہے

اُدے نہ کیونکہ دسک مجھے درگس پاں سنئی  
 لپٹتا ہے کیا میرا ور سچس کے لداں سنئی  
 دیا دلالتی سے حق ڈرہا دے نوں کہہ کے ہا قسمت  
 لکھا یوں ہوا کہ سیریں سے ملوں ہے ہم قہارست کو  
 بطرح دیوانگی پر عشق میں آیا ہے دل  
 دیکھئے اب زندگی میری کا کیا اسلوب ہو  
 حال اے قاصد مرا حور کچھ کہ نہ حادا ہے دیکھ  
 اس طرح سے اُس کو مہم کہہ کہ وہ مستحور ہو  
 نام پر ان حور بروں کے دہا کر نا ہے حان  
 کہوں نہ ان طوحوں سے مستحور دل مرا مستحور ہو

کہیں کہ خاطر حواہ دل کے درد کی رت نہ ہو  
 کب یہ معنی لفظ میں آئے ہیں، کیا قہارست ہو  
 بطرح ہم منتلا دے ہیں حور دیا کا اے  
 دیکھئے اب اس درائے دل کی کیا تہ در ہو  
 زندگی اور موت لگ حواہ تھکے سب 'حریں'  
 عشق میں دعا حور 'اوں کے' میں گر دی ہو  
 اس طرح سیریں حور دکھلا ہا ہمیں در سہا  
 کیا کیا دہا سانو دوں کا ہاے ہم ایسا گدا  
 انک دگھوں کیوں رواں ہوے ہی آنکھوں سنئی  
 گردہ پونی گل دحوں 'ہی' اے 'حریں' مستحور دنگا  
 یہ آئی اُس کے مرنے در بھی شہریں حورے شہرا پر  
 یہ حسرت حق میں اپنے اب تاک دہا دہا ہے

کچھ گئے ہجو میں، کچھ وصل میں گدہا گدہا  
 کہا مہم کے انقا دہا دہا گدا

وہ محسوس کو نہیں ہے ۱۲۲ جز ۵ کو کھو رکھ رہا  
 اگر سدرن تک ایک ہی امیساں کو کام ورمای  
 'حرس' امیں درد دل کا کس طرح ظاہر کروں دیکھتے  
 متھے کہتا ہے "بھری داب متکو حوش نہیں ادی"  
 راحب میں دل کے ہاتھ نہ پاؤں گا ایک دم  
 جب تک کہ میرے ساتھ یہ جانہ حرات ہے

متھے کہتا ہے درد دل کہاں ہے دہامت شوح ہدرا د گماں ہے  
 حراں آئے ہی اب دیکھے گا احمر نہ بدلے 'نہ گل' بے اشیان ہے  
 بہت سورش سے آئی ہے بہار اب حمر لے اندی دو اے دل دوائے  
 جو کچھ سلوک کہ کرنا ہے اب گردیاں سے  
 نہ دھا یہ ہاب مرا اس ودر کدھو گسٹاج

نہ بہار آئی 'حرس' اکھا کھٹے اب دل کی مکر  
 بے طرح متکو بطر آئی ہے دوائے کی طرح  
 کون دینا دیکھتے اس میں کو دل متکروں کی داد  
 لی 'بہیں' حرات کی محسوس میں بھی اس کے حوس کی داد  
 کوہ و صحرای میں پڑے 'دریا' کر کر مر کٹے  
 کچھ نہ دی اس حرج نے فرہاد اور متکروں کی داد  
 مہر و پے مہری دہادی ہم سمجھتے ہیں سکتا  
 حی میں خلگ اور ملہ نہ نہ صلح نمایاں الزعماد  
 ایک دن دریا لے دیکھا دھا مرے روئے کا حوش  
 روز و شب ہوتا ہے صہر ب سے فہ و دالا ہلور  
 گر پڑے نظروں سنی فرہاد اور متکروں کی شان  
 دیں محسوس میں اگر ہم اپنے ہم کھالے کی عرص

نہ کی دیکھہ فکر دم لے اے وعدوں کی وفاؤں کی  
 بھلی دم لے حذر لی ، جاں اے آئیناؤں کی  
 مہوں چاہتا ہوں عسی چہناؤں ، پہ کہا کروں  
 رسوا کرے ہے حلق میں بہ چشم نہ مجھے  
 سب اردوئیں دل کی تھکا لے لگیں ، حوریں ،  
 گو قتل کر چکے وہ سپاہی پسر مجھے  
 نہ پائے ہم لے حوریاں ، دوست اے آئیناؤں کے  
 عدت ہم عسر کھوئی عشق میں ان بدوفاؤں کے  
 پہ لڑ کے مار نہیں کھونکر خلائیں حی ہر اکا حی پڑ  
 گم ہوتے ہیں بہت سارے مراح ان مہرزاؤں کے  
 نہیں کہنا کوئی سمجھا کے ہمارے ان حورویوں سے  
 یہ کہوں ہوتے ہیں دسم راجہ اے مہرزاؤں کے  
 دام الفت کی رھائے حوش نہیں آتی مجھے  
 ایک دم اس سے حداقی حوش نہیں آتی مجھے  
 روز ماراں کہوں نہ اے راہد کہوں سے کو حلال  
 اس قدر بھی پار سائی حوش نہیں آتی مجھے  
 دھما ہے درمہاں ان کے مجھے دعویٰ حداقی کا  
 سچا اوالہ بندے ہیں ، ان حوش کسر ہرے  
 پسندتا بھی نہ گرمی سے نہی ، پتھر سا دل اُس کا  
 نہ کر سور اس قدر اے آہ بس دیکھے اثر پیرے  
 وفا میرا اگر حور و حنا نہ کو نہ سکھانا  
 تو کہا آرام سے یہ رنٹ گاسی ہمارے کت چا ہی



دل دسپہنیش از تراکت معافی مسکون اسعار دل آردوش گاہی  
 ادھن، و دھار سداں طبعس رسک افراے چہن اسب مذموی حقہ  
 کہ نہ جعفر علی حان 'رکی' مکتوب سبب داند سبب فرمائیں دھور  
 دود، ارو دوسعر موزوں سبب دنگر سر اکتام دنداد، سپہج مکتوب  
 بخادم، داندہام رسا دند دندطر امغان در آمد، چہلہ سی دیب اسب  
 در آن حامیگو دد -

کہا بھچے بے سب کی حذر رکھ، در اپنے دل حلوں ادب نظر رکھ  
 پہا، ہو مہربان جس دم دلاسا کرم کر لے کے دھچا موبہ لگا یا  
 لگا مہ دال سب حق حق دھارا گویا مضر دھر آیا دونا را  
 نہ حہ میں صدائے سرسری ہے کٹھیا ہاٹ گویا ماسری ہے  
 نہ بے درساوی مہماں پوری ہے کہ حوں کالے بے کالی کپچری ہے  
 بوسف دھردر اس چند انداد دندوے صحتہم ارو دندسب آمد  
 اما فرصت انتھاس دند - لاچار اس چند گہاٹے بازہ دند در  
 حلدی از گاہداس چہلہ حوالہ نام مسود -

کہنا موں سب سہی خو ہو مکتوب سو دیکھ لے  
 سب طرح کا مذاق ہے مہرے ستن کے بھج  
 'حام' کا شور دیمیں درس سے ہے مہم مہم  
 صاحب قواں ہے دیکھدہ گوئی کے دن کے بھج

اس ادب سے ہوا مدد، دوں آؤنا ہے دل مہم  
 بی بی شراب ہو رہیں بے احمیار ہم دم

حذر داند کے آئے کی سلمے سے حق دھو کما ہے  
 بھدا حائلے کے اُس کا اپ مکتوب پیغام کیا ہوگا

حس طرح ہوتا ہے بے رونی چچراغ ماسدات  
 درد دو مہکاسی ، میں حوٹاں کی بھڑائی ہے شمع  
 بچھڑا گیا بھڑا ہو گیا ہے ، بچھڑا کی اہمیت کا چچراغ  
 دایع بے ہرے کدا دوسرے مہکاسی کا چچراغ  
 متصل فریاد کو کب کر سکے ہے سر و راہ  
 کوہ ہو سکدا نہیں دلہا ہے نااں کا جھریا

حور و سالوں میں قیامت ہے لہک جھون شام گل  
 کھوں نہ خارے ہی کی آنکھوں میں کھٹک جھون شام گل  
 ہات اُس کا ہسکہ بازک ہے ، نہیں لانا ہے تاب  
 روزے میں گل کے حلقا ہے لچک جھون شام گل

دوسرے کھوئی دھوا لو ہو شہیدوں سے درے  
 فب کر بگی حس میں رنگوں قیامت کا چس  
 دیکھ کر گمشد میں قہقہو ساں اگے حادہ ہے سرو  
 پہ لٹک دی کی درے دھارے کہاں پانا ہے سرو  
 کچھ نہیں اُس کو رعایت شاں معشوقی کی ہاے  
 اس قدر \* کیوں قمریوں کو سر پہ بٹھانا ہے سرو  
 کچھ مہکاسی میں نہیں عاشق بھاروں کا گداہ  
 دل کی گردن پر ہے سب اُن دیکھ کے ماروں کا گداہ

سرخ مہکاسی حاتم " حاتم "

ذہلص ہمد و نکتہ پردا زان ' و علا مہ سہن طراران  
 اسب - نکاب رنگینش دارگی دھس داناہے مہرون ' و حبالاب

ہری ہر ان در 'حام' ، ستمس اورناں حانا ہے  
درے سچ کے 'اکتر کم' ، چال کے 'اور دلفس کے دل کے

حمال چسم برا آدسا ہے آنکھوں میں  
شراب کا سا ہمارا سا ہے آنکھوں میں  
نکہ میں تو نے کدا سرور ماں کا حادہ حراب  
سماء چسم ہری کدا لا ہے آنکھوں میں  
کوئی مرے 'کوئی حادے' ، ہو آنکھ اُتوا کے نہ دیکھے  
میں 'حو شرم سے ہری حادہ ہے آنکھوں میں  
ظرمیں لک کرے ہے مکتھے ہدا کے ' ہری  
فسوں ہے سحر ہے 'حادر ہے' کدا ہے آنکھوں میں  
کہیں نہ دیکھے اگر چاہتا ہے 'حام' کو  
کہ نور چسم ہے 'ر' ہری حادہ ہے آنکھوں میں

کس سمندر کا گلہ گار ہوں اللہ اللہ  
کس کے بہروں سے دل افکار ہوں اللہ اللہ  
اُس کے ہاتھوں سے نہ چھینا ہوں نہ میں مرنا ہوں  
کس مصیبت میں گرفتار ہوں اللہ اللہ  
نمکن حسن سے اُس لب کے 'رے لوٹوں ہوں  
کس نمکدان کا نمک حوار ہوں اللہ اللہ  
برکس! اب ہم سے نہ کر دعویٰ ہم چسپی تو  
کس کس کا ہر کس کا ہر کس ہر کس ہر کس اللہ اللہ

بول اے داندو مہار ا کہاں جا تا ہے ؟  
 کہول اب لعل شکر بار ا کہاں جا تا ہے ؟  
 دہن کر مرمون دپت دلنگ مسلمی حمامہ  
 مالک کدسر کے رومدار کہاں جا تا ہے  
 ایں ناسا حائے دنگر ہم چاہیں سندھ سدا لکھن نام ساعر  
 بصورتیکہ طاہرا کسے رادوار سندھ ناسد —

درد چہارے سے نیت دل کو مزے دھاتے ہو  
 مالک کدسر نے رومدار کہاں جا لے ہو  
 نہ گھٹتے ابک دنی ورن میں اڑا ماشا  
 گد مزے میں کو حو سو من کے برابر بولے  
 دو دھڑے عشق کے سنداں میں قدم کو ' حارم '  
 ہاب اپنے کو حو کوئی حوں خگر سے دبولے

چشم و رلف و حال و حط چاروں ہیں دشمن دیں کے  
 حق رکھے ایماں سلامت ایسے کدو سداں کے بیچ  
 اہل معلیٰ حو نہ داوے گا کوئی اس دمر کو  
 ہم نے دایا ہے حدا کو صورت انسان کے بھج

کروں مرنیاں حمو کو اس کھڑی ' اسوقت ' اس پل کے  
 کہ جس دم بار سے دادار آدے پاس منکھ چل کے  
 جہاں نے حو صورت دیکھہ : جہہ صورت کو حیدر سے  
 ہوئے حاروس محاس میں گونا بدلے : ہے سب گل کے  
 نہ آوے حوانا راحب کیونکہ منکھو دستر عم پر  
 گمب پوا کا بصورت چسپا ہے ' دل نکدہ دھہ منکھل

کافر! ادبا کدوں کرے ہے ہم بے ہو کر رام رام  
 حال مہرا دیکھ لے کر ظلم ایسے حدود کام کم  
 کدا ہوا گر پہنچ کھا کھا دل میں رکھدا ہے گرا  
 مات کھا کھنکھ رلف آگے جو نکالے دام دم  
 جو صدا آتی ہے نادوں کی دہری معصہ کان مہی  
 جانے ہیں اس ستن دہری کے نہیں الہام ہم  
 جہوں کھا واصل نے چل 'حادم' دلا یا ہے دیکھ  
 دل سی جانا رہا سننے ہوا پیغام ہم  
 کاتب الکروب دروں زمین 'رکھدا' دارک اہنسب - (ریختہ)

آج معصہ سے ہو گیا ہے من و عن آزاد دم  
 اب تو کچھ حور و حما کراے مت حدود کام کم  
 سہوڑا خط، ادرو و مزگاں و وہ زلف سہا  
 ایک لب کا شہد ہے اور ہے کئی اقسام سم  
 کھا کہوں واصل سے حال اپنا کہ آنسو سے مری  
 ہو گیا کاعد مرا لکھتے ہی تھرا نام ہم  
 ایک دل تھا وو جو بیٹھا ہے گلرو کے کنار  
 اب تو بھٹکا لے پہلے خان کر پیغام ہم  
 جو حساری چشم ساقی، میں ہے 'صاحب' کیفیت  
 جواب میں دیکھا نہ ہوگا اس طرح کا حام حم  
 مت پر دیو پیاں! ہمارے دل کو دیوانا کرو  
 درد مندوں کے حکمر کی اے تک جانا کرو

خمسر اس دور کر آئیے سے مرے آپ جہانت  
 کس کے دوسے کا طالبگار ہوں اللہ اللہ  
 کہوں نہ آنکھوں میں دکھے محکو رلھکا بھی عریز  
 کہسے ہوسف کا حریدار ہوں اللہ اللہ  
 حواص میں ہار لے آ محکو حکایا 'حانم'  
 کس قدر طالع بہدار ہوں اللہ اللہ  
 فتحہ ہذا حان نہیں حان ا سوی حان کے بیج  
 اب تو بھر آ 'کہ چلا یا ہے مجھے آں نے بیج \*  
 ہوئی زماں لال دے ہانوں سے کھایے بہرا  
 کیا دسوں پڑ کے کھلا یا تھا مجھے پاں کے بیج  
 آج عاشق کے فٹھوں کہوں نہ کہے توں نہ دُر  
 واسطہ یہ ہے کہ سوئی ہے دے کان کے بیج  
 آج 'حانم' سے سخن ا دو بے ہورا کہوں مانا  
 کیا حائل اُس نے کیا آ کے دہی ساں کے بیج  
 اے دل بگر ہو بگر 'پڑنگا دلا کے ہاب  
 آئیڈم ہو کے حان کے لگے 'دلرا کے ہاب  
 دینا نہیں ہے شہشہ دل سلنگدل کے دہیوں  
 دیکھے اگر چہ دل تو کسی میوزا کے ہات  
 'حانم' اسود حق سے نہ دکھے ہو کیا کرے  
 مروتوب ہے ملاپ سخن کا خدا کے ہاب

دیکھتے کر بلبل لب و دہسار حوٹوں کی طرف  
مڑا دھا کر دیکھتے کہ دیکھنے والیوں کی طرف  
پان کر کر حامد ریموں کے چلنے ڈانس کا گھر  
ہات دوڑاتا ہوں وحشت سے گردنوں کی طرف  
حال زلف اس کا آگ ہو دا حو مصحفہ وحشی کے پاس  
کون آتا ہے دو مصحفہ سے پریشان کی طرف  
انتظاری مہوں نو اے پے مہوا سارا دن گھا  
شام ہوتی ہے ارے احبا عربدان کی طرف

چھانڈ سے مارے گا ہو نا ہے کدھی حوں آتھن  
کس وڈار بھارے درے مٹھہ پر چھانڈا ہے دلاں  
ہا کہاں، نا مہا نو کہندا دھکا اُورو کے ڈھوں  
یہ فوجتھ ہے دھ عا ام جھٹھ کو کہندا ہے طاق

میت عاشقوں پہ حورو و ستم اس قدر کرو  
عالم کا در پہوں دو خدا کا دو در کرو  
دل کے دکھوں پہ اسم دہارے کا بھس یہ  
نام اپنے کے سدب نم اُسے نامور کرو  
دل لے گئے ہو بس پہ جفا چھوڑتے پہوں  
ہم سے حلوں کی آہ سبک سے خدا کرو  
آساں پہوں بے شوق سہمگر کو دیکھنا  
دل کو بند کرو دب اُس اوپر نظر کرو  
'حانم' کہتے ہں تم کو سبک ایک حاتو رہ  
آنکھوں میں آبسو' یا سب سے دل میں گھر کرو





’دے سہلے مہوں کہا گلزار بھولا ہے نظر کر لم  
 کہ گل ہے دماغ دل کا اور سدھچہ ہے دل اے نسل  
 جدا کے واسطے اس دم رنگہ اس کی سے مل جانا  
 نظر آوے چمن مہوں گر ہمارا نابل اے نسل  
 ہو اور گل ہمکنار اور مٹکھہ سے گلوں دور، ناقہ سمیت  
 دیکھ ہے ہمیں، پر مٹکھہ پڑی ہے مسکمل اے نسل  
 دوانے اس رما لے شور و غل کرے سے کدا حاصل  
 اگر چاہے ہے سور دل تو ’حائم‘ سے مل اے نسل

دیکھہ رحسار درے گل لے گو بہاں پھارا  
 اور کلی اب کو درے دیکھہ کے کھٹائی ہے  
 اس انتخاب میں مٹکھہ دہی ’میر‘ و دہی ملی جاں اسب —  
 دیکھہ طور اس دور کا ’حائم‘ نے چھوڑی ہے شراب  
 بیان کر کر سہر رواں کو وو اب پیتا ہے رنگ  
 لفظ ’سہر رواں‘ کہ دریں مصرع خلاف معاورہ افتادہ

در خاطر فائر دہی دہی مٹکھہ (مصرع)  
 ناں کر کر خط کی سہری کو وو اب پیتا ہے رنگ —  
 نظر آیا بھا بکری سا، کہا پر دہی شہروں کو  
 نہ حانے تھا کہ یہ قصاب کا، کھٹا ہے دل گردا

گر عدو مہری دہی گردا ہے خاص و عام میں  
 مہی ایسے رسوا کروں گا ناردہ کر دیواں کے بچ

حاجو گر مابوس دن میں ہے ہمارا من چراع  
 بے بندی اور دہل ہے گا بہ سدا دوس چراع  
 کہوں نہو سیر چمن بدل کے حو میں شب برب  
 دوس گل سہن ہوا ہے ہو گل گلشن چراع  
 قدر بہمن مکتوں کو پھرے کا شب ہتھکراں کے دھج  
 حق میں اُس کے دندہ آہو ہوے بن بن چراع

مہری طرف اگر دو پدی دو گدر کرے  
 شہسے مہن دل کے بند کروں حو نظر کرے  
 دو دو ہوا ہوں حسک یہاں تک سسکن کے راج  
 آنسو دہی نہپن دھا حو مری چشم در کرے  
 دعویٰ کیا ہے سہجے 'حادم' سے عشق میں  
 دوسوں میں دیکھئے یہ مہم کون سر کرے

سب فرے مشاق ہوں آ اس قدر مت کر درنگ  
 من بڑے شہرنگ ہے اے سمع دو مجلس کا رنگ  
 ساہوے رحسار اوپر کھول کر دلدوں کے تہہ  
 ہلت میں کافر نے آ دکھلا دیا ہم کو فرنگ  
 سچ اگر مکتوں نو ہے 'لڑکوں کے پتھروں سے بدتر  
 گر گرا کر تہے اوپر گر گریں حاجو نہ سلگ +

\* بلا تشدید -

+ دیوان میں یہ شعر نہیں -

مارا ہے سنگدل بے دکھا مسکرو رنگ میں  
 دعوتِ نکمہ ررار کا لارم ہے سنگِ سرخ  
 داؤں مت دھر ہوا لہوس نکرو مہوی عشی میں  
 حاس کر دونا ہے یہاں انکھاں حو آ کر درا  
 دو نہیں دو کینج لہپائی میں ہے ہو رہا کا نفس ہم دھلو مرا  
 ہر قدم در سرو ناسی ہو رہے حو چلے وو وامت دلکو مرا  
 'حادم' بیکس کا نکمہ نوں کوں ہے کون ہوگا حو نہ ہوگا دو مرا  
 شاید عمل کما ہے رقعوں کی تاب در  
 دب دو دلوں کا چور بھرے ہے چھنا ہوا  
 وصف آنکھوں کا لکھا ہم بے گلی دادام پر  
 کر کے برگس کی ولم اور جسم آہو کی دیاب  
 سے پلا راہ سے کھو یا ہے رہندوں بے اُسے  
 آوے 'حادم' کی طرف حب کہ کدھو مسب آوے  
 چھیں لہتے ہیں مرے دل کو نگا ہوں کے بچ  
 حسں دھوں ہے یہ بکھاب کی راہوں کے بچ  
 کوئی دہتا نہیں ہے داد بھداد کوئی سلنا نہیں فریاد فریاد  
 اح برگس کی قلم کر کے سبھن الکھنا ہوں میں  
 وصف آنکھوں کا قہرے کاعد دادامی در  
 حب سے قدری نظر پڑی ہے چھانک  
 فب سوں لگی نہیں پلک سوں پلک  
 دلوں کی راہ میں حطرے پڑے ہیں کھا پارو ا  
 کہ چاند روز سے موقوف ہے پیام و سلام



نکھتہ گل نے جگانا کسی رنداں کے نہ  
 پھدر دیکھنے کی چھلکار پڑی کان کے نہج  
 بہار آئی دوائے کی حشر لو اگر دیکھ کرنا ہے دو کو لو  
 بدل اور اطلاع اس نہب فقیر را کر ”مرآب حسن“ کہ  
 دریں ولا سورگدار عسی خود چار صد انبات نہو حب اعداں  
 دام خود کہ لکھھی ناراں اسب گدہ سے دیئے ورنہ مصہوں  
 اس بیت دعاظر آمدہ ‘ اسب —  
 ہار آئی مہکے دیکھ کرنا و گردہ اور کچھہ دیکھ کرنا

”مر مہک حسن“ حسن

تھلے اور دلا سید سرور رفیع ‘ سونا ‘ اسب می گوئند کہ  
 مرنے مہک و مؤکب نوں ‘ و گدراں خود در ساء جہاں آناں  
 می مہک اس انبات را صاحبان ہر دو مذکورہ دوستہ اند —  
 لکھتا ہے مہک آج یہ سارا جہاں حراف  
 شاید کہ مہکھا ہے کرئی حانماں حراف  
 اس بیت کہ مذکور سندہ خلاف زور مرنہ ہمدوستیاں اسب ‘  
 ہر کہ مرنہ داں اسب می مہک —

دابل اگر کہے کہ مہکھا ہی چھوڑو

حکمرانہ نو ایک دم کے لئے مہک نہ مرنہ

”مہک حسین“ حسین

تھلے اور سعراے مسہور حشر آناں اسب اسعارش در السنہ  
 مرنہ آناں مہکے جاری کہ حاجب اطہار نہادہ و دیسب -  
 عرص ساعر والا افکار نوں و تلاش مصامین عالی می مہک -

مکتوب علی حسینی "حسین"

مدارو مددگار سیدالدی و چاندک حرام فاجرو معافی است  
 سہمسر و خودی از مصفاۃ دردم عدی ندگ 'مدول' دھوھر  
 کمال رسید، و آن سہمسر فیض دار گلشن حاوردی دھار سہمسر  
 را از آساری خود طراوت فراوان دھندہ - 'میر' دوسد کہ  
 "ھزارہ قطب الدین خان دوحدار سوادآباد در جنگ رھدہ  
 متوحدہ عالم دانی سد"۔ دھس سہن داس طور می دھد —  
 خط ے درآ حسن سب اُڑایا نہ سدر دھم کھاں سے آدا  
 حب آ حراں چس مھوں ہوئی آسنائے گل  
 نہ عدلدہم رو کے دکازی کہ ہائے گل

سید محسن علی خان، حشہب

ار سہراے مددوسدان است - احوال از خارج سہسج نہ  
 رسیدہ، مگر میر مہمد تھی 'میر' او را دھونی داد می کند  
 کہ "سعد صمدح الدسب نوں، سپاہی عہدہ روزگار، ساعر خوب  
 فارسی و رندہ، دھندہ و سہندہ، دھندہ کس دھندہ و  
 ادکسار پدس می آمد حبسے نوں کہ در دل شہہ حائے او  
 حالی است ار خاک پاک دھلی در محل پورہ سکودس داس  
 برادر کلان او کہ میر ولادت اندہ خان داس، معتہب روزگار  
 است - دھراسب نوں روزگار کردہ، حاندہ دھس است گاہے سحر  
 ہم می کند، "اندھی، این دو بیت او از دہرہ "دکاب السہراء"  
 دھس آمد، در اس حا الدھاط دات —

و ہشت ماہ در اندھا دیکھی گزشتہ، ہمارا انہرور چلتی ہے، منہل افدا احسنہ  
 و ار اندھا عزم دیبا اندھ بر چون مصمم کردہ نہ بہرورب وارنہ گسستہ -  
 و چہار ماہ دران گل زمین بسر درخت آخر بچہار سوار شدہ در  
 سہ ماہ بختہ احرام دیبا اندھ بر دست و دو ہم سال در مکہ معظمہ  
 و سن ماہ در مدینہ منورہ سعادت حاصل کردہ عازم ابن  
 طرف گز شدہ، دست دیبا اندھ ہداس خلاصہ اولیائے دکن  
 حضور سادہ دستیں بدر باری نوراندہ سرقدہ آورندہ نارنج و فاب  
 آن دررگوار حضور میر علام علی 'آزاد' چین یافتہ اند -  
 (قاریع) —

شیخ عالی بدر صاحب معرفت رحلتیں آورد دلہا را بفرود  
 گشت نارنج وصال او حرد سادہ دستیں نگاہ فرہ کرد  
 و دیگر عددالانار الہیہ خاص نہ 'مہر دان' کہ احوالیں دوستہ  
 حواہد شد، چین گندہ و شعب اعداد را اندرا بکس نہ چہ در آورندہ -  
 (قاریع) —

سادہ دستیں ایت دوس ز آیاب الہ  
 کرد دوار عالم فانی بفرودس بدن  
 ہاندہ از چشم خون سپارہا انساندو گشت  
 سال نارنج آیہ یسین را نا مجسولین  
 بعدہ در حکمتہ ہنداک رسیدہ دکھال کامل ہاندہ وار سادہ  
 'سامی' ملاقات کردہ سون و بعد گوئی پیدا کرد، چہا چہ میگوند —  
 میں ہر سخن میں 'حاحی' اب کہوں بدر فسان ہوں  
 اسدک معکو 'سامی' صاحب کھال نس ہے  
 عالیہ را ز علم رسل و دیگر فوائد کثیرہ متوا فرہ بعین

اس چند اندک او مرا گزیده شد —

دہ گئی چشم سے آنسو کی روانی آہر  
 رہ گئی زار کی امانت کی نسانی آہر  
 ہمیں دوا ناع میں بے دانی بدل کو دیکھہ  
 کھل گئی یار کی سب عیجہ لہانی آہر  
 موند کر آنکھ کو کہ ادوی سے سویا نہا حسرت  
 نہ سنی حیف سری پیم کہانی آہر  
 دل بے دل کی تک نسی کو کچھہ تو اپنا نشان دیو جانان  
 اس دو دم فسخ علی حاک نامش می کرد —  
 قواعد کما ہے کہو راست حدوں دیو اے کماں ابو  
 کشش کر دور سے دل کھینچ پھر کموں چھوڑ دیوے ہو  
 گلیں ا پھول کی مت دہر دو قالی آدے  
 دیکھہ ابھی شہر کریں بدل و مالی آدے

حاجی میر علی اکبر رتال "حاجی"

تخلص در علم رمل مہاروب خوب میداندار و اس فن را  
 بیکو دروں وجہ می میداندار رمالے در دلی ( ) دیام کہ  
 ناو خود دو چار شدہ ناسد آرے سپہسوار این فن و در لطیفہ  
 گوئی ژنب انکھن اسب از لاهور کہ سولد اوسب در عہر  
 سب و تک سالگی معمل سہر سبب نیم اندہ بر سب و در  
 سادہاں آباد سہ ماہ بہت اقتضای فصا و قدر ناکدراں آدہا مثل  
 مورا مطہر حاک جانان و عمدت الہی دانان و مورا رفیع سودا  
 دو حور و وعدہ از اکبر آباد دہ گوالیر در آمدہ دہ سر و فصیر سید -



دس ہوا محل خاک مہرا ' دیکھ کر دسوں لاس  
 آتش اب دل کو لگی ہے جامہ گلزار کی  
 مچھ سے بولا دیکھ کر دل نے دسوں کی بہار  
 مکتوں میں ہند کے ہے یوسفستان کی بہار  
 دھبے مودمان معنی داسناس، دنگانہ اور سکن دھبہ، اعتداس  
 بر لفظ یوسفستان می اردی، مخص باطل اسب مرزا صاحب  
 در قصہ می فرماند -

یوسفستان شد ر گل پذیرا ہذا بار بار  
 شد ر لہجہ کھن سال جہاں از سر حواں  
 ہہیں مصرع راساء ' سامی، در معطع و بختہ تصہیں می بہار  
 مصر میں ' سامی، بھا س ' حاخی اکبر ' گا سکن  
 مکتوں میں ہند کے ہے یوسفستان کی بہار  
 دمر ہم، دریں رمیں، ربعدہ سناک نظم کسیدہ، و این  
 مصرع را تصہیں چمن بھوٹہ - (ریختہ) -

ہے نظر میں مہرے اس گل کے دستاں کی بہار  
 جس طرح بادل کو یاد آتی ہے دسوں کی بہار  
 طفل آنسو کو مہرے یک پل بہیں دل بھج چوں  
 کب حدش آتی ہے اُسے دھبہ دس گلستاں کی بہار  
 ہے سطر ہر ایک مہری رسک زلفا گل دھاں  
 کب برابر اُس کے ہے گی سناستیاں کی بہار  
 چاہ کدماں کی مہر، ' صاحب، سکن ' حاخی، گا سکن  
 "مکتوں میں ہند کے ہے یوسفستان کی بہار"

رسا دیند، پس اراں در برہان پور نہ رسید، مرا اللہ یں جان سمجھ  
 آدھا سلجھ اللہ العزیز کہ مرد حبیلے قابل و قابل دوست اسب،  
 در حور و دو سال در ادھا نگہ را دید جان مدور حدیب شان  
 بطہور آورد و ار آدھا مراجعت بطرف حبیبہ دنداد دیودہ،  
 چہلے افسانہ کردہ، مدوحہ حدید آدھ گسب کہ در اندازے راہ دارا قمر  
 سطور ملاقات دسب داد، دینر ہم کہ دلہ دوماوندہ فصاحت  
 قابل دودہ خون را در سلک دلامدہ کسب و در علم رمل مامور  
 سد، و علم دماہ و اسرار فاسحی، در عتبات و عراندات ہم  
 احد دیودہ، مرا ر راہ کرم دوماوندی چہل کتب مدداولہ رمل مدل  
 سرخاب، و زبدۃ الرمل، و لب لبات، و معراج معاندین، و  
 رہ وان الرمل و ہدایات الرمل از دستخط خاص دوسدہ نہ فقیر  
 عتبات صاحب - و بقونم چہر راقم نہ علم اختصار در دائرۃ اندح  
 دلیہ دیودہ "حراک اللہ فی الدارین حبرا" - العصہ مرد  
 رنگین مراح و پاکیزہ گہنار اسب - حق تعالیٰ در گاہ سلامت  
 دارد، و حبال حام لاهور از داس بر دارد - باعوان فلیش چہل  
 دکل می فساد -

دہکتے دایع میں پھرتے ہو کہوں اے علیہ اندوا تم

چس میں گل ہزاروں ہوں دایے اس گل کو آدیکھو

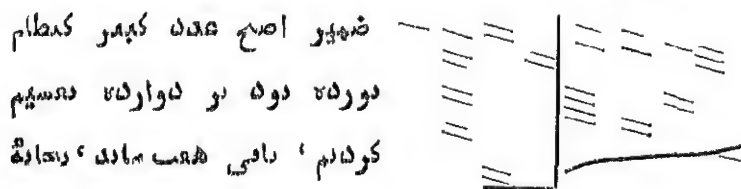
دکھتا ہے آج نکل گا دل میں حمال دس

عصے کی ڈیرے ہم نے یہہ بطریں پچھانداں

دھتی ہوں رات دن دیرے بس ادمطار میں

روٹوں نہوں تو کھا کرہیں آکھویں دندادہا

فقدان را از هر چهار دائره نانی دورست تا مطالبی از آن  
را آنچه کسب کرد، اسباب این دوک اکتان و نفعی از آن و  
مضامین داخل —



هستم و دانی هفت مادی، دوازده هسیم و دانی هسیم مطروس  
دوک، عدد کبیر او دو بود و بر سهیم میلند انبار کردیم، دوازده هسیم  
و سبب در اینجا فائده بود - معلوم شد که سوال سائل از حائنه  
هستم است و هسیم هفت چپیر، دانی دارد، چنانچه اول  
حیات و مهات، دوم خوف و خطر، سوم مال و معاش،  
چهارم مال دعوی، پنجم مال متروک، ششم قوس، هفتم  
دانی، دوازدهها صهر بیرون دانی بر آورد، حکم دولسان  
الامر کردیم یعنی طالع ضاحک را با حلیله که در آینه المومل  
است ضرب کردیم مطروس درآمد آدرا با مسدول که امطروس  
است ضرب کردیم کو سدهج صاحب در آند و عدد کبیر او سادزده  
بود آدرا بطرح هفت هفت دهسیدیم دانی از طرح دو مادی  
و دوم محل خوف و خطر است که صدر تحریر یافته،  
معلوم شد که سوال از خوف و خطر است که بعد از دهر بر یافته  
معلوم شد که سوال از خوف و خطر اعداد واحد اد دارد حکم —  
دقی شکل است که دوازده اصح صاحب حاده هفتم است  
در حائنه دوم دهسیدیم آدرا با طالع ضرب کردیم ضرب الداحل

اسی اسماعیل طبع راہ حاجی صاحب اند -

چشم نہلا دیکھہ اُس کی ہو گیا معصوم دل  
کہو نہکے بھوئے مکھہ سے ایسے برگسستاں کی بہار  
اُس کے دام رلف میں 'حاجی' ہوا پانند آج  
ہے پردشاں جس کے آگے سلسلہستاں کی بہار

کس کو طاقت ہے جو دم سارے نری چشموں سے اب  
ایک آنکھوں سرمہ را اور دوسرا سرمہ دیا  
کوہ کن سا سہل سمکھا تلخی حاکم کی  
تجھہ لب کوثر کا جس نے سرمہ شہر میں ڈیا

حب سنی خاکر مئے ہو صحت جلدوں میں حاکم  
کس طرح سے ہو گئے ہو 'سوح' اندر' الحفظ

کل نو پمارے گھر میں دم آؤ گے یا نہیں  
اپنا جمال ہم کو دکھاؤ گے یا نہیں  
جلتا ہوں جہوں سپند تمہارے حراں میں  
آتش دو دل کی حاکم اے بکھاؤ گے یا نہیں

فہ بوجھو اور کچھہ مکھو' مگر بوجھو تو یہ بوجھو  
اے شہشاہ ملک جو بروئی اتم گدا اپنا

دریں حا بظاہر می رسد کہ یک رائیجہ صہر کہ ناں در  
کہاں ما بیست لہابم تا اگر رمائی را ہم نریں سمور افند و عالم  
آن مکھیج کہالات دل یادک دتار بخ سسم ماہ صہام سہ  
خمس و سہمیں و ماڈہ و الف ساعہ مسنوی فہر در برج حور  
یعنی در سرطان و آفتاب در حیل - فقیر سوال کرد کہ صہیر

در مطالع سائل امری مطلوب خود را که ششمین او انگشتان آن در  
ظاهر و باطن رمل درآمده خوب ندانند ششمین و هفتمین آنجا که در خود  
او مطلوب خود را که عمده الکاحرج است می خواهند آن هم در  
ظاهر و باطن بیست معلوم شد که هیچ کس معالجت نکند و اعلا  
باشد که دهم صلاح رو دهد —

صهبر بدائره سکن اندکان در مطالع سائل آمده او سکن  
عقد است در مطالع شصت مؤنث در حالت هفتم رمل در اندکان  
چهارم که صاحب حالت هفتم است در مطالع صهبر او صد و حصص  
در آمد حکم اسکان سعد و نحس هر دو شمار کردیم بر او در  
رسیدند، همه حکم صادر شد - صهبر بدائره اندک که این را مسرور  
الزمل می نامند و صهبر و حکم از سیر نقطه بدان می کنند  
اکثر اسدکان بدن عمل نهوده اند و درین فن کیدها میل  
رسائله شمس الدین حصری ' و هذاب رامل ' و شعرة دهره  
سیرین است که میل ندارد و صهبر و حکم از حالت پانزدهم  
می گویند - چون در زائجه اصل مدران الزمل این دو آن  
زائجه را انقلاب و بدالوند کردیم امهات این سه دعه عمله مرور

{ نقطه باوقض الداخل در دایره دهم حرکت کرده سیزدهم  
آمد و از سیزدهم دهم رسید بحالت چهارم مدهی شد }

و مطلوب خود را که در و طریقی است در هفتم دران یافته  
که حاد حروف و دوسه ای است و بار از چهارم حرکت نهوده  
در پنجم که عمده الکاحرج است مدهی شد و مطلوب خود را که  
فصل الداخل است در پانزدهم یافته بطور سیزدهم که دهم دوسه ای  
است معلوم شد که سائل هر دو خط و از طرف دوسه ای حالت مؤنث دارد

برآمد و تکرار او در حادثة سسم و نهم و دوازدهم و سیزدهم در دو حادثة سبی و تار دو حاده دهم که در سسم و دوازدهم است ؛ ممکن در آنها خط دارند که در مزاج و عذک خود اند و دقایقه اندخ نیز حادثة خود دسیسه که دوازدهم است بانی که او دسیه در وسواس فداک بود که در کهن آدم ، انسان را حیرت نتوان سهرک و چهار کس دهم عداوت در رزاع و کینه کاسه اند و از مهندلان هیچ مضرب مسائل نخواهد رسید چرا که شکل سعد ارنی بواک سده که در حادثة نهم است و حادثة سسم عینه الداخل و سوادک مثلثه او دصرب الداخل هر دو سعد آمد و شکل دسیه عینه الخارج است ، درن و آنچه حاضر دسیه ، و شکل طالع که لیکن است حادثة خود و در حادثة طان دسیسه سائل را صوت دسیه ناسد و عاقبت آن دسیه پوستان سده در سلیک دوستی دو آند معنی دهاند که دامهای اسکان که در پرده واقع سده تصریح کردن ضرور معنی کبطام و صاحب لیکن را می نامید و امپروس دور را می گویند و آنچه عتبه الداخل را می نویسند و حلیله دصرب الخارج را و کوسج سامط حجاب را نام دهاند اند و آئینه رمل نام حادثة چهاردهم است —

ضمیمه دقایقه درخ در طالع لیکن بود و مطلوب خود را که هفتم او انگیز است ظاهرا در رمل موجود نیست و او صاحب حادثة سسم است پس معلوم شد که سوال سائل از طرف خوب و خطر ضد عائب است - حکم لیکن که

صاحب کتاتان درج کرده ' این هشت تسکین است - یکم 'دعوت' ،  
 'دوم اندح' سوم مزاج' چهارم سرب' پنجم اصح' ششم  
 حروف' هفتم' درج' هشتم اندح - از آنچه درین و آنچه هر  
 چهار علم که حکم کرده اندصار منکتم و ماهیت هر چهار مبطرازم -  
 اصح - این تسکین را هیچ فادوی نیست و فاعله کلی این  
 است که شکل سعد در حادثه سعد' و در حادثه محسن شکل محسن  
 واضح است با ثبات مدور بود و تسبیح کس در سده و بسیار  
 خاص استکان 'حاجی حسن نبلی' رحمه الله تعالی ظاهر نموده  
 این را حدیث الرمل گویند -

تسکین درج این را تسکین عدد هم میگویند و این تسکین  
 مشهور است 'دائریس و لغها و پسر او' درین تسکین نقطه  
 آنس را دو عدد گردیده اند و نقطه باد را هفت و نقطه آب را  
 چهار و نقطه خاک را هشت' چنانکه لفظ درج پدید می آید  
 این را معرب الرمل می نامند تسکین سکن این را دائره پیوب  
 نیز میگویند که اول و صحنه دائره سکن است و این تسکین  
 را حد آخری و تسکین آتم علیه السلام در می خوانند و این  
 تسکین مشهور است بدائره پیوب احسن کرده امام معتمد بن  
 عثمان زمانه است که درین تسکین عمل می نمود و این  
 تسکین را هیچ فاعله و فادوی نیست - صاحب "مرآت المحبوب"  
 نوشته که این تسکین را از منازل نیست و هشتگانه چهارده اسامه  
 اند و هر شکل از اسکان این تسکین در حادثه خود پدید می  
 دارد 'اول' عرب' دوم' و درج' سوم' بهر' چهارم' اسو  
 پنجم' بهی' این را سهال الرمل میگویند -

حکم نقطه خاک از پانزدهم حرکت کرده دوازدهم چهاردهم  
و از چهاردهم دوازدهم داردهم و از داردهم دسیسمه منتهی سو  
با آنکه و مطلوب خود را در دوم رمل ثابت باز حرکت کرده  
دعا به پیوسته داد مطلوب خود را که در چهارم دوازدهم دار حرکت  
کرده در هفتم بطریق منتهی شد و او مطلوب خود که اندکس  
است در سیم دوازدهم گاهی قوی و گاهی ضعیف در آن نقطه  
خاک در خانه باز چندان قوت ندارد و مطلوب است سکن هفتم که  
اعداد و اعداد است گاهی رفته و گاهی پیاپی اعداد که پیاپی  
دو احوال سائل و مسئول شوند و یک نوع فرار پیدا شود ، گاهی  
صالح و گاهی خبیث پیدا شوند اما عاقبت صاحب طالع بهتر  
است - در مردان این فن معتد به نسبت که رمل در اربع  
بعضی رنگ آمده است یعنی چونکه رنگ را سهار نتوان کرد  
این عالم را هم بحیطه نتوان آورد و بسکن در عالم کامل ساکن  
شدن سکلی را گویند که در مرتبه از مرتب خود پس مهر  
توبیخی که اسکان سادیده را که ترمیم نهد و هر سکلی را در  
خانه از خانهائی سادیده ساکن گردانیده آردا بسکن خوانند  
و نساکین درین عالم بسیار است چنانچه مقابل هر نقطه از  
نقاط افرا و ارواح اسکان سادیده گاه رمل که دو و ستم است  
دو سس هزار نساکین واقع است و ما قور دران منظور نسبت  
و نهام دائره زمین عالم بدر دو و شش هزار فرسنگ است  
از آن جمله همدک و دو هزار فرسنگ آب دار ، و نسب  
و چهار هزار فرسنگ خشکی است ، و نساکین نیز موافق فراخ  
زمین است در آن جمله نساکین چندی نساکین که اولی اند اکثر



## باب اٹلا

میر سہس الہیں ”طالع“

حوائے نون حوش منظر، پاکہوت گندار، سحر را دہ دہا تب  
مدانہ سی گف، رور حیا نس در عین صعو ان حوائی سہدل  
دسام حجاب سک آفتاب سکہاے او چہیں طالع سی سوند -  
درد کرۂ صبح علی حان -

حفاے یار کو ہم التماس یار کہتے ہیں  
شعا و عاقبت اپنی کو ہم ارار کہتے ہیں  
دس معصور ہے سہلہ گلوں سے داغ الغتہ کے  
شکاف دل کو اپنے ہم در گزار کہتے ہیں

عرصے میں ہے اے راہد اس دور میں پھمناہ  
مستحک کے نہیں حاویں کہوں چھوڑ کے میکانہ

آباد کر اے طالع تو چل کے دیاناں کو  
مورے سنی متحدوں کے ویدراں ہے یہ ویدراہ

بھا راضی کی راتوں پر دو تیرا درد کیا حانے  
وہی کر قرارے دل جس میں کچھہ اپلا بھلا حانے



میر را معہک اکبر ”طیش“

تھلص وطن آباء او بدھسان اسب، ہہراہ نساہ رح میرزا

تسکین انداز پیدائش ان اس کہ چون مرتبہ عقل را بعد  
 از نورالہ تاملی گرفته اند و نور او سمجھانہ دعائی یکے  
 پس مرتبہ آتش نسبت عناصر دیگر اول ناسد و عدد یکے اس  
 کہ چون مرتبہ عقل کل کہ بعد از مرتبہ نورالہ دعائی اس  
 و او دوم اسب عدد او دو ناسد و ضعف دار ، بعد دو ناسد  
 ازین حصہ عناصر ناک را دو گرفته اند پس عدد او دو ناسد  
 و از بعد از عقل کل عناصر اربعہ اسب و او در مرتبہ سوم  
 واقع اسب پس عدد او چہار ناسد و دلیل دیگر انکہ عنصر  
 آب در مرتبہ بعد از ناک واقع ضعف ناک بعد چہار ناسد و  
 پس عدد آب چہار ناسد و بعد از عناصر اربعہ کیفیت اسب  
 کہ نفس کل اسب یعنی مراد از نفس کیفیت ہلگامہ عناصر اربعہ  
 اسب کہ از شکل جماعت اسب و او در مرتبہ چہارم واقع  
 اسب پس عدد او ہست ناسد ، بدانکہ مراد از عقل نفس کل  
 و کل دران مقام از شکل طریق و جماعت اسب ازین مراد  
 حرف انداز ہیروں می آید و فاعدہ ان تسکین آنکہ ہر عدد  
 عنصری کہ کسوتہ اسب عدد حالتہ اسب —

---

”حسن“ واسب

حب تے سفر پی نے کیا تب تے دریہ، آوارہ ہوں  
 پی ہوگ تے انا کریں یا متھکو لہیں بلو اے کر

---

## باب الیہ

انعام اللہ حان ”یقین“

سہمسایہ دلہرو سجدانی و دوسف کعبان معانی است -  
طوطی سکو معال اور گلستان ہمد در نحو اسدہ کہ نآن عدد لہب  
ہرار داسمان سخن نہ سادہ گواند و سہسوارے چانک حرام از  
رادصان دکن پیدا نہ سادہ کہ فصیح السبق اراں فارس میدان  
حوش تلاشی در دادہ سوارے از سکو معالان میں حیاں پورہ  
ہم صغیری اور برداستند آحر پست کسب درمیں فارسائی  
دگداستند و اکثر از نازک حیاں سہورن مقالی بہمانہ او  
برحاسند آحر از تصور دگوش مائی حود برداشتند اروس -  
”یقین“ ذائید حق میں شعر کے میدان کا رسم ہے  
مقابل آح اُس کے کون آسکنا ہے کہا قدرب

آرے عدالت کلکس دم از عصای ہم دمی پیسوی می زند  
و مراح عالیس معانی نازک می گونند ہر قطرہ کہ از سحاب  
حاشہ اش بچکبید ، نالی گران دہا شد - و ہر سطرے کہ از و  
سر رد ، فرحب عطا گن حانہا سب معنی آفرندان این رمان  
از دام نصہین کلامش گرم نازاری می دارند و حوش تلاشان  
این عصر از اصغای نام نامیش کسب دگوش میگردانند -  
چنانچہ می گوید -

وادی ساعہ ژانے آن دیار وادی ہمدی سہی و نا رمان فریح بابہ جان  
سہیہ کی کہ از مسماہدر امرا و اولاد ساعہ رح مہرزا نوک دہی مسما  
دہی گری آدہا پورک احقہ دسہ نوک - الکمال از چندہ مہی دوطان  
وصیہ قدر بار گریدہی نارادب حصوب ساعہ دسہن دسہ سہ  
گرد دہی —

’طیش‘ از مہد چہل سال مسی سہر را اہمبار کردہ ، پابہ  
سہن بد تکتل رساندہ ، دیوان فارسی فردب سس ہرار دہی خج  
پہودہ و سہر ر ہمدہ ہم کہ مصبوطی ہمام می گوید ، و دہن  
کبہ و علوم ہمدہ دہی رب کامل دارد ، و نا این ہمدہ کمالاب  
دہرودہی و سہر و ادکسار کہ لازمہ کمال اسب ، نگاہ روزگار و  
دہدہ دہم و دہکای دہن ، و صواب رائے ، دکتای عصر اسب نا  
میر ’مہرناں‘ کہ احوالش دوسہ خواہد سی ، کمال احلاص و  
خصوصیت دارد ، و مہر ’مہرناں‘ ہم زیارہ از حق تعظیم و توجہ  
او می پورک ارد - نا فہر ہم یک ملاقات دسہ دادہ ، حوال  
قابل نہ نظر دسہی - این قسم احوال و این قدر اسعارش  
بہوہد فرمودہ مہر مہرناں دہام آہ ” صدائے دل طپدہ دہای  
او چلین اثر دارد “

سرمہ دیو آہ حسرت ہمدی مری دل دیشہاں  
سی لہا ہوں دی کی پلکوں سے کتا کر دیشہاں  
کسی گلی میں نہیں دہاوی زلف کا رنار کمر  
نم نہا کس سے بن آہی ہیں یہ کافر کیشہاں  
نہیں مہرہوں ’نسسکہ‘ مہوں کسو ، اوروں کی سہلی کا  
مرا دایہ چکر اب سوں ہوا ہے ایک پتلی کا

دست کلکس را چون دست "انزو" تو جسم می دهند و الواضح  
اگر آن سحر پرداز، دعوی اعتبار می کرد، سخن سازان را  
بدر آنها آورده چاره نمود و این آنه گران ماده "و اهدد  
رنگ می بآندک الیهم" رنگ سده از آئینه دل مبرود و  
کلکس حاویک بهار دس از آنداری میرزا مطهر طراودی  
پندارده و این طوطی سمنون مقال، سکر دبدی از ان عده دست  
دعیه حوا چمن معانی گویده است - و اندر حامدرا را از  
راه استادی داد می کند و حق شاگردی خود دریا می آرد -  
چون بهار ایله ده صبح و نام لازم کرد 'دعیه'

حضر استاد یعنی ساه 'مطهر' کی دما

و دیگر در حای می دوستد -

سایه به شخص تهریا بهی 'کپنا' به 'دعیه'

آپ به متحر حداد حضرت 'مطهر' به کرد

میرزا 'مطهر' حامدای چون چرب گفتماری 'دعیه' داس

درجه داند، دا رنگدای که پندس ازس سرور و طبع 'میرزا'

سده اکند کرد از سحر رنگدای ده کسید -

'حکیم رنگ حان' روزه نا قدر دهل میفرمود که

'ادعای اله حان' دعیه را در سده نسج و سمنون و مائده و الی ملاقات

نمودم 'مرد حو' مدواضح به نظر رسید استعار حوا، سیدار حواد

و استعجال درناک باوجود صحر سنی که (۳۰) سی دخواست

بود دند که داس که بهام رنگ رودس رنگ کپنا گرفت -

بعد اذتعالس اکثر استعاض در هها سده سهرت دادند و گفند

که این بوسف مصر ستمدافی دوریادند احوای است دل مبدول

حق کو 'بہیں' کے باروا پر باد بہ دو احر  
 دم لے سسکن کی طرزوں اُس سے اراٹھاں ہیں  
 غزلے می گوئی۔

”رباعی“

جس طرح سے لے ہیں معامین میں  
 اسعار میں دیکھنے کے 'سودا' و 'یقین'  
 اسا کوئی بھڑک سکن 'ہر چلک کہ سکن'  
 'سحاب' و 'کلم' و 'مہر' و 'درد' و 'نستین'  
 اگرچہ ہمیں اسب کہ میرزا 'سودا' در 'عزل' و 'رباعی'  
 و 'مہس' و 'مندی' و 'مہبہ' و 'وطعہ دند' و 'عبرہ'  
 اسعار و نکتہ رنہ رفیع 'مدارد' و عالی نلاسی فراوان  
 می نہاد 'نیکن در رنہ' ہمیں 'مصاب' و ملاح  
 دیگر اسب —

( لہوئے )

اگر ہزار برس تک نہ میرزا سودا  
 کرے حق فکر دیمع 'یقین' کا اردل و حان  
 کہیںکا معنی باریک و خوب شیریں در  
 ولے براکت و یہ لطف و یہ مدول کہاں  
 الحاصل 'ہمیں' نکمے عصر و نگاہ زماہ اسب - چشم  
 روزگار چنیں معنی افرینے نکتہ رس دندہ 'و گوش سپہر  
 دوار مثل اس والا منشی آتش دم دسبہ سکن سراپاں والا گوہر'  
 و آتش دفساں گراسی قدر 'مصرع طبع زادش را چون  
 خیال مصرع فاسق حویاں بدل حامیہ ہند ' و بیم دیش

سکھنے جائیداد و غیرہ پر لفظ عہد الحکیم کہ درمادہ نارنج  
 واقع شدہ اہمواص بعداً یہود کہ نام حام ” حکیم بیگ خان “  
 اسب و عہد الحکیم ہمیں اس چمن نارنج دھیر نام دسوار  
 می دواند بر آء - اہلدا بحواب آں می بردارن کہ وہی  
 حکیم بیگ خان بطرف حیدر آباد سرحد بردند، میان  
 دور العین سلیمانہ اللہ تعالیٰ را در اس خانہ جاری ہم رنج بسد  
 حائل شد، انسان در اسدیان ملاقات حکیم بیگ خان چون عرب  
 سادہ اندانی معلوم آوردند، ہمیں اسم را صریح بیان کردہ  
 ایں سہ ہم اراں اسب —

شاہ عہد الحکیم رود دیا رفتی و من سلیم، رود دیا  
 مہدیاران دارہ معلوم است اے شفیق وندم ا رود دیا  
 هست نام تو رود، وہاں را شاہ عہد الحکیم ا رود دیا  
 ’ و ہمیں، نارنج حکیم بیگ خان، حام، ار رقم د سہ  
 گرفتار و در مذکورہ ” مردم ندہ “ کہ جائے احوال دھیر دوستہ  
 بدوستند -

الحاصل، پدر، ہمیں، اظہار الدن خان بہادر مبارک جنگ  
 او ارکان سہ جہاں آباد اسب ہمیں حصہ سمجھ معد الف  
 ثانی و ہمیں دوات جہد الدن خان مرحوم میسون۔ گل گسب  
 ددوانش طبع را اہلوارے و اہل جہد، اگرحہ ار اسدہار  
 حاجب اظہار اسعار نہادہ، اما اں جہد رباحیں ار گاسدانش  
 دما در اگرام سائہ نام را طراوب ہمیں میگونک —

حو کچھہ کہیں نہ تھکو، ’ ہمیں، ہے سرا تہی  
 ہمدہ چو تو ہتایہ کا ہوا، کہا جدا نہ تھا ؟

بعقوب اسمی " - انتہی مقالہ بنا برائے از خاطر رادم اسطور  
دارج و فاب 'یقین' چین بر حاسب دارند۔

شاعر بزرگ سخن و خوش خیال کرد شعر حاسب ملک عدم  
سال و سالش کرد نکتہ سلج گشت 'بہیں' رفت دسوی ارم  
معنی بہانہ کہ حکیم رنگ حاس 'حاکم' دخاص کہ  
دام انسان بہ صدر بحر در داف از حدان بزرگ و از شعراء  
و در دست فارسی اند با میان دورالعین 'واقع' دخاص کہ  
در سخن فارسی داد شعر آفریدی مدد هلد و احوال انسان  
گشت 'طرح' ارتباط اصطلاح می دارند چند بچہ ناتفاق  
یک دیگر از لاهور بتعرفت رنارب مکہ معظہ وارد این شہر  
شدند اسعار فارسی حلیہ کرد آفریدی گویند با وجود  
در دولت حادثہ حصر 'مر' علام علی 'آزان' مدطلہ العالی  
ملاقات مسعودی دست داد و از سخندان انسان کہ ہر یک  
نہاد و لطیفہ اسب طرفہ دانسیگی رو بہود حق سخنانہ  
سلامت دارد 'و اسعار مدد بہن و متناہون در حرانہ حافظہ  
سناور موحود می دارند 'و داس وجود بگرم حوسی تہام  
ملاقات می بہانہ - د رن ولا تذکرہ شعراء فارسی  
مسعودی " بہر دم دندہ " تالیف ساجد چون روزے بحر  
خانہ قدیم رنہ فرمودد ' رادم الحروف دارند آفرین انسان  
چنین نظم آورد ( تاریخ ) -

نکشانہ ام کرد 'حاکم' کرم مرا کرد مہن خلق کریم  
پنہ سالہ تاریخ او ہانہ ندا داد بشریف عدد الحکیم



کہ ما ہم چند ہستم کہ ہر چند ساعواں کجاہا کرتا ام و عاقل  
ارے کہ ”چاہا کہتا را چاہا در دیش“ ردہاں در ہس عہد  
مصطف ہرچہ کجاہا ہا سائستہ در حی او می گوید آری —

عہد ہر دم فاش کردن ہر دین عہد ہا ہا

عہد گو اول کند نے پڑتا عہد حواس را

چنانچہ مسافرتہ ناکہ کرتا کہ ہرچہ ہر حق ماکرتہ ، و  
دعیں چہ ہیک نہوتہ کہ کمر ہر انداک او نہتہ اند مگر در عہد  
گہری او حوں نہوتہ ، می آند و العاط چند در حررتہ ثب  
سی ماند اول می داند کہ حوں را ہماراند ، بعد ازاں ہر دیگران  
ستم طریقہ ہماند حوں اہلگہ مدانی سخن دہی دارک ہر دیگران  
سخن می دہد اگر در ہن او خطا و سرقہ نہتہ ہن ار  
انتخاب او کہ احر نہکرہ حوں دوسرہ دوسب نہتہ ہا ہا  
لیکن در روز اول رسام ارادت نہتہ ہا ہا ہس نہتہ کہ  
اندکسب ہر حرف کساں ہم و ایں ہوفیو حق سہتہ تہائی  
ہداتہ کہ آہو گیری انداے ہمس حوں می ہماند دایہ کہ  
میرار رہاں حوں فائل می سوک و داک کلام می دہد - یعنی  
در حایہ ”رحمتہ“ دعیں“ می دوسد کہ او را سحر“ ”میررا مطہر“  
گہتہ می دہد ، و ہعایہ دوسرہ کہ سحر“ ”دعیں“ ”عطایہ عطایہ  
متہدل رالے اندک رام“ ”ہدائن“ ”اسب“ و ہر می گوئی کہ  
او ہم ساہتہ سحر دوسب دہی دارک والدہ اعلم ار کیست  
ازین در ناکہ ہاند کرد و ”ہائی ہدائناس“ ما ہم می توانم  
کہ نیک زبانی ہر کسم و دحل در فہر و سخن ہر نہتہ  
چنانچہ مارا آن فہر احوال سحر از ہیک و ہد معلوم است

اس قدر عری لہو میں بہ دل راز نہ تھا  
 حب حلا کو برے پاؤں سے سروکار نہ تھا  
 دل میں زاہد کے جو حلیت کی ہوئی ہنسی ہوس  
 کوچہ راز میں کہا سادہ دیوار نہ تھا  
 مہرے درخت پر کرنا کرنا سنا تھا بہاروں میں  
 کہ گل ہادیوں میں اور ناؤں میں برے ہار نہ تھا  
 حقیقت میں یہ شہلہ عس کا ہے برگ گل زرہ  
 حلیل اللہ در اسسکہ گلاب کھوں ہونا  
 کہا بدن ہوئے گا کہ جس کے کھولنے حاسے کا بند  
 برگ گل کی طرح ہر ناخن معطر ہو گیا

میر معتمد ثقی "میں" در درختہ میں - مطراژن کہ "اگرچہ  
 اکثر ساعراں و ہند را سندان درد دادم ام سندان میگویند  
 و فوارن می نامند، گویا کہ اس شعر اسد کی طرحی انسان اسب -  
 ہرچہ کہہ دے محفل گوشت در دیار عرب عرب گویند  
 لاکں شعر 'دعیں لفظاً لفظاً سندان راے اندی رام 'مکملص'  
 اسب کہ گندسب طرفہ دیر ادی نہ آہم در سلیمہ سرفہ دیکہ  
 دودہ اسب خدا داد کہ اپن معنی دراصل ارکیسب 'سعران سب -

ناخن تمام گشت معطر چو برگ گل

بدیے قداے کچھ تہ را می کلیم ہا

اندھی ناچار مہر سکوب از دہن بر میدارم و حرفے  
 بہاخص فیہ می نگارم کہ کسانیکہ در ہر مہر و سہ و احوال ہو تک  
 را از ستم طرفہ ہی بیجا پر و بوجہ دلم می آرک او سادرا چہ  
 گوہر استعداد ہا اس می افتد مگر ایہیکہ در دل حوہ ناراں مہسود ہا

شعر گز اعتقاد نداشتیم بلکه و پرستش نه می کردیم

در بدی بعضا همه انگیزشها یکسان و بعضا نه می دانستیم

و پاره دارن حضور منو عالم علی 'آراک' می دوستان و بعضی  
 بعضی عیار را فعل می نهادند که "معدنهای حسن طایف آید که  
 استراک مصامین را بر چهل نوارک کند تا که محل حسنی داشته  
 باشد" چرا در پی چهل دنگو رود علامه نعمانی در مطلق  
 فعل می کند ملاحظه کلامش این حکم سرفه و فتنه کردنه شود که  
 احد ثانی از اول نمایی باشد و الا احکام سرفه میروند نمی تواند  
 شد و از قبیل نوارک حواشی بود و در صورتی که احد ثانی از  
 اول معلوم نباشد باید گفت که فلان ساعر چنین گفته است  
 و دیگری سمع برده چنین ناعده و باین حسن تعبیر معنی  
 دارد فصیلت صدی را و معنوی دارن خود را از دعوائی عالم  
 دعیب و سمع نقص دعیب - ادیبی - اگر کسی بطور تعبیر  
 ملاحظه کند کم ساعری را از نوارک مصامین حائلی نادی چه  
 احاطه بهیچ معلومات خاصه عالم حضرت الهی است 'عائیه  
 حاتم معنی نگار برده مدار یکی می آید که چه نادی که صیغه  
 وارسته است نادی و در نسخه ادو طالب 'کلیم' خوب گفته و  
 گوهر اوصاف سمع -

#### قطعه

ملم کلیم به طور دلنندی همت  
 در استنداده معنی دگر جدا به کلم  
 بعنوان فیض الهی چه دسترس دارم  
 نظر به کاسه دیو و کدا به کلم

کہ دیکرے را برو اطلاع دامن مدنیہا می کسی لاکن ار روز  
 سہار وسواس دھاطو راہ می ناند و انددسہ ار اندای دوع  
 دامن دل می کرد اپندا ہر اندای را بعدر مدور حود نہ  
 دیکری یاد کردیم و ہر حای کہ در احوال آسنا مصرعے دقتل  
 یافتہ ار طرف حود صم کردیم ، و بحالے عدر مصرعے دوسم  
 و گفتم کہ اس چہن ہم مصرع حوب می نہاند ، دار احبار  
 پسند در فصوہ ماصف اسب ، حود چرا در حرج ناند ناد  
 کہ من او و نہدو ناندہ ام آناکہ مدصراد ، می پندار دی  
 'مرزا رویح السودا' در حق 'میر' گفتمہ و گوہر انصاف  
 سعتہ قطعہ —

ایک مشفق کے ہاں گیا تھا میں سنہو نہ نقل اک عکائب ہے  
 اُسکے گھر میں ہے ایک مرد بزرگ حوسلوپسی کے فن سے کاسب ہے  
 واقم سر نوشت کا اُس کو ہے بھٹا گو کہوں کہ رُتب ہے  
 کہنے لگا دو اہل مجلس سے آہ یہ نفس شوم غالب ہے  
 ورنہ لکھنے سے ہا نہہ اُنہاں میں کہا کروں دیکر قوت واجب ہے  
 میں جو پوچھا سب کہ اسب پوچھے ناب کہانی یہ نامدا سب ہے  
 لیکن اس واسطے میں کہتا ہوں درد سلنے کا تو حو طالب ہے  
 ہے جو کچھ نظم و بندوبست میں دیر اپراک 'میر' صاحب ہے  
 ہر ورق پر ہے 'میر' کی اصلاح لوگ کہتے ہیں سہو کانس ہے  
 پس سار را می ناید کہ کلہہ ددی کسی نا خدا بھدور  
 وہ در طارک 'و دنیا در نا حوشی در سحر او دھانہا روا نداشتہ  
 از انصاف دگفارد' و ہنگناں را مثل حوسس پنداستہ ہیست  
 پوشی نہاید - زیرا کہ گفتمہ اند -

ہو جاوے نا دوارد کس بے شکہ الہی  
 دیا درد ہو رندہ چہلداں، حورندہ حساب ہووے  
 لاچار ہوں الہی اس کے علاج میں میں  
 بدرا ہی فصل حاصلہ منجھہ در شہاب ہووے  
 و و کو بسا ہے ساعر حسن کو نہیں دوارد  
 دریا و و کو بسا ہے جو بے حساب ہووے  
 کس واسطے نہ امیری قدرت کا، نہیں ہے ممکن  
 دک شمعیں نا دواں بے سارا حساب ہووے  
 یا فصل ہووے بدرا یا چھوڑ دوں ستم کو  
 بودیک حورندہ چہلداں نہ آب و تاب ہووے  
 اس بہت پر کما ہے دل نے تمام حصہ  
 نارت دعا کو اس کی ادب اب شہاب ہووے  
 ہر باد دو دیا ہے سب ساعروں کے گھر کو  
 تہرا ارے دوارد ا حارہ حراب ہووے

بعضے اسکا ص سب چیں نواں دیب نہیں، ادرا  
 می دوارد کہ اس صہوں از لسان العبد سیواری قدس اللہ سورہ  
 ا سب -

اس دایع دار دل کو گزو نہ ساتھ میڈے  
 درد ہوں مت لگی اُنہہ ادس مے کفن میں  
 نہت حضرت خواجہ اندیس

نکسائے قدیم را بعد از وفات و دیگر  
 کو آنہں دروہم در، از کفن برآرد  
 در رسم داداں مزاج سبک، مکملہ نہت کہ 'دہی' در کلام

ولے علاج نوارد سی دوا ہم کرد  
مگر رباں نہ سمن گفتم اسما ۛ کلیم  
اَهْرَ لَه

مکھہ نامی وو رنگیلا حب ے حجاب ہووے  
حو حرف ملہ سے نکلیے، سو ا حجاب ہووے  
گر مچری شعر جوانی اس ونب میں سنے نو  
بلبل کا دل حسد سے حل کر کذاب ہووے  
ہر سطر ہے گئی مچری جہوں زلف گاعذاراں  
سنبھل بھی جس کے دیکھ پیچ اور ناب ہووے  
مدد سے مہرے دل، ہن ہے گئی یہی تملنا  
میں ہوؤں اور مہرا حاضر حجاب ہووے  
حجاب میں اُسکی میں بھی کچھہ حال زار ہوں  
وہاں سے بھی مٹکو کچھہ کچھہ حکم اور خطاب ہووے  
گر شعر حوب اپنا اُس کے پڑھوں مقابل  
تھسوں مکھہ یہ اس کی حلد اور ستاب ہووے  
درست ہووے اس میں اور نص ہووے ظاہر  
دیوے حدر سکن میں نا آب و ناب ہووے  
’صاحب‘ سکن یہ مہرا نو سانچ کر سمکھو  
دھکو گمان اور سک‘ مت اب حجاب ہووے  
ہاں سہ میں نے مقصود ناندما نہیں کسی کا  
مکھہ صحر کا کب اہل بصاب ہووے  
لیکن یہ حوب مٹکو ہونا ہے آکے حائل  
دل سے حو شعر نارا حب انتصاب ہووے

هلول هذا القياس انى امر را احسى پنداشتند ادى و دور اقام دهادند  
 اما در بسببى او تصور راه ديدند چنانچه چدى انبات ادى  
 و پيل نه حبيب استسپان مى ارد —

شب مرا تا برور حواب داد  
 درد دو چشم بغير آب نبود 'حس'  
 آج كى دى مكنو حواب نه دها  
 دو دى آنكهون منى عمر آب نه دها 'ولى'  
 اے 'حس'، نار كو حوائى كرد  
 هم سكابت از و ثواب نبود 'حس'  
 گله شوح اے 'ولى' كر نا  
 هر كسى كن منجه دواب نه دها 'ولى'  
 نلدم رسیده حاتم تو دها كه رنده مادم  
 پس آرا نكه من بچه كار حواهى آمد 'حس'  
 اس وقت مپن حومكهه بك پهلچو نو راه راه  
 كه بعد بعد مهرے نم نے كپا تو پهر كپا 'سودا'  
 و گرنه رنده نظم است از چه دو 'صائب'  
 مقام در سر چشم است نیمت ابرو را 'صائب'  
 مت شعر پر دو چشم حقارت سے كر بطور  
 مارك ابروون كے انكوان پر ه حائى نیمت 'ولى'  
 رفتى و از فرائى دو چشم نكر نه سد  
 چون ابر نو دها سعدت و سياه و سوج 'حسرو'

حود لطافتی خاص می دارد و خوبی دستگی او اول احسن  
درو است -

شاهد . معنی که باشد حمامه لفظش کهن  
نکته دایه کو حور در دارة دوشادک خوش است  
عارف "حمامی" قدس الله العزیز هم در دین باب می فرماید - (وظیفه)  
معنی نیک بود شاهد پاکیزه بدن  
که بهر چلند در و حمامه دگر گون دوسلد  
کسوف عار بود بار پسون خلعت او  
گر نه در حوربختی از دستتر افروں پوشلد  
هزار است این که کهن حمامه دشمن دهرش  
بدر آرد و دره اطاس و کسون پوشلد

معنی نهاده که در ن دستب و غیر مور و نان در چار قسم  
آن یکے آنکه سر کسی را بے تفاوت الیاط و معانی تمام حود  
خواند ، این حاجت دشتیل نسبت ' درم ' آنکه معنی لطیف  
کسی دند و تفاوت الیاط بعد داند و خود دستب دند ، درین  
حمل توارن هم میتوان کرد ، اما در کتب دستگی او نظر ناند  
دهود که در هر که در اکب خاص باشد ، معدول بادی داس - ' سوم '  
حاجتے اند که روا دار مصوم و الیاط عمر اصلا دبی سودک اگر  
توارن اُفتد ، این امر عاجده است - لیکن تا معدور بعد تعقیقات  
از دیوان حود حک میگوید که اول و مدیح داسد ، دا احسن  
این را همت عالی می داند ، او هر کسی دمی دواند سک  
' چهارم ' گروه اند که مضمون ربانی برآید دیگر باحسن وجه بپارند ،  
چندالجه مضمون فارسی برآید ، و مشهور کهن باحسن .



عمام حکیم شہزاد کمر دا ہوں  
 مہکھنسی کو کھات کمر دا ہوں 'پھڑپھڑی مہر'  
 طہارم مہر گر چہ در طہار مہر  
 مہال برگ حنا باطنم در از خون اسب 'لا اعلیٰ'  
 باطن مہن خون ہوا ہے مرا دل عجب نہ کر  
 طہار مہن گر ہے رنگ مرا سحر چپوں حنا 'داؤد'  
 زور نہ دارے کسی آند 'دیان را دیدہ ام' 'دلدار خان'  
 سایہ ہم در زیر پا 'کم می سود وقت زوال' 'دسرب'  
 عارف الدن خان 'ہاجر' این مصہون را می بندد  
 یار خانی دور نہ دہے مہن ثابت 'ورنہ خان'  
 چہاںوں بھی پھڑپی ہے ایدہر سپین اودہر وقت زوال 'ہاجر'  
 وقت نہ مہن کھا کسی سے ہے دنا ب کی اُمید 'عاشق علی'  
 جب زوال آتا ہے تل حادہ ہے سایہ سا رہتی 'خان عاشق'  
 حسن سہرے بھٹا سحر مرا کرد اسہر  
 دام سحر نگ مہن بود گرفتار شدم 'علی'  
 حط سحر آفت خان تھا 'مہرے معلوم نہ تھا'  
 دام سہری مہن نہاں تھا 'مہرے معلوم نہ تھا' 'فدوی'  
 سوار شد مہر آں بادشاہ کشور حسن  
 کہ آفتاب کھادہ نشان زریں را 'لا اعلیٰ'  
 ہوا سوار وو سایہ مرا شہنشاہ حسن  
 کہ آفتاب نے زریں نشان کھول دیے 'سودا'

ہوا ہے در شکالی کی مری انکھیاں میں آد نکھو  
 سمجھتی ہے 'سپاہی ہے' سمی ہے 'اگر باراں ہے' 'لا اعلام'  
 متاع وصل حاناں نس گراں اسب  
 کہ ایں سودا بختاں نوکے بچے نوکے 'حسرو'  
 ہے متاع وصل حاناں نس گراں شہرہنگ  
 حان سے ہوئے سودا نو کہا اوران ہے 'ماشق'

ہرچہ می حوامی طلب کن 'صائب' ارشاد بھف  
 ملتے 'گر مہکشی ار د ن می نایک کشید' 'صائب'  
 ہر کسی نامرد کی کہا البتحا کتھے 'مراد'  
البتحا گر کپھٹے 'شاد مرداں کپھٹے' 'مراد'

روپش سپاہ سارن نام آوراں عالم  
 ہموار گر عقیقی از بھر نام گردن 'صائب'  
 نگہن مرانند حاصل ہے اُسے آخر سپہ روئی  
 حسبے حوامس ہے اے 'داؤد' حک میں نام داری کا 'داؤد'

گر سور عشی بدل دالاں اثر نکرد  
 پوراہن کل از چہ گریبان دریدہ سد 'مرد می'  
 گر بہوں ہے نائے و دریاد بدل کو اثر  
 مدحہ گلے کنا ہے بے سب کھوں حامہ چاک 'داؤد'

عام حکیم شہزاد می حوامس  
 معصوب را کدناپ می حوامس 'حسرو'

ار بروے کج دو دلم کے رہا شود  
 شمشادہ ام کہ گوشت رباہوں جدا شود 'سراج'  
 دہرے ابو سے مرا دل نہ چھٹے گا ہرگز  
 گوشت رباہوں سے کہوں کوئی جدا ہونا ہے 'دانا'  
 درا کہ آئینہ ار نہر جلوہ درکار است  
 دلم ہر آئینہ مشن 'دباں سرکار است' 'سراج'  
 نہ نور آئینہ اپنے دیدار کا  
 دیاں خوب ہیں اپنے سرکار کا 'درد سدا'  
 در دہاں دو چہا اے رت مستدوب کلم ؟  
 صدر ایوب کلم 'گریہ یعقوب کلم' 'الاعلام'  
 ہم نے کیا کیا نہ دہرے غم میں اے مستدوب کہا  
 صدر ایوب کیا 'گریہ یعقوب کیا' 'مسمون'  
 ار قف عشق ذو آدام دل بیدار است  
 قائم انار کہ دیدیم ہمیں سپاس است 'افتخار'  
 عشق مہوں کیا ثباتی ہے اس دل بیتاب کو  
 برقرار آتش اپر دیکھا اسی سہماں کو 'مہمہ'  
 اے داناہ اشک در احصاء ایام فراق  
 آئینہ افتادہ است در پلنگہ مرگان ما 'ارشد'  
 داناہ اسک سپیں دن ہجر کے گنتے گنتے 'شہ'  
 چہالے پڑ گئے ہیں مرے پلنگہ مرگان کے بچے 'فہر الدین'  
 از کوے قو بکندہ روم یا بہ بتکدہ  
 اے پپر رہ نکو کہ طریق ثواب چہیست 'جامی'

اے بے بسا صفتِ ادب صحرور است  
 اُن مسکند ماہمت گلسرِ ماہِ نہست 'مطہر'  
 یہ ملکوں کا صدا مشہد مقدس ہے  
 قدم سدا ہال کے دکھو درا بہ ناع بہیں 'بہیں'  
 ار تو دل نہ کہم و بسیم دلدلارے دگر  
 قحط آدم نہست حائے دگر و یارے دگر 'لا اعلیٰ'  
 یک دگر حب حنفی آئی دو حکمرا کہا ہے  
 فم کو حواہدہ بہت متکو طوحہ دار بہت 'نایم'  
 در دل (ہمگیوں) مدائے گل و شمشاد ماند  
 تا قیامت این ستم در گردن صہاد ماند 'سراج'  
 فصل گل کا عم دل ناساد پر نافی رہا  
 حشر لگ یہ مطلبہ صہاد پر نافی رہا  
 نہاشد در کنار مادران اطفال را حریف  
 چو شہرین اصطلاح اسب این مادر و اماں گویند 'حسرو'  
 فہوں قرے کسی سے اپنی ماں کے پاس حب لگ ہیں (عاشق علی  
 میں اب سمجھا اماں اس واسطے کہتے ہیں سب لڑکے) 'ہاں عاشق'  
 ہر شکم رفتہ رفتہ بے بو دریا شک تماشا کن  
 بوا در کشنی چشم شہیں و سیر دریا کن 'لا اعلیٰ'  
 گد آرزو ہے قحط کو دالاب کا تماشا  
 کشتی میں چشم کے آدیکھہ آب کا تماشا 'سراج'

زلف اُس کی میں شور مسم کردل دور چاٹتی ہے رات کی آواز

دواں سالار حد تک پہنچ کر 'کاش' دھلاں۔

سوائے حیدر کنار شاہ مردان کدسب  
 کہ دواں شعار نا و داد حق 'سبی' دھند  
 سوائے اُس کے کہو کون شاہ مردان ہے  
 خدا بے دھج دیا اور رسول بے دھند  
 شرم سی آبد ر قاصد طفل مکتوب مرا  
 در سر راہس دیا انداز پند مکتوب مرا 'مطوری'  
 شرم آتی ہے مرے ناصد سے اُس مکتوب کو  
 راہ میں کو ہے کے مہرا تال در مکتوب کو 'صاحب'

دور حسرت سپہاں چو ہوں نہا طلعت  
 تمسے کس و حاموس کس زباں ہند 'ملا ملک قسی'  
 دور حسرت شہزادان جو ہوں نہا مانگیوں  
 دسم ایک کر اور کر زباں سب کی بند 'صاحب'  
 گر برا حواہس بدل است نہا دسم اندہ  
 دم شمشیر نو و گردن ما دسم اندہ 'ناصر حدنگ ناصر'  
 گر دھکے بدل ہے منظور چل آ دسم اندہ  
 بدع موحود ہے 'حاصر' ہے گلا دسم اندہ 'صاحب'  
 اس چند اسعار آنداز کہ مصہوں او نکوہا آمدہ دھور  
 می سوک کہ حائل از فائدہ دسمب۔

ہزار موطہ دھور دم، درے دھکے دھور دم  
 سرا بے دھکے سر ایست گداہ در دیا چہرست 'حسرو'

کہیں کو ستمیہ کہتے ہیں اب کی دوجا کہتے  
 اے طربہ کی حسیہ کہہ ہم کو اب کہا کہتے 'ساحی'  
 یار ما شو گر بہار دار دل اہل دار دا  
 گل سرا سر آفتاب اہل 'اما بسوزد خار دا' 'لاری'  
 بہار بہار نہیں سنا ہے کبھی اٹھیا کو  
 گل سرا سر آگ ہے پر نہیں چلا ہا خار کو 'اور'  
 عاشقان را سہ علاء اب اے پسر  
 اے سر و رنگ درد و نیکہ و  
 دج درد و لب سر و و نہیں ذر  
 ہی ہے عسی کی یار و علاء 'مادی'  
 بسکہ دل در قرب آن دلہا بہار شد  
 چادر بہار مارا بسکہ سہار شد 'صاحب'  
 بسکہ دل ہر سوں دلدار کے بہار ہوا  
 فرش بہار مچھے بسکہ سہار ہوا 'داؤد'  
 موسیٰ ہے ادبم آن قدر آورد ہرکوم  
 کہ لب لعل برا فرصت د شلام بدود 'ملیست'  
 بے ادب موسیٰ نے ہرے اس قدر چھوڑ کہا  
 لعل لب کو ہرے کچھ فرصت نہ دی د شلام کی 'صاحب'  
 میرا ولان مچھے 'کامیاب' —

در طرہ اب دل بلیک شور مہرود  
 آواز زار بالی سب دور مہرود

مہاں مچھہ مسیت دی شرمندہ دلہل نہ ہووگا  
 مئے گنگوں کا شپسہ ہچکناں لے لے کے رووے کا  
 مہاں دک ہوں حسدہ حال کہ دیکھے ہے جو مچھے  
 دیکھے ہے اُس کے مئے سستی پے احمدار حدف 'مہاں'  
 انسی ندی طرح سے موائوں کہ جو سنا  
 دیکھے ہے اُس کے مئے سستی پے احمدار حدف 'دنگوں'  
 ہر قطرہ اشک میں ہے طاہر جمال گل رو  
 پانی میں حمدوں عیاں ہے مہتاب کا سا 'سراج'  
 صورت مہتاب رو طاہر ہے مہرے اشک سوں  
 حلوہ گر حمدوں آں دربا میں ہے عکس ساہتاب 'داؤد'  
 حاسا بکھے در کچھہ احمدار مہاں  
 کھسا بھروسا ہے رسدگاری کا 'آردو'  
 دک نظر حوٹیں گسار غنیمت ہے  
 کھسا بھروسا ہے رسدگاری کا 'کمال'  
 اشک گرم و اے عاشق کے ہے 'و پر ہیئر کر  
 حوت ہے بڑھو، حب ہو مہتاب آں و ہوا 'آردو'  
 دم سزد و دل سوزاں سے اے نازک طمعہ تر  
 ہواٹیں مہتاب میں اس سمی پڑھو لازم ہے 'پروازہ'  
 کھامچٹائی اُن لے مہرے دل کے کاشاے میں دھوم  
 شور ہے دس کے لہجے کعبے میں، بس جانے میں دھوم 'سودا'

سہرے دے کے ہم لہیں ہا موٹوں کے لاگ  
ساگر کو کپیا دوڑیں ہے جو ہمدن شمارے دھاگہ

‘لااعلم‘

باز ہر سو کہ روک ‘دندہ ہماں سو گردن  
چشم من حاکمیت قہر نہا پیدا کرد

‘لااعلم‘

سب ہے فتنیں سمیٹا بہیں حاکمیت سہیں دی بہتہ  
وا ہے ہوں تہر اب یہ پہلہ نہا سو دقتہ

‘بہاری‘

ہم عشق ربس نگداحت ہمسم نا ہوا ہم را  
ہماہنگ بہی نا بار پیدا اسمکوا ہم را

‘سوکت‘

کڑے نرۂ ایسے نا گیل بکھا ندے روح  
دہنکی ہوں چشمیں حکن چاہے لے روح

‘بہاری‘

دستک درد نو درخان نادوان من است  
ہلاک من طلبہ ہر کہ بہرناں من است ‘بقی احدی‘

‘بقی احدی‘

کپیا کہوں وا کے د ساہر داہن کے ایس  
نرۂ احوال لکھیں مر نو بہیو اسدیس

‘بہاری‘

ابں چند ادیب در قوارناب سحرے رختہ گو کہ دطر  
راہم سطور رسیدہ اسب متحر نومی آمد -

ہمارے بعد سانی و لقل سدا نہ ہووے گا  
مٹے گلروں کا شہشہ ہچکیاں لے لے کے رووے گا

‘بہاری‘

تمہاری میکشی میں اب نہایت حدر ہونہا  
مٹے گلروں کا شہشہ ہچکیاں لے لے کے روتاہ

کہوں

کھو جائے ابیں مصرعہ روا ہمیں - طوور سدیدہ !



بہاراں اہماں کے سہم دیاں سہاں لالچی  
 سہاں ہی ہو تب کہ دہائے بہاں فکر در کردو ' صاحب'  
 لالچی دیکھ رہیں ہم بے داند و مستدوں سہا  
 رسل کی حوالہ اس ہو کر دو در کو پھندا کھینچے ' صاحبی'  
 دام الہی بے کہا مکتو اسپر کا کل  
 وردہ کہا کام دھا اس حال میں پھنس جانے کا ' ابو'  
 کہا کروں دیکھہ دام الہی بے کہا مکتو اسپر  
 وردہ دیکھہ ازاں کو دوی گرفتاری نہ دھا ' احقر'  
 چوں دیکھہ ان سر حرفات اندکات دواں ولی دست  
 داں ان مصرع دیکھہ بطور در آمد —  
 ہوا طاہر خط دوی نگار آہستہ آہستہ  
 کہ حبیبوں گلشن میں آتی ہے بہار آہستہ آہستہ ' ولی'  
 در دواں عبدالمہاشی چمن دندہ سد —  
 چلا آیا ہے میرے پاس یار آہستہ آہستہ  
 کہ حبیبوں گلشن میں آتی ہے بہار آہستہ آہستہ  
 راقم الحروف را ہم قبل از اطلاع ان مصرع دواں افنادہ —  
 خیال اس کا کہا دل میں گداں آہستہ آہستہ  
 کہ حبیبوں گلشن میں آتی ہے بہار آہستہ آہستہ ' صاحب'  
 برعواص سہاسن سخن و سر داناں ان فن ' بعضی فیہب  
 کہ ' یقین ' چہ راہ سلامت روی احبیار کردہ و خون از رگ  
 اندیشہ چکانیدہ ' بعضی دیکر پنہنج بیستہ دا واڈک دیکھہ را دیکھہ  
 و در یک زمین مکرر دیکھہ ہا طرح کردہ اگر کسیہ بطور

ایک بندہ سے جلوۂ حسن پہاں آرا سہمی  
 سور کندے میں دڑا ہے اور نہما ہے میں دھوم 'سرافشا'  
 کچھ اب سہریں کی حسرت میں ممال کوہ کن  
 کب تلک اے گدے بے اوصاف 'میں دساکروں' 'حادم'  
 ایک دن ہو وصل کے دندے یہ متھکو شان کر  
 کب تلک اے گدے بے اوصاف دساکروں کھنڈے 'صادق'  
 عاشق عالی جاں 'عاشق' —  
 دیکھ کر دہریے دلوں کی مہمندی متھکو بلوں سے آگ لگے ہے  
 آگ لگسندی ہے متھکو بلوں سے  
 حب حلتا دلوں کو لکنا ہے ہو 'داؤد'

دواوش علی حن 'سیدا' را ہم ان مصیبتوں نوارن افغانہ —  
 یاد کی دیکھ پانوں کی مہمندی متھکو بلوں سنی لگے ہے آگ

اُس بے وفا کے عشق میں کچھ ہم کو حسرت نہیں  
 پانوں تلک بھی ہے متھکو دساکروں نہیں 'حرم'  
 دامن تلک بھی ہے متھکو دسترس نہیں  
 کیا خاک میں ملتی ہیں مری حاتمیا نہیں 'سراج'  
 دیکھئے کس طرح ہووے بکدنگی صحت مراد  
 وہ دہامت صحت گوہے میں صحت نازک مزاج 'نہاں'  
 ہم قدامت دلت حق اور میں صحت نازک مزاج  
 اس طرح کھونکر بھے گی 'یار'





اُس کا دافع ہے اور آہ اُس کی سوز و گداز ہے  
 'یہ ہیں' جسے روحہ نگار کو دافع میں سمجھنے کے لئے کہا گیا ہے  
 سمجھنے والے کے لئے اسے سمجھنے کے لئے 'یہ ہیں'  
 دھڑکے کا کرں اُس کے دھڑکے کا ملاح  
 حاسناں انکھوں کا ہوا ہے کوئی دن میں حجاب  
 آنسوؤں کا حوس میں ادا ہے لڑنا بے طرح  
 دولہے بدرے سے بھی اُٹھتے ہیں 'جس' میں بھی نہیں  
 پھر مروج ہو چلا دن میں مس بھکا بے طرح  
 باعداں بے رحم ارد در باد 'دیواروں دلدل  
 بدل بے مال و در گلدستہ میں جاوے کس طرح  
 ہات سہمی جا جا جا جا 'دب آئی بہار  
 پی کے سے نہا کہنی دھو دھو میں مچاوے کس طرح  
 اب دلک ویران پڑا ہے نہ سہلوں کا پادہ نکلت  
 پھر کسی نے بعد مکتوں کے نہ دی ہاموں کی دان  
 کہا حراں بے کردہ رسواں گلدستاں العیناں  
 کس طرح میں دل میں دھرتی میں نالان العیناں  
 لوگ اُس وادی میں اب کرے نہیں آہو کا سکار  
 بعد مکتوں کے ہوئے بے کس حراں العیناں  
 کس کا نام ہے 'یہ ہیں' جو اس طرح رونا ہے اور  
 کو کتنی ہوں کویلیں اور سرور دو کرے ہوں شور  
 معصوم سے دھڑکے کو کہا ہے حسیوں میں حروف آسنا  
 کون پہنچتا ہے 'دشمن' میں حق سرب 'مطہر' کی قدر



دی سے پہرے سہا ورس کی اکسا دہی ہے در دستو  
 جس طرح ہوتا ہے افسوس کو افسوں کا دلاس  
 مریے جہلوں دہ نہ دہیا کیے ہے مہکلوں دہیں  
 کرے نکولہ کی صورت، نگہ کے ہاموں دہیں  
 یہ گردان بہوں دہستہ میں ' کہ کر دی ہے  
 مریے جہلوں کے میں دہیکہہ روح مہکلوں دہیں  
 گرسی اہل نرم سہیں مست کر، کہ دیں ہوناہوں دہا  
 نہ صبح کی حد میں سہیں اپہی ہے پرواے کی عرض  
 فصل نہ دی ہے یسے، اور دہاندیاں سہیں انکسار  
 کوئی بہیں کر دیا ہماری دہا میں حایے کی عرض  
 ہم سہیں دہا و برانہ ' تک آنا، سو ہم بھی چلے  
 اب خدا حافظ ' بہارا ' اے ہر الاں الوداع  
 بے حکمانی نہ سیکہ سناں جس کے لائق بہیں  
 نرم مہیں فانوس سہیں راہ بہیں آئی ہے شمع  
 حاکساری مہو کرتا ہے سب دال کا ہمار  
 دور حاکسدر سہی ہوتا ہے آئیے کا دہا  
 ہم دو اب مریے ہوں اور دہکھا ہے الہمت کا چراغ  
 دیکھئے پھر کہ ہو دے روس مہکدب کا چراغ  
 مریے جہوں سہیں ہوں اندہسہ نہ کراے دہوفا مہا  
 کہ ہونا بہیں ہے قدل عاشقان مہیں جوں دہا مہا  
 اریس س جوں کمرے وصف مہیں ہے گہنگو بارک  
 قلم مہرے سہیں کو چاہئے مہاند سو بارک

قہقہہ سنا کر رہتا ہے 'نہیں' اس بات کا سہکوا  
 کہ ادا بولنے میں دلتے یہ شیریں لہجہ کھو کر  
 عمل کر دکھتا ہے تو جب ان دواؤں کو نہ چھوڑ  
 نا مدار ان بلبلوں کے اداؤں کو نہ چھوڑ  
 آہ و نالہ نہ نہیں موصوف شہرہ عشق کی  
 کس قدر ہے اس محبوبی سبب نہ واہوں کا شور  
 بلبلوں پر چلی حادی میں ناہوں کی طرف  
 کچھ نہ آری سی سلی ہے گل کے آئے کی حیر  
 گو نا آزا دنیا ہے کسو نے حیا کے دہن  
 ایسا ہوا ہے فطرت ہوا سبب مدار سحر  
 پروا نہیں ہے اندر کی 'اس سبب خاک پر  
 کر لہجے اسک سرج ہمارا مزار سحر  
 موسم میں حاکے حسن میں اس میں نہ رہا نہیں  
 کرتے ہیں نہ وہی حاکہ موت شکار سپر  
 خاک پر مکتوں نے ہی نہ ہو گرائی ہی سراب  
 سحر ہوتا ہے اسی میں سحر داک ہڈوں  
 سحرہ اوگئے گا نہیں، کچھ نہ برس مت اے اندر  
 گرم ہے آفتاب سودا میں مری خاک ہڈوں  
 کچھ پروا مال میں طاقت نہ رہی نہ چھوٹے  
 ہم ہوئے اب سے نہرے وقت میں آزاد کہ نس  
 آپ کو ہیچ کے ہوسٹا نے رہتا کولہا  
 کیا حریدار نے پایا ہے حریدار کہ نس



دیدی آنکھوں میں بسے ہے اس قدر بارا ہے جس  
 قابل ہیں جس طرح وہ نہ سب بہکائے۔ میں دھوم  
 دے سے آئی ہے ملکہ سے عاجز کے حوں دے گل  
 کہوں 'یہ نہیں' ہے جان کرے ہو مگر جائے میں دھوم  
 میں چاک سیدہ رنج مکتب کی جان نہیں  
 جس کھر کا در کھلا نہیں اُس میں ہوا نہیں  
 کہوں چاہئے ہو مگر ہے پ مکتب کا روال  
 یہ در در خود دوا ہے اے پھر در نہیں  
 کہوں کہ ہوے شاداب دے میں مکتب کا چمن  
 سدر اشک سرخ سے ہوتا ہے الفت کا چمن  
 مستدار حنائے یار بڑھتی ہے وفا میری  
 کوئی چاہے دو آدیکھے مکتب اس کو کہتے ہیں  
 سے گلہ نگ حوں شیشے میں چھلکے 'معلیٰ سوچی  
 زماناں ہے در می صورت سے صورت اس کو کہتے ہیں  
 نہ کی دے نظر اس کی مکتب پر نہ مکتب پر  
 ارے فرہاد کے قابل امدالت اس کو کہتے ہیں  
 درد میں ہم کو کچھ اس لاگ میں مقصود نہیں  
 عشق بھٹکا ہے اگر داع نمک سود نہیں  
 م دو حاضر ہیں عشق یار کہاں حار و جس جمع ہیں شرار کہاں  
 اعداں در نہ اند کر کہ دگر ہم کہاں 'بو کہاں' بہار کہاں  
 سایہ ناک میں دوا ہے زور لہک وو شور پائیدار کہاں  
 مصر میں جس کی دو گرمی ناچار کہاں  
 جس دو ہے پتہ دلہکا سا حریفار کہاں

حلیے ملتے سہی نہ مل ان دھندل کپڑوں کے ساتھ  
 حتی دھڑکتا ہے مہدادا لگ اتھے داس کو آگ  
 چس آناد ہو اور نہ عداں کا حانہ ویراں ہوا  
 چلی گلزار سہی آحر کو یہ کر کر دما بدل  
 دیار باغ کی کر فی ہے آنسو سہی وضو کر کر  
 حذاب گل میں دکھئی ہے عجب صدی و صدی بدل  
 حنائیں دامنوں کی 'یقین' کہا کیا اُنھادی ہے  
 وہا یوں چاہئے شاد باس بدل 'مرحبا بدل'  
 چس میں منکھہ سے دیوائے کے لئے کما حاصل  
 دکھا کر گل حموں کو سور میں لائے کا کما حاصل  
 حلیہ بالوں میں نہا نسی دے وہ دگر چہ نہیں سکے  
 حو زلفوں میں پھنسا دل 'اس کے عم کھانے کا کما حاصل'  
 دگر دھڑی سے چیسے آئندہ میں آپ حبراں ہوں  
 نہ داندیں سب سے منکھہ کر خان شرمائے کا کما حاصل  
 نہ وہ دل ہے 'نہ وہ شور حموں ہے' سدر گل مت کر  
 دھڑکیوں دن 'یقین' گلزار میں حانے کا کما حاصل  
 ہم نہ کہے تھے کہ مت چھوڑ ان دھواں دھاروں کے دھیں  
 حط کی صورت میں پڑا آحر نہ آہوں کا وناں  
 ناصح اُس دیوانہ آشفتمہ حو سین مت اُنکھہ  
 سر یہ کہوں لیتا ہے ناحق بے گناہوں کا وناں  
 مے ہوئی آحر 'رہی تدبیر تم کی ناحق تمام  
 کس سین دل حالی کریں اب ہو چکا مہلا تمام

کم نہیں ہم بوجھتے کھینچے سسکیں سے حال کے نہیں  
 سسکتا ہم کرتے ہیں وہوں میں مستحجاب پندار کے نہیں  
 ہنسن نہیں جیتے نہیں ' نہیں ہے ہلاک دور وصل  
 یہ طرح کہا خوب اس آئی ہے دراے کے نہیں  
 حورو کے لئے وہ چڑنا اور ہوا میں نہیں بھڑا  
 کچھ عاشقی نہیں یہ دور ارسا نہیں  
 ہم تو چلے ہیں یارب آباد رکھو ان کو  
 ان ہاتھوں میں کہا کہا دھرمیں مچائیں ہیں  
 لہو ' پتلیوں کا جو پھینکا ہے دو میں تارنا ہوں  
 خدا کرے کہ دھرم سے خدا گوارا ہو  
 کہا ہے عشق ہم نے ہتھکے سے ہتھکے کے ہورو سے پڑ  
 خدا کے واسطے اے آہ اس دل میں اور کپتو  
 ہو رہا ہے دل مولا ہے ربط مصلوبے ہیں ملک  
 جس طرح شطرنج میں پیمانوں کے گھر خدا ہے سا  
 ہے آدھی رات ہے اور شہشہ سے گائے سب تہرے  
 خدا حافظ برا اے جاں ادا ہے کہاں سچ کہہ  
 نہک ڈالا ہے ہتھکے میں اے تمہارا دور مستند نے  
 کہیں کھائے ہیں تو نے اس مرے کے استخوان سچ کہہ  
 ہوں دور ' یہ حق میرا رازوں کو ہے گھر پو  
 دھونا ہے دجا جیسے قابوس پہ دروانہ  
 روناں مستند کی مت بوجھتے ' پتلیوں ' ہتھکے سے  
 کچھ خوب نہیں سنا اسوں ہے یہ افسانہ

دارداں ہوئے وہ اگر گھر میں ہو اندھرا ہے  
 ہے وہ طالب میں کدہ جس سینگے میں ناسور بہیں  
 دساڑا کر تصور کو کہ ادک ادک اسک سین میں سرے  
 دزی صورت بطور اسی ہے خدوں شہسے میں صورتوں  
 ہمیں بھی باب کہہ آدی ہے کہیں دل میں ناصر  
 حنا میں دورھے ناصر! حنوسوں سب سے دور میں  
 دیمیں، اقبال ہمارا آدا ہے، کچھہ حن کے حائے سے  
 ہمیں ہوونے گئے ہم درہاں، گر سونار سر چھوڑیں

سارے ہیں بھان تھوکر، گر پاؤں وہ سر رکھئے  
 ہیں بدکییاں ان کے آئیں میں دھندریں  
 اس عسی کے کشور میں یکساں ہے حق و باطل  
 پرویز کو دن افسر، درہاں کا سر چھوڑیں  
 بادل ہیں دوسری چھوڑ صورت کی طرف حادیں  
 لڑکوں کو کتابوں میں منظور ہیں صورتوں میں  
 دوانہ مچھہ سا کہ چھتہا ہے کہوں دیمیز کرے ہیں  
 کوئی دن چلے دھڑے دیں، عدت دیکھ کرے ہیں  
 کوئی ان بلبلوں سے جا کر ادا دوچھہ دے ہم کو  
 کہ خوف آباد ہے گلزار، حوش ہے باعداں ہم میں  
 اس طرح آزاد کہ صدا چھوڑے گا دھوہیں  
 بلبلو! دھوہیں مچھالو، نہ گلستاں پھر کہاں  
 لڑکے کھڑے ہیں ہمیں، پدھرے پڑے ہیں بے کس  
 دیوانہ ہائے حب میں حادا رہا ہے میں میں

دو مڑے کو جدا قدامت نکلا  
 دشب با سہیں مڑے جدا نہ کرے  
 ہے ورو مہمبول کا قدر نہ سمجھتا  
 اپنے نابل کو جو نہ سمجھتا نہ کرے  
 نامکھوا یہ بھی کچھ نہ سمجھتا ہے  
 کہ 'یہیں' ہاں سہیں وفا نہ کرے

بدلتے مڑے سہم کا کوئی کچھ سہیں کہا کرے  
 اپنا ہی دون درمیدہ ہووے جدا کرے  
 حلوب ہو، اور شراب ہووے معشوق حلوب رو  
 راہد کچھ قسم ہے، جو ہو ہو، دو کہا کرے  
 قابل ہماری بخش کی نہ پھر ہے ضرور  
 آئندہ نا کوئی نہ کسی سے وفا کرے

فہم علی حاں این دو تب کہ نکر دو باف نام  
 میورا رفہج 'سودا' گروہد و مہر مہمبول ہی 'سیر' ہم فقط  
 مطالع این رنکتہ را کہ نالا مرفوم سد، در درجہ او دوستہ -  
 و فقیر را در اکثر دواوں 'دہیں' این سہ ہیہ نہ نظر و سپہ  
 والہ اعلام لیکن از دہج دستگی این معلوم می سود کہ این  
 اندام لاریب از 'دہیں' اند، ہر کہ واقع طور سہیں گوئی  
 ہر دو صاحبان اسب، رباں ہر نک می سناسد، و دہر بی اسعار  
 می نہاید، این دو ہیہ کہ رعایا سہیں رنکتہ دون دہلم آمد۔ سہ  
 جو کوئی کہ مر ص حال کرے کچھ سنی مرا  
 اول یہاں واقعہ کر بلا کرے

مہک کو بکھڑی ہی سپیں کپیا مطلب ہے شیوہ یہ بہا ہے  
 احمدیار اُس کا ہے اس کے ہی میں آوے سو کرے  
 مہک میں ہو دارا ہے دشمن دیکھ ہی دوسرے کوں  
 اس طرح کے یہ مرد دل کو کوئی کھا کرے  
 نہ رکھے اے اندر دو سر پر ہمارے ہمارے کا  
 دو نادل اور بدن حواگ دل کی مہیں بکھا جائے  
 حیا ہو زندگی نہیں، مہک ہوں بسکے قردا ہوں  
 مہادا حشر مہک حواہ راحت سے جگا دیوے  
 بڑھائے مہں 'یقین' کی حام سے دستگیری کر  
 شراب کھلے ہے اس درد مہری کی دوا سہری  
 دہمت کا نام نہ لے کے حدا کرے کہ کپھوں  
 دے سپیں ہی کے مہی قادل کا حق ادا ہوے  
 اگر بھلے سپیں ہمیں یاد کر نہیں آدا  
 کبھی ہرا ہی ہمیں کھہ ٹرا بھلا ہووے  
 یہ سب تو کرتے ہیں دعوائے عشق یار، کدھوں  
 حو آرمالے یہ آوے دوا سزا ہووے  
 مناسب نہیں ہے شکوہ حور کا ان حورویاں سپیں  
 'یقین' کوئی نہری دانوں کو اچھے مٹھ یہ کپا لاوے  
 یہ دل مہلوک ہے حوریاں کا کوں اس کو بچھہا رکھے  
 'دع' مہں کھو نہ مال بادشاہی کو دنا رکھے  
 دوسری نہ دلا ہے 'اس میں حدا  
 کسو دشمن کو مہلا نہ کرے

تلا جو ہر سونو کو کہا ہوا ' حسرو نہیں تملتا  
 درا پندر ہے چھائی پر درے ' درہاد کہا کہچے  
 خدا معھے دے دامنوں میں لالہ راز کرے  
 یہ حار حشک مگر اک سے بہار کرے  
 جو دھکے میں درد ہوئے راج ! دو مدری حواری میں  
 نہ ہنگ و حار کرے ' بلکہ اقدار کرے

گئے سب بھول شکوہ ' دیکھے روئے ناز کہا کہئے  
 رہاں حیرت سے مدری ' ہو گئی ہیکار کہا کہئے  
 یار آیا ' یہ معھے ہوش نہ دھا ' کہا کہئے  
 نہ کہا اس دل دشمن نے حذر دار معھے  
 نہ روئے حیرت میں ' دو وصل کے دن نہ چلے آسو  
 اسی دن واسطے رکھے دھے گویا یہ گھر ہم سے  
 جس کو معطور ہے مرنا اُسے چھڑا ہے عذاب  
 ہے دم پاک مسدھا ' دم شمشیر معھے

یہ وو آسو میں جن سے دھر اوشاک ہو جاوے  
 اگر پدوے کوئی اُس کو تو حل کر خاک ہو جاوے  
 گفہ گاروں کو ہے امید یہ اشک دامت سے  
 کہ دامن شاید اُس آب رواں سے پاک ہو جاوے  
 نہ حاکس میں ہوں ' قرقا ہوں نکل دو حیل سے کر  
 یہ دامن دیکھے کر گل کا گریہاں چاک ہو جاوے  
 معھے کہا ہے دری حشکی کی شامت سے ارے زاہد  
 بہاں ناک دتھلاں تو وو مسواک ہو جاوے

ہوتا ہوں خاک راہِ وفا بھٹاں 'بہن' ہے  
 دل میں بہن کہ شرطِ مستحب ادا کرے،  
 نہ آدرو ہے کہ اُس بے وفا سہمی ہو چھوٹوں  
 کہ مہرے بے مروت رکھنے میں کچھ نہ رہا بھی ہے  
 اس اشکِ رآہِ سہمی سودا نگہ نہ حائے کہیں  
 یہ دل کچھ آگِ رسدہ ہے کچھ حلا بھی ہے  
 'بہن' کا طور حلوں میں تے پیار بے بولا  
 کوئی دیکھتا مستوں میں کہ 'دھا' دھا بھی ہے  
 دہاں اپنی جھا سہمی نگہیں ہم وفا سہمی  
 'بہن' ہم خانِ دل سے معیند ہیں اپنی دہا کے  
 'یقین' بقلمِ مہی سر مت پتک پتھر سہمی، آ' بس کر  
 یہ ممکن ہے کہیں 'ہر سرِ حرا' فرہاد کو پہنچے  
 کوئی مہداں نہ جھٹکا عشق کا فرہاد کے آگے  
 کسو بے دم نہ مارا پیشہ فولاد کے آگے  
 مجھے ہنسر چمن ہے مروت یہ صہاد کیا حائے  
 حو گد رے سر پر مقدولوں کے 'سم حلا' کیا حائے  
 بہن ممکن کہ ہم کعبے کو حاویں چہور دستِ حامہ  
 کرے واعظ ہمیں ارشاد حیدر اس کا حی چاہے  
 ارے صہاد! اس بے داد پر بے داد کیا کھچے  
 شکارِ بانواں مجھ سے کے تئیں آراں کیا کھچے

\*یہ قول ہمارے پاس کے دیوان میں نہیں ہے - + (ن) پر ایہ کو -



ہاشمی جو رہے چھپنا ، معشوق کے کام آوے  
 کہا لطیف ہے حل جانا ، پڑوائے کو کہا کہہئے  
 دل چھوڑ گیا ہم کو دلدار سےں دو دج کہا  
 اپنے نے کہا نہ کچھہد ، مدگا ہے کو کہا کہہئے  
 صبحرا میں ، بہنوں ، آہو کہا حضور سے دہر ہے ہیں  
 ہر دوسرے ، کہئے دو ، وبرا ہے کو کہا کہہئے  
 یہ لکھت جس نے اپنے ہمار میں دائی ہو ، سو جا ہے  
 شے میں گا لہاں کہا ہے کی اور پھولا دلا ہے کی  
 دھکے اس آت و تاب میں ، سہمی میں : اس کا  
 تھلک جس طرح ہو دی ہے ، یہیں ، مودی کے دالے کی  
 سارے ہی جاتے ہیں اب سے کوہ کی سے سر چرے  
 حسرو دھچکارہ اور شہبیں دھچکا رہا کہا کرے

سو لگا ہے پڑ دھبی سہمی جس کی انہی بہنیں  
 دھڑ رہا ہے سے سے معشوقوں کے بہہ بہنا ہنور  
 دلدل میں کموں کہ گردنار نہ ہوں اس سہج کی  
 دایہ میں اس طرح پھرنا ہے یہ صفا کہ دس  
 دن حدوں کے آن پھلچے ہو سہاراں الوداع  
 وصل گل بردیک آئی ہے گزیدناں الوداع  
 مہکے سے صفی مکہ کا کہا ہے ، کہا کریں  
 دودھ ہم سے ہو گیا اے سے پڑ سناں الوداع  
 جس میں ساج ہل جادی ہے چیسے گل کے کھانے سے  
 لپک جا رہا ہے دم لہجے برا کمت اس کو کہتے ہیں

اُنہوں کی مہربان معشور میں خاکسدر ہمدانی ہیں  
 حلقے میں ہم بھٹ ہاتھوں میں اس سرو حرماں کے  
 اگر دعویٰ نہ کرتا کسی کا نہ نام کہوں ہوتا  
 رہا ہوں میں معذرت سالام کے ڈالا ہے زبان دو بے  
 ننگولا بھی ہمدانی خاک بھٹی اٹھ رہیں سکھا  
 ہمیں یوں کردہا پا مال اے سرو رواں دو بے  
 خطا ہے معصیت نہ کر یار کو دیبا و دھنوں کو  
 ہمارا ہم بے یو چھو ' کو ہن کی کوہن حائے  
 سوزہ پاتے ہیں نکلا بے میں اس کے اور مت یو چھو  
 چھائے ' کی انوں کی وجہ وہ شہریں دھن حائے  
 مسافر ہو کے آئے ہیں جہاں میں بس یہ وحشت ہے  
 دیامت دہی اگر ہم اس حرا بے میں وطن کرے  
 شروع عمر میں ہم معتقد ہیں شب و ہاموں کے  
 ننگولے کی طرح حاروت کش ہیں قدر متحدوں کے  
 ہمیں مار سداہ زلف کے کاتے میں کہا ہو وے  
 کدھم انکا مسر میں مارے ہیں حال لب کی افہوں کے  
 حسارت ہے ' پتھیں ' سر کار کی ایما سبھ مت کر  
 نہ کر ان موندوں میں جھوں صدف اپنا دھن حائی  
 داندروں کا شاد رکھنا اس کو حب منظور ہے  
 دل کو ان کے واسطے کہوں معیت صنگوں کپھٹے

ہمیں توڑنے سے اُنکا مس دریا راہد کہ طاہر رہ  
 خدا امسا سیم کب ایسے دندوں پر روا رکھے  
 ہمیں سوہی ہمیں گاہیاں، حماطر طغائن پر پریاں یہ  
 کہو مکتوں کو بچھہ نہ حمانہ رکتھہر دہراں ہے  
 اُس دو ناصح کے دُشمن سمیے دو مہرا چاک مہرا  
 بار دار اس ضد میں کر ڈالوں گریباں دو سہی  
 لوگ نظروں میں نہوں لائے ہمیں دہراؤں کے قُتوں  
 اشک حوں سہیں باغ کُتالوں مہراں دو سہی

اُس استعار آندار ادمتات نمود؟ دمع عالی حان و میو  
 مکتھہر دہی 'میر' ادا —

ہے دے داغ سے نہ سہیے سرداں مہرا  
 آسا و رنگ آگ سے رکھا ہے گلسماں مہرا  
 ہم کے ہادوں نہ رہا کچھہ بھی دعو کے قابل  
 جس کہ سو بار ہرا چاک گریباں مہرا  
 رو اگر نہ بکتھے اُس کو بھی دو کچھہ مہرا  
 اُنہیے سے بھی گما کھا دل چھراں مہرا

نہ مریسا میں اگر صدقے نہرے حمانے کے کام آسا  
 گریساں ہار کا تھسا، دالیاں دھانے کے کام آسا  
 دتاں حوں کرے مہرا سب لگے آپس میں یہ کہلے  
 یہ کافر حمو دا رھتا تو نہت حانے کے کام آسا  
 آزادی اس ہوائے مسست حاک مہکشاں ناحق  
 عمار اُن کا اگر دھتا نو پھسا نے کے کام آسا

'بیٹھیں' چمن میں کچھ اس کا سہم نہیں معلوم  
 کہ دلدلوں کا دو ہلکا سا اب کے سال نہیں  
 بہار ائی ہے ہم کو کد کھے گا دامن دیکھوں  
 چمن میں دھلے پارے کا سارا آشیان دیکھوں  
 اُٹھا اُس میں میں اے رادھا گھونگھٹ کے آنچل کو  
 بوجھ میں ہے ہم بھی تک تک نہ گل کی شاں دیکھوں  
 ہے ہشموں میں 'یقین' سب کچھ وادیں درن نہیں  
 بھر کے دل روا رکھئے' نہ چشم گویاں دھر کہاں  
 صدیے حلقا ہے مرا ہی نال نال اُردو ہے  
 دیکھتا ہوں حب ہی راہ پریشاں کے تہیوں  
 کوئی دن اور کرے دیو حلوں معکو بہاراں میں  
 عین سہتے ہو اُس کو کہا رکھا ہے اُس کے ریمیں میں  
 کوئی نہ چاند سا مدہ چھو کر 'عاسی' ہو سعلیے کا  
 گذر انہیں پرستی سے یہ پروا لے سے کہہ دے  
 کہا ہوگا نہ دوں کہا دار دی گاہوں میں رادوں کو  
 نئی نقصہ میں نے بھی نہیں کی اے عسس چپ رہ  
 مہرے رونے لے فرا حظ ک دیا حلائی سے سحر  
 کھمکت ہو جاتے ہیں حیسے میلند برسئے سے ہرے  
 مایے جس کو بہر سا رقص اُس کا خدا حافظ  
 زلیخا نیک کر کر ہی نہ یوسف کو دو کہا کرنی  
 محبت کا جو دادا ہے 'معجب' آداب ہیں اُس کے  
 کہ چوں چوں ہمارے دیوے گاہاں 'عاشق' دعا دیوے

ط! اُس جس کے سہلے کے آگے اب ہو حادا  
 دھلے گر دیکھنا دونا دیکھل "مات ہو حادا  
 کسی کی حالتِ فانی نے اس کی دہاس کے حق میں  
 کٹی رحم اور اگر اگلے نو دل بھرا ہے ہو حادا  
 اتر حوٹان فلدیو ریس کی گاہوں میں نہ دیکھنا  
 کہ ہو گردا بھا اسک ہوں سو وہاں غائب ہو حادا  
 اگر بھکو رکھنا دیکھنی سب کچھ نہر حانی  
 دما "ما کہانی کا اس کو حوا ب ہو حادا  
 "سہیں" سور و گداز اپنے کو گد اظہا، گردا میں  
 حاد | شاہد کہ افس کا بھی زمرہ آت ہو حادا  
 سور سلطنت سے آستان ہمار بہر تھا  
 ہمیں طل ہما سے ساتھ دیوار بہتر تھا  
 ہمیں نے ہر سے کچھ وصل میں دھڑکے بہت دیکھے  
 ہمارے حق میں اس راحت سے وہ آزاد بہتر تھا  
 نہ ہو جو سر سے مہرے دور طل عاصمت قم کا  
 نہ پڑیو داع پر میڈے الہی سایہ مرہم کا  
 شکوہ جس سے آنسو ہمارے سوکھ جاتے تھے  
 "سہیں" سورج کے آگے کب اتر رہتا ہے شلم کا  
 قہقہہ آنکھوں سے اتر کر دل نہ کرنا شور کھا کرنا  
 یہ سہشہ طاق سے گر کر نہ ہونا چور، کیا کرنا  
 یہیں اتر سکتی کسو افسوں سے کالے کی لہر  
 کھونکے نکلے سر سے اُس رلف پریشاں کی ہوا

یہ کواہ طور سروسہ ہو گیا سارا ہی، کہا کہ پتے  
کوئی دھڑ بھی نہ رہا، تو دیوانے کے کام آقا  
ٹہا گھیراں 'پتے' لے عشق کا آدس کدہ مارا  
کوئی نہ معلوم جو صبح رہا تو دیوانے کے کام آقا  
ہمیشہ کہہ رہا ہوں اسکا جو ہی نا، سرکاں تو  
اگر روئے کو پیرے دیکھنا منصور رو دیا  
مٹھے گر حق فعالیت کار فرماے جہاں کرنا  
ندوں کو میں پرور ایں بے کسوں پر مہر ناں کرنا  
اگر مرکز نہ میں اُس شوق کی خاطر نشان کرنا  
حدا خانے وفا میری کے حق میں کہا گماں کرنا  
حدا دیا مٹھے گر ہر سامانی حدائی کی  
تو میں اں معلوں کو گلستوں کا داعیاں کرنا  
میں معلوم اب کے سال منکایے نہ کہا گذرا  
ہمارے دودہ کرے سمیٹتی رہتا ہے یہ کہا گذرا  
برہمن سر کو ایسے پرستہما رہا دیر کے آگے  
حدا حالے قوی صورت سے نہ جاے نہ دیا گذرا  
حدا لڑکوں کی برحا، پر عصب ہے ادلی ہشیاری  
نہ پوچھا یہ کہہو تو بے کہ دیوانے نہ کہا گذرا  
ہیں زحم مرے کاری، اس سہجے سے کیا ہوگا  
اب مرنا ہی مہر ہے، اس حلقے سے کیا ہوگا  
کہتے ہیں کہ تسکیریں آٹھیلے کو آدمی ہیں  
دل سے نہ ہوا جو کام، آٹھیلے سے کیا ہوگا

لگے گا ہاں پتھر اس طرح کی مٹی ماحول سے  
 پڑے دائروں پر سر نہ چہرے کوہ کی اپنا  
 'پہیں' اسی کے در دریا کی مٹیوں کو کہا چاہے  
 صدف کی طرح دھولے آب گو ہر سے دھن اپنا

یہ مہرباں جو سرو کی مٹی ہو نہیں، مگر  
 دنیا میں اور کوئی سجدہ چوڑا نہ دھا  
 اس دگر مری لہو میں نہ دل راز نہ دھا  
 حب خدا کو دے پانوں سے سرو کار نہ دھا  
 حسن کا عشق زلف کاسنی کچھ چل نہ سکا  
 وردہ وہ پاک گھر قابل بار بار نہ دھا  
 دل میں زلف کے جو حلیت کی ہوا کی ہے ہوس  
 کوچہ بہار میں کھا سادہ دیوار نہ دھا  
 اس حوروں سرشک خاک سے سکا نہیں ہوں اتھ  
 آگے میں دل کی آنکھ سے اٹھا گرا نہ دھا  
 جو کچھ کہیں لے نہ سکو 'پہیں' ہے سرا دری  
 ملکہ جو دو دیاں کا ہوا 'کھا خدا نہ دھا  
 کہوں میں کہو نہ نہ صبح دہار نہ سکو کہ آج  
 جس میں دو جو نہ دھا گل کے مٹہ پہ نور نہ دھا  
 حریف مٹھ سے اٹھ کر عیب ہوا واعط  
 کہ میں دو مست دھا اس کو بھی کھا شعور نہ دھا  
 روک دھیرے سرو کی ہوئی ہے جو ہم اس سے نہ چھ  
 عالم یا لا سے آدا ہے چلا گویا ادب

وہ آبِ ہوشیہ فرمادہ ایسے حوٹوں میں گر ملا سکتا  
اس آب و رنگ سے کب دھنس سہریں کو دیا سکتا  
اجل نے کوہ کن کی، حوٹ دکھائی شرم حسرو کی  
وگرنہ اُس کے سنگِ زور کو یہ کب اُٹھا سکتا

یہ دل ایسا حراف کوچہ و بازار کہوں ہوتا  
اگر ملتا نہ ایسا گلِ دھان سے حوٹ کہوں ہوتا  
دوبی القاب سے میرا حوس بہن آدا معصیہ ورنہ  
یہ ایسا کار آسان اس دگر دشوار کہوں ہوتا  
کسو کا ہو کدھو دکھا کرو دل، تم کو لازم ہے  
وگرنہ دلرباؤں کا لقب دلدار کہوں ہوتا

گرا میں آنکھ سے دھری، جہاں کے ہاب کھا آیا  
معصیہ پٹکا رمن پر، آسمان کے ہاب کھا آیا  
مرے ان انسوں نے کھو دیا نورِ بصر میرا  
یہ یوسف بھلج کر، اس کارواں کے ہاب کھا آیا  
نہ کہتی رازِ دل تو ادنی رسوائی ملا سہتے  
دھمکت کر کے معصو اُس رن کے ہاب کھا آیا

دلبروں کے معس پیا میں ہے صدف کا سا اثر  
جو مرا آنسو گرا اُس میں سو گوہر ہو گیا  
آنکھ سے نکلے یہ آنسو کا حدِ حافظِ بقیہوں،  
گھر سے باہر جو گھا لڑکا سو اندر ہو گیا



دنگ سے پہاڑی کے شوہر نے دیکھ کر اُدھر لہلہ کر  
 دیکھ کے ان باتوں سے رنج کوئی اتھا وہ کس طرح  
 مرے نہ چاک کر ہمارے ہے وہ گستاخ  
 نہ میرے رحم ہے مرنے کی آرزو گستاخ  
 کون دیکھے فارسی دیکھ کر 'بہن' بہن  
 میرے شاعر کون ہے اس مصدقہ موروں کی داد  
 بوجھتا ہے خوف کدھمت ہمارے کی 'بہن'  
 اس نگاہ مسست لہنا ہے مہکتا ہے کا خط  
 رشک میری دل دہائی کا دس کھائی ہے سمع  
 دیکھ کر میرے حسن کے سعلے کو حل کھائی ہے سمع  
 اس ہوا میں رسم اور سائی کہ بے خام شہزاد  
 دیکھ کر چھائی میری آئی ہے ناراں کی طرف  
 واضح ہے مہکتا ہم نے کہا نیر مسار حقیقت!  
 سو بار بھٹ چکا ہے گدیوں ہزار حقیقت  
 مرنے کرنا ہے اپنے حسن کے سعلے کی گرمی سے  
 نوا ہے گل سے دھبی نہ دلیر حور شہید رو نازک  
 دنگ سے لاگی ہے نوا لے کے حقیقتی دن کو آگ  
 لگیو اے دابوس اسی میرے نعران کو آگ  
 فصل گل آئی ہے لہلہ! آسپاں کا کدھٹاخ  
 لگ آئیے گی اب کوئی دن بھج اس گیس کو آگ  
 چل 'بہن' بہن بہن ہے اسی حل مرے کی طرح  
 کھا ہی پھولی ہے پلاس اور لگ دھبی ہے دن کو آگ



دلدلیں دہم چلی جانی تہی ناہوں کی طرف  
 کچھہ دو اُڑی سی سلی بے گل ے آے کی ہر  
 دوع دیکھہ مت کہہ نا اُہدی کے تھن 'دس کر  
 حوات بلخ سب دے دیکھہ کو اے شہریں دہن 'دس کر  
 پھٹک کر حتی بکل حواتے کا بدل کی طرح مدہرا  
 کھلا بند گردناں کو نہ رکھہ اے گل بدن 'دس کر  
 کھا مری مرگن در کے اندر ے دالا ہے شور  
 آج نادل بے طرح اُمتدے تھن ے برسوں کے دور  
 حال دورے ملہ کا لہا ہے مری دل کو حرا  
 اس نگر تھن چاندنی راندوں کو بھی دتے تھن چور

دہر ہم دروں دہن دیکھہ پدج دس سی دارک و ار  
 نصہن مصوع نقین افکار خود می پندارد، اگرچہ ان فانیات  
 و لیا ف کو کہ در حر گتہ سہن سہنکاں دواتوں ان معنی پڑوہ  
 دسند اندکی بدوہج اندکہ ہر کہ پئے دیکان گروہ و  
 راہ اسب اسار گردن 'دہن اسب کہ رفہ رفہ دہن اناس  
 مدہرگتہ ساں اراں ہا حواہد ہون - دیکھہ این اسب' دیکھہ —

اب شہسی ے اُس کی مٹی سب کدا دالا ہے شور  
 بے اندھاری رات اور بھلی بھی چمکی ہے کی زور  
 دس دم اب دہنیں لیتو، ملہ کے اوپر سے شہاب  
 اس طرح کے سانپ بھی طالم کوئی دیتا ہے چھوڑ  
 عاشقی نے کسویں دوسوں جہاں میں نامور  
 مہ گتہ ہد نہ محفہ س د لاکھ کہ

قد برا از دربرم رکھتا ہے لبتک جھوں شاح گل  
 داد کے صدمے سے جانا ہے لبتک جھوں شاح گل  
 ہمار موت پہن کر اے ہمارے کہ دارک وہ ہمار  
 دوحہ سے دھولوں کے کھانا ہے لبتک جھوں شاح گل  
 موشکا ہوں بس نہ جی میں مچھہ دوالے کے 'بٹھیں' ا  
 وے جمانی ہات جالے میں کھٹک جھوں شاح گل  
 پڑ گئی دل میں 'ہرے سرسبز فرمالے میں دھوم  
 مانع میں سچسی ہے خدسی فصل گل آئے میں دھوم  
 دیدی آنکھوں کے بسے نے اس طرح سارا ہے جوش  
 قالکے ہیں جس طرح دی سمت مچھالے میں دھوم  
 اور خدسے سمت کو سورس میں لاوے بل کے نہج  
 مچ گئی یک بار اُن بالور کے کھل جانے میں دھوم  
 چاک کو قالا ہے ادا بولے سپینا بھی 'بٹھیں'

پہاڑ نا ہے اس طرح کوئی گریہاں الہیاد  
 اب جو اُڑ رہتے ہیں دھس کے نام پر مقدور نہیں  
 حیف ہم آگے نہ دوحہ اپنے مال دہر کی قدر  
 شاح گل کو سرج حوں سمسہر کر ہی ہے ہمار  
 وتل میں بدل کے کب دھسہر کر ہی ہے ہمار  
 یہ رہیں سہلاب سے ہوئی نہیں ہے چاک چاک  
 دشت کی چھائی دھتی ہے سن کے دیوالے کا شور  
 دل ہمیں کہہ کر چلا دھا اپنے جانے کی حد  
 پھر نہ دی ہم کو کسو نے اُس دوالے کی حد

جس طرح سے تھوکتے ہیں لوگ، خاطر ہمارے شان  
 ان طرح دھنا ہے مٹکو ہاں مستزوں کا نلاں  
 درے سہم سے مرزا ہی نہ کچھہہ دھوکہ دیا نہیں  
 حوشی سے بدل دی کرنا ہے ہاں مستزوں رقص  
 وصل حاتی ہے 'پیسے' اور باعدان سے ایک بار  
 کوئی کرنا نہیں ہمارے ناع مدی حانی کی عاص  
 بہت حد کے واسطے کر دلداران سے احدلاط  
 کمر ہے حق میں سلساں کے وٹان سے احدلاط  
 کعبے بھی ہم گئے، نہ گدا دو نٹان کا عشق  
 اس درد کی حد کے بھی گھر میں دوا نہیں  
 دودی اس سلسا عشق کے اب کم ہیں 'پیسے'  
 دل آزاد بہت، ہاں گرفتار کہاں  
 دو کون دل ہے جہاں حلوہ کر وو بور بہن  
 اُس آفتاب کا کس درے میں ظہور بہن  
 کوئی ستار حد لو کہ بے سک ہے ہمار  
 جس کے بیچ دوانوں کا اب کے شور بہن  
مٹکو اب سہر و ساشے سے سلسائی بہن  
بکھ من اے بور بہر کچھہ مستہ کو بھلائی بہن  
من پیسے کے ناع میں حاکر بمان بہتے ہیں سب  
سہر گل میں حی بہن لکنا وو سودائی بہن  
 گالی بھی پی گئے ہیں، ماریں بھی کھائیاں ہیں  
 کیا کرنا تری حقائیں ہم نے آتھائیاں ہیں

چور اپنے یہ سبھی نصیب رکھتے ہیں روا  
 واردا ہوں ہی میں اس پر جو ہے سدرے دل کا چور  
 اب 'بیتیں' کی یاد میں 'صاحب' مگر رونا ہے ابر  
 کو کسی میں کہ میاں اور شور دو کرتے ہیں شور  
 گریباں پھاڑتے ہیں دیکھہ حوٹاں چس کہو دگر  
 نہ کہتے حاک واضح اس ہوا میں پھر میں کہو دگر (نہیں)  
 درد مندوں کے دو گدتا ہے عجب حوں کا دناں  
 مڑ رہے ہیں آپ ہی اُن نا نوانوں کو نہ چھڑ  
 حوش دہیں آتا ہے نہ مستوں میں صبرا ہدور  
 اں ہوالوں سے ہمارا ہی نہیں لگتا ہدور  
 آگے لمبوں کے ہو نہ سنا خط یار سحر  
 ہوتا ہے کب سراب کے آگے ہمار سحر  
 بعد مرنے کے بھی ہوں گور مڑیں ہم ناک ہنو،  
 گرد پھرتے ہیں سری حاک کے اولاک ہنو  
 آپ سے ہم نے مقرر کی ہے اپنی حاک قفس  
 درد تک پھڑکیں دو ہوجاوے نہ و والا قفس  
 دو نہ دھا بیتیں 'ا' درد دوا نہ ہوتا  
 آج اس طرح کا دیکھا ہے دیزاں کہ نس  
 سور میں دیکھہ مٹھ یار چھٹک کر دولا  
 کیا سری طرح سے مرنا ہے یہ ہمار کہ نس

اُس دج صاف کے آگے نہ دکھو اُنہ  
 میں مکدر ہوں مجھے اور مکدر نہ کرو  
 اے کے دل دے ہو نام نہکھ کے ساروں کا گناہ  
جاں و دل دینے میں کہتا ہے اُن نہکاروں کا گناہ  
 کروں میں کہونکہ وہی رات سے چھوٹے کی دندہ میں  
 بڑی ہیں مری ہو اُنکے مت میں جسوں شادہ دیکھیں  
 جب دیکھتا ہوں دلہا دیکھو سچے چس میں  
 کس کس طرح کی نادیں اُنی ہوں مری ہوں میں  
 اُتھہ گہا کہتے ہمیں دیوانا ' یعنی ' عالم سے ہاے  
 اُن نے کیا آزاد کر رکھا تھا ویرا لے کے نہیں  
 ہاے مہرا ہاے مہر دیکھو کہ حب گل کی طرح  
 خاک ہی کرتے میں ہے مری گریہاں کی پھیں  
 کرنا ہے کوئی بارو اُس وقت میں دندہ میں  
 مریا ہے بہ دیوانہ ' اب کہول در دیکھیں  
 عمر احر ہے جسوں کولوں پہاراں پھر کہاں  
 ہاے مت دیکھو مریا یارو گریہاں پھر کہاں  
 بار کے ہی کو نہ دے سرو سے بندہ ' یقین ' ا  
 سو کسی میں ہو مسلم ہے نہ طائر نہیں  
 ' نہیں ' سارا گہا حم محبت پر رہے طالع  
 شہادت اِس کو کہتے ہیں ' سعاد اِس کو کہتے ہیں

شکوہ جدا ہے یار نبی کرنا وفا نہیں  
 بندوں کا امراض جدا ہے روا نہیں  
 حور و جدا کی ان سے معصیت نہ کر 'بغی' ا  
 ے سبکدہل میں ہوں نہ' آخر جدا نہیں  
 نامت و جدا سے نہ رہے مسکے سر ما دا ہے سرو  
 دیکھ کر بھگو رہیں کے بہج گڑھا ہے سرو  
 اسپر افس کی نا امیدی در نظر کیجھو  
 بہار آوے تو اے صباں مت ہم کو حذر کیجھو  
 کیا سبکدہ 'بغی' نے دیکھ کر اس متحارب ابرو کو  
 نہ میں نہ رہا مسکے میں نہکالے سے کہہ دیکھو  
 گہر کھولو نہ رات یار کی 'شائے کو مت چھوڑو  
 چھوڑو مت دل کی دھندل' ایسے دیوے کو مت چھوڑو  
 کوئی متھہ سے نہ ہوگو' مسکے سروے کا دیکھتا ہوں  
 خلافت حور کشی کی دے گیا ہے کوہ کن متھو  
 کھڑا ہے سرو بہت میں بنا کے جدا ہو  
 حور یار پر دے سے نکالے تو کہا دماشا ہو  
 جدا کرے کہ کہوں حق شتاب نامت ہو  
 مت امیحاں وفا میں 'یقین' کے نہر کرو  
 عشق میں نا اہ نہ چاہو کہ سنا ہم نے نہیں  
 عدل و انصاف کا اس ملک میں دستور کدو



کہا دل ہے اگر سداۓ کہ ہمارے ہر دور -  
 ہے طور ہے کہا کام ہر دہرے ہر دور

اگر ہمارے گلی دہری، دو دہل گئے ہمارے ہولے  
 دریا جس دم دیکھ، دریا اشہاں ہولے  
 چھتے ہم رنگی کی ہر سے اور داد کو دہرے  
 وہ دہرے ہمارا حوں دہا د کو دہرے

ہمارا اٹی، دہرے دہرے ہمارا ہمارے ہمارے  
 کس جسرت کی وے راہیں گئے وے دن مصدب کے  
 دہرے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے  
 دہرے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے  
 دہرے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے  
 دہرے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے  
 دہرے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے  
 دہرے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے

دہرے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے  
 دہرے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے

دہرے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے  
 دہرے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے

دہرے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے  
 دہرے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے

کیا فرہاد نے جو کچھ مستحب اس کو کہے ہیں  
 دیا ہی باب کے کہے میں میں اس کو دیا ہے  
 یہ بہت عشق سے محروم درد و فاج ہیں  
 ہزار سگر دم سے اک ہے چراغ ہیں  
 دلا ہے عشق سے کتنے چھوٹے کی راہ ہیں  
 دھیر مکدہ بار و کہیں نماہ ہیں  
 عاشقوں در حار کرے سہیں دیں، ا وہ جو درو  
 کچھ ہیں والدہ ان ہے احباب اروں کا گناہ  
 ہمارا اٹنی ہے ہمیں درا حکم ہے اے نماہ مع کہے  
 چوں میں دہے ناوے کا ہمارا اشماں سج کہے  
 کچھ عمر ہیں ماوی ماوی دو شتاب آ حما  
دروا ہوں چھلک حارے ندیر ہے پہما نہ  
 عشق کے بھی کار حالے کی عدالت دیکھ لی  
نوالہوس چھوڑیں میں ہم اے مستحب واہ واہ  
 حب ہوا معتشوق عاشق، دلبر ناٹنی کما کرے  
نزدگی سے حلیے کوئی دو حدائی درا کرے  
 عشق میں ملتی ہیں راحت سگر خموں کو ہیں  
حان شہزین دیکھئے، ب حواف شہزین کھٹئے ہے  
حما دلداراں پر صدر کرنا ہی مستاسب ہے  
پتہ پس، ا دعوی وفا کا کر کے اس فرمان کنا کدھئے

’یٹنڈس‘ رہتا ہوں میں ہے‘ دیکھ دو عالم میں نہیں چھلپیں  
تک ایک چھوٹے‘ یہ دیکھو انہی دھوہ میں مچھتا دیو ہے

نہ دے دربار حاکم اسدیاں کو عسکریہاں کے  
منا یہ بھی ہوا حواہوں میں ہیں آسہ گلسدیاں کے  
مرے آنسو بھی مہارے صعب کے اس چل نہیں سکے  
کہا ہے عسکریہاں مستکو ہمارے ایسا بادواں دو ہے

نظر آدا نہیں ثابت گریہاں ایک صبحے کا  
چمن پر ہم ستم کرتا ہے اے داد صدا کوئی ا

شب ہفتراں کی وحشت کو‘ تو اے بیدرد کیا جانے  
حو دس ہرے ہیں رانوں کو مستھے دیری نہ جانے

گریہاں چاک کرنے سے کسو کے نستکو کہا ناصح  
ہمارے ہاب حابوں اور ہمارا بھرہں جانے

اگر دیتے ہو دل کی داد حقدا اس کا حق ہا  
ہو کرنے دو اسے دیریاں حقدا اس کا حق چاہے

نہیں کوئی کہ احمد اس کے ہم دک دادعا لاوے  
کیا ہے دل اب اس کو دیکھئے ب دک حقدا لاوے

’یہیں‘ بے حابہ میں کرنا ہوں بے مددی‘ کہ کرنا ہوں  
مستمت پہچ لگ حاوے کہوں دک شکریہاں

بہار آئی ہے کیسا چاک حدب دوہ کرے  
جو اب ہم جوتے ہوتے دو کنا دیوانہ کرے

پیار کب دل کی حیرانگاہ نہ نظر درنا ہے  
 کون اس کو جس میں حیر و غرور گہوار کسوتا ہے  
 درجہوں سے نہ دے دستا ہ اس وقت کو نہیں، ہو کر  
 وہ اتکھیلی سے چاند کی طرح نمدنساں کیا جائے  
 اگر ریتھیر میرے دباؤں میں قہا کی دو کہا ہوتا  
 ہمارا آئے در، میرا ہاتھ ہے اور یہ گہریاں ہے  
 کئی بہ کہہ کر آئے سے حیراں کے دستہ بدل  
 پھر ان آنکھوں پر کہو نہ کہہ سکتے کا چمن حالی  
 دعا مستوں کی کہہ نہیں 'دقتیں'، 'نامہ رکھتی ہے  
 الہی سیرہ چھتا ہے چہاں میں ناک ہو جائے  
 اس طرح روئے، میں آنکھوں کا خدا حافظ 'یقہیں'، ا  
 دیکھتے یہ حیرماں اس روئے، تو بے یا درے  
 یہ کون تھہ ہے سخن ا حاک میں ملائے گا  
 کسو کا دل کچھ ہی ناڑوں ناسے ملا بھی ہے  
 اگر مواد جاوے خاک سدری، کیا تعجب ہے  
 ملک حب حرج میں ادا ہے دہرے دور داماں سے  
 نہیں ہے حام سے بن کچھ ہمارا حور نہا ساقی  
 اس آب زندگی سے اپنے ماردوں کو حل سامی  
 حوسر پاؤں پہ رکھ دیکھتے دو حوش ہوویں دماں ہم سے  
 ولہکن ہاے ہو سکتی ہے یہ حراب کہاں ہم سے

ان دربردار حوائیوں نے کہا پدر منہ سے  
 گردہا صدف سے سجوں سادہ رہیں گے منہ سے  
 ناصح اس کے سوزوں مرگن سے کھلتیوں کھولنے ہاتھ  
 رحیم کو تانکے نہ دے اے دو گھاپل کہا کرے  
 مستحب کے سوزوں کو کب ہر ایک پدر و حواں سے  
 حو اندراہدیم ہو، آئیں کدے کو گلستان سے  
 کرے رہیں اے سال دکھا مدد سے  
 اس پہنچ سے نہاں کے نکالے جدا سے  
 احل نہ چھوڑے گی آخر دعائیں کو لارم ہے  
 کہ اے سر کو درے ناؤں پر نثار کرے  
 'یقیناً' احادا رہا گزریں لوگوں کے سب جانے دے  
 کوئی اس بے سروں دل کو اے پاس کہا رکھ  
 چھا و شرم سے کہوں کر کوئی حذر نہ کرے  
 ادب سے بھہرے یہ کوئی کب دلک نظر نہ کرے  
 حق منہ سے باطل اشما نہ کرے  
 میں رہوں سے پھروں جدا نہ کرے  
 دریا حورشدی سا منہ دیکھ کر پھولوں کی جاں لہرے  
 دریا قد چھو کے باد آوے نہ سرو گلستان لہرے  
 دو بلبل کھونکہ ہووے حار و حسن سے مستملط جس کا  
 نسیم گل سے بارے ناز کی کے آسپاں لہرے  
 زبان فولاد کی ہو، تب حواں کوہ کی دیوے  
 ستم کرنا اگر پرویز کو عشق امنکھاں کوفا

مہمانیے میں وفا کے حق یہ سنا ہووے  
 کہو کسکو ہے کوئی دلوں کو آسنا ہووے  
 مہمانیوں میں مست ادنا بھی کس کو گوندہ مالوں کو  
 تک ایک تعمیلی دو کردے حاج زبیر اس دوائے کی  
 زبیر ہیں مالوں کی دھندل جانے کو کیا کہئے  
 کیا کام کیا دل ہے دیوائے کو کیا کہئے

سررا' رفیع السوڈا' و عبدالعزیز 'باباں' مصرع آخر اس نیم  
 را کہ گشتب' مکتوب بطور درجہ دہد کردہ و خوب گشتہ  
 چنانچہ از بند و سحر و دہر در سہر اسہار مہر ارد' صاحب  
 اظہار دست —

دیکھ دو دینا ہے کروں نکتہ بھی حیدراں تو سہی  
 باعداں اب کے احارے لوں گلستان تو سہی  
 ایسے بندوں کو خاکِ دافع کرتے ہیں 'یقیناً'  
 ان دماں کی ضد سے ہو جاؤں سلسلہ تو سہی  
 موعے ہم فصلِ گل آئے سے آگے ہی' خدا جانے  
 کہ کہا کیا شوخیاں ہم سب بے ظالم ہوا کردی  
 دل روشن کے نمن لکھی ہے کب طلسمِ نظارے کی  
 صفا میں آئیے کی کب حلیل آتا ہے صورت سے  
 معصیت کب آزاد کردی ہے گرفتاری مکتوب  
 حبی ہی آخر لے کے چھوڑے گی یہ دیماری مکتوب



وہ دینا عہد کی حسرت کو درمست قصہ شہر میں  
 جو میں ہونا، دکھائے شہر، جوے حقوں رواں کردا

ناچار یہ دل ادنا گہا گور میں 'مقیں'

اس حاس کا جہاں میں کوئی ندر دار نہ بھا

عاسی اور معشوق عالم کی سٹک کرے ہوں سب

دھیسے حودتواری کی طرر اور معہ سے ہم کھائے کی طرح

ہمارے درد کی دارو اگر کچھ ہے تو دارو ہے

یہ سب کچھ س کے سادی باب ہی جائے کا کھا حاصل

معتدوں کی حوش بھیمی کر تی ہے ناع محکو

کیا عہد کر گیا ہے طالم دوانہ پی میں

جو ناں 'یہیں' کو معذور اب تو رکھو کہ اس کی

لو ہو یہیں حکم میں 'آنسو' یہیں میں میں

دورارہ رنگی کو نا مصیبت اس کو کہتے ہیں

پھر اٹھنا یہ دہریوں کا قیامت اس کو کہتے ہیں

وہ گذرا ہوگا معہ سا کوئی رنگیں ناولے پی میں

گوریاں آہا ہے پھت کے گل کی طرح داس میں

یہوں سے جاتے جاتے کی حد کر گیا موحہ کر لو کہ

پہا ہو گا دوانہ سوختہ \* سا کنج گاہوں میں

وہ ناخن ابروے حوٹاں سے حوشلما تر ہے

کسو کے کام کی حس سے کوئی کرے را ہوے



کھائے چلا ہے دے مے مالہوں کے ہاں  
 دھو ہات دیکھو مے مہمان کو دلا  
 اندر ہے چہاں مے مے کہ اداس مہوں کہ ہات  
 ہے دیکھو شے مے مہمان کو دلا  
 دلا مہوں ہے مہات کی کی ترال مہتوں  
 دیکھو دلا مہوں مے مہمان کو دلا  
 اپنا ہے مہت اپنے حسن کی مے مے مہتوں مہرا  
 کہ کھانا ہے مہمان کو دلا مہتوں مہرا

نہر گو مہر مہر مہر اگر مہلوم ہے دیکھ مہتوں کا

مہت مہت دیکھو دلا مہتوں  
 کوئی مہتوں مہتوں مہتوں مہتوں

اگر آوے مہر مہر دلا مہتوں اُس مہتوں کا قارا

مہر مہتوں مہر مہر مہر مہر مہر مہر مہر مہر

مہر مہتوں مہر مہر مہر مہر مہر مہر مہر مہر

مہر مہتوں مہر مہر مہر مہر مہر مہر مہر مہر

زبان شکوہ ہے مہر مہر مہر مہر مہر مہر مہر مہر

مہر مہتوں مہر مہر مہر مہر مہر مہر مہر مہر

مہر مہتوں مہر مہر مہر مہر مہر مہر مہر مہر

مہر مہتوں مہر مہر مہر مہر مہر مہر مہر مہر

مہر مہتوں مہر مہر مہر مہر مہر مہر مہر مہر

مہر مہتوں مہر مہر مہر مہر مہر مہر مہر مہر

مہر مہتوں مہر مہر مہر مہر مہر مہر مہر مہر

مٹھھے حوش اُٹھی ہے نہ بات ایک مٹھوں مردان سے  
 کہا کہ چپے کہاں دنگ، ہاک سم کرے گردنیاں سے  
 تگ اسکا اذیت کر کرنا ہے ادنی بھی تھا کوئی  
 کرے گا نہ مہرے کسی دوج پر وفا کوئی

مصطفیٰ خان ”دکریگ“

نکاح از مہاراجاں مہاں، آنرو، اسب سروس حوش  
 مہاس دیکراں می ڈارڈ، و طمعس عالی دلاسی فراوان می  
 دہاند۔ گو دیک کہ دھن و سا داسب، و دھر کسے طریقی حسن  
 سلوک موعی می گدا سب۔ دکر دگی اہلا سب از نکاح او پپدا،  
 و حلق مٹھدی او داس ہویدا اسب اس چند گل ار گلستان  
 ہر دو بد کرے چند گلستانہ می دیکد۔

لب شہرہیں سے بے دہانوں کے بولدا دلخ کام ہے دپدا  
 ہاب اتھا حور اور حفا سے ہوں یہی گویا سلام ہے تہرا

حب سنوے گلر حان سے یار ہوا حلق کی تمہ نظر مہن حوار ہوا  
 حلق ”دکریگ“ کی ہوئی دسمں حب سنی دپدا دو ستدار ہوا

تربک ہاسق نے دنگ و نام کہیا کام اڈنا خو دھا تمام کہیا

اس قدر کہیا ہے حمایہ شہر کی نام نہی دو دم سے کہی تھے آسدا

حورن دل کا مٹھے شہر ہوا حکمر سو حید کہیا ہوا

رحمی دنگ گل نہیں شہرہان کو دلا

گلزار کی دھما دھن دھا نان کر دلا

ار یک رنگ است --

را گئے دھڑے لنگوں اے بہار میں دروہیا شورا، اس دہر بار میں

کہوں کہ، لہجہ ہے ہو دہجہ، دھڑوں ہم میں دم نہیں  
دلہاں سے دہہ دہہاری نہ گنتی سہوں کم نہیں  
کہے ہیں ہم دہار سہو گاں دہر سہوں  
'دہر سے ملو گے تو دیکھو گے ہم نہیں'

دہجہ، دلف کا ب، دل ہے گدھار نال نال  
'یک رنگ' کے سہوں میں حلاف ایک سو نہیں

دل مرا لے کے جو دہہا میں دہڑے ہو اس دہاست  
کہا سہوں 'اس کا کوئی جگہ میں حریفار نہیں'

داسانی اور حواسی کہونکہ ہو ایک جاگہ اک و داسی کہونکہ ہو

اُس پڑی پیچید کو مت استاں و جہ  
شک وہں کہوں دہڑا ہے اے دل حان دوجہ  
دہر حلا اُپر لکھو احوال دل مرا  
شاید کہو دو حانگے اُس دلدنا کے ہاں

اگرچہ اس دہب کہ گدسب مدر معہد دہی 'سپر' دہام  
'یک رنگ' دوسہ است 'اسا دہام مدر' 'مطہر' سہو عوام  
دارن، والہ اعلام --

جو کوئی توڑنا ہے عہد گل دل دلدل شکستہ کرنا ہے  
نہ کہو یہ کہ ہار حاتا ہے میرا صہر و ہزار حاتا ہے

حرف 'حق' اولی اسب 'صاحب' مہگوند کہ اس حا اصلاح  
'میر' احسن اسب 'قبل ازین دو سال اس دبب را بچندین  
تغیر سنبند ام' خدا داد کہ ار کیسب —

"حو کوئی حق کہے سومارا حائے صورت دار راستی مہنگی"

پہر گیا ہم سے ہائے وہ مہر و سرور مہری سی ہوا کی طرح

ہوا نہ راحت حائے 'مہربان حیف

مزی مصلحت کئی سب را ٹپکان حیف

نظار مصلحت ہے یہ حودم سے رہا ہے روہہ دس دوچار 'بکرنگ'

مصلحت گاہک بکرنگ ہے رنگ دہی عاشقی دہی معسری ہیں ہم

مدرنگ شمع دائم بکھو لگیں مہر سحر روتے ہرے ہم انھیں میں

اُس کو مت موحو سحر اوروں کی طرح

مصطفیٰ حان عاشق \* بکرنگ ہے

میر مصلحت دہی 'میر' دوسرہ کہ اگر شعر میں سی دود'

پیس مصرع این قسم موزوں سی کرنام —

ع مت تلوں اُس میں سمجھو آپ سا —

لہذا از خاطر دائر دہر ہم در مصرع چندین سر و —

ع کئی طرح اُس کو سحر سمجھو ولے

ع کچھ کہو درد یک ایہ اُس کے تئیں

سب سے کام سچ دیا دیکھا ہم  
 دہ سے نہیں لیتا ہے دلداروں میں دل  
 لے گئے ہے رخصتم، بے کس کتہ کتہ  
 ایک دھا عاشق کے ہم ہزاروں میں دل  
 سب طرف سے ہے دعویٰ کی مار مار  
 بوب ہے چو پڑ کی ان ہزاروں میں دل  
 اب دو بیکرو، چہو نا رہنا نہیں  
 رہتا ہے سوچ ہو ہزاروں میں دل

ابن سب را بدر مکتوب قلی، بدر و فسخ علی خان  
 در رجعت، دیکرو، دوستہ اند —

دل پر ہمیں میرے داغ دیرے عشق کے کئی  
 گلیے میں حق کے عمر میری سب گذر گئی

میر عرب الہد، نکال

ساعر عہد مکتوب ساء داکسائے دوں - احوال و اسعارس دعویٰ  
 در سعاد، ابن ابداق ار، نکال السعرا، گوشتہ دہب می دھا اند —  
 و گل داغ ایسا ہی قسم سرو گلزار ہل آئی کی قسم  
 مہر مہداں لافنی کی قسم میں دوماشق ہوں مردہ کی قسم  
 شاعروں میں ہمیں چہالی ہوں والد و مستانوں والا کی قسم

حکیم ”دوس“

بر احوال اطلاع دہسب، و از سہی عبدالولی صاحب ہم  
 انہاں استعسار در چہدرا آباد دسب دہاد این ابیات از انسب -



دواء: دواء الكوالون "دار" دواء

دوات مورافقہ اول احمد دار خان بہادر صاحب دار خانہ  
بعض سالہ آمد دعائی، حلقہ اقدس دوات صاحب القواد بہادر  
دل خان بہادر ناظم حیدر آباد دکن و شاہ و طبع دعا دارک او  
فراوان حسن خلق و تواضع ہر دم خجس کی کند خصوصاً بہ خان  
وقیر کمال سعادت ہی فرمادے چنداچھے حلقے سر گوئم  
اگرچہ حسرت طاهر میں جدا ہیں  
دل معنی میں ہیں یک یار و صاحب  
حق سمدانہ دعائی سلامت دارد و بہادر ارح عالی رسالت اس  
دو سہ ادیب زاد نا طبع والے اوست

دہار گُلشنِ حویلی چمن میں آیا ہے  
کہاں ہے جام، کہاں ہے شراب کا شمعہ  
ہمارے دل کو ناحق خونرو ہو دم چلے ہیں  
کہیں بس نکدے کے بھی درہن کو سنا ہے میں  
چمن میں رنگ ارجحان ہے پھولوں کا جھلکنا ہے  
دگرگاہ ہونست ندرے چہا ہنسی سے کہلکھاتے ہیں  
اتھکتے ان کی الفت کا ہمیں آہر کو کما ہوگا  
عشت سلکوں داؤں سے اٹھ دل کو ہم لگاتے ہیں  
حواہشوں دل کی سکنج کر ووہیں رہ جانی ہیں دہار  
سائے ہونا ہے حسب اس کے جھلکنا ہے  
گر یہاں چٹاک و مطعون چہاں، نہ دام عالم ہوں  
پڑے خاک اس طرح کے ہمارے رسوائی کے چلے ہیں  
مستحکم سے دوچھا کہو دم میں وفا ہے کہ نہیں  
میں کہا دم تو کہو دم میں حنا ہے کہ نہیں  
'دہار' سے نہیں ہو اور اُس سے یہ مینہ بھی ہا نہیں  
گر ہو آرزو دہار سے بھلا ہے کہ نہیں

صداغ حب گلہ نی - دو گل روکیا      راج سے راجہ نکل دل رو دیا  
 ہے معطر آج نکا صدرا دمام      اس راجہ او دو کوئی گل دو دیا  
 سو گدا حب سے حکایا دیا • جدھے      راجہ مدرا خاک آتھا دھا • وکدا

وسم ہولی میں ہوئے راجہ شہرک      آج وو وادل بسندی دوس ہے

لالہ کی سن کے قلند راجا چپیں حبس دہ لا  
 گل بے کہا کہ کان میں میرے دت آتھی  
 کدا گل کے نام میں دھی ہے اعتبار عیسوی  
 لالہ موٹی دتھی تھی سو سنے دھوک آتھی  
 راجہ میں کہتی دھی لالہ ہاے دے اب تک مری  
 دل حلا مہرا تب اس گل کے مہم تھدک دتی





## باب الکاف

میں کہہ رہی ”کہہ رہی“

طالب معنی رنگیں و خیالات میں اس کوھر سے  
آنداری دراواں مدارد، و سحاب طمس کوھر ناری مصائب  
می نہاد - ان چند ادبیات انہام ارادست -

ہم بادشاہ دست ہو ہم کشمیریں نہادے  
کے پور دو گئے ہم کو نازک بدن نہادے

ہو حصم گن کر مشعلچن لے کھڑے دو بھی پہوں دھتی دو شاخہ دن دے  
دلا اس مسمت نصرانی کو نازی اگازی اسطبل کی حاکم پچھازی

یہ متصدی پہوں ملتے، اگر نہاتوں سے داہوں میں  
دو کپڑوں پڑے کساتے ہیں یہ بھلیوں کر داہوں میں  
دیکھو پکڑاں والی کی سراچیں حصم کے زردو دینی ہے شاخوں

محدود حسین ”کلمہ“

کلمہ طور سہدائی، و نابل ہزار داستان چہستان معانی  
اسب - عصاے کلکس سحر سکنی می نہادے، و طبع نامدش در چشم  
وری چندیں سرمد می آراہی -

کہا میں اُس شعلہ کو کو اک دن کے حل گدا ہی دہی حلق سے  
 قفس پر ڈھوری چڑھا کے مٹھکو کہا میں دھڑ کیا کروں ہلا سے  
 زبان حراٹ کو دے دو میں نے قرار کر کر کہا کہ میں دو  
 ہر دوں قہقہہ جواب دہی کا دکا دو وسواس کر حلق سے  
 دہ واک سمیٹے ہی دو دہم کہہ حلق سے دو دو قرار کر  
 حلق کے شکوے کو دم سے کرنا دھڑ دھا دہ دہی ودا دہ  
 خوشی میں دایا حساس کو میں نے کہا کہ صاحب بھلا سمیٹو دو  
 دو درن دل کو دہ کہئے دم سے دو کب داک دھتھئے حلق سے  
 دم نے میرے ، کھن کو سن ، من کہا کہ ادا دہ مضطرب ہو  
 دو امداد کو نہیں سمجھتا دو کہا حذر ہوئی ادہیا سے  
 یہ راہوں مسئلہ ہوں اسی راہوں میں کہوں کم کو اتھا ہے میں نے  
 اگر دو واقف نہیں ہے حلق دوچھہ 'یار' حلق سے دو مدد سے  
 یہ عشق کا پختہ سب سے پیارا ہے اس میں آنے کا فائدہ دہا  
 خوشی میں دھتھا دھو دو اپنی دھتھے حلق سے دہا حلق سے

موسم ہولی میں ہوئے ہیں شہسید

آج دو دال دسنتی دوس میں

—————

دلہل کی من نے دلت دماں چھیں چھیں دہ لا

گل نے کہا کہ کان میں میرے ترک اُتھی

کہا گل کے نام میں بھی ہے اعتزاز مہسوی

دلہل موے پڑی تھی سو سنے پھڑک اُتھی

داع میں کہتی تھی دلہل ہاے دے اب تک پڑی

دل حلا مہرا دم اس گل کے دہیں تھلک پڑی

میر میں بھی لگے مہمرا، گہرا ایسے دکھم

۱۰ کہوں، روت دل اڑتا ہے کسی کو سونہرا

کہا ہوا دل سے گڑا کھولی سندھ سر کا تو یہ گڑا ہے کہا

لگا جب میر سہمی ہم طلی ہوئے دو مہمان کس

وہ ایسے ہاتھ دھوندا تھا، میں ایسے ہاتھ ملدا تھا

شکاف ایسے رخ کا جو دوں نار کر دا

دو گلی ایسی خونہی پہ کہا نار کر دا

وفا کا ہوں پر نسہ، نہیں ہوتے بدعترا

چلا جا دا جنگل کو پروار کر دا

دشمن مست دل کا مست پوچھو، یہ مستوں

کہیں اُس طرف ویراے کے ہو گا

بہ کچھ برا ہوا پروا کا، نہ شہزادوں کا

فرے ہی سر پر اے قرہاں جو ہوا سو ہوا

کہا رقیب پردہ دار کے آج میں ماری ہے مہج

حلقہ در کی سٹاکھ سے اسے بھڑوں کہا

میں رانکب سے قبرے نہیں ترے کا رہیب

کر دل میں ہے دو مستکو بھی لہکار دیکھنا

ہر نار پھنج زلف کے عالم کی جان ہے

کوہا نہ اڑدھا تھا کہ سب کو نکل گیا

قدمان اُس اکثر کے عصب یہ سوز ہے

آشتی ہو گئی، پہ نہ زلفوں میں ہل گیا

نکٹھے ہوں ہمارے کام کیا جو چھپا ہے جہی کو ڈالیں بکری  
 بہ ازل کے دن سے مصیبت ہے کھٹ بنا سے اسلئے دار کا

چھپا ہے ا میرے جسم پر آت مہوں دریا  
 کٹھنیں بے دیکھا ہے اب تک حیات مہوں دریا  
 دو ناک دن لطافت ہے کسی کو نہیں نظر آتا  
 مقرر ایک جا ہو ہے نہ، کتا جائے کہاں ہوگا

دون نہ آتا باغ مہوں سمسار ہم سے ہم ہوا  
 طوں ہماری کا فغاں سے حلقہ ماسم ہوا  
 کسی پریشاں نے دم رکھا ہے دھج و تاب سے  
 حادثہ آتا ہے نظر حدوں زلف کچھ دھم ہوا

عمر رفتہ کا نہ پاتا کھوج ہوگرا ہے 'کلیم'  
 آپ کو چھو شمع میں ہر انجمن میں گم کھا  
 اے سمع بھری ماری ہے شب کو کہ شام لگ  
 اپنے دنوں کو جتنا میں دونا تھا رو چکا  
 زبان موج سے دنوں بکتر کہتا تھا حدوں سے

کہ اپنا سر ہی کھاتا ہے کہاں میں حق نے سر کھینچا  
 دا صبح نکھہ بھر صبح بھرا رنگ تھا  
 دوس تھی شمع آہ دل اس در رنگ تھا  
 سر بھی ہے، بوج بھی ہے، لگتا ہے ہو لگا  
 کہہو نہ جاں ا بھر کے کہ یہ جی چھپا کتا

وہی اک ہے جو ان دنوں گھروں میں حلق تھوکتے ہے  
 ہستی اچھ زائید اگر مسخوٹ ہر وجہ بھاتا ہوا تو کھتا

سو رحم کھا جا ۽ دل اس در سے ۽  
کھلا ۽ رحمت رحمت ۽ ادک اور ۽

جو صد ہا آدمی ہے اس واسطے ہے سب سے خواہش  
 کہ کوئی دل رونا نہ دے۔ یہی سب سے بڑا  
 ہم کو شرم ہے۔ اس واسطے کہ ہمیں تو یہاں  
 پھر رہا ہے۔ درگاہ گلی کے پاس کدو کے باغ  
 حرموں کے درمیان گھر میں رہ رہ کر گلی ہے۔ سب سے  
 ایک سب سے اس واسطے کہ اس میں سے سب سے

دو چہرے سے ہم کی داستان اے دل  
کہ نہ تو آسمان اے دل  
سحر دیا دھا مار گئے بعد ار دیا ہے  
کئے دو رہاں سحر کہ اس پر ہو ساقبل

ہم سے پوچھو ہو دھو تے ہو ' شہزادہ  
 اب سے کہا سہج پارسا ہیں ہم  
 ہم حام دو ہمارے ' کرو نکو کہیں نہیں ہم  
 خون بہا رہا ہو ہی پی ہی گئے دوہوں ہم  
 تو یار ملائے ہم سے حب ادب ہو گیا ہو  
 کس کو مدد ملے ' کس کو کہیں نہیں ہم  
 تم ہو دو ہم کہاں نہیں ' ہم ہیں دو ہم کہاں ہو  
 یا تم ہی سب ہو ہم میں ' یہاں ہی سب ہیں ہم

ہو چکا ہشیر، گئی نوز و خدمت میں حلق  
 دیکھتا، میں درے کو چے میں گز ومار ہندو  
 دراری شب ہندو زلف مار، کلہم،  
 مچھی سے پو چھ کہ کا تی ہے رات آنکھوں میں  
 آئی ہے دل پہ ولقل میڈا سے اب شمسیت  
 وو دن گئی، کلہم، ہو یہ سہسہ سنگ دھا  
 پاس ناموس مچھی ہے مچھی ار نس، کلہم،  
 باع میں حاؤں نہ ہر کر بے رصاے عبد لیب  
 دیا، نکر حراؤں سے یہ دورھا چو چلا  
 مچھی سے ہم نو چھوڑے پڑے ہوں مچھی بہت  
 مچھی نو پاؤں پر بھی سر کے رکھنے کو نہ فرمایا  
 ملے ہم خاک میں، اور لے قرا دامن باقسیت  
 رکھتا ہے زلف یار کا کوچہ ہرار پہنچ  
 اے دل سمجھ کے جائیو، ہے راہ مار پہنچ  
 ہری بطارہ سے از نسکہ حلا ہوں، نکلیے  
 نکر گرم ہو کوئی نہ ہو قے مرا حاکسیر  
 لالہ و گل سے مچھی کام کیا میڈی وحشت  
 مچھی اُپر لائے ہے ایک رنگ سے رنگ دنگر  
 زلف کو حوا میں دیکھا تھا، حلوں سے شب کو  
 صبح بیدار ہوا، پائی گلی میں زنجیر  
 ہو سے تو کچھ نہ تھا اے مری حان اس قدر  
 تسہر رہے ہو ہم سے برا مان اس قدر

دورِ حرم میں مہر کی پہاڑی دناں کو پہنچا

مرضِ دم سے نکلی ابرو کی مہر پہاڑ کو پہنچا

ادبِ نام ، دکن کی ریت کی گار و بار ہے

ہر دم سے اب اس میں دورِ سمار ہے

جہاں مہر کی مہر دریں مہر کی مہر ہے

پر ادبِ حرم کی مہر کی مہر ہے جہاں مہر ہے

دوں آئے نادانِ رحمتِ لوح میں ' لوح میں آئے

کہ ایک قطرہ میں مہر کی کشمکش کا بھی کام ہو جائے

اُس کی ابرو کی اگر مہر کی مہر چاہئے

اول آئے دہل کی مہر کی مہر چاہئے

دل کو بھرا ہے آوازِ دل کے حرم کی گدگد

جو حمارِ دل کے مہر کی مہر حمارِ کون ہے

میں کہتا تھا مہر کی مہر اب کہاں ہے

بیمتِ دیر کی مہر کی مہر اب کہاں ہے

(رباعی) ہر چاند اٹا ہے ہر دہان گلِ مہر کی

تہہ سے ہی دہان کے کئی گلِ مہر کی

مہر کی مہر کی مہر کی مہر کی مہر کی

حسنِ مہر کی مہر کی مہر کی مہر کی

(رباعی) گلِ رو دو حرم میں اٹھتی ہے نہ گدا

بہ دل بھی گدا سے بے گدا ہے نہ گدا

طریقی مشورہ میں آؤں و کوہکن کو نہ کہہ  
 ہزاروں ہر کہے باز۔ سو ایک دو معلوم  
 مرادیت سبزو ہوں کہ نہ گل ہے نہ ہر مکتبہ  
 دھکار داج ہوں نہ سراوار داج ہوں  
 حسب اصل مکتبہ کو واسطہ سستی ہم بدوحہا  
 نہ ہم ب لکنا کہانی و قصہ و حکایا قدس  
 رنگ اُتو مرچھا کیا اور تھڑ پڑا شرمیلی ہو  
 مکتبہ سستی گل پیر ہوئی کیا کیا حراسی داج میں  
 جمعہ کو کہنا رہا واسطہ سے کہڑا رنگ مرستہ  
 کچھہ نظر میں دری نہی بدو و رہاں ہے کہ ہمیں  
 یہ سبک ہے کہ نہ ہی سے، سو وہاں بدوے گا  
 یہاں دو پی ٹیپٹے کیا جائے وہاں ہے کہ ہمیں  
 نے و طنز و مزاح ہے شور دو معلوم اے مطرب  
 کسی کا دل ہوا ہے مکتبہ اس پردے میں آ، ناں  
 کسی سے بھی نہ ملے ایک کو سے میں پڑے رہتے  
 یہ فرصت یہاں دو ہمیں مکتبہ ہے میں ہوے ہوو  
 ٹیپٹے، یا سماں ہے، دری ہو دلی یار مکتبہ جگر کے آ  
 دری حباب میں آیا ہوں یا الہ نہ پوچھہ  
 یہی کہ فکشتے اور مکتبہ سے کچھہ گناہ نہ پوچھہ  
 کوئی گل کامیں شامیں ہیں، یہ داج مکتبہ بس رہیں  
 حاکم ہوں میں گلشن سے، نائل نہ ہو آردہ



کس کس طرح ان کے لئے ایک نیا راستہ  
 دکھائی دے گا ان کے لئے ایک نیا راستہ

‘گنگا و سونگھ’

اور معجزہ سب جہاں آباد اسے اسرار اور دھرم اس ملک  
دوست کہ در ملک دین دھرم اسے دھرم دوست —  
دو ہو اور باغ ہو اور زمین کرنا نعل  
دھرمی آواز سے جھنڈا ہو نہ نہ نعل

در اولاد، یعنی 'کامداد'

مخلص درادر رادۂ حقہی حضور مہر صاحب و فیلہ  
مہر غلام علی ' آزاد ' مدظلہ العالی ' دیکھ دے اسب ' و معنی دے  
سائریسب عالی خدایہ سہلۂ صحیحہ دارک خدائی ' گل سرسب  
سعدون معالی سہس دلک مصامیں رنگیں ' دینا حۂ کتاب  
معانی - پورن - سعدون عہارب و داد ' بسے دیوار ادھاک - سواج  
وہاج متعل روس معانی ' مہادر دلاور میدان سہکدانی  
دھب سہس خوف سی رسد ' و نہ دہمخ العاط و آراستگی رنای  
نسمار سی کوسد آے اسب کہ در ہر رنگ سی آسیرد ' و حدیسے  
اسب کہ در ہر دل حامی دارد و دہیر را صرف دھدہب  
ادسان رسوخدہب \* احلاص اسب : انسان نائن فقیر معص سہقت  
دلی - ( دہیر چہس ) شخصہ رنگیں سواج و سہس فہم دہدہ ' حتی  
سہکادہ دعالی آں عرور دہا را نا دوم الہام حرم و سلام دارد

و کوئی کہ گہا، چھوڑ گہا دل کو یہاں  
 کوئی دل سے دور لے گیا یہ نہ گہا  
 • مرزا 'گراسی'

گراسی نکلیں حلق و ساگرد • پورا عہد ابدی کسبھری  
 'پول' نکلیں - ار سحرے ناسی برس اسب، در سخن دلاش  
 معنی دارے می نہاند، و انداخ فکر رسا گره جمال دارک  
 می کسانک - در سادہاں آناک دس می نوک - اسعار فارسی او  
 عالم کیو اسب - در سادہ سب و حمدیں و سائے و الف حرفہ ہستی  
 نگداسب، مورخے دارنم رخلدس اسب مصراع نادب ع  
 رندے ہندے اربس جہاں رعب

اسعار ربعتہ او تسبیح درسند، مدر دعی 'مدر' می دوستد  
 کہ "چوں 'گراسی' لڑد کہ ہدگاہ راجہ سادہ، حوش دس  
 وندہ گعب - بطورے کہ ناسدہ و آن اندسب" —  
 حافظری بن متعل، نہیں کھانا، دیکھسی ہے پادشہر مساجم کا

• مدر علی دعی 'کافر'

ارنس کہ آخر سادہاں دو آئیں اسب، کافر تخلص  
 می گردند و اگرچہ سربح نسین چار ناکس سپادب اسب  
 اما ار فروندی در صف آخر می نسیند - ار نکاب السعراء  
 معلوم سک کہ "در سحرے کہ نکلیں می آرک، کافر تہکہ"  
 می نامد "ایں دو شعر ارانسب —

حسرت سے اے باتوں کے دل پر کدوڑیں ہوں  
 مٹی کی سوزوڑیں ہوں 'کافر' یہ صورتیں ہوں

میں سے نہ سنا دل بھر کر سو کے کہ ہیں وہ اشد تک، روبرو

دھا درگم مکتوں وہی نام میں نابھ  
جہاں میں کما ہوا علیہا اگر نہاں سے گیا

میں اب مستعار ہے دل چھوڑ دیوے حوالہ لے جاوے  
دو اندھا جاننا ہوں پھر نہ اپنے مسئلہ کو دکھلاوے  
بدر پہنچے گا اس کو یہ طرح کا ادا بدل سے  
کہو جا گل کو اب ایسے کئے سے دار آجاوے

نام ہو جاوے گا آخروں کی پہنچ و تاب  
بہر کی آدش سے ہر دم ان کمانوں کو نہ چھوڑ  
کام اویں گے کسی دن صدقے جانے کے برے  
جانہ دولت سے اپنے ہم جانوں کو نہ چھوڑ

”کہاں“

ساعر دست ادا دند، و موحہ خیالات دل پسندی دیوان  
اسعارش دہطالعہ در آمد، اپیکں فرصت اندعات دست و پاں  
افسام اقسام سہیں پیداوے و در رمنہاے عہدیں طرح ربحتہ  
می نہاند اگرچہ ساہی احوال او بے حساب پردہ ارجح نکسود،  
و عروس سر بن مجال ما ہییدس دعاوے گاہ سہود رو نہ نہود،  
اپیکں سر نہیہ ”کہاں“ از احوال او ہودنا اسب و رتبہ کلام متینس  
از سہیں او پیدا -

گل ناک کاگل کی دہری ہے سیاہی اے سہیں ا  
کم ہوا طلسمت میں جس کے دل شب دیتور کا



’ہی سااں ہے ساسی ہری جادہ ہراسی کا  
 چھدا لہندا دال کا پرک دندا کلاسی کا  
 گای پادوں دڑ دی مہی ہر ہک دم جام کے ہکساکھک  
 دو کہا بھولا ہے ساسی ودا سدا نا بے جھکاسی کا  
 مکتھے اس باب پر ’کمر‘ مکتے سمکت آ دا ہے  
 مکتے دو نے بے ہکساکھک مکتھا کر کر کلاسی کا

مکتھرا لہندی ”گہں“

حلف سادہ عداالہادی رحمہ اللہ تعالیٰ و برادر حقیقی  
 مکتھرا لہندی ’مکتھرا‘ مکتھرا مکتھرا مکتھرا (سی کدہ و یاقوت  
 گوان مکتھرا مکتھرا مکتھرا مکتھرا مکتھرا مکتھرا مکتھرا  
 از سادہ ساسی مکتھرا مکتھرا مکتھرا مکتھرا مکتھرا مکتھرا  
 ’گہں‘ ’احمدیار مکتھرا‘ مکتھرا مکتھرا مکتھرا مکتھرا مکتھرا  
 حق تعالیٰ سلامت دارک - ارومب -

ارے اب نامداں بلبل کے حی لہندی سے مکتھرا ( ) رکھتے  
 کہ دو مکتھرا مکتھرا مکتھرا مکتھرا مکتھرا مکتھرا مکتھرا  
 مکتھرا ہے مکتھرا مکتھرا مکتھرا مکتھرا مکتھرا مکتھرا مکتھرا  
 مکتھرا اس کا مکتھرا کے پادوں پر مکتھرا مکتھرا کے سو تا ہے  
 مکتھرا مکتھرا مکتھرا مکتھرا مکتھرا مکتھرا مکتھرا مکتھرا  
 مکتھرا کے مکتھرا مکتھرا مکتھرا مکتھرا مکتھرا مکتھرا مکتھرا  
 مکتھرا مکتھرا مکتھرا مکتھرا مکتھرا مکتھرا مکتھرا مکتھرا  
 مکتھرا مکتھرا مکتھرا مکتھرا مکتھرا مکتھرا مکتھرا مکتھرا

مکتھرا ”کلاں“

در سادہ شاگرداں جاحی مکتھرا مکتھرا مکتھرا مکتھرا مکتھرا

1124

۲۰ سے گھر بہار گزر رہا تھا وہاں دو لڑکا سو رہا

لو رہا نہیں ہم سے کہ سہریں نہ ملے ہو نا ہو کما ہو نا

’کمال‘ اب بے مراد ہے۔ دیکھا ہے کہ ہمارے ہمارے اچھے

کچھ کچھ گھر کا چارہ ہے مگر داس آئے سے

پھر دایہ حال ہے کہ صیاد کاشتوں میں

سہ ماہی کے ان دھڑلچڑے دھڑکے سے کہتا ہے

ہاشمیاں میں جس میں دوسری ہوں داعیان دلدلوں کو آنے دو

میں کہتی ہے 'کمال' میرا کام میری زندگی میں سارا دو حائے دو

ادھی سے پاؤں دکھا سر کشی میں دلیر ہے

وہ جانوں آگے مہکتا رہا ہے گا کیوں کر

میں نے علیحدگی سے اس کو نہ کھولی ہے

گوئی دو راع میں دھومیں مچاے گا کیوں کہ

ممبر وامل محل "كهڊو"

محاصل اسرار رنگیں ہستار دارد و حوک را بکے از بلائی

شہادۂ سراج الدین می سہارن - سہارن روڈ کی و سہارن روڈ

اسی میں چاند اربابِ معرفت کو اس سرخرواں فراہم رسیدہ

قسطیوں پر دبا دھما -

یہ نہو لیتو کہی ساری یہ عالم ہے حتمی کا

حور کا لا ( ) ملکہ پھپھیا اے کا کلی پو گلا سی کا

## باب اللام

سدر کلیم اللہ "لسان"

حوالے روز دیکھو منظر سدریں گندار چمنے دامنح علی حاشی  
صاحب تذکرہ؟ رنکندہ 'وہاں سو در اورنہ ورنکندہ نہ دہانہ  
مردوب می گہب' و گوہر سحن را چمنی سسلیک دظم  
می سعب —

؟ اپنا چاک دیکھیں دہادا ہے دوا لے کے دیکھیں  
آگ میں جلنا بھلا لکنا ہے پروا لے کے دیکھیں  
حدا ہو محسوس مرا یار بہ خدا نہ کرے  
حدا کسو کے دیکھیں یار سے خدا نہ کرے  
تو حب تلک کرے انکار وعدہ متعہ سے سحن  
عصب ہے عمرو اگر تب تلک وہا نہ کرے  
سحن احو قحسے ہوا آشنا سو حی سے گہا  
حدا کسو کے دیکھیں بکھے آشنا نہ کرے  
گداہہ مر لے میں 'لسان' کے چارہ گر گاہیں  
طہیب گہا کرے 'دادر' حو دوا نہ کرے

"طہیب"

در احوال اطلاع دیسب، لیکن کلامش لطیفہ دارن

ازو سب —

میں ریختہ ہوئی نہادانہ ہرگز کسی سے ' خوش حالی و خوش  
 میدان ' و از مناسب صورتی و وحاشیہ معدوی نہرگ وادی میں  
 دارد ، و گاہ گاہ بہرہ جادہ سرحد میں آرد ، اس  
 اسعار از طبع زاد اوست —

انکذا کیسی محتاج نہی نہہاری ہم سنی  
 ہو گئے ہو آج ہر ہم کس حقا کے واسطے  
 طلسم اور سحرانی روا کہوں ہے ' کلاں ' پر اے سحر  
 کیا کیا حق ہے نہہیں پیدا حقا کے واسطے

---



## داب اکبریم

• مہدی شاہ بادشاہ

حملے رنگیں مزاج و لطیفہ منج دود، حسرت و دسب او  
 سپہور از آفتاب است، احوال او • مصداً اگر دعالم آید، دوا رنج  
 صمیم پندار سود - مکتبی دہاند کہ 'بادشاہ' بناریخ نار دہم  
 دی وعدہ سند دسیح و عسریں و • آئے و اٹھ ہر دعب ساہی حلوس  
 درمودہ، و بناریخ نسبت و ہستم سپہ رنج آثار سب جمعہ  
 سند تک ہزار و نکصد و سصد و یک ایں جہاں فانی را و داع  
 دہودہ، ناگہن مرقہ حصر سلطان التمسارح نظام الدین دہاوی  
 دس آئندہ اعرابو داروں حردم مدارک مدعوں گردند چون  
 مہدی شاہ بادشاہ و وزیر او دوا آصف حادہ در ہماں سند رجب  
 دہاں دافی کسمدد حصر مدارک و فائدہ مدطالبانہ اعلیٰ  
 ساہد نارنج را چہنیں در کوسی دہاں دعبہ دمساددد 'نارنج'  
 گسٹ نارنج چوں کشہم آہ موب ساہ و وزیر آصف حادہ

ایں ادبیات تمام او نسیم رسد لہذا دہور داب —

حرف سے مار کے پیاراں اُسے کرار نہ کرو  
 دلف کا نام نہ لہو دل کو پریشان نہ کرو  
 سحر چہرا دہیں ہے حوں کسی کا یارو  
 داندو داند کے اس ( ) دہان نہ کرو

تجھہ عشق کی آگ سے شمع ہو جاں اتھا جو  
 دل موم کے دھوے دل گل بھل گیا ہے  
 مہوں عشق کی آگ میں کھیل دیا دھا سپر  
 جو بس کا ماں آ کر بھکھو کھل گیا ہے

لالہ سرو دھنی راے ”لالہ“

بغض طمع موروں سدا رت و در غزل گیس اوقات  
 سنگدازد فکر رہند ہم نہ دین سی کد، ار چمدے نا فقر  
 طرح دوستی پیدا کردہ اس، اس دو گل ار لالہ رار او داعے  
 بظاہر گمان مہند —

’لالہ‘ کے داع دل کی شادی کو خوش دے  
 دھوا پھو پھا کہ نہیں میں حصار ہے

اگر تک نار سے اردو چڑھا چہی پر چہیں کھینچے  
 سدو چہیں، ماں گوسے میں خاک و خطا کیں کھینچے

در خاطر فائز پیمیں مصراع چہیں سنگدازن —

( م ) مہ دو دہج معرب ساں دم اپنا واپس میں کھینچے —



اچھی پہنچتی ہے دیکھی دور کرنے کی طرح دم کو

جہاں میں ہوا ڈالا

میں میں دل کی چکری حلقے بھڑکھا ہوں ددی خاطر

اگر پہنچے دھارے ہاب لکھ دھنکو کہ پہنچتی ہے

اُکھڑی ہے چوتھ عم کی مومر سے نا کب نا

قم کو نہ چھا حنا ہے ہم سے بھٹک کے چلنا

ملاحٹ ہے دھارے حسن میں حاویک دور اوروں

اُر شوخی کی جو ساوے ہووے ہر دور ناسق کا

دھوئیں کی چھو کڑی نے کہا ہے قراں آج

کدروں میں لے گئی ہے مرے تھیں دھان آج

کھول کر بند قدا دل کے قہوں عارب کما

کہا حصار قلب دلدرے کھلے بندوں لہا

مہروا حان حان ”مظہر“

سالمہ الہ دعائی ناز دوش جھٹکاتہ معانی، و حرعہ چس

ساعر سکھائی اسب - فقیر درجہ احوال آن علامہ سکن پرنار

معصلًا اور مذکورہ قدا درجہ حصر علام علی، آزاد، مدطلہ الدعائی

می طارارک، و اس گلہ سہ رنگیں را حسن افتخار حوٹ دستاخذ

رب انھیں دساق کہ ”مہروا مظہر حان حان سالمہ الہ دعائی

مظہر فیض الہی اسب، و مسون صبح آگاہی، ساء مسد فقیر

و فنا، معیم آستان دوکل و استعنا - نام والد ماحد او مہروا حان

اسب، اویں حان وحدہ نسبیہ او نواں درناوب اما نام ونداصل

او گونا عداوب درجہاں اسرار فیومی مولاناے روسی اسب کہ

وہ خطہ انیسب کہ خیمک دیر گام دھردی طے نہادی کھال فہل اور  
 ار کلام 'نعمیں' کہ دیکھے اور دلا دیکھے چون سپہدشاہ بھپانی نہادی  
 اسب' پیکہا می سوک والا رندہ اندھارس از حد دیکھے 'نارک مہدی'  
 کہ حا مگی حوار مائیکہ ان مات آسہاں سہدشاہی اسب' ہونہا  
 می گردک - لآئیء مٹو مات فاریندس از لآئیء (وہ نہادی)  
 عطائی و ذواق طبع راہ اسعارش در مات در حسادی اسب  
 اس چند ادب فداک طبع عالمس نہدی نہ دھردی رسد -  
 کبھی اس دل بے آزادی نہ حادی نہ بلبل نہا نفس کا آسہانی

کہوں ( ) راہد سہدکے کا تو کام لے  
 وہ صدم کب رام ہو نا ہے خدا کا نام لے  
 بھولے ہوں گل چمن میں صدم کا جمال دیکھے  
 لاکھ مال ہے دافع درے مکھہ کا حال دیکھے  
 بلبل خدا ہوئی ہے بے رح پر اے صدم  
 سہدکے ہے پیچ پیچ بڑی زلف و بال دیکھے

گندہ گئے دیں اور نہا سے نس در در گھر اور کئی منبرل رہا ہے  
 علمست جاں قابل 'جاں مطہر' یہ مہدواں میں یک نسل رہا ہے

اُس گل کو بھٹکنا ہے مٹھے خط صبا کے مات  
 اس واسطے لگا ہوں چمن کی ہوا کے مات  
 آزاد ہو رہا ہوں دو عالم کی قہر سوں  
 مہینا لگا ہے حب سنی مٹھے بے دوا کے مات

در کستان رحمت اقامت انداخت، و فرمان روانی بعضی ازان مهالک  
 شهر گزافیده، اولاد که، ره بهم رسانید ارادها امیر معتمد و  
 امیر نادا در حسن فتح هندوستان که در دست شهبانوی پادشاه  
 افغان افتاد، درین مهالک وارک شدند ازان بار حاکم و رفیق  
 سلاطین گورگامه شعار مردم اذن عاهدان بود مبررا حاکم مذکور  
 که در سیم مرده از امیر نادا و در درجه نواز هم از امیر  
 کمال الدین مسطور واضح است، بعد عالمگیر پادشاه عالمه از همه  
 دعائی منصب ترک ندید سرفراز گردید - و ایں خاکسار از دلو  
 طعلی هواے مان و حاشی زر در سر نه نمیدد دعی تحصیل  
 صبر و نیت ایں مسب عمار خود را دامن نواب از خود رهنگان  
 دستانه داند آنگاه چشبی در عالم دنگر بار کند چون نفس قدم  
 بر در اسیان دستانه است از نس دستانه صعب دوی دارد و باب  
 دندو اسباب دبی آرد - و دندو و دندو احمقار کرده، دای  
 در حوان دوان دندو و چون گل مهر خود را دیک حرفه دسر  
 درده نه تحریک سور عسعی که دیک جهر اوسب گاه ایی  
 دندو را می کند - و چون دانه اش روزی واضح می شود،  
 احداث از راه دودر دندو نه دندو اسعارش می سندان و گوده  
 او را از عادت انصاف دندو نه به سربانگی خود نکایه در سندان  
 دندو دندو دندو دندو که دندو دندو دندو دندو دندو دندو  
 دندو دندو است او سندان دندو دندو دندو دندو دندو دندو -

دندو مسطور دندی صاحب می گوید که باب دندو دندو  
 است - حق حل خلاه دندو گاه سلاسل دارد دندو دندو دندو  
 دندو است که دندو دندو دندو دندو دندو دندو دندو دندو

کوئی اُردو کرنا ہے سچا ایسے کو اے طلام  
 یہ و لب حوالہ ایسا 'مطہر ایلا' حان حان ایلا  
 ہم نے کی ہے دوسرے اور دھوئیں سجادی ہے بہار  
 ہمارے کچھہہ جالسا یہیں، کہا سمیت حادی ہے بہار  
 لالچ و گل نے ہماری خاک در قالا ہے شور  
 کہا کہا مت ہے مڑوں کو بھی سنادی ہے بہار  
 برگس و گل کی دکھو دلیاں کھلی حادی ہمیں سب  
 پھر اس حوالہ دینے کو حقایق ہے بہار  
 ہم گردناروں کو اب کہا کام ہے گلشن میں لپک  
 حی نکل جا نا ہے حب سننے ہیں اسی ہے بہار  
 شاخ گل ہلتی یہیں 'یہ دلدلوں کو مانگ میں  
 ہات ایسے کی اشارت سے بلا ہی ہے بہار  
 ادبی فرصت دے کہ رحمت ہوویں اے صیاد ہم  
 مددوں اس داع کے سایے میں تھے آباد ہم  
 الہی مہ کسو کے پیس رنج انتظار آوے  
 ہمارا دیکھئے کہا حال ہو جب تک بہار آوے  
 رحمتی رگہ کا اک پل حیا تو پھر کیا  
 صدق کی نعل میں تک دم لیا ہو پھر کیا  
 یہیں کچھہہ ہم کہ کہوں ملکہ یہیں پھساں گسل سہرا  
 میں روٹا ہوں گا دل کو، دیکھی پڑ' ہمارے دل میرا

’منظہر‘ چھپا کے دکھہ دل بازگاہ کے فتنوں میں  
یہ شہینہ پہنچتا ہے کسی ، ہرزا کے ہاں\*  
اس چند اسرار آنداز ، صبحِ عالی حلق و سرِ بقی ’میر‘  
می نویسد —

بہار آنے سے بدلے نگارا ہے مزاج اپنا  
سماسی بہن ہے پھولوں میں مندرناشی ہے راج اپنا  
بہار آئی ، کھلائے باغ ، بدلے دھول کر منہی  
دوانوں کو کہو اُس وقت کولہوں علاج اپنا  
گلوں کے فرش پر مت منہی چوتے کو بھلا بدلے  
حراں کے آؤ نے کی ہے حذر ، دکھہ سر سے باج اپنا

گئی آخر چلا کر گل کے ہاں ہوں آسپان اپنا  
دھچھوراہاے بدلے چمن میں کچھہ نساں اپنا  
ہمارے سب سے یہ دل بھی بھاگا لہجے حلق اپنا  
ہم اُس کو حایتی دھے دوست اپنا میر بان اپنا  
یہ حسرت رہ گئی کیا کہا سروں سے رنگی کر تے  
اگر ہو تا چمن اپنا گل \* اپنا ، نا فداں اپنا  
مرا حلدایہ دل اُس بدلے کس کی صورت پر  
کہ گل کے آسروں پر حلق لے چھوڑا آسپان اپنا

---

\* برگِ حلہ اوپر لکھو احوال دلِ مرا  
شاید کدھی ہو حا کے لگے دلِ مرا کے ہاں  
(تصحیح الشعراء)

گل اپنا گلہن —



کسی کے جھوٹے گناہوں کا دیا سا کوری کی جہاں کا دہن  
 پہاڑیہ مٹا لگا رہا ہے لکھن کے بڑے پائوں کو  
 آدھن کھو، شہر آ رہا کھو، کوٹلا دھو  
 سب اس ستارہ سوچنے کو دل کہا کھو

حدا کو آپ رکھے سو دیا ارے دل پہاڑیوں تک وہی ہمارے دیں دہن کی

سیدھے سوت الکنس ”صہوں“

ساعر یسٹ روڈ رس، و سہن پور ور سب معنی رس - صہوں

• جھوٹے سوں اس قدر روئیں کہ رسوا ہو گئیں آحر  
 دبا ہا ہائے ان آنکھوں نہیں آحر حارماں اپنا  
 قفس کے بیچ کہا جسٹ سہی بلبل یہ کہتی تھی  
 کہ پھر بھی دیکھنا سمیت ہوگا بوستان اپنا  
 اری سہر بس حداسوں در، حدر لے عاشق اپنے کی  
 کپا در ہاد لے تیسے سوں سہر لو ہو لہان اپنا  
 یہ بلبل بے احارب نا مہاں کی گل سے ملتی ہے  
 مجھے معلوم ہو رہا ہے کہ حی دیگی بدھان اپنا  
 کہیں دینے سہیں حی کے، وصل ہونا ہات لگتا ہے  
 دیا در نا د پورا نے بے ناحق دو دہان اپنا  
 یہ کہہ کے باع سے حصت ہوئی بلبل کہ یا قسمت  
 لکھا یوں رہا کہ چھوڑے فصل گل میں آشاں اپنا  
 حداد دنا اٹھا لے ہر کے درمیان سوں پردے  
 ہمیں صہاد کے اس نام میں قالا ہمیں پر دے

(بانی در صہفہ آندہ)

یہ دل کب عشق کے قابل رہا ہے      کہاں ہم کو دماغ دل رہا ہے  
 یہوں آقا کسی دیکھتے اُپر حوادا      رہ سر پادووں سے نرے ہل رہا ہے  
 خدا کے واسطے اس کو نہ تو کو      یہی ایک شہر میں قابل رہا ہے

گر گل کو گل کہوں تو دے او کو کما کہوں  
 بولوں نہ کہ کو دمع تو ابرو کو کما کہوں

تکلیفی گر دہی پیسب و نہایت ان کو نہ دکھادی  
 ملک یوں چرخ کہوں کھادا' رہوں کہوں درش ہو حادی  
 حلا دیرے کف پا گر نہ اس شوحی سے سہلا فی  
 یہ آنکھیں کیوں لہرزو رہوں انہوں کی بیکہ کہوں حادی  
 اگر یہ سرن مہری تھکو آسانس نہ سکھلا قہی  
 تو کہوں کر آدیان حسن کی گرسی میں نہ ہند آئی  
 الہی درو و قم کی سر رہیں کا حال کہا ہو نا  
 محبت گر ہماری چہسم در سے مہم نہ درساتی

توفیق دے کہ شور سے ایک دم تو چپ رہے  
 آخر مرا یہ دل ہے ' الہی حسن یہیں

حوال مارا گیا حوینوں کے اوپر مہررا ' مظہر '  
 بھلا نہا ' یا برا دھا ' دور کچھ نہا ' حو کام آیا  
 مر تا ہوں مہررائی گل دیکھ ہر سحر  
 سورج کے ہات چوہری و پتکھا صبا کے ہات

اصناف، فردوس سے صدف، دلا خطہ دار امین، ار سون معلوم  
میسود کہ از اولاد حضرت سید فرید کاغ، کز ولس سرور اسب،  
چند ہفتہ خود می گوئی -

کس شعر میں ہے کہ 'مضمون' کو مکتوب  
کہ ہے فردوس وہ گہا سحر کا  
وہ در دار حائے سی دوستی ---  
کریں کہوں نہ سکر کہوں کو مکتوب  
کہ بابا ہمسارا ہے دادا وریک

ایں چند اصناف از دواں 'مضمون' در اورند، ساحل  
فرطاس می نگارک ---

بہت گل دھار کا ہوا رنگ زک سحر احب سے تم لال چہر استعا  
اُس گلشن کو حب سے ہم سوں کیا ( )  
( ) ہوا مکتوب نہ ہے دیکھنا سالا  
ہوہوں کو جاننا نہا گزری کہیں گے مستحہ سے  
دل سحر ہو گیا ہے حب سے پورا ہے ہالا  
آہا نہ ہو وہ مہر کے کپڑے سے نسا ہوا  
دو لاکھ رہا حاتمہ حبسا ہوا

ہوا مطالب مستحہ معلوم اس کا کہ وہ کامل بہت ہے دل سوں حق کا  
دار اس زلف کی ہوئے عمر ناز کدھی ہووے نہ اُس کا مال بھکا  
پورا ہے حب سے اُس کے لوں کا شور ہوا ہے رنگ یوسف لب سوں پھٹکا  
کہا طلسم کی خاطر دیکھنے کو و کربہ سحر کہتا فارسی کا  
صفا کر دل کے نہیں اپنے دو 'مضمون' کہ ہے معشوق عاشقی . . .

سپریٹس سروس، در نہایت ہی ڈارڈ، و کلام سکرینس ہاں خان  
را لڈب خاص ہی نہایت اصلاح، ہاں اور مہررا، مہررا،  
و سواج الڈن ملی ہاں 'ارو و' ہی کر ڈب، و گاہے نہایت  
گوہر، ہاں نہایت نظام، ہی، چنانچہ لائل کم گوئی خود  
ہی گوئی۔

در دہ دل بے حس طرح بہار اُستہا ہے کرا  
اِس طرح ایک شعر، 'مہر' بھی کہے ہے 'گاہ'۔

قدح ملی ہاں در درجہ او ہی طراوت کہ "دا وصف درود  
پیروی و فرط ضعف و دانوائی ہا" مردے نوڈا رحمت گرم حوش  
و چسپان احیاء۔ ہر گاہ نہایت اس ار درکہ رہتہ، ہاں 'آرور'  
از سواج "ساعر نہادہ" ہی گہب، "ادہی" دیوادی دھویج

(تقیہ حاشیہ صفحہ ۲۵۳)

رات کو ہوں گھر بسا متھے در منوں رو گلشن  
ساز حس کے راج مہن یک چاندنی کا پہول ہے  
چمکتے دانست دیکھے ہمار کے مسی لگائے میں  
حزوی ہوں قطعیات الساس کی بہم کے خایے میں  
دھرے سپہار گل آج اگے عدلہدوں کے  
چس کے مہج گویا دھول ہوں ہمیں بہرے شہدوں کے

ملی کے سب کوئی دستہج ورد کر سکتا ہوار شکر کہ دا نا امام پاہا ہے  
ملی کے نام اوپر دار حانا اسی نازہ پلی سوں پار چانا  
(تھک الشعراء)

وہ دانا ہے نہ پانی وہاں نہتہ اشک

مستک نیکھا ہوں میں بے شہر و سہارا

اس گدا کا دل لہا دلی میں چھوڑ کر کوئی کہے خاک و پتھر مستک سا سور

شوم سے سب پانی ہو حاویں رو بہ گز میرا یہ سب ملے آچہ سور

کہتا ہوں دیکھتے ہیں ماسک شمع، اپنی

لعنہاں رہاں کرے ہے صاحب سکن کے آگے

اس دہاں ہم سکن دکھتا ہوں جب کہ اس باب کو اذات کرو

چلا کشتی میں آگے سے جو وہ مستک حادا ہے

کدھی آنکھیں نہہ اتی ہیں، کدھی حق قوت حاتا ہے

یہ میرا اشک قاصد کی طرح یکدم نہیں ٹھہرتا

کسی بھدات کا گویا اٹے مکتوب حاتا ہے

سکن نہ حور و نہتہ سہن چہاویں کیوں نہ پھر آنکھیں

جو کوئی حور سہی کو دیکھے سو ہو مستک حاتا ہے

کہو کیوں کر دلہن کی نہ ہوے آنکھوں کا گہر روشن

جہاں یوسف سا نور دیکھ یعتوب حادا ہے

گدا ہو کر کہا حق کر ادی تعریف ان کوں کی

کہ ان باتوں سہی 'سمنوں' ترا اسلوب حادا ہے

دیکھے تھے اس قدر راعنا شب و روز لگا ہے دیوب گویا اُس کو دج کا

کرو، ہا صنت کرو اب راعناں گیارہ کا در وا

دھڑسے ہم نام ہیں صبا کے رکھنے نہیں دروا

میں چلا افسوس کی کا حق اُپر رہتا ہے اُس کو ہوا خاں دروا

کیا چو متھہ سہمی ہوگا اُس کو رہتوں کا مگر لگتا ہے

بہ دیتا عید کو بونہک آئے اگر ہوتا و لڑکا دور اندیش

یہ خواہ دل بہ سمجھا جو سرا چاہو سو دیو

اے پڑی دیو! نہیں سہمی ہوگا اب اُس کا کہیں

کہیں ہو کر جو متھہ سے رہا ہے وہ شوح دوتھہ

سہم پوچھتا ہوں باب کو کہتا ہے چل نکل

( ) حلیس سے "مستحور" کا ہے ناراز گرم

جو کوئی سامع کہتا ہے سو اب کھولے دوکان

رو ہے سرفا جو ہووے حوت کس میں

رو ہے دلدار جو ہووے اپنے بس میں

کوئی اس حلیس کا دھلیں مہر خریدار نہیں

دل ہو حاضر ہے لیکن کہیں دلدار نہیں

وہی دلدار حوتس آتا ہے جو ہووے نارکا

حوت لگتی نہیں وہ نبع جو حیدار نہیں

بچا زائد ہو ان سہن دین و ایمان

بہ رہنے دیں گے یہ لڑکے نہیں شیطان

نہ کر طعناں سے افسوس اے ساری کہ یہ نہیں گئے مجھے شہنشاہ ناری

حسب سے بچا ہوا ہے دریا چاڑھوں آج چسپوں سے مرے حادی ہے  
سدر حامی سے سدرے میں کو میرا دل کی شری کا ووشکاری ہے  
یار کے قول کو دہن ہے قرار اس سہمی دل کو یہ قرار ہے

اس چند ادبات مہر دہی 'سدر' و مدح عالی خاں دہلوی آرد -

ایک دو دہا ہی وہ سہ دو حود بسند  
ہو گہا درکھہ آرسی کے دہن دو چند

ہنسہ دہری بیارے پہلچہری ہے  
دہی سہچوں کے دل میں گلچہری ہے

گردناری سے اس سدرکس کو آزادی بہن ہرگز  
مروے سے بھی نہ نکلیے گا نہ عوں گردن اے قسری

کہا ہے یاد مہر کو بعد مدب مگر اُن طعل نے اب سہ سہ سہالی  
نظر آفا بہن دو سہ دو کہوں گدردا ہے مجھے یہ چاند حالی

کرے ہے دار ہی کامل کو سرتاج ہوا منصور سے نکتہ یہ حل آح

گر حرف حق دہاں سے ہساری کہو سہ  
احوال اپنا دیکھ کے حلاج سدر دہلے  
سدری یہ خط کی دیکھ کے پھارے محب بہن  
ہوکر کے مسب دہلگ بھی دیکھے اگر چہ

سہ رو نے دوحہ پکڑا مشکل ہوا ہے حیدنا  
یار و خدا کرے خیر دہاری ہے یہ مہینا

اس ریختہ بختیہ در دواں 'بہیں' نظر در آمد، اما  
معطیچ چمن نوں -

'بہیں' ہوکر کیا مہ کرانی تعریف لڑکوں کی  
کہ ان نادوں سہی مہموں سا مستحسب حالنا ہے

اس ریختہ از روز مرہ 'بہیں' دند، دیا نواں در اسمار  
'مہموں' بھر در گردید و در سار مستحسب ہی 'مہر' ہم  
ہمیں ریختہ را تمام 'مہموں' ہی دوسک، حالی از تصرف  
کاتب دست -

حس دں سے دو چمن در آہنس کدا ہے لڑکے  
اس دں سے دل کلی کا لڑکے  
دل کے دھوئیں سے مہرے لکھیاں دھاری خونیں  
اس سوختے کی دو سے جسے عزال بھڑکے  
دسوائی ہووے، جاووں ہر ش و حواس اس کے  
زاہد آکر جو بھٹھے یک دہر داس اُس کے

وہ سوچ طعل دل کو جو کر گیا ہے لڑکے  
سند کدھی دہر ادے دہدا ہوں اس اس کی

دکھے حور شمع رو کرتے ہیں مستعد  
اگر ثانی ہے ہوسف کا دو دوں ہے  
نہ جا موری دہدوں کے تو گھر شب  
کہتے ہیں ماہ عقرب میں زبوں ہے  
نہیں ہے بھڑکیں دھوئیں دل کو بھڑکے  
نہیں دہر چاہاں ہم کو مستحسب







نظار گمان دھند، لہکن چوں المیام دھوندا کہ اسعار زند کوئی  
 ہم در طرارم مانع اند، لاحار از کل را دہل بردارند می سود  
 بعضے اسعار خوب دار، اروسب —

صید کے نابل ہے داں صد بارہ اُس بچھڑ کا  
 جس کے ہر تکرے میں دو سو بندہ بچاں بھر کا  
 جو بڑے کوچے میں آیا دھر بچھڑ گاڑھا اُسے  
 دشتہ حوں میں دو ہرں اس حاک داس گدڑ کا  
 کس طرح سے لائے دارا، اکہ نہ عاشق نہیں  
 رنگ اُرا حانا ہے تک چھ ۷ دو دیکھو 'مدر' کا  
 شب درد و غم سے مریض مریے چھو نہ رنگ بھا  
 آیا سب فراں بھی، نا دور حدگ بھا  
 مت کہ عجب حو 'مدر' بڑے غم میں مر گیا  
 چھوے کا اُس مریض کے کوئے بھی تھدگ بھا

حو اس شور سے 'مدر' رو رہا رہے گا دو ہم سادہ کوئی کھونکہ سوفا رہے گا  
 صید آئندہ رک رہے گا گلا ہو حکمی عدد، دو گلے دہ ملا

آنکھوں میں چھو سا ہے ادھ یار دیکھدا  
 عاشق کا اپنے آخری دیندار دیکھدا  
 ہوتا نہ چور چشم داں اس ظلم دہسہ سے  
 ہسٹیار، ریڈھار، حدوں اُر دیکھدا  
 لکھہ سے ہر آن سے داس کا آنا ہی گیا  
 کھانگلا کوہ دہسہ دہسہ، اہو ۷ و ۷ سا نا بھی گھیا

سو تاج ساعواں ایں عصر و گل سو مرا ، حرف گہراں می دہا ،  
و بدن کھال عرب او تذکرۃ نکات السعراء میں تصدیق میر  
گواہی می دہد ، از چودہ اسرار انداز س چندی فہاش دارد —

کبہ ملک داج نکات کی آمدی متھکو  
مرگئے مات کے سہرے ہو گرفتار کئی  
وہی چلا کھانا ہا دون کی ہدی ہو اول بھوں  
اور گریبان میں ، ( یہ دہ کئی ہدی دار کئی  
اضطراب و فلو مصیبت سے ) ہیں کہوں کہ کہوں  
خاں واحد ہے مری اور ہدی آزاد کئی  
کہوں کہ ہوں حسرت تنگ میں کہ نگاہوں سے بڑی  
میر ہوں باز کئی وار ہدی سوچار کئی  
صحرای میں سہل اشک سرا حاسنا پھرا  
متھوں بھی اسی کی موج میں مٹا بہا پھرا  
طالع سعدی دیکھتے کے دولت ہوئی مصیبت  
سر پر مرے کڑوے درس تک تھا پھرا  
آنکھیں رنگ ہدی قدم ہو گئیں سفید  
ہامی کے انتظار میں قاصد بھلا پھرا  
فتح علی خاں اپنی ایک مر سی فونسل —  
بھلا ہم نکتہ دل کے کر ہمیں دشمن گنواے ہو  
کہہو کچھ ہم بھی کر لیں گے حساسا دوستان در دل

ابن قنر اسرار حوک مدو متھو بھی 'میر' در احتتام  
تذکرۃ نکات السعراء ( میں تصدیق حوک ) می دویسہ ، اگرچہ دل  
نعواسمت کہ اپنی ہجہ را نقیدہ نام آرد ، و اپنی قدر درک سو بیجا

کہاں اتے داسر + جھکے کو، دھکے سے جھوٹا دیا ائیے  
 بہ حسن ادبیاں، اندلے بندے رو رو تو تو  
 طراوت بھی چمن میں سڑو کو بہ اشکِ معصومی سے  
 ابدھر آنکھیں مددیں اُس کی کہ اودھر آبِ حق کھوٹا (۶)

شبِ رحیم سینکے اردر چھڑ کا دھا میں نمک کو  
 داسور تو کہاں دھا طائفِ سزا مرا دھا  
 آنکھوں مری کھلےں حبِ چھو 'مہر' کا گدا دب  
 دیکھے سے دھکے وردہ سدا بھی چھو چلا دھا

ہم تو کہا تھا بندے نہیں آؤ سمجھکے نہ ظلم کر  
 آہر کار ہے وفا چھو گدا دہ 'مہر' کا

فانو حراں سے ضعف کا کلس میں بن گھا  
 دوش ہوا دہ رنگ گلِ داسوں کہا  
 ہرگز نہ دھت دیکھے کہ فاصلہ سدا میں سے  
 بھٹکا دھا اس کے پاس سو مہرے وطن گھا

مروگیا دسپہ سلاکسار کپا نکل مادم مرا یہ پھل لایا

دیر و حرم میں کھو دکھ قدم رکھے سکوں میں 'سیر'  
 ایڈھر دو متھہ سے مت دھرے اودھر حداد پھرا

حب کہ تابوت سزا لائے سپادت سے اتھا  
 شعلہ آہ دال گرم معذب سے اتھا  
 مسر گداری متھے ہمار ہی رہیے، بے دھا  
 دل مزہروں کا اگر میری عہاد ب سے اتھا

ہم اسچروں کو بھلا کہا، سو بہار آئی سسہم  
 سدر گذری کہ وہ گانداز کا جانا ہی گیا  
 حتیٰ کہا، سہر، کا اس لہب و لعل میں امن  
 نہ کھاطلم ہی بچھے سے، یہ دہانا ہی کہا

بھڑی بھی آگ بھڑے درن دل میں، سدر، اندسی ہو  
 کہ کہتے ہی سسٹن کے دو برو فاصد کا سکہ آدا  
 کہ جاناں سے ممکن نہیں دھائی، سہر، کوئی ہووے  
 اچھا ہے سو اُس کے ہاٹ سے رنگ جانا چھوٹا  
 اب وہ حکر طنس سے بڑھا ہے سسٹن لب  
 مدت ناک سو، س، کا کہو دہا کہا  
 دل میں بھرا دسکہ حمال شراب دہا  
 مابند آئیے کے سدرے گھر میں آت تھا  
 نکا دیکھ آدکھ میں کھول کے اُس دم کی حسرتیں  
 جس دم یہ سوچھے گی کہ یہ عالم بھی حواٹ دہا  
 حواے قاصد وہ سوچھے سہر، بھی ایدھر کو چلتا دہا  
 دو کپڑو، حب جلا ہوں میں، سب اُس کا دم دھلتا دہا  
 نہ گئی سسٹن اُس کی روح میں بھی، سہر، سے ہر کو  
 اُس کے نام کی سسٹن بھی حب متکا نہ تہلنا دہا  
 اب جو جانا ہی ہے کعبے کو دو بھٹاے سے  
 حاکم پھر ہو، قحھے اے، سدر، حاکم کو سوسا

درے عشق سے آگے سودا ہوا دہا، پو اندا، میں طالم نہ رسوا ہوا دہا  
 چھوڑا اس کے کہ کوئی بچھا دہو، یہ بچھے چھوڑا، پو اندا، ہوا دہا

آنکھوں میں جی میرا ہے اُدھر دیکھنا نہیں  
 مردا ہوں میں دو رہا ہے دے سروہ نگاہ کا  
 دک قطرہ حوں ہو کے مرے سے تھک دڑا  
 قصہ یہ کچھ ہوا دل صبراں پلنا کا  
 طالب رہیں سے لوبنا داس سنبھل کے رہیں  
 ہوگا کہیں میں ہاتھ کسی داک حواہ کا

کہا طرح ہے آشنا گاہے کہے نا آشنا  
 یا ہو دیکھنا ہی رہئے ہو چہ نا آشنا  
 پائے مال صد حیا ناحی نہ ہو اے عذرا  
 سدرہ دیکھنا بھی دھا اس چمن کا آشنا  
 دلہاں دو رو کے یوں کہتی نہیں ہونا کاشی  
 یک مرے رنگ قرارے اس چمن کا آشنا  
 گو گل و لالہ کہان سمدل، سمن، اور بستریں  
 خاک سے یکساں ہوئے ہیں ہاے کہا کہا آشنا

کہا دن بھر دے کہ یہاں بھی دل آرمندہ دھا  
 دو آشیان طائر رنگ پریدہ تھا  
 قاصد حو وہاں سے آنا ہو شرمندہ میں ہوا  
 بیچارہ گویہ ناک و گویہاں دریدہ تھا  
 حاصل نہ پوچھہ باع شہادت کا نوالہوس  
 یہاں پھل ہر ایک درخت کا حلق پریدہ دھا  
 مت پوچھہ کس طرح سے کتنی رات ہجر کی  
 ہر نالہ مہری خان کو نیغ کھیلا تھا

ایک پارہ حبیب کا دہی دھکا میں نہیں سہیا  
 وحشت میں کوئی سہیا سو کہیں کا کہیں سہیا  
 دل دہنچا ہلاکت کو بہت کہیں صبح کسالا  
 اے پیار مرے سلمۃ اللہ قہسالی  
 جس کھر میں درے جلوے سے ہو چاندنی کا فرش  
 وہاں چادر بہتا ہے مکتبی کا سا حال  
 کچھ نہیں نہیں اس دل کی پریشانی کا باعث  
 درہم ہی مرے ہاتھ لگا دیا ہے رسالا  
 دل میں جہاں کو دیکھتے ہیں مرے تو چکا  
 اک وقت میں یہ دیدہ بھی طوقاں دو چکا  
 اسسوس میں مرے در انداز نہ کر کہ اب  
 پچھتاؤں غمت ہے جو ہوا دیا ہو چکا  
 ایک چشمک پہاڑ ہے ساقی ا رہا ر عمر  
 چھپکی لگی کہ دور یہ آخر ہی ہو چکا  
 ہر صبح حادثے سے یہ کہتا ہے آسمان  
 دے خام حوں کا 'میر' کو گد مہر و دھو چکا  
 میں بھی دنیا میں ہوں ایک نالہ پریشان یکسا  
 دل کے سو تکتے مرے اور سبھی نالاں یکسا  
 سر سے ناندھا ہے جس عشق میں دہرے 'یعلیٰ  
 جمع ہم نے بھی کیا ہے سر و ساماں یکسا  
 گدرا نڈاے چرخ سے نالہ پگاہ کا  
 چاند حراٹ ہو جو اس حبو کی چاہ کا



حال گزوار رسادہ کا ہے، مانا دشمنی  
 رنگ کچھہ اور ہی ہو جائے ہر انک آن کے پہنچ  
 دناک کے چھاٹوں میں جاؤں، سمیت دڑے سوئے ہیں  
 ایلتقی ہیں دیکھیں سابہ مرگان کے پہنچ  
 دیکھے گی مہری ودر سے آواز مہرے بعد  
 اُتھرن گئے دل سے کسی ادرے وار مہرے بعد  
 بس گل ہوا ہے آہ میں دو جا کے لوتپیو  
 صحن چمن میں اے پر پروار مہرے بعد

میرے سنگ مرار پر درخشاں رکھ کے دھندلے ہے ”یا اسماں“

اودھر دلیک ہے عرش کے مسئل سے تک گذر  
 اے آہ بھر اندر دو ہے درچھی دی چوت پر  
 ہم سو اسہر کسب نفس ہو کے سر چلے  
 اے استیقاں سہر چمن اُپری کیا خبر  
 پاس دھلے گا نہیں ایک بھی تار آخر کار  
 ہاب سے جائے گا سر دشمن کار آخر کار

نہ ہو ہر ذرا اندھا حموشی اے حرس بہتر  
 نہیں اس قافلے میں اہل دل، ضبط نفس بہتر  
 نہ ہونا ہی بھلا تھا سامنے منہ چنم گریباں کے  
 نظر اے ابراہ آبی نہ آوے گا، برس بہتر

دیکھوں میں اپنی آنکھوں سے آوے منہ قرار  
 اے انتظار دھکو کسی کا ہو انتظار

حواۃ مکتبہ سے لڑکھا اب حواۃ اُس سے مل گیا  
 کدیا کہوں اے ہمدردوں میں دیکھو حاصل دل گیا

اے نیکلے یہ بھی کہاں کی ادا کھب گئی جدو میں دہریہ دانی ادا  
 خاک میں مل کے ہمدرد اب سمجھتے بے ادابی بھی آسمان کی ادا

سنو ہوا حل ہی دیکھوں گا کہ ہو رہا ہوں میں  
 چراغ مصطفیٰ الکمال صبح کا بھی

گرچہ بردار ہوں گا ہمدردی کا مرا  
 چھوڑ لدا اب کو اور لے دو ہمدردی کا مرا  
 اے کہ آزاد ہے تک چکھہ دمک مدح کتاب  
 نا دو حارے کہ یہ ہوتا ہے اسدردی کا مرا

مروت رکھنا جسم کا ہستی میں عین دید ہے  
 کچھ نہیں آتا نظر حب آنکھ کھولے ہے حساب  
 مہمت تھلک مروت سے ہمدردی اے سرشک آنداز  
 مہمت ہی حافی دھے گی ہمدردی مروتی کی سی آب

دیکھہ حور شہد دیکھہ کواے مکتوب ا مرز شرم میں گھا ہے قلوب  
 ہمدرد شاعر بھی دور کوئی تھا دیکھتے ہو نہ باب کا اسلوب

ایں ویب کہ نالا ملکوز سد گویا اور رناں ما اسب

دست صہاد ملک بھی میں نہ پہنچا حیدر  
 بے قدراری بے لہا مکتوب کہہ نام بہت

سہل سوچیں دیکھہ دشواریاں عاشق کی آہ  
 ہمدردوں کمنی گردہ نہیں دقت ایک خان کے پہنچ

ہر ماں کو نہ پہچانے، پھول نکھڑے بھی گل صدا  
 ایک برگ گل گرا دے، جہاں دھا ہوا جس  
 ہر گپیا میں ملا نہ دار افسوس آہ افسوس صحت ہزار افسوس  
 یوں گلوں ادا ہے دل کوئی، محسوس یہی آدا ہے دار عار افسوس  
 آج کل کما ہم کو + بتلائے ہو گسما حق معاف  
 راسخی یہ ہے کہ سب وعدے دہمارے ہمیں خلاف  
 پاؤں پر سے اے ہمارا سر اُٹھائے صحت چھکو  
 دیع باد بھی ہے مہیاں ہم نے کمر سے حوش علاف  
 سب پہ روشن ہے کہ شب مجلس میں حب آدمی ہے سب  
 تھکے بھڑکے سے دو بٹھکا دیکھتے بھٹکے حانی ہے شمع  
 نالوں پہ میرے کھڑے دو آوے کا حب قلک  
 کر جاؤں گا سحر ہی میں دہا سے دہا دلک  
 ادنا دن اور دل سے ندس، کرلیے گاوشیں  
 یہ مچھلے دھام ہی ہے آج شب دلک  
 نقاش اکیوں کہ کھمبج چکا دو شمع یار  
 ڈھلچھوں ہوں ایک دار ہی اُس کا میں اب دلک  
 وصل حراں میں سیر کی ہم نے بھی حائے گل  
 چھادی چمن کی خاک نہ دھا نقش پائے گل  
 ارہ بھی + علف ایک کی آوار دل حراں  
 حوہ ہی نکل گیا حوہ کہا اُن نے ہائے گل  
 گل کی حفا بھی دیکھی، دیکھی وفائے بدل  
 یک مشت پر پڑے ہیں گلشن میں حائے بدل

ساقی دو ایکٹا، مار دو دوندہ دورا مری  
 دوندہ کروں جو پھر میں دو دوندہ ہرار مار  
 گر رحم تکہ ایک لگ بدم مکتھہ پر مکتا کار اس قدر  
 ایک پیٹہ، حاکم سیکڑوں، ایک جان و آزار اس قدر  
 بھاگے مری صورت سے وہ، میں ماشق اس کہ سیکل پر  
 میں اس کا حواہاں بھاں قلیک وہ مکتھہ سے ہرار اس قدر  
 دل دماغ اور حکمرانہ سب ایکدار کام آئے در ان میں اے یار  
 کہوں نہ ہو دتخ صعب اعضا در مر گئے اس قنوں کے سردار  
 مکتھہ کو پوچھا بھی نہ، یہ کون ہے عم ناک ہندور  
 ہو چکی حسر، میں روٹا ہوں تہ حاک ہندور  
 ایک کی لعرش مسما نہ بہ مت کھو دھار  
 داس دیدہ گریاں ہے مرا پاک ہندور  
 باقی دہیں ہے دل میں، یہ عمر ہے دتھا ہندور  
 تپکے ہے خون دمدم آنکھوں سے نا ہندور  
 احوال نامہ در سے مرا س کے کہہ اتھا  
 چیتا ہے وہ سنم ردا مہرور کہا ہندور  
 مارھا چل چکی دلوار قری چال یہ سوج  
 قو نہیں چھوڑنا اس چال کی رفتار ہندور  
 مقتطار قتل کے وعدہ کا ہوں، اپنے یہتی  
 چہتہا مرنے کو رہا ہے یہ گڈہ کار ہندور  
 اے اندر قو اور دسی سمیت کو درس  
 اس ملک میں ہمدی ہیں یہ چہشم در ہی دس

سں گوش دل سے اربا دو سمجھتے ہے شہر کہیں  
 دیکھو ہو چکا ہے مہرا حال ہر کہیں  
 کہا فائدہ براج سے دلدل کے دامن  
 اطراف باغ ہوں گئے بڑے مشیت پر کہیں

کہا مہن بے درو کر وشار گریہاں دک اور تھا دار تار گولیاں

دیکھوں دو دہری کب تک ہے کج ادائیاں ہوں  
 اب ہم بے بھی کسی سے آنکھوں لڑائیاں ہوں  
 تک سں کے سو برس کی ناموس حاسمی کہو  
 دو چار دن کی داہوں اب ملتے در اٹھیاں ہوں

سہرے آگے نہ شاعر نام پادیں ہماہمت کو مگر عرصے میں آویں

نہ ایک یعقوب روپا اس الم ہوں  
 کدواں اندھا ہوا یوسک کے عم میں  
 توی زلف سہہ کی یاد میں آنسو لپکتے ہوں  
 اندھیری رات ہے 'برسات ہے' جگنو چمکتے ہوں

عام حکم شراب کرنا ہوں مست سب کو کناہ کرنا ہوں  
 تک دو راے مذاے ہستی دو دھنکو کیسا حراہ کرنا ہوں

ملتے لگے ہو دیر دیر دیکھتے کیا ہے کہا نہیں  
 ہم دو کرو ہو صاحب دلدے میں کچھ رہا نہیں  
 بڑے کل اور رنگ گل، الہ ہی الہ ہے نسوہ  
 ایک بقدر یک نگاہ دیکھتے دو وفا نہیں

کھا دیکھ اُس پر ہے نال و بد کہ ہم  
 گل کب رکھے ہے تکرے جگر اس دگر کہ ہم  
 حریف ہیں ہو دکھا ونا کیے دعوائے علف لہب  
 گل بن ہواں میں انکی وہ دھنسی ہے سرکہ ہم

گرچہ آوازہ چہوں صبا میں ہم لہک لگ چلنے کو دلا ہیں ہم  
 آستان پر بے گزر گئی ہم اسی دروازے کے گدا ہیں ہم  
 تہرے کوچے میں ناسورگ رکھا کسبہ مذمت روا ہیں ہم  
 ہم چشم ہے ہر آنکھ پاک مرا لشک ار بسکہ تیری را کو اندھوں سے چلا ہوں

دامن نہ جھٹک شامہ سے بھرے کہ ستم گر  
 ہوں خاک سر راہ کوئی دم میں ہوا ہوں  
 آتھ ہیں مدحے خوب بہ لوہوں ہنر عشق  
 رونے کے نہیں آنکھی ہوں کڑھنے کو دلا ہوں  
 گرتک ہو درد آئینے کو حرج رشتہ میں  
 ان صورتوں کو صرف کرے خاک و حشمت میں

تو کلمی میں اُس کی حاکا' ولے اے صبا نہ چلداں  
 کہ گزے ہوئے دہر اکھڑیں دل چاک درد مندداں  
 درے تہر نار کے جو یہ ہدب ہوئے ہیں طالم  
 مگر آہلی ہوئے ہیں حکو دیار مندداں  
 کوئی نہیں جہاں میں جو اندوہ کنس نہیں  
 اس عم کدے میں آہ دل جوہں کہیں نہیں  
 آگو تو لعل ہو حظ جہاں کے دم نہ سار  
 ہر چلدا اے مسیح وہ ہاں ہیں رہیں نہیں

دسم ہر گز ائی سواد شہر کدماں در  
 کہ بھر چھولی بہاں سے لے گئی گلیہاں۔ حرماں کو  
 کوئی کاہتا سر رہ کا ہساری خاک ہو جس ہے  
 گل و گلزار کہا درکار ہے گور ہریدیاں کو  
 رباں بوحہ گز ہوں 'میں' دھا لے کہا ملاہا دھا  
 مہی طہلت میں یارب سوڈا دلہاے دالں کو  
 گل و سئل ہوں ہرنک وہا 'مت سرسری گذرے  
 کہ نگڑے دلہا ورج کہا کہا دھاے اس گلسدیاں کو  
 کہیں نال ملک فرس وہا اُس ساعت کے ہمتسر میں  
 لہو تونا کمں لاویں سہد نار حوفاں کو  
 صدائے آہ جھو کے بار ہوئی ہے دہر سے شاید  
 کسی بے درد لے کھلچھا کسی کے دل سے پدماں کو  
 کہا سہر اس حراے کی اہمت اب چل کے سو دھڑے  
 کسی دیوار لے سائے مہوں مدہ پر لے کے داساں کو  
 کیا ہے گز دہ نامی و حالت دہاھی بھی نہ ہو  
 عس کھسا جس میں اہلی دوسہاھی بھی نہ ہو  
 حی! سے جہاں میں ہرچہ ستر دہری کروں ہوں حسدکو  
 حاسہ بکاسہ 'در دہر' کوچہ نکوچہ' کو نکو  
 آنکھوں سے دل تلک میں چلے حواں آردو  
 بوسدیاں میں دہلی ہی مہماں آردو

۱ (ن) کا

۲ (ن) کہ

۳ (ن) ہے

۴ (ن) حب

اہسے محروم گئے 'ہم دو گروندار ہمیں  
 کہ ہوئے دیکھ میں دیوار دیوار ہمیں  
 سمیٹے دریا کا احوال میں دیکھوں ہوں بسیم  
 نہ بھی بکھڑے کدھی ہووے کا سزاوار ہمیں  
 حوں دیکھے ہے دیا ہوک سے ہر اک کے سہو  
 کس میں دیکھ کے مرکاں میں نہ حار ہمیں  
 عاشق ہے نا مریض ہے دیکھو دو 'مدر' سے  
 یاد ہوں زرد زور زور اس حواں دو میں  
 میں وہ پرموڑہ سہو ہوں کہ ہوکر خاک سے سہو  
 یکا یکا اگیا اس اس 'ی' دائیں میں  
 سہو اُسدا کو درد اس اعلیٰ میں ملے جاگے  
 نہ سکھایا مہر ار عشق محکرو حرد سالی میں

اور اشک ہی سدا ہے یہاں روز مرسا کی ہوا ہے یہاں  
 میں جگہ ہو رہیں دیکھ سمجھ کہ کوئی داں چلا گرا ہے یہاں

یہ علقہ کہ میں پدا ہوں دیکھ شراف دیکھ میں  
 نہ گئے سے مدرے اُترا کدھی فطرت آب دیکھ میں  
 یہ ہے بسنی عاشقوں کی کدھی سہو کرنے حل دو  
 کہ مکلیے کے محلے دتے ہیں حرات دیکھ میں  
 میں لہو پیووں ہوں ہم میں عوص سواں سادی  
 سب بوج ہو گئی ہے نہ مہدات دیکھ میں  
 کتی ہم سہو ساری 'تھیسے شمع باد نے بیچ  
 میں 'دونا' چلدا 'گھلدا' دہی اضطراب دیکھ میں



درم دندا کی دو داسوری سلی ہوگی 'مہرا'  
 کس طرح شام یہاں ہو مستدر پروانہ  
 اس اسوری کے نہ کوئی ایسے صبا پالے پڑے  
 ہک نظر گل دیکھنے کے بھی ہسوں لائے پڑے  
 حسن کو بھی عشق نے احمر کہا حلیہ دیکوش  
 رومہ رومہ دل پروں کے کان مہوں والے پڑے  
 اس واسطے کا بہوں ہوں کہ آہ بہت سون  
 بہ داؤ کلہوچے کے کدھی نار نہ ہووے  
 کرے ہے حندک دنداں بنا تو مہوں بھی روڈنگا  
 چمکتی روز ہے نکلی 'مستدر آج ناراں ہے  
 چمن پڑ رچتہ و زاری سے ہے کس گل کا یہ مادم  
 حو سہم ہے دو گریباں ہے حو بلبل ہے دو نالاں ہے  
 الم سے یہاں ٹٹپیں میں مسیق بادواں کی  
 کہ مہری حان نے دن پڑ مرے گراسی کی  
 چمن کا نام سدا دیا ویسے نہ دیکھا ہاے  
 جہاں مہوں ہم بے قفس ہی میں زندگانی کی  
 سمجھو ہے نہ پروانہ 'نہ تھا سے ہے رناں شمع  
 وہ سوچگنی ہے دو یہ گردن زادی ہے  
 لپٹا ہی نکلتا ہے مرا لکھت حکم اشک  
 انسو دھیں گو یا کہ یہ ہیرے کی کئی ہے  
 اے 'میر' حکم نکرتے ہوا دل کی پش سے  
 شاید کہ مرے حیو پہ اب آن نکی ہے

اس مچھلی کی سہر کردوں کب دلاک کہ ہے  
 دسب ہزار دسرب و داساں آرزو  
 دل پر حوں ہے یہاں دھکرو گماں ہے شہنشاہ  
 شہنشاہ کےوں مسکت ہوا ہے دو ، کہاں ہے شہنشاہ  
 شہنشاہ داری دو تک اسک دیکھنے آ انکھوں کی  
 ہر مرہ پر مرے اشکوں سے رواں ہے شہنشاہ  
 حاکمے پو چھا حو • میں دل کارکہ مہیدا میں  
 دل کی صورت کا بھی اے شہنشاہ گراں ہے شہنشاہ  
 کہنے لاگے کہ کدھر دھکا دھرے ہے اے مسکت  
 ہر طرح کا حو دو دیکھے کہ یہاں ہے شہنشاہ  
 دل ہی سارے بھے پد اک وقت میں حو کرے گداز  
 شکل شہنشاہ کی دنا ئے میں کہاں ہے شہنشاہ

حو ہو شہنشاہ ہو سو آج ہو شراب ردا  
 رساں مہنکے پیکدست مہنگی آب ردا  
 دئے یہ کیونکہ ملے دو ہی ساہمیں سمجھیں  
 ہم اضطراب ردا اور تو حجاب ردا ،

کہنے میں آڑ بھی گئے حل کے پر پروانہ  
 کچھ سے \* سو حدگان دم + حدر پروانہ  
 سعی افلی دو ضروری ہے اُنہے نرم سلاک  
 اے حکر قلمنگی ہے اُنر پروانہ

دُکھوں کو چھوڑ دے کر کے ہاٹا کر آگے کے صدمے سے  
 مرتد ہو کر رکھا، ایسے میں آگے کے صدمے سے  
 کھٹا کھٹا لکھوں میں کرے ے فرورست نہ رہی  
 لکھتا ہوں تو پھر سے ہے کدناں نہ رہی نہی  
 میںوں کبھی نہ ہو رنگ ہو نہ ہو سے طالع  
 نہا رنگ شہد، مراد رنگ کا ہی

اب خدا معذرت کرے اُس، صدمہ مہجوم نہا عجب کوئی  
 صدموں کے خط لکھے ہوئے خدا کا خدا ہے  
 خدا ہے ہمارے کو اور نہ ہو سے چھوڑا ہے  
 ہو گئی شہر رسوائی، اے مری موت تو نہیں آئی  
 'میر' صدمے کدناں دل سے میں تو کچھ نہ ہو کدناں ہوں سوداں  
 ہمارے صدمہ صدمہ سے لے ہم اسدہ نہ  
 سداں میں حیدر کے گدسداں داک گئے  
 صدمہ گارواں وفا ہے کوئی تو چھتا نہیں  
 گویا صدمہ دل کے حیدر ہمارے گئے

تسام اُس کے صدموں سداں کی طرح ہے نہ ہی صدمہ اُس حواں کی طرح ہے  
 آگے ہاٹا گئے، دھ گاہ و سراں حراس اور پر ہساں نہاں کی طرح ہے  
 بعلق کرو 'میر' اُس درحو حواں مری حواں ایہ دھو حواں کی طرح ہے  
 آدس کے شہد سے ہمارے گئے، اس اے صدمہ ہواں کہ گدسی سے مر گئے

گرم مٹوں شور بہ آجھوہ نہ من کے بازار دلی  
 رشک سے جلیے ہیں بوسلف کے حر بازار کٹی  
 ایے کو چے میں نکلمو در نہہا لے داس  
 پیاد گار مرہ ' میڈر ' ہیں وہاں حار کٹی

صبح سے من علاج تو حوش ہے بندرا دھمار آج نو حوش ہے  
 'مہر' پھر کھرو سر گدست ایسی بارے بہ کہہ مراح نو حوش ہے

مرہی حارپوں گے ' بہت ہتھر میں نا ساد رہ  
 بھول دو گئے ہو ہمیں پر بہ نہہوں پیاد رہ  
 ہم سے دنوایے پھریں سہر میں سمعناں اند  
 دشت میں قہس پھرے ' کوہ میں دھماک رہ  
 مرے درد دل کا دو بہ حوش ہے  
 کہ عالم حواں سہہ دوش ہے  
 کیا \* دو سرو اُس کے کدوں اٹھنے  
 کہ پھوش اُس کا دم اور ہوش ہے

اچنما ہے اگر چپکا رہوں معہہ پر عتاب آوے  
 و گر قصہ کہوں اپنا دو سلیے اُس کو حواں آوے  
 لہنتا ہے دل سوراں کو ایے ' مہر ' بے خطا میں  
 الہی نامہ ہر کو اس کے لیے خایے کی باب آوے

اس دشت میں اے سیل سنسہل ہی کے ودم رکھ  
 ہر سمیت کوں بہاں دس مری سنسہ لہی ہے

وہ حاکم اور خدا مولا کے کہیں نہ کہے  
 رہ گئی ہے کسی مولا پریشاں کی مادی  
 پہاڑی ہے مکتبہ ادب طلبہ دوسرے میں وہ آن  
 لکھتے سے اُکھٹے جا کے مکتبہ باب نہ آئی  
 دیکھتے گردوں کوں در وردی ہوئے نہوت رہ میں یہ کسبندی  
 مرم میں سے اب دو چل اے رشک صبح  
 'صبح کے مہر کو تو پھیر گئی مسرتی  
 اس سہم لپیڈ کی مکتبہ سے جگر لوہو ہے  
 آپ ہو جاے کہ یہ دل حاکم نہ لو ہے

دھر بھی 'مہر' طرفہ مقلد ہے جو ہے سو کوئی دم کو فیصلہ ہے  
 دور کہتے ہیں ملنے کو جوناں لہجے اب تک تو دور اول ہے

ن

ہکتے نامع ہے بدگہ ساری کا مہرب عشق ہے تو کب کل ہے  
 مہر گہا کوہکن اسی عزم سے آنکھ اوجھل پہاڑ اوجھل ہے

حاکم دیکھ دو حب سے سماک ہو گیا ہے  
 ملک ان سہم رتوں کا سب پاک ہو گیا ہے  
 دیوار کہتے ہے یہ 'مست دیتہ اس کے سائے  
 اُتھ چل کہ آسمان سب کاراک ہو گیا ہے  
 رہر واک بھلا تو دووے ہے آپ کو 'مہر'  
 کس کس طرح کا عالم یہاں حاکم ہو گیا ہے  
 ساقی گھر چاروں اور آیا ہے دے بھی سے ابر دور آیا ہے

اے صبح نہ روئیں کہو نہ کہو صبح کے چہرے کو ہم  
 اے ہاں ہاں حجاب نہ دے دو گھر گئے  
 ہنگامہ مدری بچس نہ ' دھڑی گلی میں ہے  
 اے خائیں گے حجابہ کشاں یہاں سے کب مجھے  
 کادب ا کہار، دماغ حجاب شکوہ دانیے  
 دس ہے نہ ایک حرف کہ مستحق حائے  
 شب حجاب کا لباس ہے عریاں تلی میں یہ  
 حب سوئیے دو چادر مہتاب دانیے

کب قلک چہرے دے حفا ہووے آہ کرئے کہ تک ہوا ہووے  
 بے گلی مارے ڈالنی ہے نسیم دیکھئے اب کے سال کیا ہووے

ہے یہ ناراز حلوں، مہدی ہے دیوانوں کی  
 نہاں دکاہیں نہیں کٹی چاک گردیدانوں کی  
 حلقہ کا دو نہ کر وحد تک اے حادہ حجاب ا  
 یہی ایک رہ گئی ہے نسیم مہتابوں کی  
 کہو نہ کہئے کہ اندر گریہ مستحق میں نہ دھا  
 گرد ہم ناک ہے اب تک دہی دیا ناہوں کی

نہیں وسواس چہرے گدوائے کے ہاے دے دوں دل لگائے کے  
 مدری بچہ حال در مہ حبا اذغاف ہوں دمانے کے

عادل میں دھا دھہ سے بہت نا بھوانی  
 اے صبر گدائے میں دہی قدر نہ حابی  
 مدب سے ہوں یک مشمت پر آوارہ چس میں  
 نکلی ہے یہ کس کی ہوس نال فسانہ

اےک گوشہ عارفیہاں ہم نہ  
نہ کہہ دو مکتبہ محبو ساں نہ کہہ

کاہیکو کوئی حراف حواری ہونا کاہیکو کسی نہ جانا نہادی ہونا  
دل حواء ولپ ہونا دو ہو ملنے اے کاہیکو عسی احبابی ہونا  
تک میں جھڑ شعہ پاؤں حل کر رکھنا داں کے نگولا تاب مل کر رکھنا  
آہا ہے وءار حاتمہ مشی میں دو سروری ہے یہاں قدم سندھل کر رکھنا  
کہا کرتے یہاں مصداق اپنی پدارے داں عہد کے مہدی 'عم میں گنارے سارے  
رجح و صعل و ملا، مصدق، مکتبہ، پڑھائی نہ میں دواں نہ کہوں کے سارے  
دیہمدر حق لے حق نہ کہاہا اُس کا معراج ہے کہ میں باں اُس کا  
سایہ جو نہ بھا آئے، یہ نامت ہوگا کل حشر کو ہوگا سب پرسانا اُس کا

داں نہ کہہ پھ حلقے نہ کہو نہ کہہ میرا نہ کہہ  
یہاں مکتبہ کو موقع ہے کہ لانا ہے حواب  
وہاں اُن نے شراب ہی کے مستی میں 'مہر'  
کر کھائے وہی نامہ در دیودر کے کذاب

مکتبہ میر "مہر"

مخلص ار فادہ سخاں سہریں گفتار اسب 'سخن را  
عندوب می گوید، اُن سحر دار ہر دو نہ کہہ مسطور اسب —  
شہرہ حسن سے از نسکہ وہ مکتوب ہوا  
اپنے چہرے سے جگہ نہا ہے کہ کیوں خوب ہوا

میرزا معراج الدن "مہر"

مخلص معاطب نہوسوی حان، ساعر مصبوط فارسی اسب -

دو دنوں کے مواصل کا میرے لاکھ سے سو دا نہ گسور انا ہے

کل اُس سے ہم سے ہمارے ملاقات ہو گئی  
 دو دن بچوں کے ہونے میں اک باب ہو گئی  
 کن کن مصیبتوں سے ہوئی صبح سام ہتھک  
 سو زلمیں ہی دلائے اے رات ہو گئی  
 گسور دش نکال مسیت کی موقوف مساوا  
 مسکت دو 'ہنج' کی حرا باب ہو گئی  
 کتنا خلاف وعدہ ہوا ہوگا وہ کہ یہاں  
 دو مہدی ارد امیڈ مسابا اب ہو گئی  
 اپنے دو ہونہم بھی نہ ملیے اُس کے دو برو  
 رکتس کی وجہ 'میر' وہ کہا باب ہو گئی  
 چل فلم عم کی دم کوئی حکایت کہچے  
 ہو سر حرف یہ دریاد نہایت کہچے

وصف اگر امدهاں ہے پیارے اب ملک ہم جاں ہے پیارے  
 سکتہ کرتے ہی سرکتے ہیں جہاں سو درا آسمان ہے پیارے  
 'میر' اعمداً بھی کوئی مرنا ہے جاں ہے دو چہاں ہے پیارے

## ربا عیادت

دیکھ رہے مہال ہے اُنہاں مہکو خطای کہے کوئی یا سہا مہکو  
 سر میرا لگا ہے نفس با سے تہرے سکتے کو خدا کے بھی دہا مہکو  
 مسکت میں دو شہج کو حروشاں دیکھا  
 مے حا نہ میں خوش دادہ دوشاں دیکھا



راہم الحروف صاحب می گویند (تاریخ)

موسوی حاکم یگانہ عالم و صاحب مہمسی و موسوی عقیلی ہند  
سال دویس رہا دہک عیبی شد ہدا "آن شعر و طرب سرود"  
اول و طرب، تخلص می کرد آخر 'موسوی' قرار داد،  
و خطاب حاکمی، ہم بدن تخلص گرفت دیوان فارسیں مبدول  
اسب اس دہک و تخلص سرود مہمک دہی 'سر' تمام او پوشیدہ  
حالی از لطافت پیوست —

از دلف سناہ دو ندل دہوم پڑی ہے  
در گلشن آئینہ گہتا دہوم پڑی ہے

راے احمد رام 'تخلص'

تخلص - تخلص شاہدیان سخن بود، و ادب ہر الان سیدہ مست  
را بصاحب کلام رام می بھود مدے دو کالب دواب اعتقاد الدواہ  
موجود آمدنی می داسب، و اصلاح سخن بعد صبر را 'دیدل'  
و حاکم 'آررو' می گرفت شعر فارسیں کہ حیلے عدوب می دارد  
'السنہ عوام و خواص جاری اسب و غیر را ہم چند اوراں  
اسعار فارسیں ہم رسیدہ بود' حقا کہ معنی دلاسی فواواں  
بھود، و آئی گراں بھای العاط سسکہ مسلک نظم کسیدہ۔

یوں پکارے ہے کھڑا گلشن میں سرو ار دیکسی

پہنچتیو و موسی کہ کیا آراک حاکمی ہے بہار

بہل پر برگس کے کوہیا دانہ سنگم ہمیں

ماشقوں کے حال پر آنکھیں بھراں بھراں ہے بہار

معمولاً رجهه این را از یادگرفته "روآورد" و سپس درل می نهاند  
 که "موسوی حان میرزا معزالله بن محمد اراخه ساداتم" و چراغ  
 دودمان امام بهیم است - و صندره را داشت پدر معتمد و مان مسعودی  
 که بر آف عیال معتمد معتمد بود - موسوی حان از معنویان  
 معنویان است "می اکسبات علوم بود" و اوائل کنس در وطن  
 چون تحصیل کرد و در دین سادات یافت خود - میرزا فتحیه  
 راده دینار السلطنه ' صفاها ' سادات و ده سال در حلقه  
 درس آقا حسن حان ساری تلمذ نمود ' و حادثه تعلیمات  
 و تعلیمات دور دنده ' خود در فصل حدود کهان رسانده ' و در  
 سوادین و دیارین و الف تسریف به هندوستان آورد و حاله  
 مکان فواید خور دینی و نسبی مورد الطاف صاحب و بدو و  
 صندره شاه دوار حان معنوی و سلف ساحین با خود در عرس  
 در افرات اول بدوایی صوبه عظیم آباد پتیه مانور گودند -  
 اما صندرهش با بزرگ آمد حان باطمینان پس امیرالامرا سادات  
 حان بدیده چه بزرگ آمد حان او حلال حادان خود دساح  
 در داک است - و میرزا رسیده سادات بادشاه و علاوه فصل  
 و کهال سربه بدیده باطمینان فروک دوی آورد ' آخر داچای صندره  
 انسان بهیج بادشاه رسیده پدر حضور طلب شد ' و در سده دسح  
 و دسین و الف دسحاب "موسوی حان" و بدوایی در سرفرازی  
 داف - و بعد یک سال بدوایی معهود مهاک دکن کامیابی  
 اندوخت - سال تولد پدر سده دسین و الف سب و سال انتقال  
 که در ولایت دکن ادیان ابدان ' سده ابدی و مائه و الف - انتهای -

بہدوں کا عاشقی میں نہاں گال ہو گدا ہے  
اے دل انہی سے دیرا نہ حال ہو گدا ہے  
تک راہ پر دو او اہ مدر کو 'مجنوں'  
مائلت میں نہ کے ناماں ہو گدا ہے

معرفت دار حسرت دل ہے یہ جو گریے کا حاتمہ آتی ہے  
دل پر آئینہ مرا 'مجنوں' رشک اٹھائے جدائی ہے  
دلک اندر رہے، عاشق اُلب گئے تھے دیوار سے اے شوح حس ہے

کہا جانتے وو سوج کدھر ہے کدھر نہیں  
ہم کو دو من دن کی تھی اپنے حدر نہیں  
اُس دست در خط کا میں ناشائستہ ہوں جہاں  
آدم کا ذکر کیا ہے 'ملک کا گزر نہیں  
دل دینے پر ہو حمو، دو کرو جانماں حرات  
یہ عاشقی ہے شمع حی حال کا گھر نہیں

مر گیا دو چھی نہ پر ہم نے مری زحمت دل  
حمو کی چہرہ نہیں ہی وہی ہمارے مری حسرت دل  
مجھہ نہیں دست کئے کہا تھا کوئی دن آگے  
داع پڑے سے جو ہماروں یہ ہیں سب دولت دل  
کہا حساب اپنے جھاؤں کا جو میں کھلمچوں ہوں  
میں گرفتار دلا میں جو ہوا نام دل

دل مرا واسطے دیکھو زلف یار ہے  
ہے جو دیوانہ، پتہ اپنے کام میں ہشپار ہے

مہر مچھک دہی 'مہر' آں بہت او 'ی' دوسرے -  
 دھرم آؤے کی کسی کے گیارہ میں پڑی ہے  
 ہمارا دلچسپ کا ہا کہ دوسرے لکھے کڑی ہے

مہر مچھک دہی 'مہر' آں بہت او 'ی' دوسرے

دھان دھان رات میں مچھک دہی مہر و دیکھ دیکھ  
 آں مچھک دہی پڑوے نے نظر اسے اناب او ار ہر دو دیکھو  
 سی طراز -

مہر رنگ دو اس دیکھ دیکھ ہے کہ یہاں دھان رات میں مچھک دہی  
 طپس اسے لب دیکھ ہے عالمی دھان کے کا دل میں مچھک دہی  
 اگر شہنشاہ دورج مہر گری ہے دور مچھک دہی ایک دم سر دیکھ  
 یوسف مصر دیکھ دیکھ ہے کوئی دھان سے دیکھ دیکھ دیکھ  
 حرف قہرے عربی لب کا شوح دیکھ دیکھ ہے نام عوسوں کو

دورے گئے وہ کوہوں و دھان کے حو دھان  
 مچھک دہی حلوں کا لب ہو دھان میں شور ہے  
 'مچھک دہی' تمام مچھک دہی روے ہی کٹی  
 اس مچھک دہی میں آہ کہیں دھان سے دور ہے

اس کے کوہ میں ہے کچھ دھان شب کا چرخا  
 دیکھو کوئی میان مچھک دہی او مچھک دہی  
 طبع نازک کو مچھک دہی ہات میں رکھو کہ میں  
 قہر و قہر دھان سا دھان ہی و مچھک دہی

### میر ”میراں“

دہلی۔ حلیف الصدف، دواپ عالی میراں، اس خطبات میں  
دواپس حان میں داسب، و اکثر گاہ طبع معنی رس خود را  
دستگیر مصامدیں می گھاسب میر سبک دہی، میر، می دودست  
کہ، دہد، نکالیں اوسب و دسح علی حان او را دہدالیں، میراں،  
دو حروف سبم دہدو دہود، طاهر را میر را فرمودہ سنددالولی  
صاحب سلیمانہ اعلیٰ دہالی با میر دواپس حان، دہد، نکالیں  
کہ ناحیں دہدیر اس سرخواب در اورنگ آباد پیام می دارد  
و احوالش دہدو اعلیٰ گدسب، طن اعلیٰ دانی ہم شہیں نکالیں  
مزار دادہ داسب والدہ اعلم احوالں کھا یعنی دسح و دہیر  
دوسدہ، و ایں اسماعیل طبع وادش ار دہدو، ”میر“ و دسح علی حان  
دہدو می گردند —

آہ اگر باغ میں وہ سرو چرا ماں گدے  
اشک قمیڑی کا گلستان میں طوفاں گدے  
دسکہ ہے آتش ہم دہز، و دہے میں دے  
داوک بار دہا دل سہی د سوراں گدے

دواپ \* دواپقارالدولہ خواجہ قلی حان ”مورن“  
طبع مورن داسب، و چہے بہ بطاسب دہدو دہو می پرداخت

\* (ن) سے دہ

+ خواجہ قلی حان بہادر ناظم جنگ ”موزون“ نکالیں۔  
دسب دہدو دہن تو کمان دہوان دہدگی سہدکان قلی حان بہادر  
دہدو دہی دہدگی سہدکان قلی حان دہدو دہستان آدہ، دہدو دہدشاد  
( دہدہ دہدہ دہدہ دہدہ ۲۹۰ )

اور نہ ساحر ذمہ دارا کچھ نہیں رکھتا مگر  
 جان در لب آمدہ ساحر ہے گز درکار ہے  
 اے دیدہ آجانداں دو اپنا تو دو چکا  
 اب روتا ہو ہے گویا 'جو کچھ ہوتا رہا ہو چکا  
 'مکس' نہ روو میں 'توہلا کہہ' کہ کیا کروں  
 ایک دل بساط میں دھا سو اس کو بھی کھو چکا  
 تک آئے دیکھتے نہیں کچھ بھی حال آنکھوں میں  
 پھرے ہے اس نہ بھی دہرا حال آنکھوں میں  
 نہ پوچھہ ساحر در کی تو مکسے کہہ رہا  
 لگے ہی حافی ہے دل یہ چھٹال آنکھوں میں  
 جان نہ لب ہوں میں، نکل جاے نہ یہ جان کہوں  
 دل میں حسرت ہی رہی جافی ہے آجان کہوں  
 کب بلک سرت کی حالت میں رہوں میں بکھڑوں  
 ہو بھی اے مردن دشوار اب آسان کہوں  
 حسرتن بڑی گلی سے میں عزم ستر کیا  
 ہر یک قدم پہ راہ میں پتھر جگر کہا  
 نہ جانے کی شکست و درستی کدہ ہاے  
 یہ سب کیا 'یہ سپہجے دل میں نہ گھر کہا  
 (رہائی)

حب بحم مصدق ہم ہیں دل میں دویا  
 دین و دنیا سے ہاں اپنا دھونا  
 اس عشق کا ہووے خانہ ویراں یارب  
 دونوں عالم سے ان نے ہم کو کھو یا

### ”موروں“

از سہراے ہند اسب در فن رنگہء خوش نمایاں —

درد ہوئے من نہ دیکھا ہم سہمی کچھہ رویے دھے

بھل بھی دانا جہاں ہیں نکھہ رنج کو مہو کر

اگرچہ خوش کمر ’موروں‘ بہت ہیں فدا ہے حدو ، ہوا اُس مہیاں در

### رام درانی ”موروں“

تکلیں از سہا جہاں اداک اسب ، احوال و اسعارش بعقبر

دوسرے ، گر ایں تک نیت برداری سہمی عہد اولی صاحب

سلجہ اندہ تعالیٰ در حندر اداک سہرے ، نہادہ حافظہ موحود

دون ، دوسرے سہ —

دیکھہ کرانی نہیں ، نکھہ کو رو سہم گار کے سہا

دل بگھل جو ہے دہا ایک سہکار کے سہا

### محبوب مرمل ”مرمل“

تکلیں ساعر سہب مہتار ، وہمسی دہسی اسب سہکر پردار

فنج علی حان در احوالیں سی طرارک کہ ”معاصر مہیاں ، آبرو“

ہوک ، در سہمی دلاس معنی نازہ می بھون “ گوئدہ در او احر

سہر جنوں در مرا سہ طاری سہ ، واحدلے در حواس ساری -

آخر داسہجنے نوکری و درک ملازمہ ارداب دول پرداحندہ

در سہا جہاں آداک راوندہ جھول سہا ، نہی چہدے دواے

”اردعی“ سہد ، ورحب سہراے خاموساں کسہد انہیں ایں

اسعار آداک از ’مرمل‘ اسب —

جہاں آدکھا ”سہ نکلا کو رو گئی“ جہاگہ دہی سہا جنی کے مو گئی

سعر فارسی خوب می گشت هر امدادش که در خواب سر امداد  
 نظام اندوخته ' سپید ' طرح دیو در نظر در آید ' خوش معاویر  
 است و اسعار او از وصال ریخته نسوج و غیره در آن  
 نمک ده رسیده —

اذا به رشک حور نه جانوں کردگا کھا

در پیا کھا دیور نه جانوں کردگا کھا

ان یک نمک صاحبان هر دو در کوزه نوسیده اید —

مروزی ' بے که عسی ' من دهر اب و دم رکھا

ھے مصائب سے دیور نه جانوں کردگا کھا

( نغمه حاشیہ بر صحنہ گذشتہ )

باد شاهی حریف دل شب نور لب یک پسر خود را در خطبات  
 ممدار حان سر افراز گردید ' در حضور گداخته نولایت دوران  
 مراجعت کرد و از دیشتر پیوسته در حال کارهای سلطنت گشت  
 امیران از راه حسد و عداوت مدعی شده او را مقتل آوردند  
 در آن هنگام یکساله عمر داشت ' والده اش در هله و سداں آورد -  
 چون نه سن نه بود رسیده ' در زمان نادر شاه محکم فرج سپهر منصوب  
 سر بلندی یافتند با برادر بزرگی بشیر بزرگ خان خود که دلمه دار دلمه  
 ' دهار ' شده بود آمد بعد از چند سال که برادرش از دلمه داری  
 تعمیر شد ' برواقعت رکن السلطنت آصف خان دکن رسیده - در بین حاکم  
 معارضه حلو بے در گذشت بعد فوئیس رکن السلطنت آصف خان  
 از روی دزدانی منصوب شد و حاکمات عمده سر افراز فرمود  
 صنعت شصت و شصت موصوف است دماغ عالی دارد - از طبع دنیا فکر شعر  
 می نماید و دیوانه در پیش ناکه این سر لایب از دست ( هندی اشعار  
 درج نهون هین ؛ نغمه الشعراء ) —



حب سے ددرے جس سے لاس میں پھونکائی کیا  
 دل نے ادنا اب دلک چاک کرناں نہاں نہاں  
 خار دعوں سے خلا ہے لالہ اپسا آگ میں  
 ہیں ہزاروں دافع مکھہ دل در، سرا ہیں یہ ہدا  
 مکھہ رنگی لب کے نک دوسے کی حوا میں بصر دل  
 رات دن حلنا ہی رہا، لعل کا چہنسا دہا  
 داں دافع دل ہمارا اب آنکھوں کا سرشک  
 عشق کی دولت سے ہم نے خوف کچھہ کھایا دہا  
 بوچھتے ہیں رستم در فرس بحمل خاکسار  
 نفس قالی سے نہاں کمر ہے موج دوریا  
 خار دن بچھڑا سحر، ہم در قہار آگنی  
 پہلندی، حیرت ہے کہ فلہا حصار انک کہوں حما

---

ہر کسی مکھہ کا تاب دندہ ہوا ہوں جو آئینہ اب دندہ ہوا

---

گرم حوشی سعی حور شید لقا کھر سے نکل  
 ہو گئی صبح دم سرک کے بھر تے بھر تے  
 کرے ہے آج جسم عذی لہیاں روشن آئینہ  
 ہوا ہے اس کے عکس دوسے رنگ گلشن آئینہ  
 گدھر حاوے کا وہ بھر نگہ سدشہ سعی اس کے  
 بھر آؤا ہے اگر چہ حوہروں سے حوس آئینہ  
 ان گدھر حوس سے نارو ہم بھہ کیوں بدھائیں  
 ہانکی بھواں چھڑا گر، در چھی کر یں نگا ہیں

قرص حسد لے کر شہنشاہ سے ادا ہو  
 بھول کلمات جہاز پر دو دھوکے  
 میں ہوں مہر کا 'مہر' زم کدا  
 دھوکوں کے میں کی حد سے ہو گئی  
 آنکھ لائی سو گدا ہو نا نہ دھا  
 ہو گدا وہ کام جو ہو نا نہ دھا  
 اس رند کے سپہرے عوام میں دار کا  
 اما دیکھ چندان چور نہ ہیں  
 خوف دو لب اول کہ میں اور سک میں دہندہ —

دول مہرے اس شکر لب کے تمام  
 دھوکے دھا دن صرف میں دھا نہ دھا  
 کیوں کہاں اس سے مل رسوا ہوا  
 چلتے اکس کو کدا سگر کو نا نہ دھا  
 میں کہا دھا قر 'مہر' دل نہ دے  
 دقل نہ دل را ناں کھو نا نہ دھا

طندب عشق سے دوحہا راندھا نے صلاح اپنا  
 کہا دہر ہے دم پر سورہ دو سف کا دم کدا  
 نظر میں نہیں دھاری دار گھا دھوں میں ہوں سورے  
 شکار اوروں سے جا جا کھیلنا اور ہم سے زم کدا  
 نہیں اشراف راہوں کا طندب اس حور اوروں میں  
 لگا کر مال 'بڑا کر فادہ' احلاص کم کدا

فتح علی خان دار ند، رگ حور ایں دہب تمام اومی فونسک —  
 وار دل آنکھوں سے سب طاہر کدا  
 کسما رو نا روا نہ دھا  
 میر مرصی "مہدی"

ار شاگردان سدک عبد الکوئی صاحب سیکھ الگہ دعائی ہو،  
 و تلاش مصائب نازہ می دھوک نراے مہر دواں بقوح پیوس  
 کہ دو سہ ارجح و سب عین و مائدہ والک دار حدک مرہمہ سوب  
 سہادک چسک سکور الکروف "مہدی مہدی سہادک" (۱۱۷۳)  
 نارنج یاقب اس دہر سہادک اس عارض شد دسہدک او پردہ از  
 ریح می کسا دہد، د

اندا دامن اشک پر ہوں سہمی (ہنساں) کھٹے  
 دھتھی مھکرا میں اور سہر گلستاں کھٹے  
 خوف نہیں دیوانگی میں سہریت کا، روت و داس  
 مصیبت یوں ہے کہ اب مسکن دیاناں کھٹے  
 کھٹے دھکا اگر رندہ اسیم صبح کا  
 بے دکھاب سپر دماغ کوے حادان کھٹے  
 آجہن ملک عدم کو نہاں سے حانا ہے ضرور  
 بے فکر کیا بیٹھی ' چلے گا سامان کھٹے

### سیر عند القادر "مہرداں"

بھلے صباک عراقی سہی و جامع عراقی ہر دن اسب -  
 رنگیں حیالے ' فصحی زبان ' حاوی کمالاں ' در صعرس ہمدانے  
 اُس معنی رس دجسم درسیہ ' و سیردن مقالے عبد العنان  
 داں دن حوتب نہں اڑ ندو سہر فقیر لعان سہوہ سر نکستہ  
 اُس نا آشنا مزاج طرح اردباط بھدب او گرم می دارن ' و  
 آن سہسہا اعلیم دواک حیالی اکثر گاہ نہ عرب حادہ ' نظر  
 ہ بھلے حوت کردہ و رعاب ہم مکہبی منظور داسہ ' تسرب  
 سرب می آرں - دارن ولا نہ کرہ سہراے کہہ سراں نا سنصواب  
 فقیر می طارن ' و بھتہ تنقیح احوال ادبہا نکدی پردارن  
 دسترس نہ سب و دو واسطہ نہ حصر اسام علی موسی  
 رضا علیہ الرحمہ واللہ می رسد - اصلش ار دیساپور و بعدازان  
 احداثش در کتور کہ قصہ انسب ار مصداق صوتہ اونہ

### میر مہدی "متن"

دکھلے - دہاں پور اے ، والدش میر مہدی  
 'متن' مہر دہاں ساہی اسے صاحب سخن و ساگر دہاں  
 'مدن' دہاں 'مدن' ہم طائف عالم حید و حید و کم سخن و حوش  
 دہاں و مداسی مصاہر رنگیں اسے 'اصلاح' سخن اے ساہ 'سراج'  
 می کرد اے چند ایات اے طبع راں اوسے -

روز اول سے مہدی دہاں ہے شمشہ  
 باب شمشہ ہے 'سخن سپسہ' فعل ہے شمشہ

اس بستی دوس داکل پر چھوٹ لو ہو کا رنگ  
 عاشقو لازم ہے اب بھوکے کا سر وا کپکپے  
 عرس کو مہنتوں کے ہرہوں نے کہا ہے اذماق  
 وکھو لازم ہے دم بھی اے ساماں سے چلو  
 حان حانا ہے مرا اوسوس کوئی کہتا نہیں  
 آسرو دھتھے ہو کیا 'آنکھوں کے ایواں سے چلو

کل ساح پر صبا سے ہلے نہیں چمن میں  
 گلرو کے نیم سسل سب تلملا رہے ہیں

### میر منو "مراک"

دکھلے - دہاں پوری اسے - والدش مہدی مہر الدین قاضی  
 نصیر آباد دہاں - ار چندے دہاں حق پیوسے - 'مراک' مذکور  
 الحال دہاں دہاں علی حان دہاں می دہاں - اگرچہ دہاں  
 فارسی دستا ہے دہاں : اما دہاں صاف می دہاں - اوسے -

اما زبان فارسی و کتب پیسنر و زرنده و مسی ستن درین  
 السندہ دلائل خوب رسا دندہ - زبان درکی ہم اسدا اسب  
 و درین رمن ہم گاہے موروں می کند ازل نکاح خود  
 رنگیں' می بھوک روزے در مکلس عرے خواند کہ  
 مطالعہ انسب —

میں ہوں، یہاں تک کہ میں اس کی طرف سے

و میں چشم بزم سرخوس ہے خود طمعدن ہا

بعضے نارائ کہ عرل مذکور را او زبان منو صناع الدین  
 حسس حان کہ او ہم 'رنگیں' نکاح می کرد' و احوال  
 انشاء اللہ تعالیٰ می آند 'سندہ بود' انبات سرفہ در  
 'مہراں' گردند 'مہرواں' نا آن مکتوب نارائ نکاح حان  
 'رنگیں' رفتہ نوائے دفع سرفہ مداحہ پیرس آمد' حان  
 'رنگیں' گف کہ میں ایں عرل بدم خود نکاحدم' منشاء  
 ایں ہجہ سندہ استراک نکاح اسب بعد از انحصائے ایں  
 نکاح حان 'رنگیں' رفقہ دو سندہ درحواسب نوک نکاح  
 'رنگیں' بھودند آن رفقہ انسب (رفقہ منظوم)

برادرار نو چشم عنایتی دارم زبان گاہ نو اسدہ رافدے دارم

کہ یک نکاح رنگیں میں من نکد

واسدراک نکاح دل میں است فگار

درا کہ فدرت حلدن ہزار مقبوس است

دآب و تاب کلام نو حسناء مشکتوں است

اگر نو حوا سنہ ناشی نکاح است بسیار

کہ لفظا بہتاپ نو می دوند ہزار

دوستان گردیدند. خاصی مکتوبات کمپوری از احادیث سادات آن دیار و اعظام جامعای حضرت سادات دجالدین مدار بود، و احوال در 'احبار الاحبار' و اطائف اسرفی و غیره کتب معتبره مدبرج از احادیث اوسب - والد 'مهریان' سید سرفالدین خان دمامانی حضرت سادات نظام الدین دگواسی وکس سره که از مساهلهو مسادج دکن بود و عروس جمعیت در آغوش کشید قبل ازین کات گاهی بهمناسبه موروثی طبع یک دو دیت در سبک نظم می کشید، و 'سراف' بدلتن دارد و احوال انسانند دعائی بی آند ولادت 'مهریان' در سده هجری و ماده و الف در اورنگ آباد واقع سده کتب در سده را در دست بدستل دهود کلام الله را در ادک 'مدت داد گرفت' و فن شعر و اسراف حدیث آویز روس کلامی مدر علام علی 'آراک' دگواسی اقتباس می نماید و بدله مدر صاحب 'آراک' سر افندکار باوح می بسازد چنانچه در مطالع هرلی که مطالع دیوان اوسب می گردد -

سایه گستر باد یارب بر دل باشاد ما

قلیله ما، پهر ما، استاد ما، آراک ما

در اکثر علوم عربیه چنانچه دجوم، و حمر، و دگستر و غیره مداسبتی دارند از مردان حضرت سده الکاملین مدر دجالدین اسب، و از حدیث مدارک انسان دهرها اندوحد درین ولا دعفاء روضه شاه عربت دهرها الدین مدک اسب و سوال قلعیه مذکور، ازین دفر صدارت که نام والد دفر معروف اسب دسدخط سده اگرچه شعر دکنه بسیار کم گفته،

خان کئیوں سے نہ ہوئے کہوں کو اُسے حاصل بھاب  
 جس کے حق میں 'پہرناں' فرماوے وہ وادل بھکی  
 خدا مکتسر میں لکھوے داد وادل سے مندرے لیکن  
 سمعہ جس دل کے میں مارا گیا اُس سے خدا سمعہ  
 اشارت دو کہاں سمیوں کے فہم (صرف؟) میں آوے  
 کہاں فریاد خاموشاں رو چشم سرور سا سمعہ  
 ہوئے پُر نال و در بھی داغ میں دھلیے نہیں دندا  
 خدا حائے عداوت کدا ہے بھتھے کو داعیاں ہم سے  
 دوس دو کو بھٹیں ہے راز خاک بھی جائے ثبات  
 قہم اندلی (املی) کا نکلیا ہے دہوں سے چھار سا  
 آہ کہوں کر کریں شکستہ دال قوتی انگلی بھی کہوں چٹکتی ہے

### معتمد ماہ "معظم"

نکلیں - الہی طالب بھتھے، معظم خان، حلف اکیوں نواب  
 سعادت خان بہادر سہید، دہرہ حصار ساہ نظام الدین دگواسی  
 قدس سرہ کہ او مسافر مسافر کی دودہ - والدش در عہد  
 نواب آصف خان بھتھے پنج ہزاری و خطاب سعادت خان  
 بہادر و صوفہ داری زار (؟) علم امینار افراسٹ، و نکھاں  
 دہور و سعادت و عرب مدرک معظمات آن دیار قہ مدت  
 سپار پرد احب - آخر در جنگ "راکھو" کہ عہد صوفہ موفوہ  
 دود، درجہ سہادت رسیدہ، فور در دو جہانے حاصل  
 صاحب - انکال پروار کلاں خان معظم خطاب پوری مخاطب

شہدۂ ام کہ در اہام سابق اسناد ان  
 نمودار اند سلاست دہائی دیوان  
 عجب تہمت را سہائی عام آن مستحکم  
 کہ از تخلص من در کسی دو دست کرد  
 ہمیں بس اسب مرا از دو حمت و الطاف  
 دل مرا کن از این دہدہ سرانہ صاف

اران رور تخلص خود اختیار گردد ، و در ہر دم و بند دل  
 مخاطب عرہا کہ دران ' رنگین ' تخلص داسب دعب فراوان کشید  
 بعد ازان مہر صاحب ' آواک ' از راہ مہربانہا ' مہربان ' تخلص  
 عبادت کردہ کہ نااعل مروح اسب و در دعب دعبور کہ تخلص  
 ' مہربان ' بھی گدھد ' تخلص ' اندر ' دعبان داسدہ - کلپاندس  
 در نظم و نثر در سب سی ہزار بیت دعب دعبیل - دیوان  
 عرب در سب پیمہ ہزار بیت ' وفائے کردہ کہ درو ' ہنگین  
 تخلص می کرد ' در سب دعب ہزار بیت فصاحت در سب دو  
 ہزار بیت - مداد سرتصوی مسہی دہ ' خلاصہ الادب ' در سب  
 سیرتہ ہزار بیت در کتب تخلص ' سپاہی ' می کرد ' و  
 اکثر کتب از اسادہ حواددہ اسب ' و رنگ سہی  
 چندین می نہاد -

دل خون من توئی سنگین دلوں کے داس آنا ہے  
 کوئی کافر دعب سہل دور تب حائے میں خانہ ہے

شعلہ رویوں کی دھوپیں ہر وقت دھتی ہیں سہی  
 کھا کھائیں ہیں کہ آتش میں ہی ہیں چھوڑتی کھتی



جو عرض حال کرنا ہوں، دوا کا علاج ہے جس کا نام  
 دیکھیں نازو کہیں اس نام کا کچھ نہ آتا ہے

### سکھتے جاں ”مردس“

ساکس روضۃ مدینہ حضرت شاہ دیہاں الدین عربیہ و صاحب  
 بلاسپاہے عظیم اسب سانی مسی سکتے رہتے و فارسی باصلاح  
 سر ”مہر داس“ وحدت طبع گوے سبب ار ہم وطنان  
 می رون، حدائے جمالی او را دوقی مسی صاحب ساور، اروسب -  
 دل میں، عولت میں می وحدت کو دینا کہتے  
 حم میں رکھتے یہ دانتے انکور صہنا کہتے  
 دیکھتے دم کی خاک ہو دل میں یہی ہے آواز  
 دیدتے عالم میں سدرے کی طرح جا کہتے

### سورہ سکھتے رنگ ”میرزا“

دیکھیں سحر پرنارنسب معنی یاب و سکن طرازنسب  
 ذرا کب مآب دا حال دگر نہ رہیں گل رس جسے آئیں  
 قسرت می دارد و گل دسرتے سکھتے رنگیں رون اصحاب  
 دلاعت دایں رنگ می آرند -

مرا ہم نامہ اے قیامت سکتے کے ہاں رو دیتو  
 یہی مقسموں ہے اس کا کہ استخوان سوں لکھو دیتو  
 میں نقد دل کو اپنے سر سپہر دایع دینا ہوں  
 دون اقدہ کر کے لے جا دار کے کوچے میں کھو دیتو  
 ”سورہ“ کو آج حاجت ناصد نہیں رہی  
 پیغام بھڑکتا ہے نگاہ رسا کے ہاں

ۛۛۛۛ

سکھ نہر و امداد و سر انجام حکمت صورت میں گذارند ۔  
 حال معلوم حوالہ پیش تسلیم شدہ و کلام دہن موصوف  
 و تہکین و مبادی و فراسد و در اندر معروف در اندک  
 مدد مسبق شعر دکائیے رساندہ، اگرچہ کم گندہ، اما ہرچہ گندہ  
 خوب گندہ مسبق شعر رنگدہ شمار کم میں گندہ، اکثر متوجہ  
 شعر فارسی اسب ایں قدر احوال بہوخت گندہ مہر 'مہربان'  
 معلوم آمد، ایں چند مدد طبع زان اوسب ۔

ساح کی مہنا کو کس شوخی سے لائی ہے بہار  
 گل پہ شبنم، بہیں ہے اس کو مے پلائی ہے بہار  
 راکت مسکے دکھایا ہے وہ دلدار کہاں آرا  
 صفائے آئینہ ہے ہار اس کے شکس عالی کا  
 دکھا ہے گا حق کو کئی فرس راہ گلدستاں ہووے  
 ملے چپوں حار اس کو ہر گل نازک بھالی کا  
 بہار آوے دو نعل کو شکس میں قہقہہ مت کرنا  
 قو اندسا ظلم اس بہکس پہ اے صہاد مت کہتو

سپیع اچھک "مضطرب"

تخلص - سامریسب رنگیں دیان، و سہدورسب سہرین  
 رن- در شہیں رہیں جھستہ آئیں نسو و دہا کردہ، نہ تھار  
 مسعود اسب و نہ عدور کتب فارسیہ و تھیل اسمعداد و  
 مسبق شعر مصروف - ایں دو سہ بہت ازانسب ۔

عدمت ہم کو ستن وعدہ قہامت کا بتادا ہے  
 اسی دیا، مہں ہر کوئی کسی کے کام آتا ہے

و الفاظ نو آنس پہر اسنگی گزشتہ - دریں و لا نا مہرور را ہے  
 'نصرت' بواسطہ کلام معبود حای 'انور' رابطہ احاطہ پہرہا کر دے  
 گاہ گاہ ہر دست خانہ قدم رنجدہ می فرماید 'عزیز کیسے اسے'  
 حق تعالیٰ سلامت دارد اروسب

دن میں کہوں درد رو اور نا ہواں ہو می ہے یہ  
 کچھہ دوا کر دے اعداں اس پر کس بیمار کی  
 لست پتہا حابی ہے اس کے وصف میں میری زبان  
 شوح حب ا نا ہے سر پر سنج کے چدرہ لست پتہا  
 ظاہر میں عشق و محبت میں اقلہامی ندی ہے  
 تم نے حیا و حور دئے 'ہوں دےا دیا  
 دہوں آرام ہم ہں ہم سری کے دل شکستوں کو  
 کچھو دو یاد کر نا شوح ایہ حوار و حسنتوں کو  
 کہ ہار ' کہ عتاب ' گہیے خلک ' کہ غضب  
 دلہر ہے ان دنوں میں دل آزاد ہے طرح  
 دل کو حورش آئیں یہ دلہر کی ادائیں بھولیاں  
 تہر کو سلام دے ' کہتا ہے ہم پر ہو لپیاں  
 عینچہ و دل حور میں آغوشہ ہوے گلشن میں صبح  
 فلذہبوں مہندی کی انگشتوں سے حسب کہو لہیاں  
 دایہ دل دے کر دے بدل کی نہ عرصہ میں مادہاں  
 شوح لاء کس سے سبکھے ہو یہ نا فر ما ہواں  
 کوئی اکر پر در دہرے پاس آ راری کرے  
 دھسے ہم حواری نہ ہوے پین اور آزاری کرے

دہر ہو دل میں سے دہر لگی ماون کی  
سانس ہی ایک لگی آس دہا آون کی  
حان حانا ہے چلا حان دکھا نا دندار  
کوئی اسی وقت دہر در سے من بھاون کی

### مہر ہالی "مہر"

دھلے ساعر دست رنگیں حمال و حوس دکر دست سہون  
مقال - ار صحر سن مسی سحر سی کند و اصلاح سخن ار مہر را  
معتمدی رنگ 'مہر را' دھلے سی کنون - ورے ادعا فیہ  
دعقیر حانہ نسر دست آون و اسعار حون دسیار خواند و نو  
سد دیب طبع را حون ار دست حون نہ دیباص دہر نو دہون  
معلوم سد کہ سوداے سرسار دار و بندایب کلکش چہیں توافہ  
سر می کند -

خسروی میں عشق کی بے داد ہے حان سہریں حو دیا فرہاد ہے  
تھک سہیں کھا کم ہے پانڈ چس سرو کو کیونکر کہوں آزاد ہے  
حشو نک ہرگز نہ ہو کہلکے کدھو ظلم تہرا ہم کو ظالم پاک ہے

حاک ہونا کہمہاے عشق کی دندو ہے  
بارے بے قانی دل مارنا اکسیر ہے  
آبرو پائی شہامت میں مٹاے ویر ہے  
موج نقش نوربائے حوہر شمشہر ہے  
( . ) کہ بچھہ سن باع میں  
ہے گدیباں چاک گل، علقہ بہت دل گہر ہے



بارگہ دل کر گرک، پدمے ہمیں ہم خون حنکر  
 مکتبہ بچہ ار کون اس سہمی سے می دوا دی کرے  
 مہر مہصور : مہصور

بکھل کر آواں سہق نہ صلحہ ناری اسر مہاور ہو۔  
 الحال لہاس دہر اہمیار کردہ کر برہاں پور سرسری در  
 حسو افی می سوڈاں کو شہر ار انسب —

ہم نے حالے بھے کہ دلدار ہمارا ہوے گا  
 یہ نہ حالے بھے کہ وہ عہد کا پیارا ہوے گا  
 دہر کرتے ہمیں دہمیاں مکتبہ معلوم ہوا  
 ان کی قدرت ہمیں دلبر کا اسار ہوے گا

سید سہ میر ”میر“

بکھل - ماسدہ نارا اسرور درہاں پور، کر عرل و رداہی  
 و قطعہ بند و موئید و دو ہر و کتب و عام موسیقی مہاروب  
 بہام می دارن - برہاں سلطان الدن ' سورنہ ' بکھل کہ  
 احوال ہم انسائیدہ تعالیٰ می آئی، معلوم سک کہ درن ولا  
 ”برہ بچار“ نام کتابے تصنیف کردہ اسب و عالی دلاسی  
 فراواں مہودہ، ار وسب —

درحب اسہ پر کوئل پکاری مہیں یوں جانا کہ بے دبانگ ماری  
 شکل مکتوب ہمیں بہواں پی کی سر نکوں ہو، اے دل دوگانہ کر

پلنگہت پہ چل کے دیکھہ بہار مکتوب حسن  
 چنچل چلی ہے مکتبہ کھولے، سر پر گھڑا اُٹھا

دیکھتے چشمِ مہر سے اے ہاتھیاں وِثمتِ حراں  
 مہرِ لہماں پھر کہاں اور یہ ہماراں پھر کہاں  
 سورِ ذل سے آگ کی پھڑکی اُٹھاؤں تو سہی  
 حرقۂ ہسمبندۂ اندِ حلاؤں تو سہی  
 دینسِ فاضی آفسر، مہینا ہے چہوں نالِ ہما  
 دیشِ راجہ نہایت طاووسی دعاؤں تو سہی  
 ترسِ روی سے ہوئی زانہ کو کہا سہی آجوش  
 اس پہا ے اس کو مہوں دادرِ پلاؤں تو سہی  
 پتہ ہمارِ نارِنا، ہر وقت رندوں کو بہ چھوڑ  
 بھگتو اے راہدِ برائی کہا پڑی اندی ہموڑ  
 مہکدے کی راہ اے راہدِ نہ جا، حاقیٰ حصاب  
 رندِ دارہی کو دے دیوں گے لائقِ مے لہموڑ  
 یہ دل دیوانہ آموں کے ہراسے حبِ حقرے  
 ہوئے رمہوں کا شقِ جگر اور آسماں آرا پترے  
 قیدِ مہوں جو کوئی سو ہنسِ آزاد اور آزادِ بند  
 قمریاں پروازِ مہوں او سو کھچڑ مہوں گترے

الف جاں ” مہلا“

حوا ے اسب صالح، سہا ہی وصح، فصیحِ رباں، بلندِ کوسی  
 می کند و لہندر معانی را بنواک فکر رسا می دهد آوار سے دب  
 ار جہدس ہویدا، و دور بھادب ار اہماں افوار او دیدا اسب  
 گویا رسام قدر نقس ہسمدس را ار آب و رنگِ عرف و ادکسار  
 آراسگی بھسپک، و شاہدِ رہبایے سھدس ار ریور سہادی قازہ

”مسکائی“

درا حواس اطلاع نسبت داناں —

عجب دلہر چھدیلا ہے مرا وہ ہر ایک رنگ میں رنگیلا ہے مرا وہ  
دوہگ کے حملہ ہر باں کا ہے سالار سمجھوں میں وہ نکھلا ہے مرا وہ

”مسکوتہ مسکوتہ“

نکاح مسکوتہ دریاں پور، خوش دودس شمع دلم اسب  
و در فارسی بہارت خوب گذارد، و اکثر اوقات بعریب حادثہ  
تسویف می آرد و ایں چند اندام از و دوسہ ہی سون —

دیکھہ حسن کے ہیں دریاں پیوستہ جمال والے  
مہمات گال والے، اندر و ہلال والے  
گردش سے دیکھہ ہیں کی سادوں فلک ہیں چہرہاں  
حور شہد تھال والے حاکم و حلال والے

”مسکوتہ“

نہ آج کل نہیں دیر پیا کا ہمارے سن میں کدیا ہے تھارا  
سکھی ازل سے دھوئے ہوں لکھا لوہ میں پیا کے بدما ہمارا

لوگ کہیں پتھر سے کچھہ سکت نہیں و لیکن  
حو کوئی پیا سے بچھوڑا وہ سکت ہے پتھر سے  
”مسکوتہ“ کچھہ میں دسنا پورا ہنر و ناکا  
ہے کیا عجب حو بھاوے نوں پیو کو اس مہر سے

### لالہ موہن لعل ”مہتاب“

حصہ - فکر سبھی خوب سی کند، و اکثر گاہ طبع را نہ طرف  
 رنجدہ - ضرورت سی دارد، انں افہورج مزاج اوسب -  
 آب آنکھوں سے کم ہوا دو دو چشمہ آفتاب کی سوگند  
 دل سے وسواس دور کر، آمل بکھو دھڑے حباب کی سوگند  
 فہم نہ لڑیں رمیں رنجدہ ناردہ لب سی دارد، انں دوسہ  
 ادب ار انسب -

بندہ اب ہوں سراپ کی سوگند      حل دہا حی کذاب کی سوگند  
 ہر دھڑی دو قسم نہ کھا جھوٹی      بکھو دل کی کذاب کی سوگند  
 کیا بھلاک ہے سب کے چہرے پر      ’زری‘ کے حباب (؟) کی سوگند  
 بے سبھی ہوں برا دھن دیکھے      نار حاصر خواب کی سوگند  
 دور کر اب حباب کو ابلے      چادر ماہتاب کی سوگند  
 دل ’صاحب‘ ہے کیا پوساں آج      دلف کے پیچ و تاب کی سوگند

### ”مشہور“

ار سحرے نا مشہور انسب، و گلک سمہ دند چہیں  
 گلہائے سرور -

کرتے ہیں ہمیں اشک کے دریا کی سدا سحر  
 کیا کام مجھے موتی سے گوہر کی قسم ہے  
 ’مشہور‘ مجھے باد سپں اُس سچے دھن کے  
 دل خون ہوا لالہ احمر کی قسم ہے



## باب اَللّٰہوں

مصحف ساگر ”باحی“

مخلص اس سحرے ساتھ جہاں آباد اس سحرش آت و رنگ  
دارے و معدیس فراکت بے اندازہ می دارن ضرور کلمکس  
چندیں اسب -

لگا کر عطر شب کو چاندنی میں گر نکل نہتھے  
عجب ہیں مالا سے باقی اک عالم سدھی مہکے

دخترے پایا ہے دتھے مہ رو کی خوبی کا کمال  
آسمان اوپر نہ لایا داب آحر کہہ گیا  
ملک دل کی لوت میں سلتا نہیں ہے حرف عہر  
شرح دھا ایلنی عرص کو سب کی داتیں سپہ گیا

کل کا پھبتا نس نہ بھا جس در ہوا دھا بدل عام  
آج یہ خوفخوار بے سنج اور نکالی اکھوٹ  
اس اندازس کہ معلوم می آندی از اندکات مدر مسکھت تقی  
’مہر‘ و فتح علی حاس اسب -

روا کب ہے مسکھت ادر دوع کو ہر دم عالم گردا  
’دی بھوہر بھی کتھے‘ کی ہے ثابت‘ یہ ستم گردا

”ملک“

میں میں ددا کروں اُس شہیار سانی اوپر  
رک قطار سے چکھا کر جس پے حدر، کھا ہے

---

میر معصوم علی ”معصوم“

تخلص سوانہی، دافعیہ ربط تمام می دارن، واکبر اوقات  
معرب حابہ می آدی۔ - سنی سحر تارہ می کدی، اروسب -  
دیکھے سے چشم یار میں یوں کھف کی دیار  
رہتا نہیں ہے ہوش کسی ہوشیار کا

---



دلدادہ آوار سے گھونٹا ل کھینا ہے کہ اے ہا دل  
 کئی نہ بھی گھڑی دیکھ نہ سے اور یوں نہیں بچھینا  
 بسکھوں جس دیکھ کر دی کا رنگ گل کا لگا دیکھ بھینکا  
 دیکھ ہم دیکھ کی دل لسا سے نہ دیکھ جسم کرم  
 لب صدف کے در نہیں ہر چھلک ہے گوہر میں آب  
 گرسلمہاں کا دھت دیں، لب لے لب سب آہر کو حائے کا بردار  
 نری نگاہ کی کثرت سے اے نماں اندر  
 ہمارے سہلے سہلے بردار ہوا ہے نعروں کا  
 پیالہ بھوے ہے سو پہوڑوں سے کھولے ہے لب ہزار زوروں سے  
 کر لے کرم لے سہوڑاں دھو ہم کہاں اور دم کہاں  
 نہیں دیکھ سکتا اسمان دھو ہم کہاں اور دم کہاں  
 دکھائے کھیلنے حد سے رادہ رکھے جو فدا  
 گو نام کو ہما ہے نہ کھاوے کھا اپنے ہار  
 ملنے کو دو حطائے کے واعظ دہا کہے ہے  
 دیکھو ہوں بہ نادیں ہم خوب حاتمے ہیں  
 عہد ہوئی ہے جو کوئی افطار کرتا جس کے گھر  
 اب ندادیں طے کا روزہ دیکھ در مہساں کو  
 آج دو ناہی، سکتے سے کر یوں اپنا عرض حال  
 مرے حیمے کا نہ کہ وسواس ہو ہی ہو سو وہ  
 ہم نہیں گر دلبری سے دل کو لے حاتمہ ہے وہ  
 پاسی ہر پہ لب دو آنا ہے جو دل پاتا ہے وہ

دھوئے دھوئے اُردو ملک دیکھنا، دیکھو انکھوں سے  
 دو ادما دھوت کی مسال رو کہ جاوے پور آنکھوں سے

تک دیکھو دو حسن کا کھنسا ہے رنگ دیکھو سن  
 مونہہ سے اُڑا ہے گل کے گلشن میں رنگ دیکھو سن  
 ہر سست صدف دھنسا دیکھو ہوں ہواک و حوریں میں  
 ہے صحن حنائی میرا، ونداں حدیگ دیکھو سن  
 یہاں گل رکھے پھڑے ہے دسمار پر دو اندلی  
 وہاں عاشقوں کے سہر پڑ پڑ ہے ہیں سنگ دیکھو سن

اکدر ہیں دل فگار ولہکن نہ اس قدر  
 کتنے ہیں دیکھو ار ولہکن نہ اس قدر  
 مہوں وو ہوں حسن کے دسکے گل نے کہا حذر  
 تکتے حکر ہزار ولہکن نہ اس قدر

ہاں سے ان حاتمہ دندوں کے نکل جاویں گے ہم  
 یہ گریہاں داس صحت کو دکھلا دیں گے ہم

یہ صوم کس سرریص پر نہہ حشم کس پر شوح  
 ابک میں ہوں مضطرب سو دو نص طہیدہ ہوں  
 وامد دو مرتضیٰ نہیں عیون کا خط لکھے  
 مشتاق پر فشا فی رنگ پر پردہ ہوں  
 طو فان حلق ہووے گا اشک سہم رنہ  
 ایسا نہ ہووے پیار کہ میں آندیدہ ہوں

چاہئے اشراق کو مجلس ہو محاسن میں نہ صا  
گو کہ وہ دلا نہ ہو در پوچھئے میں سب حقیر

جہاں دل بند ہو ناحی کا وہاں اوے حائل کرے  
دوب لا وئی ماصح گونا لڑکوں کا ناوا ہے

ہو نگہ طالم کی بہن وئے سے حالی الکفیط  
کدا دیامب ہے یہ دیع درنگالی الکفیط  
ناع میں سنجووی کے دل بڑھے ہیں اور چھڑتے ہیں گل  
دیکھہ دیدی رنگ و بو کہما ہے سالی الکفیط  
حون کا پیاسا تھا مدرا حق کھلاے دھکو پاں  
کھا دلا لاوبگی فہرے اس کی لا لی الکفیط

صدم دم حب حاجس میں دم ے دمن کھولیاں  
لے چلی باد صبا حوشدو کی نہر نہر چھو اماں  
حامہ ریموں سے ترو سپاد ہیں اس دور کے  
لے گئے دل گھہر دھچے نامں اور بچی چو اماں

کھوں متقادا ہے راک کو پیارے  
دیکھہ دھکو کھوں گے سب مورکھہ

میر عبد الرسول ” دُزار “

نکاح - مطرح مصائب رنگیں ' و موحد خیالات سیوری  
سب - نعل ہستی او در چہدستان اکبر آباد زینت طراوت  
ذیرفتہ ' و سہج استعدادش فروغ او نعلی ادوار دریم  
پہر معہد تقی ' میر ' گرفتہ —

گالی نہ کہو کوئی سر ، دلہر کو نہ ہے  
 منکھہ دل کی دلی بیچ دعا کی ہمائی ہے  
 چشم نہ دور حوس نہیں سارے  
 اپنے 'ناصر' کو پیار کر رہے ہیں

مہورا منکھہ خان "دار"

المخاطب دوارب خان دن دناہ خان 'نہ اسامہ خان  
 مرحوم سرور آراء فائرو معانی و انتہیں ہدایہ محافل  
 سکندانی اسب نکتہ سنجے در اسراء و ماں باں  
 حودت دہن و رسائے طبع بنظر امعان برسند ' و  
 معنی تلاشے دی ساں باں حسن حلی و دل لہوئی مسہوع  
 سند ناٹس ارار کاں عہدہ ' اورنگ آباد ' اسب  
 و مراحم در سخن فہمی دست نامہ می دارن - دستور  
 مجلس مراحمہ در دولت خانہ او نغور نامہ بود ' الحال ار  
 چلکے درہم حرور اصلاح سخن بھدیب ساء ' سراج ' می کرد  
 چٹاچٹہ در مثنوی حود کہ حبلہ سی صد و شہدایک متفہیں  
 در سور و گدار حود حواہد بود ' اکثر حا نو سہ ادیبان مثنوی  
 دوسہاں خیال تصنیف ساء ' سراج ' آورده اسب ' و صریح حرف  
 استناد اس دہیاں بھودہ ' حائے می گوید —

منکھہ بیت اسناد کی یاد تھی نہ یہ بیت بھی بلکہ فریاد بھی  
 مرے ہر عجب طرح کے درد ہیں کہ سب درد اسی درد کے گرد ہیں  
 فقیر را با حان موصوف یک ملاقات دست داد ' بدواصح  
 نہام پڑیں آمد عرص عربو حوش مہاورہ و حوش حلی اسب

### نواب نظام الدولہ دہان و ناصر جنگ سپہ سالار "ناصر"

دعائے طبع و زور میں داس، دیوان اسرار فارسیں  
 سپہ ضعیف ورنے میں ہزار دہاں ارشد و صاحب نظر رسد،  
 معنی دلاسی ہمالی ہوئے اسب - می گویند کہ تصور را حوت  
 می کنند و کتب را بپای استواری می گف، و در علم  
 موسیقی و سنگت عالم اسنادی می افراخت، و زبان سنسکرت  
 نہ دیکو و نہ می سناحت احوالش مستعدی او توصیف فلم  
 قطع انسان اسب و گاہے فکر و بخت ہم می کرد، اما کہتر گفہ -  
 سپہ سالار نواب قرب قلعہ چندی معاصرہ دست کز و ار پھلچری  
 بنارنج ہند ہم محرم آخر سب سہ ارنج و سمن و مانہ و الف  
 رو داد، واقعہ ہاں گسل او مشہور آفاق اسب حصوب میر  
 صاحب قبلہ مدظلہ اعلیٰ در "سرو آزاد" معاصرہ بردگاسنہ و نارنج  
 سپہ سالار چندی نامہ ادب - (نارنج)

نواب عدل گسدر ہمالی حیات رفت

فرست داد دہج حوادث شد رفت

در ہند ہم ز ماہ محرم سپہ شد

نارنج گفہ - بوحہ گری آفتاب رفت

بہوئے مراختن اندسب —

پار حور سید جہاں ہما محفہ معلوم نہ ہما

درے درے مہیں عنان ہما محفہ معلوم نہ ہما

محفہ بہاری گلے والا گویا حوش بہیں آدا

کہتکتا ہ کلہیچہ مہیں دو ہی ناریک شر والا

این سہر نام دیگری ہم سپہ سالار والدہ اعلم —



ماسد گل چمن میں گردنیں درختہ ہوں  
 حدوں ہلک لہب درخت سدا ائی کشیدہ ہوں  
 دکھایا چہ م سادہ ہے کہ نہ کہ حب سہمی مستکو  
 نہیں ہوں معتقد ان زاہدوں کی میں کراست کا  
 فرے راقوں کے سائے میں ڈرا نہ کر دیا سب کو  
 گردن چاک کر دیا ہاتھ میں ہر سادہ آدا ہے  
 ظلم ہے اس لالہ روس حلیس ناد نسیم  
 اس حلیے دل کو مرے بھڑکے لگا لی ہے بھار  
 ہم کی قمری سر و پر ہر آہ کی کرتی ہے سرور  
 آتھو لو ہو کی میدی چشم میں خاری ہے دور  
 رات تو دیکھا تھا میں نے حوالت میں مار سیاہ  
 صبح بھری رلف دیکھا اس کی یہ دھندل ہے  
 مصحف رح پر نہیں ہے خط کی سبوی کا نمود  
 متن اوپر حسن کے یہ حاشیہ نقشہ ہے  
 مسکرا حنجر کو لے چھائی چڑھا ہے پر حنا  
 عاشقوں کے دھج کرنے کی یہی دھندل ہے  
 ولعل دل سب مہکنس رات و گلمام بھا  
 سرو مہنڈا 'ناس'ے 'مکتس جس' گل خام بھا  
 دم موے گلو کے ہاتھوں 'ہم موے گاش کے ہات  
 روح بلبل سے ہساری روح کا پیغام بھا

دم نہیں ہوتا مرا آہو نہیں دن بدن افرود و کرنا ہے دم

حق سدا کا نہ ہلا بہ دُاروں، اس چند ابھاپ اور دیوان مسافر الیہ  
 معلوم آمد ۔

کنا آئین چڑھا کر آنا ہے سوچ ہم پر  
 بہ بانکوں کی طرزیں کس نے سمجھائیں ہمیں  
 درقاں ہوا ہے ندنا برگس کو ہر چس میں  
 آنکھوں میں جس میں نہی آنکھیں ملائیں ہوں  
 حتی کا نداز کرنا میں کام ہر کسی کا  
 بہ کوہ کن کی رہیں ہم نے نہ ہائیں ہمیں  
 ہے حتی میں وصف اُس کا کس کس مرے سے کہئے  
 جس لب کا نام لیتے سہریں دھن ہوا ہے  
 ہائوں اُپر کنا ہوں اُس کے 'نداز' حتی کو  
 اس واسطے حدائی میں کس ہوا ہے  
 اگر شہرہ نہ ہارے جس کا خا مصر میں پہنچے  
 رانکا چاہ میں یوسف کی شاید نار آچارے  
 شب تاریک میں گد عزم ہووے سہر کا تم کو  
 بے نصیب ہوں ہے لے کر چادر سجل ہاب میں اڑے  
 کنا ہے متکو سختت لے دارنا کی اسہر  
 دہی ہے دل کے دلیہ لک کی اسہر  
 اگر اول نہ اندم دارتہ گندم کے دہوں کھارا  
 ہو دل ان گندمی رنگت کی اہت میں نہ لے خانا  
 نہ ہوتے شہ و نالہ میں مرے آسو اگر جاری  
 نہ صحترا سہر ہو خانا نہ دریا خوش میں آنا

رہے ہو تو دل کو جہاں کی 'سُئے' پہنچو تو سب سے رو مسدود ہے  
 کہ جمال چشم صدم ایسے قرح سراپا الہام ہے  
 'فشار' اس عشق سب سے جو حال ہے فرشیدوں کو ہے الہام اس کے ہم نہیں  
 کروں بالکے درد حب میں رہیں پر قو ساموں فلک سوز ہم سے جلاؤں  
 فتنے سے ہم اسودوں کو جلد صہادت صدم کہتو  
 ہوئے ہمیں ان دنوں نے نال و پر آزاد صدم کہتو  
 نہ ہو لپکتو دوا حساں اس طرح کے جواب سہریں کا  
 گدے متکسر میں حسرو کا ارے فرہاد صدم کہتو  
 حاکمات مہکتو ہووے گی نہ نکلا گر کبھی لو ہو  
 مہکتے ہے دانوائی 'دبج' اے جلاں صدم کہتو  
 جلا کر حاسماں اپنا رہے ہیں آگے گلشن میں  
 ہمارے حال پر اے بامداد بھاد صدم کہتو  
 وصیت ہے گداز کہتو مزار جاں بناراں پر  
 ارے فائل ہمارے روح کو باشاک صدم کہتو  
 دام میں کر دبح حلدی یا نہ ہو نہیں آزاد ہم  
 آرزو رکھتے ہیں گلشن میں میں صہاد ہم  
 ہم اگر ہوتے ہوئے آنکھوں سے آتے حوے شیر  
 اس طرح ہمیشہ نہ کہتے ہاں میں فرہاد ہم  
 کیا سب سے بھکتوں کو نسیبت سفر بھکتوں سب نثار  
 ہم رہے مکتروم اور باؤں بلک پہنچی حما  
حضر مکتروں سے صدم تمثیل دو فرہاد کو  
 قیس سا نہیں 'کو کو پھر تے ہیں ایسے سردار

محترِ محام و ساقی! اس ہوا میں کہا دھاست ہے  
 درخشِ انبر کا ہوئے، سدوہ ہوئے، اور نکلیاں کڑکدیں  
 خانِ حادیاں آملہ ہم سے جدا ہو آن میں  
 حان آیا ہم ہمارے اس دل بے خان میں  
 اشکِ دریا سے ہمارے راحدا قرتا رہے  
 ہے تداہی روح کی کشتی کو اس طوفان میں  
 دل کہیں اور پھہرے ہیں دانہٴ دسمیج کو  
 ہے حائل ان راہدوں کے سر سر ایمان میں  
 قوب حان سے ہے، خدائے روح ہمکو راگ ہے  
 اے 'سار' اب آواز ہے ہم دھوں ملتان میں  
 موسمِ محتر میں یہ نازہ بہار اُٹی ہے  
 دل مرا دناغ کے گلشن کا دسائسی ہے  
 دسمیج رو رہا ہوں ترے محتر میں اے گوہرِ حسن  
 مردمِ چشمِ سرا مردمِ دریا ٹی ہے  
 ہماری خان کا دفتر ہوا ساقی سے اتر رہا  
 نہ کر نامے کو آنسو سے دوناہ اے کدوگر رہا  
 میں پرچھا شوخ کو کس قسم کا پتھر ہے دل تیرا  
 کہا اُس سنگدل نے سخت رو ہو کر مجھے مر رہا  
 بہار آئے سے گلشن میں کہا مچی ہے دھوم  
 کہا ہے قسری و بلبل نے سرو و گل یہ محسوم

گھٹتا ہم ہے، بجلی ہے ہر آہ میری برستا ہے آنکھوں سنی اور پیساں

مہلت دشمن سے ہو کر مست ہو جاؤں ہیک ٹھوڑی  
 جس دہر ہے حواس' رم ہے اس دہر دگر گوش مہن

مرا دل ہر سے صحت چاک ہو کر  
 مہار دی رنگ کا شاد ہوا ہے

اگر وہ شمع اپنے ہات کی مہندی نہ دکھلا دے  
 نہ گل کا رنگ حوں دانا' نہ مہر کا سرخ ہوا دنا

ناع میں حب مسک آوے خوشکرام اے اندلیب  
 گل پہاڑ' بادہ شدیم' سرو پیدا کیہئے  
 کیا ہوا گر مہر خاموشی کئے ہیں لب پہ ہم  
 گر دیاں کھٹے دو یک دم ہشر بردا کیہئے

غیر ہم دریں و میں رہاۓ وہ لب می دارا' اس دو

سہ انداز اراست

اب جس میں خاکے ملل طور عوا کیہئے  
 یاد کو قد گل دس کا ہشر بردا کیہئے  
 دان آوے گا چھٹی کا دور شیریں لب کو دیکھ  
 کوہ سا دل ہو دو و رہا عسقی پیدا کیہئے  
 اے درانا' کیا نفع ہے ہم کو اسے حال میں  
 ہات لڑکوں کے دکا اپنے کو رسوا کیہئے

بیر دھف علی "دور"

تخلص واد میر جمال الدین علی بن ودودت خاں بن  
 امداد خاں مرحوم - بعدودت دھن و رسائی طبع عالم دکناتی  
 می افراردا' و مستی سہن رہندہ دہر اب ہاربا الدین خاں 'عاجر'

دھندلے ہو طہل' ا' دنگھے صحت ہو سمجھ نہ  
 کر دہر میں ہرا تو میرا عشق ہے حواں  
 عاقل دو افس کی یاد میں ایک دل بہوئیو  
 ایکھیں اگرچہ سوئی' دو اے دل نہ سوئیو  
 مکتبہ میں اس نساں میں پناویں گے ہم دھوئیں  
 دامن میں اپنے حوں ہمارا نہ دھوئیو

### دعائے حیاں "پیار"

نکاح و نکاح میرا اندہ حیاں اسب' طبع موروں میں دارن'  
 و نام اور ساگر کی میرا منہمندی دنگ "میرا" نکاح میں رند  
 اس چہی ادیب آندار اور طبع واک اوسب -  
 سراپا حل گنا گلسس میں نافرمان کی فرقت میں  
 مرے سہیلے کے دعوں کو گل لالہ سے کیا نسبت

رنگ آسوی' حیاں سرگاں سہمی دل کے صفحہ پر  
 کھینچ کر تصویر دہری ہو گئے بہراں ہم  
 نک ننگ بھی آسمان پر نا کہا اے سنگ دل  
 حوں نگولا از گئے دھکے ناک میں دریاں ہم

پھول کو مت توڑ گلیچیں رحم کر دہر خدا  
 فرقت گل کا الم تو بدل مکتبہ سے پوچھ  
 مسرت چشم دگر نا کس طرح آوے ہوش میں  
 کہا گدہ ہے ناصحتوں کو بزم ہوش میں



تھیں سی بھائی وراثت 'حالی' مہر طبع رانج را  
دھنیں سی کند و سی گوند -

کئے ہم گھر سلطان 'ندار' مہر طبع 'ندار'  
حتحل ہے اندر ہم ساسی ہمارے چشم گریاں میں  
ان چند ادب اور ادب -

حالا برق کا سلسلہ ہماری آہ سوراں لے  
حتحل کی اندر نہ ساسی کر مہر طبع جسم گریاں لے

اشک کے پانی سے اپنے موند کے نہیں دھو کر آتھے  
ہم دکھاؤں داس جو نہ تھے سو وہ رو کر آتھے

”نصر دی“

ساعرے دودھ دھنیں انداں و از دہر کفن رانج سیریں رانج -  
نا حاکم کرنا تک فرات موند نہ اسب و ہر چہ پیدا می کرد  
نصف آن برائے سرح و قرا ہی گھاس اسعار او اکثر صبا میں  
تارہ دار و معانی مدگاہ را باعاط اسما می سازد اگرچہ  
العاطس بطور دکھیں بر وادہا گران می آید اما حالی ار لطفے  
و کئے پیسہ فعلیست کہ روزے ساتھ میں نام دھنیں دودھ  
'نصری' آمدہ سوال کرد 'نصری' جہرے باو داد - فقیر پر دہر  
کہ سحرے از اسعار خون 'نحوان' نصری' انی دعب را کہ  
بہاں روز دھنیں آوردہ دودھ ہر اسب -

دہ بولا ہے نہ بولے گا کدی کو دہوں کی دھن میں بولا ددی کو  
دھن دہا دھن دھواں او حواد -

دھنیں طاہر کئے چھیدی مویہ کو ( ) دھنیں کی ( ) بولا دھوں کدیہ کو



(ناریج) مہر و شاعر خوش ہر را عہدی آید  
 کہ بود مسکن او در دکن نہ حاکم آباد  
 نمود رحلت جان باہ از جہان و ما  
 نہ گلستان ارم چشم خویش را نکشاد  
 نہ حسن دہمہ مہر چمن سخن سنج  
 کہ شد سیاہ و فرط ہمیش جہاں داد  
 سبکست کلکادل خویش ورفہ دم با رنج  
 بکتاب یافتہ ردام دما رہ صیاد  
 (1475)

#### راحم الکروہ گوید ناریج —

قانون شلماس شعر و سخن سنج ہے دل  
 ار دار ہے معا شدہ در گلشن جہان  
 ناریج فوب او نہ صد آہ و فغان دام  
 گما بکتاب یا فتحہ دیں ہے وفا جہاں

#### نقش سخن چہن می دنداد —

سب زالی ہوئے عقی تک لے چرخ اپسوں کو مال دیتا ہے  
 پر پیکیاں بہر آہ کرے دل ہے تاب نہ سکے آب ہوا  
 گھر سے نیرے ہات سے مہیں گہا خانہ آئینہ حراب ہوا  
 معلم آہر چکھا و نہ دہما پر ہے حرو مائل شراب ہوا

#### سبج نورالدین "دادو"

تخلص در علم بھاکا و مہاورۃ فرس مہنار، ماں است و  
 نارام سطور کرم حوسمہائے فراواں می دارد - ار ان حاکم  
 طبع موزون افتادہ، فکر شعر ہم می کند اما سراجی بطرب

دہ پوچھو حال کو کچھہہ ارر ہو پیک اس دیکھاں کے  
 وہ سلطان 'جہاں پھاسا ہو آہیا چاہہ رسوم پر  
 دیکھاں حسرت کی 'باطل' جو ہم آہیں رکھے ہمیں  
 بھروسا بہ طرح سے ہے جہاں خوب اعظام پر

### میرزا عینی اللہ "دکاب"

دکاب سلسلہ خمسہ سداہی کہ ار اکابر اولیائے  
 سلف ہوں 'مستہی سوڈ والد 'دکاب' حاجی محمد 'سامی'  
 بعد فراع ار حج دوطر روضہ مہترکہ حضرت سائ برہان الدین  
 غریب قدس سرہ گردہہ چہلے بھاوہ حوائی مہترہ حامد مگان و  
 چہلے بتو لیب درگاہ سادہ حلال الدین گنج رواں قدس سرہ  
 کہ واضح روضہ مہترکہ مرقومہ اسب سر بردہ 'دکاب' کھر  
 سیاحہ نوالے تکمیل علوم در سہہ 'چہلے در بدر سورہ  
 و پارہ در 'احمد آباد' گھراہ کسب علم بھودہ 'کتب دوسی  
 اکثر حوائی' چہلے رفاہ حوائی بعب اللہ حان و حیدر خانگ  
 اوقات سر بردہ 'آخوند سب بہت دہاس حضرت سادہ یسین  
 دہرناری بردہ 'دکاب' رنگیں بھیرادہ سرمائے دولت دو چہان  
 اندوہ - عرہ سوال سادہ چہس و سبہس و مائہ و اعب دعام  
 دقا شفاف - دنواں فارسی چہج بھودہ 'اما باعلاں نسپار و  
 حود نراسی بہام گدہہ سحر ریختہ فکر مہترہ ناربخ وفات  
 اورا 'میر صاحب مہترہ میر اولاد مہترہ صاحب 'کامیاب'  
 سلمہ اللہ تعالیٰ کہ ذکر انسان گندسہ 'قطعہ چہیں مورون  
 گردند : -

## باب السین

مہرور معتمد رفیع ، ”سودا“

مخلص صدقہ عرالی سخن ، و سرآمد دکنہ سبھان اس  
 من است سادہ رنای فاص زبان را کہ پارہ لکھے پیش  
 دمسب ، چہ حرآب کہ نہ ہوائے دو صیب آن شہائے اوج نازک  
 حبائی ، چنانکہ باد ، بال کساد و سبک در قام دوزبان را  
 کہ بیس از گپاھے دئے ، چہ قدر کہ در میدان بعریف آن فارس  
 مصہار خوش معالی ، حوالاں نہاید خلعت رنگین سخن طراری  
 بعامس دوحہ اند ، و طوطیانی ہند سببان سکر بیانی اراں  
 اژدہ دل آسوخہ گونا دراکب مضامین دانچسپ چون حسن  
 دیوسف بذاتش حسن احتیام پر در فہم ، و ادب زبان کج معج  
 ر دیکہ در ریش دہی اعداں آن دکنہ پردازی درختہ علویہ  
 کردہ ( ) اراں مالک الہاوک مہلک من و سہمسہ

فلہرو سخن ، امروز دکنس ادا ولاہیری

خونائے معنی بلند و عواص لائی دل پسند - افعال

صوتہ دکن بادگ بچہاں دہد ، طورش

خوش نہا ، کائناتس مہمن و فصاحت و شہدوی و

مہمس و درجہج دہد ، و قطعہ ، و رباعی ، و مرتبہ در رب دو

ہزار پیم بطور معانی رسدہ اراں در رباعی

و نہتہ کم می اند، اروسب ۔

ہوا اس شمع دو سے اسکا دل لگی اوس، اُنہا شعلہ، حلا دل

مستحقہ تعلیمی ” دہار“

تخلص ہوئے اسب سہولت و صاف دہریور، اوقات را در  
 ’ حیدرآباد‘ بسو می برد، و دا مستور حروف ارتباط خاص  
 می داسب، و اکثر گاہ دعوت حادہ می آمد اروسب —  
 عینا بھی اُس نگاہ سے گیار کا ہ صد  
 ہفت اسمان میں کی ہپیو حالی شکار کی

حاجہ و حلال یہاں دیکھا دیکھ رہا ہے  
 جس کو دیکھ کر سواری میں بدل کر سناں ہو  
 کہ ملک چاہتا ہے جو دیکھتے ہوئے رہے  
 ہندوستان سے لے کر اور نا رہ اصمہاں ہو  
 آگے دو کھا کہوں میں دل چاہتا ہے، ہوا  
 قہقہے میں لے رہیں سے اور نا سناں ہو  
 سن کر ہم خوف 'سودا' بولا کہ دیکھو رہے  
 کہ اشرفی روئے کی نزدیک عاقلان ہو  
 یہ تو دیکھ رہے ہیں اہل آفاق میں کہ جس کو  
 کہیں سے دور دیکھے کام اپنا رہ رواں ہو  
 لعل و گہر جو پوچھو پتھر ہیں اور پانی  
 رہے نہ اُن کو پیش ارباب ہمتاں ہو  
 صدقہ دو رہ کوئی ہے نزدیک فہم جس کے  
 اہل کمال آگے دیکھا میں عروشاں ہو  
 نام نہ کو سے بہتر دنیا میں کیا سناں ہے  
 وہ بھی سناں ہے کوئی جو دہل پر رواں ہو  
 ملکوں کی سر زمین سے حاصل یہی ہو آخر  
 دوشمٹ خاک جس میں اک مشمت استخوان ہو  
 ارض و سما کا ہونا دیکھ کے بچے اپنے  
 یہ دعویٰ حدائی کیونکر دیکھے کہاں ہو  
 جو کچھ کہا ہے جو بے نہ تھک سب مبارک  
 میں اور میرے سر پر ظل سلامت خاں ہو  
 دیکھ سے جس کا حلوہ، پاکیزہ طہارتوں کی  
 آنکھوں کو امیں ہووے دل کے تئیں اسان ہو

نادید کرد کہ چہ لاشہ ای گران بہا بساک نظام کسیدہ  
 کہ در شہد افسام سہیں بہتار افران برآند و  
 ووزوے سہج دزدند کہ در پلٹہ مہراں امداد کامل  
 سہار نہاند اگرو صرور کلکس را شہد افسام مسہک اذکارم  
 نہا کہ دن موندگان را حلول حان دارا اراں مہصور و اگر  
 چہ شہد حصر در طلبات العاط دوانس پندارم روا کہ حباب سہیں  
 دام صاحب ارو سہیں حقا کہ ہر دعتہ نیش پندہر فلہس مثال  
 سہاہی مردم در دہاس دہدہ حان دانہی اسب و ہر یک دیب  
 طبع رائش چوں مصرعہی اندرو بر جسم نہادہی - قصیدہ اوقرب  
 سہب دہد در مدح دواک سہب الدولہ نہادر و در دہدہ شہو  
 دہدے سہراے دہلی دہدر در آمدہ دہدہ خوے دارن و دہدہ  
 کہ در مدح سہب حان حواحدہ سہراے سوکار ووزوے آراستہ  
 مہد سہا دہدہ عہدہ دہالہ گہدہ اس سب -

(قصیدہ) کل حرص نام شہدہ سودا دہ مہرباں ہو  
 بولا سہب دہرے سب دولت جہاں ہو  
 گہ اشرفی دہے کی حواہش ہو دہرے دل مہیں  
 طاہر دہے دہہ حاکم دہدہ دہاں ہو  
 لعل و گہر کی ہر دہے دہدہو اگر دہدہ  
 مصرف کے دہے اشیائے دہدہ و کاں ہو  
 عمدہ تو اس قدر ہو سہکار دہدہ، دہرے  
 مہر و پلہ سے دہادہ حہل مہرماں ہو

دلدادہ ہوں ایک اس کے صبر کی دوا کا  
 بھٹکے ہے خاک حوں میں اُس نے کہا کہاں ہو  
 جوہر دو کہا بتاؤں "مسکرتہ" کا میں اُس کی  
 حسی کی دہ سے اُس سے دادا کو اکتاں ہو  
 کرنا ہوں ذکر اُس کا جس سے دو یوں کہے ہے  
 چمک رہا کسی کے حسی کوں پر رہیں کہیں اماں ہو  
 سن کر دو شخصوں بولا ہم بھی ملے گئے اُس سے  
 یا سود دل ہو اُس میں یا حیاں کا دیاں ہو  
 نہ حرف اُس کے ملے سے نہ تو سن کے 'سودا'  
 کہنے لگا غلط ہے اے یار نہ کہاں ہو  
 گے دل میں 'گاہ حسی میں' کہ چشم میں سے ہے  
 ملنا ہو تب میں اُس کا اگر مکان ہو  
 ہووے بھی گز میں اُس کا مکان تو کس کے  
 وہاں چھوٹنے کا ناداں دل کے نہیں گناں ہو  
 متکاس کے داف سے وہاں یہ دور ہے کہ 'وارد  
 پروانہ ہے احارب ترک شمعداں ہو  
 ایسا ہوں ایک میں ہی حاکر حضور اُس کے  
 مطالع اگر پڑھوں یہ 'دل اُس کا شاد ماں ہو

(مطالع)

صحن چمن میں گلگون گز پڑے زہراں ہو  
 ہر گل دادہ ہو کر وہاں "طرقوا" کہاں ہو

حو مرتدہ جہاں میں ہے بے نیاز ہوں کا  
 سسکتا ہے وہ حو کوئی اس کا مزاج ناں ہو  
 یہ وضع لا اُنالی دکھتا ہے وہ کہ جس کا

(مطالع)

اسعار میں ہزل کے ممکن نہیں جہاں ہو  
 بلبل کو گا سس کر اہام بوسہاں ہو  
 پھولوں کی دو سے گالے گلسی میں سرگراں ہو  
 لاکھوں دے جس جگہ میں دو گرگ کو حریکے  
 نکدا ہو تک فگہ کو یوسف دو وہاں گراں ہو  
 جس قدر مرتدہ میں ہو بے تساعی اُس کی  
 پرواز امدا کی قدرت کہاں کہ جہاں ہو  
 رحمت نہ دیوے حاکم جہاں کو سگ نگہ کو  
 عالم کا کو کہ اُس میں درباد حاساں ہو  
 گر معدائب در آوے دو گلش جہاں میں  
 آنکھوں میں نامناں کے بلبل کا آسماں ہو  
 مسرت حداب حو بے سرج ہوا نہ چھوٹے  
 شہنم کے ناہوں میں سے دایے کا گر رباں ہو  
 حب فاقواں کی اُس کو منظور بدورش ہو  
 سرور اُس کے سابع بھیجے آوے تو پہلواں ہو  
 حور سید اُس کی حو کا درہ حو ہو سعاب  
 شہوت سے دس بدن دو حووں بدر ناٹواں ہو  
 مہمان میں کھڑا ہو اسناد میں وہ اپنے  
 حلقہ نگوہی اس کے ہر چاند وہاں کہاں ہو



مائل نہ جھول ساور کیا کہا کہوں میں اُنکی  
 اصلا کہوں جو اس میں شوخی ہو یا دکاں ہو  
 گنج رنگ یک مہاوت چھڑے دو یوں چلے ہے  
 عاشقی کہ وصل کی شب جس طرح سے رواں ہو  
 ہادی میں یہ چھلاوا کہ ہے سوائے اُس کے  
 تشبیہ یاف جس سے دھار دھوئیں قداں ہو  
 رکھے جدا جہاں میں اس کو بہت و گرد نہ  
 تشبیہ یہ مستم کہ درد شاعراں ہو  
 جس وقت نہاں پر سے کھولے اسے مہاوت  
 ہست سے تہرے اُس کو خطرہ یہ ہر زماں ہو  
 دیویں کے جس متھکو ناحق کہیں صلیے میں  
 یارب حضور حاوؤں دو وہاں نہ مدح حواں ہو  
 اور دیکھئے تو سج ہے خطرہ یہ اس کے حق کا  
 کس طرح سے کہو تو اُس کو نہ بہ گماں ہو  
 ادنیٰ حق مرتبہ ہے ہست روی کہ اس کو  
 پہنچے یہ وہم حاتم حب تک نہ دردناں ہو  
 آب ہست سے تہرے گرد نکشش گہر پر  
 یک قطارہ حوش مارے دودھ بیکراں ہو  
 حورشید دست سایل ہو حاوے آسماں پر  
 دہرا علوے ہست جس وقت درفشان ہو  
 لیکن نہ سمجھو یہ اس گنگو سے ہر گرد  
 منظور متھکو تہری ہست کا امتحان ہو

تک چہرہ رُئے روشی پر اُس کو دو آبِ حو دکا  
 حسِ حسِ طرفِ رو پڑتے اُس اُس طرفِ رواں ہو  
 اندازِ چہرہ رے کا نہ کچھ نہ ہے حو کہا میں  
 تک وہمِ ذانتے کا دل کے حو درمیاں ہو  
 اس سرعموں سے نہ پھے قدگی سے اُس کے اوپر  
 عرصہ یہ سسں حہمت کا دامِ کدو دریاں ہو  
 کہتا ہے رو حو داندھے اُس پر سوار ہتھکو  
 یا رہا ہرپیشہ جنگ میں یہ اسپ ، نہ چواں ہو  
 شاں و شکوہ نہرے ہاتھی کا کہا کہوں میں  
 چر ہی ، بھا ہے اُس کی گد چرخ آسماں ہو  
 ہے سو بلند ادبا یہ بھی محکم نہیں ہے  
 آنکس پہ ماہِ نو کے گد دست پہل ناں ہو  
 مستک پہ رک اُس کے حسِ طرحِ خلوہ گر ہے  
 گو سانج لا کہہ پھو لے یہ اطفار پر کہاں ہو  
 دانتوں کے دیچ اُس کے ہے حسِ قدر نہسو ندا  
 وصفِ مستحسنت اُس کا کیچے تو کیا دیاں ہو  
 اسِ دانست سے نہ ہم اُسِ دانست تک حو گذرے  
 پہنچے وہ ایک دن میں قاشب نہ درمیاں ہو  
 اسر سہہ متکتا آوے ہے حسِ طرح سے  
 مستی میں حسِ اُس کے چلیے گا یوں عیاں ہو  
 اسِ تد و قامت اوپر یہ حسِ ہے کہ اس کی  
 زبھر پا بھا ہے گد زلفِ مہوشاں ہو

سوکر میں سو روئے کے دیوانہ گی راہ میں  
 گھوڑا رکھے ہیں ادک سو ادلا حراست و حوار  
 نہ دادہ و نہ گاہ نہ دیار و بے سنجیس  
 رکھنا ہو جسے اسیپ گلی طفل شہر حوار  
 ماندہ بھی محل رہیں سے فخر فلما  
 ہرگز نہ اُتھ سکے وو اگر پہاڑ ایک نار  
 اس سرقے کو بھونک سے پہنچا ہے اس کا حال  
 کو ہے راکب اُس کا حو دار میں گذار  
 قصاص پونچھنا ہے مجھے کب کرو گے یاد  
 امجد وار ہم بھی ہیں کہتے بھی چہ دار  
 جس دن سے اس قصاصی کے کہوتے دیکھا ہے وو  
 گذرے ہے اس نمط اُسے ہر لہل و ہر بہار  
 ہر رات احتیروں کے ٹپس دانہ بوجھ کر  
 دیکھے ہے آسمان کی طرف ہو کے بے قرار  
 خط سماع کو وہ سمجھے دیکھے گپاہ  
 ہر دم رسد پہ آپ کو تھکے ہے نار نار  
 تماک اگر پڑا کہیں دیکھے ہے گھاس کا  
 چو کے کو آنکھیں سوند کے دینا ہے وہ پساہ  
 دیکھے ہے حب وہ دوبرہ و وہاں کی طرف  
 کھو دے ہے اپلی سَم سے کڑوں تابیں مار مار  
 فادوں سے ہڈیاں کی طاقت نہیں رہی  
 گھڑی کو دیکھتا ہے دو پاؤں ہے مار مار

کس وارہے کہ محکو ایلنا ہی چاہیے ہے  
 حاتمہ ہو ایک در سہی کہا نے کو دیم ناں ہو  
 سو نو زیادہ اس سے دیرا کرم ہے متھہ پ  
 کمران نعمت اودر وادر نہ یہ دباں ہو  
 ایلنی ہی آرزو ہے کچھہ عمر ہو حو نا قی  
 مصروف جہاں میں اس کا دیرے مدیم کی جہاں ہو  
 کب حاسکے ہے کوئی دوارے دیرے آکر  
 دھتے حو در یہ دیرے وہ سنگ آستان ہو  
 نا مہر وہ فلک پر بارب دے در حشاش  
 یہ آستان دولت مستحور دواں جہاں ہو  
 مصیبتہ کہ در دھو اسپ گھنڈ و مصائب عالی حو دھرتہ  
 ایڈسب۔

#### مصیبتہ

ہے چرخ حب سے ایلق ایام پر سوار  
 دھتا نہیں ہے دست عیاں کا بیک قرار  
 جس کے طویلے بچ کوئی دن کی ناں ہے  
 ہرگز مراقی و مری کا نہ دھا شمار  
 اب دیکھتا ہوں میں کہ زمانے کے ہاب سے  
 سوچی سے کھس پا کو گتھاتے دھوں دے اودھار  
 نہتھا وہی نہ دھر سے عالم حرات ہے  
 حسرت سے اکنروں نے آتھایا ہے رنگ و عار  
 دھنگے چلنا بچہ ایک ہمارے دھی مہربان  
 پاوے سزا حو ان کا کوئی نام لے بہار

درمناں نہ اُٹھوں ہے کہ اے مہرباں میں  
 اس سے ہزار گھوڑے کروں دم اُپر بٹار  
 لیکن کسو کے چتر ہمنے کے لائن نہیں یہ اسپا  
 یہ واقعی ہے اسی کو نہ جانو گے انکسار  
 صورت کا جس کے ٹپکھٹا ہونکا کدھے کو رنگ  
 سپرد سے جس کی نہا ہے سبک جسم و ملبوں کو عمار  
 نہ رنگ جیسے لہو و نہ دو ہے جہوں نہا نہ  
 نہ میں اس قدر کہ کرے اصطبل اُچار  
 مانتا مہیچچوں کے لکڑن ہے نہاں پر  
 لالچ و زمیں سے ہے جہوں مہیچ استوار  
 حشری ہے اِس قدر کہ قیامت کو اُس اُپر  
 نہ حال اپنے منہ کو سہا کرے ہو سوار  
 ادا وہ سرنگوں ہے کہ سب اُڑ گئے ہوں دانس  
 جڑے یہ جس کہ تھوکر کی نہت پڑے ہے مار  
 ہے دیر اس قدر کہ حو نہلاوے اُس کی سر  
 پہلے وہ لے کے دیگ نہاں کرے شمار  
 لیکن متکھہ ر دوے سوار بیچ پاسا د ہے  
 سلطان اُسی پہ نہلا نہا حمت سے ہو سوار  
 کم رو ہے اس قدر کہ اگر اُس کے نعل کا  
 لوہا مسکا کے بیچ نہلاوے کپھو لوہار  
 ہے دل کو یہ یقین کہ وہ بیچ دور جنگ  
 دستم کے ہاب سے نہ چلے وقت کا رزار

نہ اسنے وہاں نہ گوشہ سب، نہ کچھہہ اس کے پیٹ میں  
 دھو دیکھے ہے دم کو اپنے کہ حہوں کھال کو لوہار  
 پیدل ہوئی ہے بس نہ اکں باؤ اس قدر  
 ہو کر دروع اس کو ہو مست جان رہنہار  
 گدھے در حس طرف کو کنہو، اُس طرف نسیم  
 باد سموم ہووے، رہوں کر کرے گنار  
 سمٹھا نہ جائے یہ کہ در انلی ہے یا سرنگ  
 حارشب سے (نسکہ ہے مستروح بے سہار  
 ہر رحم پر رسکہ بھانکتی ہیں مکھیاں  
 کہتے ہیں اُس کے رنگ کو مگسی اس اعتبار  
 یہ حال اُس کا دیکھہ عرص یوں کہے ہے حلق  
 چنگل سے مودی کے دو چھوڑا اس کو کردگار  
 لے حادوں چور یا مریے یا ہو کہوں یہ گم  
 اس دن باب سے کوئی حلدی ہو آشکار  
 قتلہا نہ اُس کے عم سے ہے دل رنگ زیں کا  
 حو گھر کا بھی سہمہ حو دیکھا ہو ہے نگار  
 القصہ ایک دن متھے کچھہہ کام نہا ضرور  
 آیا یہ دل میں جائیے گھوڑے پہ ہو سوار  
 رہے تھے گھر کے پاس قضا را وہ آشنا  
 مشہور نہا حلوں کے وہ اسب ناکار  
 خدمت میں اُن کے میں نے کیا حاکے التماس  
 گھوڑا متھے سواری کو در اپلا مستعاج

مہوں کہا کہچوں موص کہ ہر ادا کُ اُسکی سبکل دیکھے  
 جمع رہاں سے کات کے کرنا دھا اُل مدار  
 کہنا دھا کوئی ہے نہ کوئی پہنچ نہ اُسپ  
 کہنا دھا کوئی ہے نا ولایب کا یہ حصار  
 دوہچھے دھا کوئی مچھے سے ہوا اچھے سے کھا گناہ  
 گدوال ے گدھے یہ قحطیے کیوں کہا سوار  
 ایک شخص ے حواہ اس اجتماع ے دیا  
 مرکب نہ یہ گدھا نہ نہ اکب گناہ گار  
 سمجھوں ہوں مہوں نوپہ کہ سچا ہی کے پوچس میں  
 تاین چلی ہے سہر کو ہو دس † پڑ سوار  
 اس مچھے میں تھا ہی کہ ناکہ ایک دور  
 دیکھے کو آسمان ے کہا مچھے سے پھر دو چار  
 دھوبی گھہار کے گدھے اس دن ہووے دھ گم  
 اس ساحرے کو سں کیا دونوں ے وہاں گدار  
 ہر ایک ے اس کو اپنی گدھے کا حیلال کر  
 پکڑے دھا دھوبی کاں دو کہہدچھے تھا دم گھہار  
 دریاے کشمکش ہوا اس آن موحدن  
 تھا علقربب تووے حمت سے ایک نار  
 د پشمنی اس کی دیکھے کے کر حرس کا حیلال  
 لڑکے ہووے تھے جمع ہماشے کو بے شمار

\* ( ن ) کہنے لگا یہ آئے اُس اجتماع میں ایک شخص

† ( ن ) چور

سانس اس سب خانہ سطر دھج اپنے ناؤں  
 بحر دست ہر کے نہیں بچاتا ہے دینہار  
 مڑتا ہو اسی وندار ہے وہ دھو کچھہ کہ دم سما  
 لپکن اپ ایک دن کی حسیب کہوں میں ہار  
 دلی میں آن پہنچتا رہا جس دن کہ مڑتا  
 مصہ سے کہا بھب لے اکر ہے وہ کار  
 مدب سے کوزوں کو اُڑایا ہے گھر میں بھتہ  
 ہو کر سوار اب کرو میدان میں کاردار  
 ناچار ہو کے تب نو بندھایا میں اُس پہ زین  
 ہنہار بادۂ کر میں ہوا اُس اُدر سوار  
 جس شکل سے سوار رہا اُس دن میں کنا کہوں  
 دشمن کو بھی خدا نہ کرے دنوں ڈھل و حوار  
 چانک رہے دونوں ہاتھوں میں، بکڑے ہاتھ میں ناگ  
 تک تک سے پاشنی کے مڑے پاؤں دھے فگار  
 آگے سے دوبرہ اُسے دکھلائے دھا سٹیمیں  
 پدچھ بقیہ ہانگے دھا لاتھی سے مار مار  
 ہرگز دو اس طرح بھی نہ لانا دھا دو براہ  
 ہلتا نہ رہا زمیں سے مانت کو ہسار  
 اس مضحکہ کو دیکھ ہوے جمع خاص و عام  
 اکثر مدبروں میں سے کہتے تھے یوں پکار  
 پھیسے اسے لگاؤ کہ نا ہووے یہ رواں  
 یہ نادان بادۂ پون کے دو احمدہار



جب دیکھا میں کہ خاک کی اداس یوں بلندی ہے سرکل  
 لیے حوٹوں کو ہاتھ ہیں " گھوڑا نکل میں سار  
 دھڑ دھڑا وہاں سے لڑنا ہوا شہر کی طرف  
 اچھٹا گھر میں آں کے میں نے کہا و رار  
 گھوڑے سڑے کی سسکل یہ ہے تم نے سکو سائی  
 اس در بھی دل میں اٹے دو اداس ہوئے ہوا  
 سن کر لب ان سے میں نے یہ کہہ دیا حرا  
 لدا بھی جھوٹ دو لدا لدا ہے سرور پیار  
 گنتیں میں بس اسیت کہ اسپس انلی اسب  
 سمجھوں گا دل میں اپنے اگر میں ہوں ہو شہار  
 ' سودا' ہے دب قصیدہ کہا سن یہ سا حرا  
 ہے نام اس قصیدے کا 'دستیک زور کار'

'مثنوی' او در رہو حکیم 'عوب' در لب ہستاد نیم  
 و واسوحت او در لب دود نیم کہ در عوام سہرہ دارد و  
 چند مہمساب کہ بر عرل حضور حواحدہ حافظ و دس سرور ادو طالب  
 'کلیم' و میو مہمک نعی 'میر' و عبدالحی 'نانا' و مہم سے  
 در رہو سیخ علی 'حرن' نکاح چہلہ نورہ دد لے مقطع  
 و دیگر رباعیات و قطعات در رہو مردم آن حاضر در آمد  
 حقا کہ طرفہ تلاش مصامیں نہودہ و داد سہدوری دادہ در  
 حواب 'درب' می گوید :- (رباعی)

گر رہو یہ 'سودا' کی اسے رعیت ہے  
 ہو نے دو کہ گیدی قنہیں رعیت ہے  
 موروں نہ کرے شعر کو اپنے بہرہ  
 کر نا پھرے رہو اوروں کی یہ 'درب' ہے

دکھدا دکھا کوئی لائے سدا رہی کو ملنے کے پہنچ  
 سو اس کے دن سے کوئی اکھاڑے بھا بار بار  
 کہتا بھا کوئی مسکھے سے کہ تو مسکھو بھی چڑھا  
 دوں گا۔ تکا دکھے میں بھی سوچندی ایستوار  
 گئے ہی ہو سکے دھے کھڑے اُس کے گرد و پیش  
 سا دھ اُس سسلی حریس رہا کے ہو چشم چار  
 اس وقت میں نے اپنی مصیبت پہ کر بطور  
 کہنے لگا خدا سے نہ دو دو کے راز راز  
 چھکڑوں میں ڈھونڈوں میں نہ لڑکوں کودوں حوا  
 کتوں کو ہانکوں یا سروں میں اپنا پھٹ مار  
 بارے دعا مری ہوئی اُس وقت مستحاک  
 وہاں سے پھر سطر کیا جھگ گا دک گزار  
 دست دعا اُٹھا کے میں پھر وقت حلیک کے  
 کہنے لگا خدایا الہی میں یوں پکار  
 پہلے ہی گولا چھوٹتے اس گھوڑے کے لگے  
 ایسا لگے یہ دھ کہ ہووے جگہ سے پار  
 یہ کہہ کے حق سستی میں ہوا مسدک حلیک  
 اٹھے میں مرہٹہ بھی ہوا مسکھے سے آ دو چار  
 گھوڑا بھا مسکھ لافز و دست و ضعف و خشک  
 کرتا بھا یوں حلیف مسکھے وقت کار دار  
 جاتا تھا حب قیامت کے میں اس کو حریف پر  
 دوزوں تھا اپنے پاسوں سے جہوں طفل نے سوار

یو نان سی رہی گو، رنٹو قنو چکا  
 لیکن ہمدار سوز کے دل سے نہ نہو چکا  
 سبھی میں رات بس کر ہر کبھی کے پارس کا کھڑکا  
 اُٹھا یا سر کو نالیں سے نو پھر دہرار سے پھیکا  
 قانو میں ہوں میں دہرے، گر اب چھا دو پھر کھا  
 حاکم دے کسوے تک نام لیا ہو پھر کھا  
 مائے اگر دنیاں سے ہے لطیف زندگی کا  
 اے حصر آب حیاں نو نے پھا تو پھر کھا  
 اگر چہ نہ کو نہ چھوڑیں گے نہ گماں نہیا  
 کرو جو بخدا ہوا ہی تو مہر ماں تمہا  
 جس طرح چاہتا ہے دنیا میں زندگی کر  
 ایکن دو یاد رکھو عاشق، بھو نہ ہو ما  
 حوٹوں پتی دینی میں، نہکھا میں گلستاں میں  
 سکہ تک سے حاصل ہو کر شمشاد بہت رویا  
 آدھلہ حو پانی میں ہے عرو یہ باعث ہے  
 دھکھ سکت دلی آگے بولاں بہت رونا  
 کہاں ہے شہج حو دیکھ میرے مت کے کر شہے کو  
 کہ ہر بخدا کا کر لیا دل سے علام اپنا

\* کلیات میں یوں ہے —

اے دیدہ حانماں ڈوہمارا تہوسکا      لیکن ہمدار پیار کے دل سے نہ نہو سکا  
 یہی مصحیح معلوم ہو گا ہے —

نرسن دو دہست 'سوڈا' کہ بالا دیکور 'دو دہست فارسی  
 دیکر آمی' ار آن جا کہ حالی ار واڈہہ دہست در فیم دایہ کہ  
 چون میان جہر 'عاسی' دہست در دہو مہر را 'عبار'  
 دہست پسر اندہات جان 'دندہ' کہ صاحب دہست معانی دہست  
 و ساعر والا قدرت دہست 'دہست' کہ 'عبار' دہست حوصلگی را  
 کار فرمودہ دہست جواب اکہما ساحت — ( رباعی )

گویید کہ دہو کرد مارا 'جہر' دہست و لطیف دہست شہر و شکر  
 صدشکر کہ آن چہ عہد مابودہ دہست اسر در دہست دہست گشتہ دہست  
 از دہست مہر را 'سوڈا' اسب ان رباعی —

دہکو ہر چنک بہیں شیعہ و سنی سے کام  
 پریہ سمجھا ہوں کہ اس دور میں نازہ ہیں امام  
 ان سوا ہو جو کوئی 'ہے وہ امام قسیدہ  
 جس دہک پہنچے سے موقوف ہو اللہ کا نام  
 من افعاس نعیمہ —

قطرہ گرا دہا چو کہ مرے اشک گرم سے  
 دربا میں ہے ہلوڑ پھولا حساب کا  
 جہراں ہوں کس طرح سنی اے ہوں دہستہ دہستہ  
 نقشہ ہے تہبک دل کے مرے اضطراب کا  
 جہلم سے تارا دہا ہے مہکواڑوں کو اے راہ  
 کہ چوب حشک سے بہتر نہیں کچھہ داب آدش کا  
 دماع جہر گہا آحر قرا نہ اے سہرود  
 ہر ایک پشے کو دہستوں ہے یہاں حدائی کا  
 طلب نہ چرخ سے کر نان راحت اے 'سوڈا'  
 پھرے ہے آپ وہ کاسہ لئے گدا ئی کا

دہن دیکھنا ہوں ۔۔۔ ' وہ ابھی بالوں  
 دھاری کھینچے کس بالوں اے ہمارے دریا  
 کس کو گلے سے چسکا ہے ہمارے ہمارے  
 کھینچ کر مٹوا گریباں یہاں لے آئی ہے بہار  
 نہ دے ہے مے کے دہلے سے رسوب کلال کی  
 کہہ دیکھنا یہ دھار دہا کی نہ کھائے بہار  
 دماغ وہیں حب سے گہرا تھا دو ہمارے آلودہ  
 گل ہوں ہمارے میں ' انگڑائی میں ہے ناک ہوا  
 آسناں ' کو مٹا اٹارو کے دریا و حروش  
 ہمارے عالم ابھی سویا ہے اے بدل حشوش  
 کس طرح دل میں چھناؤں دیکھو سہلے میں دماغ  
 دال ہے یہ گھر کی بستری دو حشوش ہو چرائ  
 دیکھوں ہوں یوں ہیں اس سدم ادھار کی طرف  
 حشوش صدق و وقت دماغ کے صفا کی طرف  
 لے دانا ہم قہاس کہا ' لے لکھا نام  
 دھس گئے دھس میں دیکھو کے صفا کی طرف  
 بابت نہ ہووے حشوش ہمارے دور ہمارے  
 ہو لیں گے اہل حشوش سو حلال کی طرف  
 لائے حشوش وہیں ہے ' حشوش نے دھار کے  
 حشوش میں آکر لگا دی کوہ کے دماغ میں آگ  
 گر نہ ہو پانی دل اس کا حشوش لے لے لکھا حشوش  
 لگ اٹھے قہری دگاہ گرم سے دریں میں آگ

دوسرو سب سے سو 'سودا' کا حکم حاصل ہے  
 مٹی کے گلاب سے رہا ہے یہ رنگور سدا  
 چمکا کا ک پیسری مسکتا سے کم نہیں  
 مہرورہ ہووے بردہ دو دما ہے وہ حلا  
 حب مسکتا چمن سے ہو چلا گھر کو رو لالا  
 تلکے بے مراحتی لی اُتھا، گل نے پہالا  
 ،انکا حو میں دل کو رو کہا بس یہی یک دل  
 حلتے ہی دو چاہے سرے کوچے سے اُتھا لا  
 اے تلچہ سب کہا ہے کہ اتے ہی چمن میں  
 گل چارے ہے دان، دو بے نتجی کو سندھا لا  
 پہنچ چکا ہے سر رحم دل ملک بارو  
 کوئی سمو، کوئی مرہم کرو، ہوا سو ہوا  
 چھوٹا حو رلف سے دو پھنسا دام خط کے بچ  
 یہ سرع دل ہمستہ گردبار ہی رہا  
 پیداری مسکتوں کی حوشا حال زاہدا  
 ایک ہم ہوں روپیہ کہ حرا ناب رنگ و حوا  
 کسی نے چمن میں آں کے آنکھوں لڑا تھاں  
 برگس کا اُڑ گیا ہے سری طرح رنگ و حوا  
 کہا کیا کہوں حو محفہ سے درے عشق نے لیا  
 صدر و حیا و دیں و دل و عار و رنگ و حوا  
 حنائے گل دوزے ہے گلچہیں ناع میں اب چوب گل  
 کچھہ نظر آئی ہے اے 'سودا' بہار آئے کی طرح

دے ہے دولسا فلک ہمیں لہیں کہ ہے ہم لہیں، دہا ہے اسی سال  
 اے مے دل کو دے کے ادلا دل ناگ کے مول یہ دیکھے ہے لال  
 مودہ بھل امیت سے 'سمو دا' حننا چاہے ہو کھا دے دوزخہ دال

بھری ہے دل میں مے اس ودر مہمب صدر  
 کہ حنا نہیں مے کوئی کو مہر ہو معلوم  
 مہر 'دہر' دہ طالع 'دہ دہرے دل میں رحم  
 حو چاہے اُس سے مہ دل کامیاب ہو معلوم  
 حطا ہے راع کو دہرے کہوں حو مشک حن  
 سہاۃ فام ہو وہ ہے ہو اسی ہو معلوم  
 مست گئے وو شور دل کے ہاے دب آئی بہار  
 ورنہ کیا کیا ہم بھی کرتے شہر و دیراے میں دھوم  
 عاشق ہو ماسراں ہیں پر اس ودر کہ ہم  
 دل کو گدوا کے بیٹھے دھہ صبر کر کہ ہم  
 دیکھیں ہو کس کی چشم سے گرتے ہیں نصرت دل  
 ہو اس طرح سے روئے اے اندر ہو کہ ہم  
 کہئے ہو شہر ہم حو گدے گار حق ہمیں  
 کعدہ کی آپ راہ میں چڑھتے ہیں حر کہ ہم \*  
 حانہ پرورد چمن ہیں آحر اے سپاد ہم  
 انہی رحمت دے کہ ہو لہں گل سستی آزاد ہم  
 دسج ہو کردا ہے تک فرصت گئے لگتے کی دے  
 صد قرباں ہے دھے دے لہں مبارک باد ہم

\* یہ شعر کالمات میں نہیں ہے

روح مہوں ہے دھرم ہو روی کی ولنگی دکھہ دھرم  
 نہ گلال اڑنا نہیں، دھڑکے ہے اب بس میں مہوں اک  
 ہو گیا ہے رنگ نادوہوں کا آدس کے سمٹ  
 حسرت لب سے مہی ارنس لگی معدن مہوں آگ  
 گو پہاڑ آئے، کسے 'سودا' بھلا لگتا ہے باغ  
 گل چمن مہوں یوں نظر آتے ہیں جہوں گلشن میں آگ  
 کر دی ہے مہرے دل مہوں مہی حلوہ گری رنگ  
 اس سہسے مہوں ہر آن دکھائی ہے پری رنگ  
 ہر مہرے کو پہچان کے دو نامے کو لہتا  
 نامے کے کدوہر کا ہے مہرے جگر دی رنگ  
 ہووے نہ ملک عشق سے کم رسم داغ دل  
 روشن رہے ہر شہہ الہی چہرے دل  
 ہے شرط درد یوں کہ بھر حکم عدل لب  
 کوئی کسسی مزار پہ ہر گر نہ لائے گل  
 ہستی سے ہستی میں جو بہتر نہ ہو مہر  
 ہمدرد ہوا چہاں سے ہر گر نہ ہائے گل  
 'سودا' کہا بہار میں وضع رہا نہ دیکھ  
 اے واے واے لعل و وے ہائے گل  
 حب قافلہ ہمے تو ہو ناگ حرس تمام  
 اشک آنکھ سے بہنے دو کے نالہ سے نہ دل

پان کہا کہا کے آدسی کے بیچ اپنے ہونٹوں کو دیکھتا ہے لال  
 \* کلماب میں یوں ہے رنگ یافوں کا دھیکے اب انگارے کی طرح



نظر آئی تھی میں سادی چمن میں ناک کی چاہیں  
 روئیں آنکھیں ناہم گئے ہیں قاتل کو ناہیں \*  
 دعا کی دوسری سے مطمئن ہووے سو کادر ہے  
 نہ طالب مار دالیں باب کے کہنے سے چاہیں  
 نہ پہنچا سبیل مقصود کو مقصود بھی اے سودا  
 سمجھ کر حائو آمدی ہیں ماک عشق کی راہیں  
 نہ ادنا سو رہم بکھ رہاں حرموں شمع کرتے ہیں  
 حودل حالی کھا چاہیں دو آہیں سرد دھرتے ہیں  
 حکر اُن کا ہے جو بکھ کو صلم کہہ یاد کرتے ہیں  
 مہاں ہم دو مسلمان ہیں خدا بھی کہتے تیرے ہیں  
 گھہ دولپیں عشق اور گہ نگہیں لعل تہہ راویں  
 یہ نا شاعر دے ہونٹوں کو کنا کنا نام دھرتے ہیں  
 گلی میں اُس کی مہا حوالہوس آ، ماں کہتے ہیں  
 قدم پڑتا نہیں اُس کو، مہاں وہاں سر سے گدڑ تے ہیں  
 نہ چارہ کر سکی کچھہ موج دریا کی روانی لاگا  
 کہیں وار سنگاں بکھڑ بکھڑے سے تہہ بے ہیں  
 کسی کی مرگ پر اے دل نہ کھچے چشم در ہرگز  
 بہت سا روئیں اُن کو جو اس جہے پہ مرتے ہیں  
 سودا، خدا کے واسطے کر قصہ محض اپنی بو بہند اُرگتی بھرے سسائے میں  
 وصل دل آحر ہے نارو دیکھہ او دیکس کو تک  
 ناع میں مہاں ہے کوئی دن یہ ہمار چمن

بیس جس دم سے گیا ، اچھے دم کے فص ت  
 حانہ زبکدر رکھے ہوں رہا آزاد ہم

دیکھ عشق میں روزِ محوش نہ دیکھا دکھ بھرے ہی بھرے دیکھے ہم

نہ دیکھا اس سوا دکھ لطف اے صبح چمن پیرا  
 دل بندھ لے گئے گلچن ، نئی رومی ادھر سہم  
 گدھی نکلی ہوں نکست دل کی نار ایک سے لڑیاں  
 یہ آنکھوں کمرے سے حلی کے گلے کی ہار ہو پڑیاں  
 گردہ لاکھوں ہی سانچے کی صدا سکھ میں کھولے  
 مسکھیں دیکھ سے اے آہ سحر اس دل کی گلچنیاں  
 کھلائے گرچہ سارے سے دم اے رلف نے وعدے  
 نہ سمجھے کہ کسی دل میں ہوا روں ہوں گہ پڑیاں

نہ سانچے گل کے ڈھلے ہیں نہ برگس دی کھلیں کلیاں  
 چمن میں لے کے حمہارہ کسی نے انکھنیاں ملیاں  
 کہیں مہتاب نے دیکھا ہے اُس حور شدہ داناں کو  
 پھرے ہے تھوکتا ہر شب جہاں آزاد کی کلیاں  
 دمسم یوں ساناں ہے مسی آلودہ ہونٹھوں سے  
 نہ ہونٹھوں اور سیم میں اس طرح نکلی دی اچھلیاں  
 دھواں دھس دو گئے ' سودا ' کا ہے نہ حال  
 کیا کہا کیا ہے عشق نے حانہ حراہیاں  
 کس نے کہا حرام چمن میں کہ اب صدا  
 لاف ہے بوئے نار کی بھر بھر کے چھولیاں

حس سے نہ کچھ اودھ دیا ہے  
لوہو سے درے سر کے دیوار و در الودہ

کوئی نہ سسکا ہے کوئی تڑپے کوئی بے حس ہے  
آج دیکھے درے کوچے کے گڑباز کٹی  
سیخ متھکو نہ تارا اپنی بڑی بگڑی سے  
ایسے دو دیکھے ہیں میں گدھے دسار کئی  
حوت دیکھا جہاں میں اہل جہاں بھی دیکھے  
انک رہاں ہے کہ حس میں میں گدھکار کئی

چوڑکی دو مہیوں سے مساواں ہو گئی  
گالی کدھو نہ دی بھی سو اس بات ہو گئی  
اب تو میں چھوڑے گا یہیں اس کو ہاستا  
ہوئی جو کچھ بھی نہایت حاجات ہو گئی  
گردش سے اس نکالے کی لے متعجب نہ  
دہا نہام نرم حرا باں ہو گئی  
یارو دو سرم سے حو نہ بولا دو کہا ہوا  
بطور میں سو طرح کی حکایات ہو گئی

بوی کچھ اپنے سر پہ نہ بھاں خاک کر گئی  
شدیم بھی اس چمن سے صدا چشم نہ گئی  
زائد میں کہہ رہا کہ پی اس کے عوص شراب  
آخر نہ اے گدھے تھکے ایوں چر گئی  
بطارہ باز نرم رہاں کا ہوں حس بے میں  
دو ہی بطر پڑا متھے جہاں ہر بطر گئی

پھرے لگے دو جہوں کھٹ دیریا دیریا رہا  
 دامن اگر بچوڑے اے اور در کہوں

س کے نہ کہتا ہے ہرے بالغ حاکم کو  
 کہوں مٹھے ادباً دھاردا کیا کہوں اگے کو

ہر آن آ مٹھی کو ستائے ہو نامتکو  
 سمٹھائے دم اُسے بھی تو ایک دار کچھہ کہو

دیکھتے اور بھی دنیا میں رہے اے 'سودا'  
 چلنے دے جو کدھو کاوش دوراں مٹھکو

دل ہو ہے آفت طلبا، پر کور ہو خاویں نہ چشم  
 جو ہلا ملی ہے اسی اس کو دکھلائے ہیں یہ  
 آئیں دبا لعلیں

مے پھا کر جو بڑی ہو بڑی بخشش میں  
 قمع ہمت کے نہیں سنگ فساں ہے شمشہ  
 چشم بھاک و دل پر میں رکھوں ہوں ہم سے  
 حام کھدھر ہے مرے پاس 'کہاں ہے شمشہ؟'

دیریا نہ ہمارا ہی مصحک ہے تو اے راہد  
 گدلی دیر قازھی پر ہنسنا ہے سدا شانہ

حس سے اس کے اُسے دے ہے حیدر آئینہ  
 درپے خان ہماری ہے مگر آئینہ  
 عکس پڑتا ہے مرے سبب دقں کا اُس میں  
 حس کے باغ سے باتا ہے نسر آئینہ

دردِ مہرے استخوان کا کمر کڑا دہ راز ہے  
 اس قدر ہے بے ندی، بکروں کدوں آواز ہے  
 قد کو بھرے جس حکم کی جی جی جی جی جی  
 اس حکم کے شور و فہم میں فرس دا انداز ہے  
 دعا کے آتے ہی، چلے اکندر ملاوی بے نکل  
 مددہ بدور دیکھئے آگے ہنر افکار و  
 سامعانِ مدد کا دو گز پر، بھرے بھرے  
 پر سب کچھ میں ہے 'سودا' دیکھئے انداز ہے  
 عجب احوال کو 'سودا' میں 'بھرے' سے پہنچا ہے  
 کوئی معشوق بھی عاشق نہ یہ بیداد کرنا ہے  
 دستان نے بھرے ہاتھوں سے نال اس کو دیکھا ہے  
 کوئی تک مٹہ لگا تا ہے دو دو مراد کرنا ہے  
 قافل سے کیوں تھکے ہو کھا مٹھ سے بھر ہے  
 حائے خطر نہیں ہے مرا رحم حور ہے  
 چاہا کہ جیوں حساب میں دیکھوں بہ کائنات  
 کھولے ہوں دو اور ہی عالم میں سیر ہے  
 رکھتے ہوں ایک طرح کا ہم وصف ناب حق  
 دو شخص کوں سا ہے جو 'سودا' بھر ہے  
 سامے کا یک سمجھ کر مہرے جواب لکھو  
 ادشائے طاہری کے باطن میں مدعا ہے  
 آنکھوں کے گرد مہرے سرگ کی ہے یہ صورت  
 جیسے کنار دریا جس بہو کے آ رہا ہے

اپنا حق شہیدِ دل منظور ہے تو نہ ہے  
 ثابت حق ہے تو نہ ہے گر چور ہے تو نہ ہے  
 کچھ نہ ہی نہیں ہے دیکھتے سے حرور کے چمپا ہو رہنا  
 قدرتِ حق ہے تو نہ ہے منظور ہے تو یہ ہے  
 گو دیش سے آسمان کے نزدیک ہے سہمی کچھ  
 ہم سے دیکھتے ملا اک دور ہے تو یہ ہے  
 ہر آن اس سے کہنا 'سودا' سے تو نہ ملو  
 نہ وضعوں میں جہاں کے مسطور ہے تو یہ ہے  
 ہر سب شراب حواری ہمدرد سب سے  
 آئینہ رلف لب سہمی دستار کون ہے  
 ہر گز میں آتھے چھوڑ کے دوسرا کو نہ دیکھوں  
 اس چشم کو ہم چمکسی یعقوب نہیں ہے  
 اہمیت میں ہماری بھی اثر چاہئے کچھ ہو  
 ہر چند وفا شہرِ مکتوب نہیں ہے  
 مری آنکھوں میں تو بسا دیکھتے پھر کہوں دلانا ہے  
 سمجھتے کر دیکھتے تو اپنا بھی کوئی گھر تو ناذا ہے  
 جسے دلتا بسا کہئے میں اس جگ میں نہیں ہوگا  
 سو یہ دل ہے کہ پھر پھر دیکھتے ہم ادرو کو جاتا ہے  
 حوسلی تو دل کو بھی نکاحا نہ دیکھا میں دمانے سے  
 چمن میں گل اگر حیدر ہے تو نابل بھی نالاں ہے  
 نہ کھینچو دغ ہر یک دم تمہارے عشق سے گذرے  
 ملاں گے اور سے جا کر حق اپنا سر سلامت ہے

ہم ادنیٰ جان ملک دے چکے تھے سو ممانہ  
 در ادک آرزوے دل حوالہ ہو نہ سکے  
 سامی پہنچ شہاب کا نکتہ دس رہوں ، مجھے  
 سوج مٹے دو آدس کم دوا کھلا رہے  
 اُس کو نہ بدل دان انکسور دنی گہرہ  
 قطرہ مجھے اُ رہوں کے اگر دھر سار سے  
 'سوڈا' جو ہے بدر مت جہاں کے ہنس اُس سے قو  
 مہ کر طلب سراج کی 'مر جا عمار سے  
 کھینچے اگر نہ خاریں سو کہوں چڑھیں گندھے پر  
 رسوا جو سمجھ ہی ہیں ادنیٰ حصا فکوں سے  
 ہو حامہ اشک دسراں پیس سسکن کے کہنے  
 کاغذ کی چھا دی پھا تے میڈری حکا پہوں سے  
 محکم واشک ہے غنچوں کو صدیا سے دیکھہ دو حالام  
 نہ کھلوا نا کدھو بہن اس طرح نہ تہا تم سے  
 حب ایے نہ تہا دیا تم نے جان کھول دے  
 صدیا نے باغ میں جا گل کے کان کھول دیے  
 چمن میں کس کی مدارات بھی نہا دو دسیم اُ  
 کہ صبح غنچوں کے نہوں عطر دان کھول دیے  
 ساس سپہیں ہری سب دیکھہ کے گوری گوری  
 شرم سے شمع ہو ٹی حادی ہے بھڑی بھڑی  
 پیسکر نے کہوں نکتہ لب سے کہا دھا دھوین  
 آج تک اُس کی پڑی کتنی ہے پوری پوری

اے لالچی سو کہ یہ مہروں کا وہب لٹو لے  
 جو کچھ تو چاہے دیکھ نہ سکتا، مگر پاس آئے سولے  
 مہروں سے تو چوں میں دنیا فنا ہو کہو لے  
 پھر گل سے اے ہمارے نیکل کہو نہ بولے  
 انصاف کچھ بھی بارو ہے عشق کے بحر میں  
 دل ہم سے بنا ہی ہووے اور چشم ہو ہی رو لے  
 دھندلایا ہوا وہ ہم سے ہوں صلح نہ کرے ہے  
 دو تہوں کے کہو اور حب نہ کہ نہ جنگ ہو لے  
 وہ ہر پتی کا ہر در ہم کو لکھے نہ نامہ  
 گدڑی میں جا کہو در اندھا ہے مول گولے  
 شہین کی سانگ و صلاوا اوپر ہو اے نادان نہ جا  
 جا نہ قصاص میں بھی روز و شب نہ دھو ہے  
 اے ابر حانیو مت کم رو نے ہر ہمارے  
 یہ چشم پھوے پھوے دالاب بھر دھو گی  
 سپین وو رسعہ ہے زباں ہمارا جس نے  
 چہر قالی ہے فرے سمجھے کے ہر دا لے کی  
 کسو نے حال سے سہرے کہی نہ دعتیے ناب  
 اگر کہی بھی کسو نے تو اپنے مطلب کی  
 وہیں ہے رشنگ مسیح صورت زباں  
 قسم ہے سپین دعتیے اپنے دیں و مذہب کی  
 جو کوئی شہر مستحبت میں بھیجے جائے دل  
 عجیب داج کے مہر قبائلی ہو نہ سکے



کی ہے میں جہوں کوہ مذہب سے جدا وشی احمدیار  
 سکتا رسوا ہو، کہہ گویا برا بدکو مکتبہ  
 نہیں ہے وجہ کو جس سے دیر اُٹھا نکولے کا  
 ہمارے خاک بھی خانی ہے میری راہ کے مدد  
 عجب احوال میں ہے رات دم اے شمع رحمت ہے  
 میں اس ریش دراز اور دامن کو دلا کے مدد  
 کدھو دو شب بھی اے پروانہ حق ناہم دکھا دیکھا  
 دو دل بل شمع پر جاوے، میں ہوں اُس ماہ کے صدقے  
 بھر نظر نکھو نکھو دیکھا کدھی قریے قریے  
 حسرتوں کی دھنیں ہی میں میرے میرے  
 بھر قلکشت عدم سے جو کوئی پہنچتا ہے  
 سمیت اس ناع طے سہل میں کرتے کہ ہے  
 حوں شمع مکتبہ شرم ہے زنا کی اے شمع  
 مالا نہ جہوں رات کو ہے اسک فسا ہی  
 خاکر میں کہا دکھ دوا جس سے، کہا اُن ہے  
 کچھ اور کدھو، نہ دو ہے میری ہی دانی  
 راہد یہی ہے نعمت حق، جو ہے اکل و شرب  
 لیکن عجب مرا ہے شواب و کتاب کا  
 تکتہ جس نے دیا نہ کدھو معسک کو چین  
 قتلہ نہ میرے دور میں بھر نعت سو سکا  
 دو ہم نہیں جو کریں سپر دوسداں قلم  
 ہشت ہو دو نہ موندہ کیچے ناعداں قلم

دیوانہ کی ہماری کہا کہا سچائی دھوسیں  
 زبکھر پتے کے دھاؤں در اپنے گھر نہ لابی  
 دھاؤں مہر جو خاطر میں آپ درے آوے  
 وہی ہے خونِ مرے حق میں جو قہقہے بہاڑے  
 صدا دو دھمکے کے کندھوں گلی میں اُس کے گندار  
 مدادِ دھاؤں لیے دل کسی کا آخارے

#### قطعہ بند

سو دا چمن دھر سے بہ چشم نہ دکھو  
 دو گل دھار اوے کہ حسیر حار نہ ہووے  
 جز لکھ دل اپنے دو نہ دیکھے گل بے حار  
 سو بھی کہ جو مرگیاں بہ سو دا ر نہ ہووے

حس دن وو صدم سوار ہووے نا صدم حرم سکار ہووے  
 جو اُتھ نہ سکے سحری گلی سے دھنڈے دیے کہ نا صدار ہووے  
 سورن کی نہ حیرت لکھو صدم بون دھنڈیو کہ قار قار ہووے  
 با صبح دو دسم لے ہم سے دل پر اپنا کہو اختیار ہووے  
 کن رحموں میں رحم ہے کہ حب تک چھائی کے نہ وار پار ہووے

معسوں کی اے ہے دلدادہ گری عاشق کو  
 کس گل لے ہر دنا ہے بدل بے نہیں ردے  
 کمپ نہ سمع محالیں کی دابوس میں چھپتی ہے  
 جو حسس ہو بازاری مست اُس کو نہ تھا پردے  
 گل پھونکے ہے عالم کی طرف بلکہ نسر بھی  
 اے خانہ بر انداز چمن کچھ نہ ادھر بھی



کہہ رہی کو جھوٹ گئی مجھے کو وہ مڑھان لکھنا  
 دھڑوں ہوں ک شب وہیں سے ہوں گرد کارہاں لکھا  
 مدام یہ ہر سحر مجھے کو لہو کی دیاں اسی ہے  
 چمن میں آہ کس کا چمن ہے راجل کا دل دوزا  
 آخر نہ پھرے ہے وہ سدا حاتمہ لکھا نہ  
 اندھ رہی دھو اُس کا گدھر ہووے کا یارب  
 زلجھا سے کہو تک ک پتہ دستہ حق دو کھولے  
 نہ از یوسف نظر آوے گی ہر انساں میں صورت  
 ہے جو حوس رو دما کہو والی کا دے ہے لونکا مجھے دکھا کر گال  
 مجھے مجھے نہ بنا ہمار کریں ، والا و سہر کی  
 لبریر سچم و زر سے ہوں ک و ہوں د کا بیاں  
 جس نے سجدہ کیا ، نہ آدم کو شہج کا پوچھا ہے داناں پاؤں  
 مجھے سا مجھے ہے ایک ، مجھے مجھے سے ہوں کٹی  
 جا دو نہ پکھ لے تو آب کہ آٹھلے حسا لے میں  
 کس کی ملت میں کہوں آپ کو ، بھلا اے سچ  
 دو مجھے گدھر کہے گدھر مسلماناں مجھے کو  
 مجھے میں اور ساروں میں ہے ربط سبک و ادس  
 ان کی خوشی نے کیا انسا گدیراں مجھے کو  
 شب نہیں یہ رو سیاہ حاتمہ لکھا نہ کو دیکو  
 دیکھے ہے مجھے کو منل مالا حاتمہ لکھا نہ کو دیکو

\* کلیات میں ہوں ہے

والہ والا ہے سا کو والا کے دے ہے دودھا ہمیں دکھا کر گال

درا دل مچھکے سے نہیں ، لہذا مڑا دل رہ نہیں سکتا  
 عرض اسی مصداق ہے کہ میں کچھ کہہ نہیں سکتا  
 دیر بے آگوشی آرکھوں سے آنسوؤں کہوں کہ چلے ہوں  
 جو دو دریا نہ گزرے ہے دو دای نہ نہیں سکتا

دکھ میں عجب معاش ہے ' سودا ' کا ان دنوں  
 تو بھی تک اُس کو خاکے سمٹنا دیکھنا  
 بے حرف ، بے حکایت ، بے شعر ، بے سخن  
 بے سحر ، بے داع ، بے گل و گلزار ، دیکھنا  
 خاموش اپنے گنہگار احساں میں روز و شب  
 قہقہے پڑے ہوئے در و دیوار دیکھنا  
 ہا خاکے اُس گلی کون جہاں دھا تڑا گدار  
 لے صبح دا نسام کئی بار دیکھنا  
 بسکھن دل نہ اس میں بھی بائی دو بہر شغل  
 پڑھنا یہ شعر گر کہو اشعار دیکھنا  
 کہے دھم نہ دیکھ سکیں تھکے کوٹھڑ داس \*  
 پر جو خدا دیکھا ہے سو ناچار دیکھنا

کسی دلدلدار کافر کو حلال اٹنا نہیں ادا  
 سحر کدا ہو چکا ' سودا ' کے جی پر شام کھا ہوگا  
 ' سودا ' سے بے کہہ نہیں دل اسی طرح سہی کھوگا  
 کہنے لگا کہ نادان کھا پوچھنا ہے ہونا

دہاں ہے رنکر مٹن قاصر شکستہ دالی کے  
کہ جن نے دل سے مٹانا چاہا رہا قی کا  
قطرے

’سودا‘ قمار عشی مین شہریں سے کوہ کن  
ناری اگرچہ یا نہ سکا سر نہ کھو سکا  
کس مہ سے پھر نہ آپ کو کہتا ہے عشق دار  
اے روستہا تھہ سے نہ نہ بھی نہ ہو سکا

نہ کھیلے اے شادہ ان رلفوں کو یہاں ’سودا‘ کا دل اتکا  
اسپر نہ ہواں ہے یہ نہ دے رنکر کو چھٹکا  
برے دہ برق حار آسماں میڑے سے کہتا ہوں  
اُڑے گا دھنکھیاں ہو کر درا داس جو یہاں اتکا

’سودا‘ ہوے جو عاشق کھا پاس آدرو کا  
سدا ہے اے دواے حب دل دیا نہ دھو کھا

موج آتش ہے سیل آنکھوں کا شاید اس دل کا آئینہ دھوتا  
نہ حیا تھہرے چشم کا مارا نہ بری رلف کا رنکھا چھوتا

پھرے ہے شمع یہ کہتا کہ میں دنہا سے ملے روزا  
الہی ان نے اب تارہی سوا کس چہر کو چھوڑا

جو گدروی ہم پتہ مت اُس سے کہو ہوا سو ہوا  
نلا کشاں محنت پتہ جو ہوا سو ہوا  
مندا ہو کوئی طالم ترا گریباں گیر  
مرے لہو کو تو داس سے دھو ہوا سو ہوا

نہیں انداز ہے کہ وہ کام نہ کرے وہاں نہ  
 جس کا ہر دیکھے دم کوں دل عالم سے دور  
 اناکار قبل سے ہو کر ہے سب سے دور  
 مسکلا نہیں ہوا ہے ہمدردا کہیں دور  
 کس کے ہوں رہ رہیں دندہ نہاں ہر  
 ہا بھا سوہ ہوں دانی کے نہ خاک ہر  
 سودا کا سو نے حال نہ دیکھا کہ کہا ہوا  
 آئینہ لے کے آپ کو دیکھے ہے دو دور  
 اے لالہ اگو فلک نے دقے دھتہ کو خار داغ  
 چھانی مری سراہ کہ نک دل ہزار داغ  
 کوں کہتا ہے مت اوروں سے ملا کر، مٹھہ سے مل  
 جس کے ملنے میں حوسی دوری ہو مل، پر مٹھہ سے مل  
 رنگ گل پے طرح ڈھکے ہے س اے اندر دہار  
 آسمان میرا چھڑک لنگتی ہے اب گلس کو آگ  
 دل کے دل سے آہ نہ نکلی ہو س تمام  
 درہ بھی ہم تڑپے نہ پائے کہ جس تمام  
 تسلی اس دواے کی نہ ہوئے جھولی کے پھروں سے  
 لگو، سودا کو چھڑکا ہے دو لڑکو مول لو دھریاں  
 طاہر مہن دیکھیے گا کچھہ اسباب ہی نہیں  
 آوے مگر دو حواف مہن سو حواف ہی نہیں

---

جس کے ماتھ سے رہو ہم (نک)

گل سرے منہ پر کب پہنچے ہے وہ ابرو کنار  
 طرح منہ کے کھلے حب تک نہ دیکھیں قہر کا  
 'سودا' بے مہوں یہ پوچھا دل میں بھی توں کسی کو  
 وہ کر کے یہاں ادنا رو دا دہمت رو یا  
 کیوں اسیری پر سری صبا کو دھا اضطراب  
 کھا جس آنا ہوئے کوں سے گلشن حرات  
 ہندو رہیں مت پرست، مسلمان خدا پرست  
 میں پوچھا ہوں اُس کو کو جو ہو اشنا درس  
 کل رحمت ہمار بھی 'شعشعہ صفت میں دور  
 رو یا ہر ایک گل کے گلے لگ چس کے رہے  
 یا نسیم، یا نگہ، یا وعدہ، یا کافہ پیام  
 کچھ بھی اے خانہ حرات اس دل کے سمجھانے کی طرح  
 منعم! نہ مر دناے عمارت کی فکر مہوں  
 بے سب حویلیاں تھیں جہاں تک ہے اب آواز  
 کتنا شکستہ رو ہے کہ مانتا آرسی  
 چھادی کے جس کے دو درو گھل جائے ہوں کواڑ  
 گردی جس ہم سے متھے، زندگی کا دورہ  
 رکھے اُس ہم کو خدا شہر محرم سے دور  
 عقل نہیں ایک دن آکر یہ کہا 'سودا' سے (قطعہ بند)  
 حواہ نزدیک ہمارے رہو حواہ ہم سے دور

\* (ن) پوچھوں میں اس کسی کو —  
 ا پاس یا ہم سے دھا کھچے یا (ن کا)



حرم ہے اس کی جہاں کا کہ وفا کی دھندل  
 کوئی دو دو لو : پیاں مٹھ رہیں کہاں ہے کہ نہیں  
 دل کے تکراری کو نعل دھج لئے پھر نا ہوں  
 کچھ علاج اس کا بھی اے شہسہ کراں ہے کہ نہیں

اس درد دل سے موب ہو یا دل کو تاب ہو  
 دسمت میں جو دکھا ہے الہی شہاب ہو  
 اس کسمکش سے دام کے کما کام رہا مجھے  
 اے الفت چس درا جا رہ حرات ہو  
 ہمار و ناع ہو ' میٹنا ہو ' خام صہنا ہو  
 ہوائے ابر ہو ساقی ہو ' اور دنیا ہو  
 روا ہے کہہ دو نہلا اے سپہر نا انصاف  
 دیا ہے رھک چھوڑے ' راد عشق رسوا ہو  
 جو مہربان ہیں ' سودا ' کو معتمد حاتمیں  
 سپاہی رادوں سے ملنا ہے دیکھئے کہا ہو

الہی ہے سبک نعم اللہ کے بھکو دینے کی  
 مجھے اس کا عوض دو کچھ نہ دے پڑ پھیرے دل کو  
 نوٹوں میں بھم گئی کو جہاں وہاں روم ہو  
 پا لوں جو ملک لہب دمس میں ہو روم ہو  
 اپنے جس کو فائدہ کیا مجھے ہے اے نسیم  
 یہ جا ہے وہ کہ یہاں دم عہسی سموم ہو

کعبے کی زیارت کو اے شہسہ میں پہنچوں گا  
 مسی سے مجھے بھولے جس دن رہا مسکنا نہ

مسحور نہیں ہے، دل میں دے راہ کیا کروں  
 دے اڈر ہے عشق، راہ کیا کروں  
 کس کی ہوں بے چس میں صبرا! دہ شرا نہاں  
 تو تہی پڑی ہوں علاجہ کی ساری گلا نہاں  
 نہ دوح نہ لگ و گل اے صبح اس صدا کو صاں  
 میرے صم کی پر سنس کر آ خدا کو صاں  
 نہ صبحے گل کے کھلتے ہوں نہ برگس کی کھلی کلباں  
 چمن میں لیکے حسیارہ کنھی نہاں افکھڑیاں ملیاں  
 عاشق کی بھی کتنی ہوں کہا خوب طرح رافہاں  
 دو چار گھڑی روڈا، دو چار گھڑی دا دیں  
 بلبل حاسوہ ہوں حہوں نقس دہوار چمن  
 بے دمس کے کام کا ہر گر نہ در کار چمن  
 بوک سے کانتوں کے تہکے ہے لہو اے دا عداں  
 کس دل آردے کے دامس کس ہوں نہ حارچمن  
 حہو دک دو دے کے لوں حو دو ہو کارگر کہوں  
 اے آہ کیا کروں نہاں دیکتا اثر کہوں  
 ہوئی نہاں ہے صبح نہ آئی ہے مسحور بیلند  
 حس کو پکا رہا ہوں سو کہیا ہے سر کہوں  
 حادو بھری ہوں چشم صب آٹھلہ دیکھہ، او  
 دھڑ کے ہے دل مرا کہ نہ پلتے بطو کہوں  
 مہر کے پاس یہ ایسا ہی گماں ہے کہ نہاں  
 حلوہ گر یار مرا ورنہ کہاں ہے کہ نہاں

گامزن کے دھن میں اپنے حق کچھہ کہہ دوں رہا ہے  
 رہا ہے دو احوال، سروا دو، حقوں رہا ہے  
 رہی گلی کی طرف اگر تک پڑوں رہی  
 میں آپ کو حلا کے کروں خاک دو رہی  
 رہتی نہ آ؟ دھکو رہے حال کی حد  
 فاصل گھرا ہو اُس نے وہی ادنیٰ ہی کچھہ کہہ رہی

اُس نے کہ مہکور سے در درواں ناں ہم دطر در آمد  
 مشرب سے دو جہاں کے یہ دل ہانپہ ڈھوسکے  
 رہے قدم کو چھوڑ سکے یہ نہ بھوسکے  
 جس سر رہیں نہ حا کے دوڑیں رہی ہاک میں  
 دھماں کچھہ اُس میں میں بھر دل نہ بوسکے  
 بے ضرر کمر کا ، نہ دیں کا بھماں مچھہ سے  
 باعث دشمنی اے گھر و مسلمان مچھہ سے ؟  
 اُس کی حق سے نہیں مچھہ ، اُنہوں روئے سے کام  
 کہا کیا چاہتے ہیں دیکھ گریباں مچھہ سے  
 آگہا رات میں جہوں درد حنا بہرے ہاں  
 ورنہ حا ، پائوں کو لاگا ہی دھا چوری چوری  
 دھکھہ دھکھہ قلعے کہہ توں دستم سے کہ سر ڈھوڑے  
 پہارے نہ ہمدیں سے ہو ہرکارے وہ سرورے  
 دل کے دھنوں یک عالم کھینا ہے حاک کا گھر  
 اے عشق اسے آتش دے ہے تو سمجھہ کر دے

مستی میں رہے دو بے در آسان میں کہنا ہوں  
 دیکھتے ہیں ابھی کوئی لٹاڑا اثر آلودہ  
 دھم دھم بھی دے کرے میں اور \* صدا بھی ہے  
 ہمدانی خاک سے دو چہو دو کچھہ رہا بھی ہے  
 دھم پستھال کے رکھتے حار دشت در محضوں  
 کہ اس نواح میں سودا \* نہ رہے پابھی ہے  
 'سودا' جہاں میں آ کے کوئی کچھہ نہ لے گیا  
 جا رہا ہوں ایک میں دل در آرو لگے  
 فہرست عشق آں کر 'سودا' دو پروانوں سے سہکھہ  
 شمع سے اپنا بھی ملتا دیکھہ حل جانے میں یہ  
 کس قدر انہ کے ہوا مست ہے ویرا لے کی  
 کسی کڑ کے کو نہیں سدہ کسی دیوا لے لی  
 'سودا' کو حرم عشق یہ کرتے تھیں قہر آج  
 پہنچا بنا ہے دون یہ گلہ گار کوں ہے  
 بدلا دے سدہ کا کوئی دھکھہ سے کہا کرے  
 اپنا ہی دو فریضہ ہو دے خدا کرے  
 اس چال کے بندھے کا کچھہ اسلوب نہیں ہے  
 یہ کس دوسی ہم سے فلک حوب نہیں ہے  
 کہنا ہے دعاگوں تیری رکب کے آگے  
 میں ہدیہ قہامت ہوں مری شام یہی ہے

اُس لب کا درہمن میں کب صوفی دا شہین  
 کہتے ہیں جسے دیکھ کے اللہ اللہ  
 در مہمب حباب ناک مر نصوی صلوٰۃ اللہ علیہ وسلم (رباعی)  
 دیوان عدالت میں دھارے ناشاہ کچھہ طلم کو ہے دحل عباد اللہ  
 سمیٹے کا حروماں طان سے نیکے ہے پاؤں پھر سے نکلی ہے صفا رسم اللہ  
 مستدور نہیں اُس کی دکائی کے مہاں کا  
 حرموں شمع سرایا ہو اگر صرف رناں کا  
 دردے کو نعتیں کے در دل سے اُتھا دے  
 کھلدا ہے ابھی پل میں طلسمات جہاں کا  
 یک چشم حرد کوئل داتل سے درہمن \*  
 جہوں شمع حرم رنگ جھمکدا ہے نیاں کا  
 'سودا' حو کدھو گوش سے ہمت کے سمیے دو  
 مصدوں یہی ہے حرس دل کی دعاں کا  
 ہستی سے عدم دک ندس چاند کی ہے راہ  
 دنیا سے گذرنا سفر ایسا ہے کہاں کا  
 میں دشمن جاں ڈھونڈ کے ابتدا حو نکالا  
 گو حضرت دل سلمۃ اللہ تعالیٰ  
 جیسے کہ رلف سبھ نے تری قسا ہو گا  
 غرض وہ مر ہی گھا ہو گا کدا حیا ہو گا  
 قطعہ نعت  
 یوں کہا سیرج نے سلطان سے کہ آہم سے مل  
 آشنا مت ہو تو 'سودا' سے حرا ناسی کا

\* (ن) تک دیکھ صم حادثہ عشق آن کے اے شہین (گلشن ہند)

کہانی دو اکا ہے دل ہمیں شہنشاہ ہمارا بھی  
 کہیں نہ ہوتا دیکھتے گاہے دم سر دے  
 "ہائے کو دستوں کے نگہ دہری پھوڑ دے  
 انکھوں کی ہر دلیک صفا صفا د کو پور دے  
 سرخاں کا بھل ہوں نہ بھلوں مرگ و مار سے  
 تیرے ہے حوں ہمارے مرے سا حسار ہے  
 حاکم ملال ہے مرگ سے ہر آہوے حرم  
 دل پھر گھا ہے کس کی مرے کا شکار سے  
 راہد چلا ہے کعبے کو ارر بوجھن کشت  
 بندے ہوں اُس کے ہم جو کسی دل میں گھر کرے  
 حکم میں شراب حوار کی سپہر کے اٹے  
 'سودا' جو مکاسب ہو دو راہد کو بحر کرے  
 دولاہ کی ہے حق رطوبت مستی سے دریاد  
 پیمانہ کسی کے گلے کا ہار نہ ہووے  
 ہو دشت حدائی میں دو پہر کھتے مادی  
 طالم ہو جو کوئی سو طرح دار نہ ہووے  
 کر دسج ستابی مکتے صفا کہ یہ صفا  
 ہانہوں میں بڑے ہی کہیں مردار نہ ہووے  
 میں کہتا ہوں دل اپنے سے کہ ننگ و نام سے گذرے  
 رہوں گر اس میں یہ ناموں ہو کھا آرام سے گذرے  
 رہا  
 موسم رہوں ربار سے میری آگاہ  
 اس رشتے کو ہے سندھ اسلام میں راہ

سہیلی رحمت سے ملنے کے لئے، تک پہنچاؤں کی  
 پہلے اے بلبلو کالج دعائیں میں دم ہے سر دنا  
 کر قطع ہاتھ پہلے دسپا فکرم کر دعو کا  
 ماضع احو نہ گز رہاں دعو ہے دنا دو دھر کبیا  
 'سودا' وہ کرا کرے گا سب اس طمع رو دنا  
 عالم کو ایسے دوا ہے سب سب لے قہو دنا  
 جس طرح چاہتا ہے دنا میں رہی گئی کر  
 لیکن یہ یاد رکھو ہاسق کدھو نہ ہو دنا  
 ہر مژدہ ہر ہے دے لکھ دل اس دھور کا  
 خون ہے سو ذرا پر ڈالت مہرے معصور کا  
 دو دھڑکتے ہی پوچھتے گھرے مکھور و شب  
 چشم ہے یا رب مری یا مٹھ ہے یہ نا سور کا  
 کھا کروں گا لے کے واعظ اہاب سے حوروں کے حام  
 ہوں میں سادہ کھن کسی کی ہر گس معصور کا  
 اسی قدر دمت العذب سے دل ہے 'سودا' کا دوا  
 رحم میں دل کے دہ دیکھا مٹھ کدھو انگور کا  
 کس کس طرح سے دیکھوں اس راج کی دھانیں  
 کھد ہر گئے وہ ساقی، وہ انر، وہ ہوا ٹھن  
 چہرہ سے آٹھنے کا دل کہوں نہ ہو وہ پانی  
 سا نہ حضور اس کے دلہنوں کی لے ملا ٹھن  
 ماہوں کدھ ہر گٹھیں رو قری پہولی دھو لہاں  
 دل لے کے دو لہا ہے حو نو اب یہ دو لہاں

کہا اُن نے کہ ہے میری دو سعادت اس میں  
 ایک ہے خوف موت آپ کی دلداری کا  
 کھینچا ہے میں چمن میں آرام تک نفس کا  
 صفا میری گردن ہے حوں اس ہوس کا  
 کب عشق کی خدمت یہ پناہی ہے موت کا  
 ناقے کے دانوں اوپر درد ہے دل حوس کا  
 گلہ لکھوں میں اگر میری بے وفائی کا  
 لہو میں عدو سندھ ہو آشنائی کا  
 جو کہ ہے طالب وہ ہر گز پھو لقا پھلتا نہیں  
 سحر ہوئے کھمبہ دیو ہے کدھو شمسیر کا  
 دوز کے دست خانے کو مستند بنا کی دوزخ  
 در ہوس کے دل کا بھی کچھ فکر ہے دعوت کا  
 جو یہ منظور ہے سکو مرا دل لے کے حی لہو  
 گیا اک معدہ ساں بہا سے درے سو صدقے کیا ہوگا  
 داس صدا نہ چھو سکے جس سہسوار کا  
 دودھ کب اس کو ہاب ہمارے مدار کا  
 مروج سہم آج ہے آلودہ گردے دل حاک ہوگیا کسی بھترار کا  
 آوارہ ہے اتنا کہ میں حانا ہوں حب اس پاس  
 دھتا ہے یہی سوچ ، کہ گھر ہوئے گا پناہ  
 دورج معدہ قبول ہے اے مکروں کیر لیکن دہیں دماغ سوال وحوار کا  
 ترے خط آ لے سے دل کو مرے آ دام کہا ہو گا  
 خدا خانے کہ اس آواز کا انتقام دیا ہو گا



رہوڑ اٹھتے گرد اس دم سے اچھے منہ کو ملتا ہے  
 یہیں معلوم کیا گیا صور یہیں اس حاکم ہیں گرداں  
 اب ملک اشک کا طوفان نہ ہوا نہ ہو  
 تھم سے یہ دستہ گزراں نہ ہوا نہ ہو  
 جس نے دیکھا ترے منہ کو کہا سدا  
 قدرت حق سے نمایاں نہ ہوا نہ ہو  
 حاکم کی حویلی ترے عارضہ پہ یہ کہتی ہے ہر دور  
 رونق ملک سلیمان نہ ہوا نہ ہو  
 قابل سادہ قری رعب ہوئی جس دن سے  
 کھو جو دل کہ پریہاں نہ ہوا نہ ہو  
 اور مرگاں کے نصیب سے ترے اے 'سودا'  
 سدر و حورم جو نہاں نہ ہوا نہ ہو  
 تو نے 'سودا' کے تہوں بدل کیا 'کہتے' ہیں  
 یہ اگر سچ ہے تو ظالم ایسے کیا کہتے ہیں؟  
 جس سے پوچھا کہ دل عیوش ہے کہیں دیا  
 دو دیا اُن نے اور اتنا ہی کہا "کہتے ہیں"  
 بھس بتکدے کے 'شہید' دولت اللہ کے صدقے  
 کرو لے جا کے 'سودا' کو دل آگاہ کے صدقے  
 جس نے نہ دیکھی ہو شوق صبح کی بہار  
 اگر ترے شہید کو دیکھے کفن کے بیچ  
 کل رحمت بہار بھی شہید صفت میں زور  
 رویا ہر ایک گل کے گلے لگ چسپ کے پیچ

ہر بات ہے لطیفہ و ہر یک سخن ہے رمز  
 ہر آن ہے کلمات و ہر دم تہمت و لہجہ  
 کہو نہیں ہے آنکھوں کی کاوش سے دل کو چھو  
 مرگن نہ کر سکیں دو لگا ہوں چدھو لہجہ  
 دہا چا ہئے دھے سر انگشت دو دہا  
 جس بے گتہ کے حوں میں چاہوں تو لہجہ  
 اندام کل رہ ہو نہ آتا اس مرے سے چاک ا  
 حوں حوش چہمیں کے دن یہ مسکئی میں چولہیاں  
 'سودا' کے دل سے صاف رہ دھبی بھی رنک پیار  
 شا لے لے بھی دے کے گدرا اس کی کہو لہجہ  
 حوالہ کعدے میں دھے 'حوالہ میں بت حوالے میں  
 ادلا سمجھوں ہوں مرے ہار کہیں دیکھا ہے  
 نہ استفسار کہجے ہم سے اس لب کی حلاوت کو  
 شکر کا دائرہ حوں حکمر حواروں سے مت پوچھو  
 ہمس گد دائرہ کلج قفس کہئے دو آقا ہے  
 چمن کے زمزم سے کر لے گد فتاروں سے مت پوچھو  
 'مہ حائے' کسی سے یہ التبت نہ کیجئے  
 ہی دیجئے دو دیجئے پر دل نہ دیجئے  
 ملائم ہوئے ہوں دل پر مرے کی ساعتیں گزباں  
 پھر کتہے لکے اُن ن نہ کتہوں حں دہا گزباں

دیر دیر دوزی سے محبت حال ہے اس 'سودا' کا  
 معن دو دیکھا نہیں ایسا کوئی دمدار ہلوز  
 حق تعالیٰ اُسے چاہا ہی رکھ دیا میں  
 اس قیامت سے نہیں ہے دو حیدر دار ہمدور  
 وہیں و فرہاد کے مادم سے دو حگک میں اب تک  
 دہشت ہے حاک دسر 'روتے' میں کہسار ہلوز  
 سادی 'گئی بہار' دہی دل میں یہ ہوس  
 تو مندوں سے حاکم دے اور میں کہوں کہ بس  
 کہتا تھا گل کسو سے 'کروں گا کسو کو قتل  
 اتنا تو گسندی نہیں کوئی مگر کہ ہم  
 قاصد کے ساتھ چلتے ہیں یوں کہہ کے میرے اشک  
 دیکھیں دو پہلے پہنچے ہے وہاں سامہ در' کہ ہم  
 'سودا' نہ کہتے تھے کہ کسو کو دو دے نہ دل  
 رسوا ہوا پھرے ہے دو اب در بدر کہ ہم  
 معصہ کو نہیں ہے دل میں بڑے داہ کہا کروں  
 پر بے اثر ہے عشق میرا آہ کہا کروں  
 قحطیہ مکدوب لکھ 'سودا' ے مریح روح کو سونہا  
 نہ کھینچتا انتظار لینا بھی با پھندا کدوبو ہو  
 پھر یہ نیت ہے کرم 'ہم یہ سیم واہ واہ  
 دیکھ لینا بس تمہیں ہم ے صدم واہ واہ  
 ہے رلف میں میرا دل صدم کھینچو دو شاہ  
 زنجیر نہ کھل جاوے ہے سحاب یہ شہزادہ

'سودا' میں اپنے بار سے چاہا کہ کچھ کہوں  
 ایسی کی ایک نگہ کہ دہی من کی من کے بیچ  
 اپنا حال حفاظت ہے 'سودا' کا مکتبہ آنا ہے رحم  
 ایک دو بھا ہی دوانہ دس پہ آئی ہے بہار  
 صدقے دے ، نہ کہتو گلشن میں بھر گلر  
 اُس درج سے چاک کرے ہمیں گل بھرن ہندو  
 شہنم کرے ہے دامن گل شہست و شو ہندو  
 نامل کے خون کا نہ گیا رنگ و جو ہندو  
 ہمدرد صدا کے چاک بھی مہربانی ہے در ہندو  
 حادی نہیں ہے مکتبہ سے دری حسرت و جو ہندو  
 ایک دن گھر میں دامن کا درے دیکھا بھا  
 گرد پھرتے ہیں گردیہاں کے مرے چاک ہندو  
 نال و پر ہوئے نہ پائے تھے نمودار ہندو  
 تم سے ہم کفح قفس میں ہیں گرفتار ہندو  
 ہوئیں گے یا سال نہ کر ہم کو دھا اے صہاد  
 مشق پرواز نہیں تا سر دیوار ہندو  
 نہب سے یا مال ہے دل کا ورق صبر و قرار  
 سنی دار نہ لپکتی بھی دو رفتار ہندو  
 رحم شمشیر ستمگر نے کیا کام نسام  
 یارو تم قہوقق تے ہو مرہم زنگار ہندو  
 شیخ اٹلا دو چٹاؤ نہ دم اپلا نقوی  
 عوض سے ہے گر و حبتہ و دستار ہندو

سن اے فغانِ ہماں ، میں عاشق ہو ہو گیا  
 معذروں سے انہی روہی اُس کی گزر گئی  
 شہریں لے چور کب نہ کہا کورہ کن کے سر  
 معذروں پہ دیا جہا فہی جو لائی نہ کر گئی  
 کل ہی پڑی سسکتی تھی دلدل چمن کے بے  
 درہ نہ اس کے حال پہ گل کی بھڑ گئی  
 پروانے رات سمع سے اپنے حلقے کہ دیں  
 خاکسترو اُن کی لے کے صبا شوش پر گئی  
 میں قازہ کچھہہ کیا ہے کہ بدنامی کو مری \*  
 پیری صدائے آہ و فغانِ بگھر بگھر گئی  
 خدمت رکھی نہ دھڑ کی فریاد نے نری  
 روئے سے تیرے آبروئے ابرو گئی  
 لوہو سے دیرے سر کے ، ہے دیوار گھر کی سرخ  
 آنکھوں سے موجِ حوں کی مہزون دراز گئی  
 العنصرۃ حط کو پڑا کے یہ ان † نے لکھا جواب ‡  
 دیرے ہی دل کی چاہ † نہ حاسوں کدھر گئی  
 شیریں کی تاب ‡ میں نہ کہوں ورنہ مارا  
 لیلیٰ ، حد ہر تھی وادیِ مستحسوں ادھر گئی  
 یہاں تک نو گھٹ میں لیلیٰ کے مستحسوں سسا گیا  
 اُن کی اس انعقاد سے ناہم بسر گئی

\* (ن) مری † (ن) کہ حیر ‡ (ن) مہر

§ (ن) ایک ، § آواز آہ و نالہ تری

دھم جانا نہیں تہ فُوری جسم کے بیمار کئی  
 مہر گئے سلسلہ سرگاں کے دل افکار کئی  
 پھرے بازار میں اب کہوں کہ نہ نگرے 'سودا'  
 ایک یوسف مطر آتا ہے 'حریسدار کئی  
 دوا ضرور 'مرا عسکر 'نا کھلا طالب ا  
 ہر ایک بات کا آخر کچھ انڈیا بھی ہے  
 عمت ہاں ہے اس کلمش میں تو اے دلیل نادان  
 نہیں یہ رسم یہاں کوئی کسی کی داؤ کو پہنچے  
 طریق مہر میں مستعد سا دھہ جو مقابل ہو  
 سوائے حاکم نہ پھرے کوئی دسر آویں  
 ادھما لکھا ٹیرو مہری لوح مزار پر  
 یہاں تک نہ دے حیات کہ کوئی حقا کرے  
 فکر معاش و مہر \* بتاں 'باد دھما  
 اس زندگی میں اب کوئی کھا کیا کرے  
 گر ہو شراب و حلو و مستعد حودو  
 زاہد تکھ قسم ہے جو ہو تو کیا کرے  
 کھنڈو اثر قدول کہ تکھ تک ہماری آہ  
 سیلے سے ارمساں لئے لکھت حکمر کئی  
 مت پوچھ یہ کہ رات کئی کیوں کہ مستعد بعیر  
 اس گفتگو سے قائدہ؟ پہا دے گزر گئی  
 'سودا' لکھا عماں کو یہ حقا اس کے پار نے  
 جس وقت اس کے حال کی اس کو حکمر کئی قسط

’سوہا‘ ذری قریاد ہے ارمہوں میں گئی رات  
 آئی ہے فکر ہوئے کو تک تو کہیں یہ دہی

میر سجاد ”سجاد“

تھکے صف آراے معارک سجدائی، و سپہسوار چانک  
 حرام میدان معادی اسب سرآفت طبعس ار مصطفیٰ دردمست  
 میان ’آرو‘ صفا دلبرومہ، و آفتاب عالم دانا ہستی او در  
 مسرں ’اکبر آدک‘ طلوع و سطوع گرفتہ - سحر ادہام دسار  
 مہگونہ، و مضامین خوب خوب دنظم سی آرد - حقا کہ ربیۃ عالی  
 او فوقیت بر ربیۃ میان ’آرو‘ مہدارد، و سحر شیردستی در  
 عدوس، اس احمر دہر ارو می شہارڈ - و اسعارش نقیر  
 در سیدہ، اس چند ادہاب از قدکرتیں فرا گرفتہ، رب اوران  
 می سارڈ —

کادر بتوں سے داد نہ چاہو کہ یہاں کوئی  
 مرجا ستم سے اُن کے دو کہتے ہیں حق ہوا  
 بھائے لفظ ’کادر‘ کہ اول پہنش مصراع واقع اسب، اصلاح  
 میر تقی ’میر‘، ”باطل“ گتہ —

گر دیرے گل کے آئے ہیں کھوئے نہیں حواس  
 ’سجاد‘ کہوں پھرے ہے سجھن آج فک ہوا  
 ساقی! بعد حام کے حبو کا بچاؤ نہیں  
 جہوں فیمل مست آوے ہے ادر سیہ، پلا  
 کہیں مست کیل بھی دل کی نہ رولے میں بہ گئی  
 ’سجاد‘ مجھ کو ہائی ہے چشموں سے یہ کلا

خاری ہوا ہے تھوڑے دگ مٹھنوں سے وقت فصل  
 لہلہ کی پوسٹ مال اگر بوسہ کٹی  
 طائر اکرور گل کا گر بناں ہوا ہے چھای  
 اک صند لپٹ کر اچلی اپنی سے مڑ گئی  
 پروا نہ کون سا نہ خلا شام کو کہ شمع  
 دومی ہوئی نہ سرم سے وہب سحر گئی  
 پہ گھنگرو نو قطع نظر اس سے مٹھہ کو کہا  
 مٹھہ سے حلقے مٹھہ کی طاب اگر گئی  
 سکوت تو کیوں کرے ہے مڑے اشک سرج کا  
 مڑی کب آسپیں مڑے لوہو سے بھر گئی

---

مٹھہ بہاداد حسرت پر مڑی صہاد کرنا ہے  
 دکھانا ہے ایسے مٹھہ کو حسے آزاد کرنا ہے

---

مٹھہ لگاڑے کون مٹھہ کو گر نہ پوچھے تو مٹھہ  
 مٹھہ بھی دیتا مٹھوں اس آئینے میں دو مٹھہ  
 فاقوادی بھی مٹھہ کچھہ ہے کہ گلشن میں، نسیم  
 نہ لے پھرتی ہے دوش اوپر ہرنگ تو مٹھہ

---

کہا فدا ہے مڑے سادہ جدا جانے وگر نہ  
 کافی ہے تسلی کو مڑی ایک نظر بھی  
 کہہ امرا قسم ہے نہہ روئے کی ہمارے  
 تھہ چشم سے تپکا ہے کدھی لٹھ جگر بھی  
 کس ہستی مٹھوم پہ نازاں ہے تو اے پار  
 کچھہ اپنے شب و روز کی ہے تھہہ کو حیدر بھی



مہوں کی یہی یاد دو روز ہے ہمیشہ رہے نام الہ کا  
 اب حال لے تک آن کر باقی ا صبر کا مہر چکا ہے پیرا نہ  
 عشق مہوں کا ٹنکا کہیں مارا لے طرح دل ہوا ہے اوارا  
 مہرول اس جہاں کا ہر ایک صلی نہ دیکھا  
 را حنا وہی جو کوئی نہاں سے گھا ہے را نا  
 'سکھاد' کوئی دیکھے دھندلیاں دو دل کی  
 ہے زندگی ہماری یہ مہر کا سو نا

ہمارے دل سلا وہ صبر سہی نہ دل اپنا ہوا ' نہ ہمار اپنا  
 لاؤ لے ہو مہرے آگے کیا دوا حوں دل ادنا دہوں میں یا دوا  
 دل میں تو حطر نہ لا ہو گر طہیب دیکھ کر مہرے سروں کو لا دوا  
 جان و دل سے فدا ہے حنا نا یں گلی مہوں ہری مکتے آ نا  
 مہوں لے حنا نا تھا قلم دندا کرے گا دو حرف  
 شوق کے لکھنے کا ' سکھاد ' نے دھیر کھولا  
 دیکھے اگر حوشی سے آ کر چمن مہوں بدل  
 کر ہال مہوں ہلا اس لکے کہ اُز حنا

خط کتر وا کے آح قہنچی سے ہم سے ملتے میں حارے ہے کترا  
 تھری شمسیر سے حنا ہو کر سر برا منکوں میں نہیں دیتا  
 کیا کرے پاؤں بھی کہ حنگل مہوں کچھ نہیں آناں سے چل سکتا  
 مہرے دیکھے کر حال نامان کا دھتے کہوں نہ سینہ گردناں کا

بے تکلف ہو سہجوں سے وہ ملے ہے 'سعادت'  
 دھنر رز بھی محسوس طور کی مسندا ہی ہے  
 میسر مستعد 'مقی' 'میر' دو ساتھ کہ "اگر سحر میں  
 بود، پیریں مصراع ابں قسم سوزوں میں کرنام —  
 ع - بے تکلف ہو ہیست سر پہ چڑھے ہے 'سعادت' —  
 راقم سطور 'صاحب' میں گوید کہ زعفران ہم نریں دو مصرع  
 یک مصرع چنیں مضامین گنبد —

ع - ہر کسی مسرت کے وہ منہ کو لگے ہے 'سعادت' —  
 ہم نہیں گد گم ہوا دالوں میں دیرے جا کے دل  
 پہنچ پر مصراع زلف کے گودا کہ اس کو دل دیا  
 تھکوا اے 'سعادت' میر از حد ہر بیداد کے  
 اور بھی کچھہ ظالموں کی دوستی نے پھل دیا

---

حو دل ہو کلموں سے اکتا ہوا      وگا نڈھے دل میں کھٹکتا ہوا

---

میں تو چاہئے 'سعادت' تھکوا      کریں پر کیا حد اے جو نہ چاہا

---

\* کو تک زمیں پہ اوندے کی پیٹھہ کو اکاوی

جا ہوں ہم اے دل میں رسم کے دھنیں بچھاڑا

---

آتش ہم ہوں ہم کو سرد کیا      دل پھولا ہوا و درد کھا

---

معد میں مت رہ دوائے اہل کے کر گردن پہاگ چھپاسی کہول کر

پہروں کو جان احوال ہیں مفلت میں قال کر

اک رات آ کے سو رہو ہم پاس آنکھ سو رہ

ہر گئے پر ، اگر نہیں آسپس کھونکہ دکھیں وہیں دیر دیر

مت ہونا نہ عدت کو جا کا عد اپنے ارد گرد نہ حروف لا کا عد

یہ دھواں سافلک سفاروں سب ہے نظر میں مری حلا کا عد

آسمان ایک رقعہ وار نہیں ہم کے لکھنے کو ہو دوا کا عد

حلتے جس کے بیچ دتھائے ہوں نو بہال

معطیم فیروزی کرے ہیں سب اتھہ کے سر و قد

اس فصل گل میں حوش حلوں کا ہوا ہے بہر

حنگل میں آ بہرا ہے نکل کر دسام شہر

ہوئی نہیں ہے سرد ہمارے پہ دل کی آگ

لاگنی ہے جس زمانے سے حلتی ہے دھر دھر

سبھی جلتے تھے سمع و بر وادہ و اب یہ دن ہے اہل معطس پر

ناد صبا سے زلف معطر کی ہم قلمک

مدت ہوئی کہ پہنچتی نہیں کچھہ حدر عطر \*

کوئی کم گہا ہو گا زلفوں کی راہ بہت رکھتے ہیں اس سحر سے حذر

دوانے کا نہیں مطلب دوا نہ تو کہوں نامے پہ ہے سطروں کی دستہ

سب کی نظر سے گر کر ایک دم میں پست ہو چکا

گو ہیکشوں میں اے راہک ذو سب ہو جا

قا دل کی نہج آگے جاتے ہیں ہم دھڑکے

ہرگز ہمارے دل سے سر کا نہیں ہے دھڑکا

شہابی پلا دے کہ جاتا ہے ابر جو کچھ ہوائی ساوی رہی ہو شراب

’سعادت‘ مہر ناں کرے کوئی اس کو کس طرح

نصہ ہوا ہے ہمارے کچھ ان دنوں نصیب

چپوں سے ہے بچھوں سے ہے آپ دل ہمارا ہوا ہے جھو کو پاپ

کدھی منزل ہوئی نہیں دوری بہت اس راہ کو کٹتے ہوں پاپ

مرد کام کا اگر چہ ہو نا ہے سہل اول

پر عشق کی ستم ہے توئی ابتدا بہا بیت

ایک دکھ ہے عاشقی کے پلنگہ میں پاؤں کے بڑ دیک راہ دور دست

حائے سے صدق دل کے سب بچ گیا حلال

وہ اب ہے کہ سا بچ کو ہرگز نہیں ہے آسچ

دل آ نادی ہوں دلہا کھینچ مت دسج

کہ ویراے میں دیوانوں کا ہے کسب

دلوں کے حب آنکھیں ہیں اُس صبا آگے نال  
 دیرا ہے شاہہ صاحبی سے دانت نہ نکل  
 گلی میں درویش دیکھتے ہی محض  
 ان آنکھوں سے آئے ہیں آنسو نکل  
 دیکھو اور کچھ نہیں مسئلوں کے حسرت نال  
 لہجوں کے والدین اسے دیں یہ نکل  
 کیا حاسے ہم سے مل کر کے اصل سے گل  
 اب کے بہار میں ہوں ہوویں گی فصل سے گل  
 'سجاد' فکر ہم نہ کریں کیونکہ شعر کی  
 لکھتے ہیں حا کے یار کے منہ سے سخن ہیں ہم  
 ایک دل رکھتا ہوں جو چاہے سولے جاوے اسے  
 حواہ دلفوں، حواہ آنسو، حواہ مژگن، حواہ چشم  
 پھر حائیں حوروں آنکھیں، کریں ہیں جب بناؤ  
 دیکھ کر سرمے کے قنیں ہو جاہیں ظالم سیاہ چشم

حب ہم آہوش یار ہوتے ہیں سب مزے در کنار ہوتے ہیں  
 نا حدائی تک ایک کر ساتی ایک کشتی میں پار ہوتے ہیں  
 نیز وہ ہیں کسی سائے پر میرے سینے کے پار ہوتے ہیں  
 اب تو ہم نے کیا گریباں چاک تھرے دامن کو کسی طرح چھوڑیں  
 دواں اپنے سخن اُنک کی کے کاموں میں  
 نہیں ہیں دیکھتا صاحب کے کوئی فلاں میں

شوقِ حلوں میں فیرے، عرصِ چاکِ حبیب کے  
 ہر گھس چمک میں دیکھے ہے انکھوں کو بھار بھار  
 لکھتے جگر ہمارا بادوں کے سب کہا کر  
 کہے ہو ہم سے باتیں اب ہم چنا چنا کر  
 کہوں رزقِ کر کے نہ حاضر ہوں دیکھے حضور  
 ہیں فیرے گھر کے سب یہ رہی پوش حوا نہ لاش  
 کہا گیا مکروہ دل فیرے کو داع  
 حال کہا کچھ گوشت کا کرنا ہے راع  
 فیرے دعائ حال کی تقریر ہے یہ زلف  
 دور سہا و نالت سنگھڑ ہے یہ زلف  
 حاضر ہی اس سب سب رہتا ہے پیشہ  
 تلک اس قدر ہے ملتہ کہ نکلتا نہیں ہے حرف  
 دور میں دعسار کے فیرے کہوں انصاف نہیں  
 حوا چرائے جاھے دل کو اور باندھی جاھے راف  
 جس حورو کے دل میں نہ عاشق سے ہو نفاق  
 کہتے ہیں سارے اُس کے نہیں حسن اتفاق  
 دل کو کبھی بہار دلا کر کے تو سحر ا  
 لا گا نہیں گئے سے مرے آئے آج لگ  
 حب تک ترے بدن کو نہ عاشق بدن لگے  
 لگتا نہیں ہے تب تئیں ہر گھر کچھ اس کے انگ

صہمت شہر اس مرا ہوا ہے بلند شہزادوں کو کہو کہ دیکھ کر ہیں

اس شہزادوں پہ اُس کے مرنا ہوں رنگی اندی دلچ کرنا ہوں

یہ مستحکم کے دل کے ہلنے کی دند رہوں بوجھتی سمع اس کو بھٹاؤ

مہوا جلا ہوا دل ہڈیاں کے کب ہے لائق

اس آبلے کو کہوں دم گانتوں میں ابلتا ہے ہو

دیکھہ ملہندی انی ان ہا ہوں کو دھول آکر لگے ہوں دانوں کو

دو روز وصل لے رہا ہے پاس کن کن کو

یہ دانوں ہنسر کی کاتی تھیں ہم اسی دن کو

چھاتی پڑے ہے کھاتے دس کی گانتہ رہو ملہتی کب طرح دس کی گانتہ

ساپ کی طرح کدائی مارے ہے رلف ڈیرہی ہے کوئی دس کی گانتہ

دھیروں رلف ڈیرہی ہے ہر دل کی آہ نصیبوں سے ملتے ہیں ہمت سیما

دھیروں آنکھیں ملے اندھیرا ہے پتلیاں بے بہن ہیں میں سیما

دل جیسے حصے کے سڈے میں کھلیاں ہو گئے

پڑتے ہیں اسیے جنگ میں بھی کھمت لاکہ لاکہ

شہر ملکہ ہو گئی ہے بڑے آملہ سے آدسی

اب پھر کے دو برو ندرے و و ہو گز آندہ

یار کا جامہ ہمیں ہے گا مڑیو یوسف اپنا پیرہن نہ کر رکھ

کس طرح کوہ کن پہ گنبدوں کی ہجرت کی یہ پہاڑ سی رائیں \*

ہیں شہزادیاں شہزاد کی پہاڑی اٹھتی ہوئیں

آنکھوں میں شے کے بچے سمیٹا دی گلاں

میں جو اس کی گلی میں جا رہا ہوں دل کو کچھ گم ہوا سا پانا ہوں

سایہ میں ہم اس باغ کے ہر بلبل و گل سا دھم

مذاق دیکھیں دیوار دیوار رہے ہوں

دیکھوں طہرے درپٹے دارو ہے کب تک

مرتا ہوں میں ہر عشق میں چھٹا ہوں حب دیکھوں

جو اک دھم ہے اہرے حصار میں

کہاں پائی یہ ضرب دیوار میں

ہر سادہ دو مصفا ہونے کی دھن رکھے ہے

نہیں کوئی نکالے پیرا سا صفا ہو لکھ دیں

جب کرے ہے بڑے دھن کا کہاں منہ سے علیحدگی کے پہل چھوٹے ہوں

تیم تیری کے لیے دھڑکائے سر خان ادا کوئی حق دیکھنا نہیں

تیری وحشی نگہ سے خاکل میں بھاگنے پر فرال بیٹھے ہوں

دونوں طرف کو منہ نہ ہوں موحوں سی ساریاں

نہیں ہوں مہرے شوق کی دلیلیں سماریاں

\* از مصنف ہم چاہیں ہر دو مصرع سادہ شد :

ہجرت شہزادیں میں کیوں کہ کاتے گا کوہ کن پہ پہاڑ سی رائیں

نکات السعراء



ہاشموں کا سہکنا ' لہو نہی پی' کم نہ دم نہری دہج اگلے ہے

ساکرو بن بہ شمع محفل میں حسنی روشن ہے سب پہ روشن ہے

سپرداری اُس کی کسی سے نہ ہو یہ اندر نہی بدگئی سہمید ہے

ناؤں جنگل میں دھر بے دیدے نہیں کیا نہروں نے سہر اُتھا ہے

ہر گر آنے نہ دیکھے مہروں کو حال ہر چند ہم گئے ہو گئے

یہ عہد کے حب مسق پڑا سر پہ توت کر

آنکھوں نے اُس کی رو دیا آخر کو پھوٹ کر

بہار آئی سدھی منچے ہوں حواہاں آج ہو دل کے

شتابی سے نہ دیکھو بلبل ارزاں اس کو تک سستا

دیکھ لائق نہیں گل تہر کو کے ہادیہ میں رکھنا

نہی یہ سگلیاں سہارنی ' لگی پواہوں کا ہے دستا

وہی حادہ حراب اس دیکھ کو حائے کس حس کا عاشقی کے بھیج گھر حائے

سجھنا! ملت کروں ہوں مان حادو ہنسنا مت کر رقیبوں سب ہا ہا

کوئی حاکم واکل کو سمجھا لگا کہ عاشق کا حق کہو کے کیا پائیگا

کہا دل نے اندا دو حوروں کے تہنیں یہ دیکھو کہ اپنا کیا پائے

اُٹھنے کی طرح وہ دیکھ مدد پہ آئے ہو کلہوچا جس کا لہو سار کا

حس طرح کی داس کا ہے تو پیا کوئی گل ایسا نہیں حوش ہو پیا

اشرفی ' پیسے سے نہیں دکھتا ہے کام حق کوئی پاتا ہے پیرا رو پیا

راست اس رعب کا وہ احساس  
دھند کو دہ دڑی دھسا ہی ہے  
آنکھ سے حداد سے پیڑی میں  
دست پرستی ہے اور حواسی ہے

حو کوئی گرا سو آخر معصا الثریل کو پہنچا

ظالم کے گھر کی گلیاں کچھہ کم نہیں کدوے سے

مادھہ ہی میں رہے طعلوں کے یہ دھاسے کا دل کھلوا ہے

تک اس کی کان دھر کر دم سنے لے  
پرائے درد مندوں کی ہے بے لے  
دھتوں نازی کھن ستن مل جائے  
لہکن ایسے کہاں مصوب مرے

عشق کی ناؤ پار کیا سووے  
حو بہ کشمی دری دوسری دوسری

دھنوں پیڑی معصمت اب آنکھی  
اسی دوستی ہم سے ہے دشمنی

دھنوں کے قہیں کس دگر مانتا ہے  
یہ کافر مبرا حہو حداد جانتا ہے

حک تک نہیں پہنچتی درے استان ملک

تک تک ہمداری حاک کی مٹی حراب ہے

کچھہ یہ سعاد کے حہو پر ہی عصب حالت ہے

ورنہ دیکھتے ہوں میں اس درد کے دھماکار کئی

سوچیں سے لہیں توست لے شہنچ پشم سوچے سے کیا اپڑی ہے +

اے صدم ربار پہنکی دھتہ وفا کے واسطے

ورنہ کوئی کافر نہیں ہونا حداد کے واسطے

\* نکات الشعراء میں نہیں ہے + نکات الشعراء میں نہیں ہے

دیکھا وہ ایک چاند ہے گردن میں دیکھہ حصور  
 کردا ہے افسانہ بھی دیکھہ آگے دور دھوپ  
 سڑن کی صفا میں چھپ نے نہ کہوں کرے ہے چوت  
 صناد چہوں شکار کی تکی کی دیکھہ اوت  
 ہونا نہیں ہے قلب میں 'عاشق' کے سب صاف  
 جس میں ہی کے ہوسے ہے کچھ؟ دل کے بیچ کھوت  
 ناری ہمدرد دیکھنے کے دھبے ہیں داؤ میں  
 راہد ہو بہتہ میں یہ جانوں میں مار گوت  
 'سعاد' دہر گھانے کو ابرو کمان کے  
 دھنکی ہے میرے دل کو سناے کے سب چوت

حیدر ہی ہرگز اس سے اٹھانا نہیں ہوں ہات  
 دہری ہواں کی تبع ہے طالع یہ سر کے سب  
 چمپ رکھے ہیں دیکھنے کے سب دیکھہ دھن کے نہیں  
 آتی نہیں ہے کہنے میں کچھ دیکھہ لہروں کی ناب  
 حوش و قدیوں سے کیوں نہ کرے ہاں پاؤں گم  
 'سعاد' اس کے پاؤں لگیں جس کسی کے ہاں  
 مہندی کی مچھلموں کی طرح برق حوں ہے دل  
 دیکھہ ہاں بیچ دیکھہ کے اس شمس کی شمس  
 میرے صبر سے سب سے یہ دون بہتہ ہاں ہاتھ  
 حیدر کے نادواں یہ رنڈس کی شمس  
 یوں گھر گھا ہو زلف میں کھا جاندا نہا دل  
 عاشق کو نہ اٹھاتے ہی پڑ جائیگا یہ دیکھ

ایک ایک بال کرتے لے جائینگے دے دوسرا  
 لڑکوں کے ہاتھ رانٹ تارہی رہا ہے کھوسا

ہم یہ سنگسں دلوں کا ہے بھاری بھوسا حانا طرح تالا

لہر پور ہو کے شمع سے اگلے پترے ہے سے  
 کون اس کے اشہدیاں میں ہے حان نام ہوا

دستار کا سمھاری نہیں شور حگ میں اب کا  
 حاکوہ میں چھپا ہے حاکست سے کدک کب کا

ہم اسیدروں کے دل نہ دھندلوں کا دہری زلموں نے بار بادلا دیا

مکھاس شراب کی نہیں ہوسی ہے گرم آج

گدرا ہے مہکدے میں کوئی شمع شوم سا

دوانے کو نہیں حاکست سے کچھ کام وو حاکل میں پھرے ہے بے سرویا

ہر ایک طرف کو آئے یوسف کا ہو کے چر دیا

بے حقوق سچھے برابر کہیں حوالہ میں نہ دیا

عشق میں جی اکل نہیں سکنا سر نہیں کوئی بے احل سکنا

حولنگے دم کو بھلا جاں! وہی بہتر ہے

دل روا دم لے کہا ہم سے بہت خوب کہا

کہا دل سچت، پرا لفت کہاں جائے سچھے سچھے میں پھر کے شور لب

حام نہیں ملدے سے لگایا سچھے پھر آ رہا ہے حان میرا حان لب

حاک سے دل چشم برگس ہو اگا اب نہیں بھی دیکھنے کی ہے طلب

عیت نہیں ہے دیر کا یہ اضطراب دہری زلم کو دیکھے ہونا ہے آب

چھوڑتے فصد اس دواے کی چھوڑتے فصد کی نہ حاوے بھی

یہ جاننا دل اپنے کا انا ہے یاد

جہاں جانے پیگھوں ہوں مہکاسی میں سمع

کب گردنیاں چاک پر رفتگی کرے ہے حاروں کے دشت کا داس و سپہ

جان ارونے کے سبب دل نکھڑ گیا مرلہ میں چلنا دھ کپوں کو چدراع

بھول لالا کے بھوں چھوڑ چھوڑ بڑے یہ ناع میں

حو ہووے مسلسل ہوں سو اں کے نہ ہوں لوہو کے داع

رہو آہ دل سرد مڑے سے فرق کہ ہے حوش چوڑ اس کے حرم میں برق

بہرور میں بری زلف کے دل مڑا سدا فکر میں تو بنے کے ہے فرق

سدا ٹوک لیتے دھے تم پہار سے لگی کس کی اس توک اہلے کو توک

سکوروں میں جانے ہیں جیسے چدراع

یہ آنکھوں میں اس طرح چلتے ہیں اشک

بھرمیں جس گھڑی اس گل پہ قالی بھوں آرام تد سے سماع کوئل

کہوں بزم نہ کھا جائے شور معشر قیامت سور پر ہے یہ مرا دل

نہ دیکھا دل نے اس کو حواف میں بھی عہد کس بوند دو سو ناہے ما فل

ہوتے بھوں حو شمع بری انکمن میں ہم

چلیے ہیں سرنج ہو بیچ کے اپنے ہی من میں ہم

رو دیا قرب پار نے 'سجاد' ا حب مری آنکھ سے ملائی آنکھ

دوری میں درد ہنڈر کا، اور وصل میں حشا  
اس عاشقی کے پلٹتے ہیں مسئل ہے ہر طرح

چرخِ کدوٹ ہے بہ ہرگز نہ سوچو دم  
دل سوچوں کے بادشاہ ہے دودِ دل نے گلبد

دشمنِ سدھی طرح سنی ہیں دلوں و دل کے بہ  
کافرِ نکوں کا جی میں نہ دیوے خدا پیار  
ہو اُتھ گیا ہے حبِ سستی آموش سے سبھ  
پیتھا ہے لب سے دل بھی مرا مکتھ سے چہ کذار

کوہِ کن کمرے نہ سر کو پہورِ مرے لی ہے حاکم پہار سے تکر  
ہلالِ آسمان سے پہری میں درا ایک ایک نہ ہے دس برابر  
دمتِ پرستی و مہکشی سے دلِ کب ہو تونہ کرے ہے تونہ کر  
اُٹھتے ہے دیکھو ہر طرف بار بار صبا کیا آزادی ہے گل کی بہار  
لا ہے امروز فردا ہسب کسی کا نہیں آج کل اعتبار  
ہتھ کی رانہں بھی آخر کت گئیں ایکسیرہتے نہیں ہیں دن ہمیش

اور ہی طرح کا سبھت وو کافر ہے سنگدل  
تو مثل اس صنم کے نہ ہر دم کے نہیں دراش

دوستی میں کسی پدِ بوجھت نہ دے دو دلوں پر نہ ہووے بارِ احلاص  
ایمانِ شمس جو ہو کوئی 'سعاد' وہ کسی سے کرے پیارا خلاص

اپنے سرے چمکاتے دانتوں کو دیکھتے پیارے ا  
 پانی ہو جائے، مرنے والے نہ کپڑے پہنائے  
 کہا جاتا رہا، مچھڑکے دوا کریں گے سب، میں  
 یہ طفل اسکا مرنے آنکھوں کے نیچے پڑے  
 مچھڑکے سب داب دسکے نہیں کوئی رہا، سگندہ  
 ہر صبح دم دھارے ا کھڑے میں ہار گل کے

داب احمد کی بہت زیادہ ہے عمل کا وہاں سوار زیادہ ہے  
 چرخ سے شق ہو جانے کا کرنا طشت ار نام اور تادہ ہے

### سعدی " سعدی "

اے سحرے سب دکن اسب، زبانش نا روز مرے دکن آسما  
 مرفدش نہر حواریں، درہاں پور مسطور اسب اسعار او سوائے  
 ایں رستمہ کہ نند کردہ نکاب السعرا مذکور اسب، دنگر بسبح  
 در سیدہ، او سب —

ہمنا ہم کو دل دیا، ہم نے لیا ہوور دیکھ دیا  
 ہم نہ کہا، ہم وہ کہا، اپسی بھلی یہ بہت ہے

وہیں کے گھڑے، دروں دو رو کے استخوان دل بہروں  
 دھن سگ کویت دھروں، پداسا نہ حاوے میس ہے

محو کہا قیووں سے! اوو ہم سے نہیں سن رہیں گے ہم بھی وہ نادہیں کہیں

آنے کا حراسہ نہیں بھی نہیں وہ کدھی نظر  
'سجھا'! نو کہا ہے عیش کس حوال میں

عش سے کس کے نہیں داع حکر حلیہ میں  
سنگ ہے جس کے بھی سہیہ! پس شرر حلیہ میں

اگر وہ سہیہ کو سجھا کسی کا نہیں کون  
نکل کے گھر سستی آئے نو ہم سلام کریں

اے خدا در د سنی ہائے نت کا در کے  
حال نہ نہ ہے مرا نکھہ کو ہے دہتر معلوم

دوانا کہا تا ہو جو دشت کا فکل دیکھے تک آج میدان میں  
کتالی ہے ہر شعر 'سجھا' کا پسند اُس کو کرتے ہیں دیواں میں

سجن کی زلف بہ حب نک نگاہ رہی ہے  
نہ اشک تہمتے ہیں اک دم نہ آ رہی ہے

آکھوا نو ہوا محو کو تھے پر گھر گئے عاشقوں کے ہمتہ کئی

دل مرے کا لکھا ہے حب سے سوز تب سنی ہے قلم کی نوک حلی  
سن کے مرے نغان کو عالم میں نے کسی نے پھر ہمارا پیچ نہ لی

دل ہو گیا پھپھولا پیارے! سام جل کے

کیا نکھہ بہال سے ہوں امیدوار پہل کے

دکھا نہ دل مرے نے زلموں سے تاب کھایا

گلشن کے بیچ سنبل کہا تا ہے تاب ہلکے



والدہ جو سر لوج برا نام نہ ہو رہا ہرگز کسی آمار کا استقام نہ ہو رہا

بار سے جو رقیب لڑتے ہیں نہ ہمارے مصیبت لڑتے ہیں

اہل زر کے سہم نہ ہوئے ہیں رام صیغہ ہو میں جس جنگہ دیکھے ہیں رام

پڑھے کی طرح دارو کے شمشے زس حال سے کہتے ہوں پی پی

بہیں بچھے ہنجر میں پیتے مراد ارغوانی ہم

ارے ساقی! بڑے سارے ہم مانگیں گے دانی ہم

### مندر ناصر "سامان"

نکاح - سامان سب کوئی دسپار می داس، وسر فارسی

حوب می گف - تردیب نافذہ مندرا مطہرحاں حاں اسب - سب

ریحنداش دیکھے دارن —

دوہاں دیکھے بچھے حلیے ہیں اسی بہاد

گوپا دشتے میں ہیں اُس شمع رو کے

گوراکھو ہو گئے سارے حسو داں اُڑائے ہیں اوروں کو ہم نے سو کے

سمی کہے لکے اب شعر ایہام ساقی کم ہیں 'سامان' گنتگو کے

'فتح علی حاں' ادس دو بیب می دوپسد —

اُتھیں کہوں کر نہ اسدل سے بھدو کے کدھو (بھ آشنا ہم بھی کسرو کے

حیر بھی آؤنے سے دلا گئی ہے کدور اُڑ گئے بیتم کی کو کے

”سعدی“ عربی انگلیشتہ ”شیر و سکر آسمانیہ“  
در دہشتہ گزشتہ ”ہم شعر ہے“ ہم گہمت ہے

”سعدی“ عربی ”سلام“

والد سرب الدن ہاں ”بہام“ معنی قلاش والا مقام  
وار سحرے شیر دن ”لام“ اسم مولدس دارالخلافت اکبر آباد  
وطبع دکنہ سندس معنی انکان اس کو دیکھ دیکھ سہ  
حدیث زلف چشم دار سے پوچھہ دارای رات کی نیمار سے پوچھہ

بے نادر جسم ہے سمجھن مجھے صبر کی  
مسکح میں بعد دسج مکمل نہ کیجیو

”سعدی“ عربی ”سعاد“

ار سادات اسروہ نوں، و گرا معنی ناؤک نہاں فکر رسا  
می کسود اس ادب از نہ کو نہیں ماحود سہ  
کس سے پوچھوں، دل سراچوری گناہوں میں رات  
ایک حو شادہ ہے سو تو دہل نہیں ڈالے ہے ہات

ہوش کھو دیتی ہوں میرا اُس کی آنکھیں سے پرست  
ہسکتے ہوں کم ظرف، دو دیالوں میں ہوجانا ہوں مست  
کیا صیغہ آہوے دل آسوازی سے میاں اُم نے  
کمر کی تاب نہیں کھولی گویا چہتیے کی توری تھی

دایمیه ، احوال خود می نگارد و رادم سطور ازل حا  
 فقل نو می دارد ، که ، این معبر از سن دوازده سالگی تعلیم  
 یون (بچه) هفت سال - اسیه هر نادی در درک اسب و دیگر کتب دس  
 دیهون بی اکثر در سواد و رصه مدبر که حصر در همان اکتان  
 عربت سنها درو می آورد ، از خوش ههان مسنی اسعار شور  
 ادگر و انیاب در آید دربان فارسی از مکنی حان دعو صه ران  
 می آمد و دایمیه احوال حانه را ده دگر در آن آسما می صاحب  
 احبابا سون مدنی حاضر الوف می بود دعه حلاوت دانه طبع  
 خود کاعد را سناه می دود و اگر آن اسعار تمام ده دگر در  
 می آمد ، دوانه صمیم در تم می داف چون تقاضای دگر داند  
 آن هه سنی سنها دود ، ناسه اح آن شور و نافت حال هاله  
 در ورطه تعبت افاده ، از حمله اهمیاب دعو سنی آورد  
 بعد انقضای مدب مسطور دلاش الذ دعه می مکرک رگ حان  
 گردید ، دایان وساطت دعباب حاسی سر دعب عربی ، سالک  
 طریقه الاحی ، واقع دعبق الهوائ ، عارب معرف الکبری ، فله  
 مردان راسخ المیعین و صاحب الانهان ، کعبه ، سمنضیان کامل الصلین  
 و ثاب الدرهان ، حصر حواحه سید ساه سید الرحمن جسمی قدس الله  
 سره العریز که وصال ، دس در سده احدی و سمن و مانه وائف  
 ائقان افند - مسعد اراد گسته ، دپص یاب ارساد گردید ، و  
 جرحه از درم دعباب آن سانی سواب هدانب ، موافق حوصله خود  
 چسید - در آن ایام برای پاس خاطر عرب در عه الرسول حان صاحب  
 که درادر طریق این فقیو اند ، اکثر اسعار آندار در زبان و بکنه  
 بسک سطور مئسلک گسب ایشان آن حواهر مئقون را که

### پیر سراج الدین "سوام" \*

بکھن سمجھ چرب زبان نرم روس دہائی ' و سراج میو  
 محفل آتش زبانی است بازار رندہ در دکن بعد ' ولی '  
 ہندی ارو گرم کوندہ ' و آوارہ سکنس اریں اسمہار ہام  
 وسندہ - سحر پڑ شورش دل فروز ' و سخن پندہاس گلو سوز  
 است دریں اداں نا راقم سطور گرم می حوسہ ' و نام از  
 دل سوری می رند عرصہ معدوم است ' حق تعالیٰ سلام  
 دارد در دیباچہ مہدک دواون فارسی کہ در سہہ نسخ و سنہیں  
 و مائہ و الف قالبہ سادہ ' و در پنج قالبہ " مہدک دواونہا

\* شاہ سراج الدین ' سراج ' اورنگ آبادی از ابتدا در مسلک  
 سداہیان نوکری می کرد ' انکال ترک روزگار کردہ از چند سال  
 لداس درویشی پوشیدہ است در فکر و بختہ ہندی طمع موزوے  
 دارد - دواون دیکتہ ہندی بردہ دادہ - گاہے در فکر اسعار فارسی  
 می گزاید ار دست —

ہاں دکھ اے دل حوں گشتہ کہ حوں کمتہ لعل  
 حاتمہ ریدوں کے گر دہار کا گلو گھر دم ہو  
 ہوا ہے دست نہجت حابواڈے میں درے ہم کے  
 دھ کا سلسلہ آنسوؤں کا حاری روز محسر لگ  
 دہیں روئی کی دم اب لانے لگے طرہیں نئی  
 کوئی دنوں بھی فصل مہتھوں کی سو شاید ہو گئی  
 نہ مکتہ نگاہیں داع دل پڑ نقش ہے حرف وفا  
 عشق کی اہمیت میں ہوں مہر بدوب کی قسم  
 نہ شعر نگیں کے غزالوں کوں کہا صہد سراج  
 رشتہ نام ہے ہار نکہ چشم حناں

( فتحۃ الشعراء )

نہیں جب سے پاس شاہد گلگون قبا 'سراج'  
 جی ہو ہے ننگ جسم کا حمامہ سپا ہوا  
 مشہد میں قبروں کے دو سو و قد جو آئے  
 سمشاد ہر چمن کا شمع مزار ہوئے گا  
 آئندہ دو کے دل میں نہیں مکتب مہربانی  
 میزبانی طرف سے اُس کو شاید مدار ہوئے گا  
 دل مرا زلف سی چہوت پھنسا ابو میں  
 کدر کو ترک کیا مائل محراب ہوا  
 رحسار یار حلقہ کا کل میں ہے عیاں  
 پہ چاند ہے 'سراج' اسوس کی راب کا  
 اُس پھول سے چہرے کو جو کوئی یاد کرے گا  
 ہر آن میں سو سو چمن ایتھاد کرے گا  
 جب موت میں تعریف کہوں اسی کی بھروں کی  
 آئندہ ملائی بھی اسے صاد کرے گا  
 خان و دل سے میں گرفتار ہوں کن کا، ان کا  
 مدد ہے زور دینا ہوں کن کا، ان کا  
 صبر کے ناع کے مندوے سے چھڑا ہوں بھیروں پھول  
 اب دو لچار گلے ہار ہوں کن کا، ان کا  
 حوص کوثر کی نہیں چاہ، ریتداں کی لسم  
 دشت شربت دیدار ہوں کن کا، ان کا  
 حل گیا پروانہ، پن معہ سا سندر خو نہیں  
 یہ سفر، شاگرد کا اُستاد پر باقی رہا

فرست پندم ہزار بیب بود نہ در نیب دیوان مژدہ بھونہ  
 مہرہ مستاقان خاص گردند و رومہ رومہ سہرہ بھام دعب کہ  
 بعام ہم رسید و بعد موعہ چندے بلایاں باحرہ ”العمر مہری“  
 مہتار گردند و اہر ہجان روز موافق اسر مرسد ، برحق نا  
 حالت تہرہ کہ سال ہمد ہم اسب ، دسب رفای ار دامن سہن  
 موزون کسید ”اندھی -

مثنوی سادہ صاحب مسمی نہ ”دوسداں حیاں“ کہ حیلہ  
 ادیادس یک ہزار و یک صد و سصد داسی ، دسار در آمد حقا کہ  
 خون از رگ اند نہ چکا دیدہ اسب مطلع او این سب -  
 ارے ہم دشیلو امرا دکھہ سنو مری دل کے گلش کی کلیاں چلو  
 اسعار آندارہں مسہور آفاں اسب ، از بس استہار صاحب  
 دھور دھارہ ، ولہکن دعار التوام این خردہہ دقلم می آرد -

دل حکر کی پھکیاں آہوں کے مائوں میں پرو  
 بیتہہ کر دوکان ہم پر پھول والا ہو گیا  
 اشک باراں ، آہ بھلی ، ہجر کی کالی گھتا  
 ماہروں میں کس طرح کا دیشکالا ہو گیا  
 بہندسے کھل گئیں مری آنکھیں سودیکھا یارکو  
 یا اندھارا اس قدر تھا یا اُحالا ہو گیا  
 بہر رہا ہے بس کہ دود آہ میرا اے ، سراج ،  
 آسمان حوں پردہ فابوس کالا ہو گیا

آیا پیا شراب کا پیالہ پیا ہوا  
 دل کے دئے کی حوت کا گاحل دیا ہوا

تورے نہیں ہیں سوخ دریا چشمِ مست میں  
ساد چڑھا ہے ہوں کسی بے گناہ کا

آمری آ کا نہاٹا دیکھ کر بچے دنوں بے ہوائی کا  
ہو ہوڑی چڑھاوے 'دو حب کو لٹھاوے' وگڑ 'سکر اوے' دو دھڑکے چلاوے  
بہا ایں دنوں میں ہے دیکھا ہے ہم نے وہ ساحر کی افسوں گری کا قہاسا

ہم درسوں کو ہے ایساں حلقہ حق وصل رب  
برگ گل ہے دلدلوں کو حلقہ قرآن مستعد  
لشکر قلب صاف عساکر میں ہے شعلہ  
پیکہ دار آہ کو کس نے کہا ہے دار سجد  
باع سے گلچیں چلا رب دلدلوں نے حل کئے  
حضرت گل کو کیسے جاتا ہے یہ کافر شہید

نظر آتا ہے قد برا مستکو سر و آزاد گلس ایحداد

یہ دنگی اسوں کے دھن کی نہ داوے کا اپنے گریباں میں سرکونواؤں  
اے فلاحیہ نہ باقی ہو مہتاب رویوں سے مساحلہ پس کرچکوروں کے ماند  
عم کے پہاڑوں کو سر پر آٹھائے ہیں وحشت کے پندھوں سے آہوں نے مہری  
دل کے اکھاڑے میں اس کوں ہمسر ہے ان پہنواؤں کے زوروں کے ماند  
رج برا مسکھ گلسستان ہے ہے خط سبز حد ول رنگار

ہے سری ہر ہر پلک پر حلوہ گر خون حکمر  
دیکھ درنا کے کنارے در چراغاں ہے ہنور  
گل گلاب کے حپیوں اس پاس دنگاں ہے  
میاں ہوا درے رحمدار پر خط شب رنگ  
تورے دھن کی مٹی سے مجھے ہوا معلوم  
ساز شام کا ہے وقت اب نہایت تلک

چاقا ہے میرا جان بہت پیاس لگی ہے  
 سلگتا ہوں دیرا سرجت دیدار کسی کا  
 سب پر ہے کرم مچھہ پھ سکھ، کہا ہے دور سگی  
 دلدار کسی کا ہے، دل آزار کسی کا  
 زنجیر بھلی، قہر بھلی، موت بھی چھوڑوں ہوں  
 بن حق نکرے کسی کو گرفتار کسی کا  
 میں ہوں دو دوا، پم کسی زلف کا بھوں ہوں  
 والدہ کہ رکھتا ہوں یک دار کسی کا  
 ابروے پر چھو کو دیرے دیکھہ دل چھڑاں ہوا  
 کہا مگر شمشیر حو ہر دار کو دیکھا نہ دیا

دل میرا بھٹوئی کے دریا میں سب سے آزاد ہو بھلک ہر  
 دوونگی حوب نہیں بکریگ ہوجا سراپا موم ہو نا سلگ ہو ح  
 حنا سے تم نے نہیں بانگ ہی ہے مٹھی لٹے ہو ہاں شا د دل کسی

بھٹو اے آہو نگہ کس نے سکھا یا یہ طرح  
 با دو دھا اوروں سے رہ یا ہم سبق رہ ہوئے لگا  
 ماحرا سلگر ہمارے اسکا ہے پاپان کا  
 آب ہو حنا دا ہے زہوہ روح کے طوفاں کا  
 دیکھہ کوریا میں اُس مہلکی بھرے ہاں ہوں کاہکسی  
 حشک ہو حنا نا ہے لہوہ پلختہ مہرجان کا  
 ہے بیان شور بھنسی مرے ہو بیب میں  
 برق کے سونے سے حنارل چاہے دیوان کا





دل کو دو پچشم خونیں کر گئی ہمیں فذل عاشقی  
 کہا اداقی ہے گا دیکھو شوا دمیں میں  
 ہمارے پر دریں اندر کیے ہیں دھڑوں کے طرف اندر کوئی نہیں  
 آدرو ہے مری آنکھوں میں رہو پہلی ہو  
 ہم کو دیکھوں کی قسم یہ وطن اندر دو چھو  
 دسام آپاس حبیبی ہمیں حطو حال عجب ہے سوچ کا چہرہ کذا بی  
 کلید آہ سمن صدفوں دل کا فذل کھلتا ہے  
 انہی کارخانے کا ایسے مشکل کشا کہئے  
 بہار سانی ہے نرم گلشن میں مطر بان چسں شرا بی  
 پیا لہ گل، سر، سبز سہشہ، شراف دو، اور کلی گلا بی  
 ارے چکورو ایہ چا ند بی نہیں عیش کے ہو ہمدوم تم نے  
 ہوا ہے خوش بہار سریں سے دھوپ کا رنگ ماہتا بی  
 کسی استاد دہر انداز نے لے سمن لگا ہوں گے  
 ہمارے دودہ دل پر عجب لیے ہیں چلایا ہے؟  
 یکا یک کھول کر مٹھی پلاک کی مرد لہتی ہمیں  
 مری آنکھوں نے شاند حواب میں کوئی لال پایا ہے  
 فقرو ہم لڑیں زمین رہتہ بمع دم گدہ، اس سدا رہتہ —  
 پھولا یوں حگر کے سپنج کا انگور لا نا ہے  
 مگر اب کے کچھہ اُس کا دل تو بے پیلے پہ آیا ہے  
 بھے ہم پر کیا معلوم ہووے عشق کی سختی  
 وہی جانے قدر اس کی کہ حق ہے دل آوا اس ہے  
 نہیں دیکھا ہے شاید دند دے کو سرو ر علما ہے  
 کہہوں سکوب سے گلشن بیچ آ، سر کو اُتھایا ہے

ہکا جا ہوئے ہیں بلبل و پروانہ اے 'سراج'  
 اس سمع رو کے چہرہ گلدار کی قسم  
 مثل سپہ سالار آتش ہم میں ز بس بہیمانہوں  
 دہد مر نے خاک مدبری کیسیا سدن کم نہیں  
 پہنچ کھا کھا کر ہساری آہ مدن گروہاں پڑیں  
 ہے بھی سمرن دہی در کار کوئی مالا نہیں  
 گلدر صبر کا نہیں سنا دی سے آؤ  
 دل و دیدہ حالی ہیں دو بون سرا ئیں  
 ارے منجھہ ہر صبح اس حوش دہن میں  
 مناسب نہیں حلدہ پن کی ادا نہیں  
 دو دلفنوں نے گھمڑے ہیں چہرے کو دیدے  
 بلا نہیں بھی لپیٹی ہیں دہری بلا نہیں  
 کہو کیونکر رہے فوج خودی کا مورچہ قائم  
 نہ یہاں قلقل کے گوئے شہشتہ میما سے آتے ہیں  
 ہر اک نا قوس میں آتی ہے آوار  
 کہ ہے ہر گھٹ وو ہر ہر کے کہت میں  
 اشک حوہوں ہے شفق آج مری آنکھوں میں  
 سانچ پھولی ہے دے نا ح مری آنکھوں میں  
 حلقا ہر ہر توپ کر 'مر نا سسک سسک کر  
 فریاد ! ایک جی ہے کس کس حرا میں مہن

بیدارے آگہ صبری سے چمن میں راگ ہو نا ہے  
 عجب نہیں جو ہواک شمساد کو دھست ہے حال آوے  
 بہم نہ سہل کسی کو حق نہ رکھے شکر لکھ کہ ہم تمام ہوے  
 بے حطی میں ہیں ہے سہرا حط دیوے عارض میں نہ سہا صافی ہے  
 دو پھول مرا آج کہ ہو پھول پڑا ہے  
 دل پھول کے پھولوں نہ سساوے نو بچا ہے  
 میر معتمد ثقی ' مر ' و معتمد فتح علی خاں این ایلیا  
 انتساب بھونڈا اند —

تم پر فدا ہیں سارے حسن و جمال وا لیے  
 کیا حط و حال وا لیے ' کیا صاف گل وا لیے  
 پیس صحیح آسروں کے شہزادوں کی کیا کسی  
 جس رات چاند نہیں ہے ساروں کی کیا کسی  
 نہیں ہے ناب معتمد نیرے سامنے جا ناں  
 کہاں ' سراج ' نہاں آفتاب عالمات  
 رو کر کو کہاں طاعت کہ رحم عشق کو تباہ  
 اگر دیکھے مرا سپہ رنو چکر میں آ جاوے  
 شہنشاہ کو حب سے نظر آنا نہیں لوگتا ہے تب سے انکاروں پہ دل  
 عجب وہ سرو گلزار ادا ' جو ہی جدا رافع  
 پر بلبل ' نہال گل کو دست رو ہوا رافع  
 ہاے رہ گئی دل میں نامن کیڑوں کی آردو  
 سبز تروت مرا ہے پلٹے گہرا ہلوڑ  
 نہیں حقیقت میں حسن و عشق جدا طرق صبری ہے طرہ شمساد

حرد کو عشق میں آ کر رکھنا طاق کے اوپر  
 سرے دل نے دے اندر سے نہ مضمون پایا ہے  
 گذشتہ میں مگر اندھیر دھنسا ہے کہ اب 'صاحب'  
 نہ ہمیں بیکندے میں داں کو یوں حال ہا ہے (۹)  
 مسئلوں بھی گرجہ حاکم شہیدی میں کم نہ دیا  
 ہم نے بھی اپنے وقت میں دھو میں آزا چکے  
 شہ بیکندے نے عطا کیا معیہ اب لباس برہنہ کی  
 نہ حرد کی بیکندہ گری دھی 'محلوں کی پودہ دہری دھی  
 وو عجب گھڑی دھی ' میں جس گھڑی ' لہا دوس بسکتہ عشق کا  
 کہ کتاب عقل کی طاق میں جو دہری دھی دیوں بھی دہری دھی  
 میں بے حذر دیا اس کے ہضم کی حذر  
 ریل کی ریل حذر کل سے اُچت گئی  
 ہاب میں شہسمر لے آ دا ہے وو حذر جو  
 عاشقوں کو عید قمر داں کی مدار کساد ہے  
 طاق و زبکھر نہیں جس پہ ' کسے رحم آ وے  
 دام الفت کے گھر بیکار کو کوئی کہا حالے  
 قازہ رکھہ آپ مہر دانی میں ایک دل سو چس برا مر ہے  
 رحم مستحکم پر ' کرم رقیبوں پر ہوے نو بہر نہ ہوے تو بہتر ہے  
 سرے کھر مہر سین کر وو مہ اندر ہلال آ وے  
 رقیب شوخ طیب کے ستارے پر روال آ وے  
 دھالے "سوح طیب" چہیں دھا طر می گذرد۔  
 م کہیں طیب رقیبوں کے سبار پر زوال آ وے۔

ابا رنگ مٹکو کسی سانس کے پھوٹے کا جھال  
 ضرورت آٹھلے جال نہ ہوا دہا سو ہوا  
 صبا صبا مہوں کوئی ٹائی مٹھوں مٹھوں سا  
 وحشی کدہ و میاں نہ ہوا تھا سو ہوا  
 آلا سوراں سے مزے داس مٹھرا مہوں 'سراج'  
 قدر مٹھوں پہ چرائیاں نہ ہوا تھا سو ہوا  
 مہوں نہ دکھتا تھا سہمٹوں کی صداقت کی خبر  
 اب دم حنجر کے پاس سے وضو کرنا لگا

سانگ دھیری سانس کی طلبہاں میں مالاو دیکھا ہے آدھی رات میں

حواپ مہوں بھی دیکھتا اس کا مجھے مشکل ہوا  
 سسکہ دھتا ہوں خجال ہار میں دیدار نہت  
 ناز کے دیوان میں اے مطلع حسن و جمال  
 مد برا ہے مصرع و انرو ہے یہب انتصاب  
 اے خان 'سراج' آج دکھا درس تو اپنا  
 ہے وعدہ فردا مجھے فردا ہے قیامت  
 لہا ہے نقد جان بلبلان یعنی حراج اپنا  
 چلا یا حسرو گل نے اسی رنگوں رواج اپنا  
 ارے ہم ا صبح آنے کی چورھے سر و قامب کی  
 قہامت گل کو آئی ہے عمل کر لے تو آج اپنا  
 لگا کر راکھہ جو گئی ہوئی تمہی ناع کو تمہی  
 مگر کوئی سر و قد کے واسطے چھوڑے ہے راج اپنا

مردب سے گم ہوا قل دیوا نہ ہے \* 'سراج'  
 شاید کہ حنا پڑا ہے کسی ا سدا کے مات  
 شکر اللہ ان دنوں دہرا کرم ہو نے لگا  
 شہوٹِ حورو و سہم فی الکھلہ کم ہو نے لگا  
 یہیں ہوا اس سمع رو کے عینی مہن دناے ایک 'سراج'  
 یہیں وہ حسن آ دنی کے ایسے پڑ و ا نے کئی

یہ محسوس چشموں کی مدد کرتے کو شہم ہے سرو آسوروں کے مائلہ \*  
 روپے کی مہالی 'سہمدی' ہے برگس کی 'زرئی' ہے در کے کتوڑوں نے مائد  
 دل کے حزالے سے شاید لے جا ویلگے حورو کے حواہ کو عیار یوں سے  
 ہو دم خیال اُس کا آنکھوں کے زور سے آدا ہے چھپ چھپ کے چوروں کے مانند  
 یہہر بھی یہیں ہے شور شوں سے حالی  
 بیتابی بعض دگ حارا کی جہر لو

معدھے مصری سستی پیرا ریاں ہیں دوشیزوں لب کی نادیں پھاریاں ہیں  
 چٹائی موتہ شمشیر نکہ کی در حادوگر میں کھا عماریاں ہیں  
 نہ بوجھو آسمان اوپر سنا دے ہماری آہ کی چنگاریاں ہیں  
 منزل حراسی چمن میں دلدلوں کی ہماری تعریف کی رازیوں ہیں

معدھے قم دست گریناں نہ ہوا نہا سو ہوا  
 چاک سہلے کا سما یاں نہ ہوا نہا سو ہوا

\* (ن) بیگا نہ دے — (ن ک) پونم —  
 ا دونوں تہذیبوں میں یہ شعر یہیں ہے کلیات میں ہے —

دامنِ بلک بھی ہمارے قُربا دستِ رس نہیں  
کیا خاک میں ملی ہیں مری جانِ دشا بیاں

عہدِ وصلِ سر و قد سے ہیں مری گھرِ شہاد بیاں  
عالمِ بالا سے آئی ہیں مبارکِ نادر بیاں

سازِ علامِ قادری ”سامی“

اندازِ گرامی، عالیِ تلاشِ نامی، موردِ کرامتِ الہی، مظہرِ  
قدربِ نامِ مہمانی، چراغِ نورِ مانِ فقر و فنا، فروغِ خاندانِ بوکل  
و استعنا، ہمارے اوجِ قناعت، طوطیِ دوسنایِ فصاحت، معجزِ  
قواعدِ دو اُگتی، موحدِ قوانینِ دلِ نسیمی، روسِ دلِ حقِ بیتی،  
طوبعتِ پسندِ حقِ گردن، عارفِ آثارِ سدل، مقصدِ نابِ صلحِ کل،  
کہ سخنِ رنگینِ درِ خدمتِ او دستِ بستہ ایستادہ، و عزالان  
مضامینِ قارہ در نامِ انعامِ او از خواہشِ دلِ اماندہ از صبرِ سن  
طبعِ بقاد، و دہنِ وفادِ دارِ دہرِ علمے ناہمے کہ دوحہ فہود،  
دادکِ فرصتِ حجابِ از رخِ ساہکِ مقصودِ کسود، نورِ حقِ کامل  
عیارِ اسب، و مراحمِ از ہبہ چہرِ مہرا و دیوِ گردِ تکلفِ اصلا  
پیرواموںِ نامانِ حانسِ دگر دہ، و سہومِ نکایفِ درِ گلستانِ ہہیسہ  
بہارِ او ہوگر نہ وزندہ و مہی کہ آن درگِ درِ صوئہ برارِ بشریف  
ناسب، فقرِ مودتِ نامہ نہ نہورِ آورد، و اُنسِ درِ پیب  
ردہتہ نہ سامی، خطِ ولعی نہود -

شہرِ حیدرستہ بیچِ ہمیشہ بہارِ ہے

ہرِ کونچہ و گلی مہنِ دیکھو لائے زارِ ہے

قرا ہم زہر نہا میں سوشی دارو جان کر کہا ہا  
 کہا ہے اچھے ہانہوں دل ہمارے نے صلاح اپنا  
 وو ظالم معصکو چلتا دستکھ کر ادنا بھی کہنا دھوں  
 کہ کیا ثابت قدم ہے کہوں نہ ہوئے آخر سراج اپنا  
 ہر دم دم حاکم اُپر اس سر سے گندنا  
 اول قدم شوق ہے منزل کو ہمارا دی  
 آفریں حوں مرے دل کا بھکا کام آہا  
 سچ سہا ہی کو برا نام ہے تل جانے کا

نہر نہرا تا ہے ہر سحر در شید دیکھہ دیکھہ چہرہ زردی کی سح

دستار ناد لے کا چلا نا نداء شعلہ دو  
 شاید کہ آفتاب سے چہرا بدل کر لے

کل سے بیکل ہے مرا دل 'یار کو دیکھا نہ تھا  
 کہوں نہ ہو بہتاپ دل دلدار کو دیکھا نہ تھا

یار آتا ہے مرے قتل کو اور میں ہوں حصل  
 حیف اس وقت میں مہرا دل پہنچا نہ ہوا  
 ناع نے سرو کی انگلی کو لب چوہر کہہ  
 حیف کہا نا ہے کہ وہ سرو حرا ماں نہ ہوا

اول کی تم نو بھول گئے مہرا بیاں  
 لے لگے ہو خوب سراپ کی نا بیاں  
 معجہ دل کے کوہ طور کا سرمہ دیے ہو نم  
 باقی ہوں اب تلک بھی وہی لن ترا بیاں



اور کھانا اس عسقی حرم میں بطرف خود کھینچ واز اسباب دنیا دوک  
گروہ کے لئے مسکن آراے ارساک بودہ دربار حرمین سرین  
روانہ گیسب در اندامے راز بھپاز سرب سہاگ چسپہ دران  
رمان بھر سامی دوازد سائہ دوک کہ دوک خلائی و دھردہ  
علائق احبار کردہ نہ بھج احلے ار امرا النما پیارک -  
دامتہ سرو کہ نکالک سہساک دوسرہ ادن اسب -

اُٹھ اے ساقی زمانہ ہو کے عزا  
مگر نامے سے کہ اب نار سے ناب  
ارے ساقی ارے اے یار ہمدم  
ہمیں اس وقت بھرے ساقی کام  
بھوں عاشق کے طالع بھج آرام  
بے دشمن عشق بازوں کا جہاں سب  
مراں و حزن و غم سب مسعد ہیں  
کہا بھرے سے یوں وہ میرا بے ناب  
کہ حب وہ سرو ازاد حدائی  
لکھا ہم نامہ اس دم نار کے دھوں  
ورن نہا پردہ دل اس دی خاطر  
ہوا اتمام حب وہ نامہ عم  
سویدا کی کہا نہا مہر اُس پر  
دولا کہ آہ کا واصل ستائی  
چلا اس باغ میں حب واصل آ؟  
حدائی کا اکھوں بھر دھکھ پر طعرا  
کہ ہے مکتوب ہی نصف الملائک  
زمانہ اب ہوا پھر دھکھ پہ بزم  
دہ خط یار سے ہم کو پلا حام  
کہ یکدم حس سستی برلائے کچھ کام  
سراسر یہ رمن و آسماں سب  
درا قابو کے اوپر ملحد ہیں  
کہ ہے حس کا حدائی سے جگر آب  
دیکھا شہ جعفری سے بھو فائی  
دولایا العرص دل دار کے دھوں  
نمایا پسلاہوں سے خط مسطر  
لکھتا پردہ سندھ میں اس دم  
کہ کہودا نہا حواس میں نام دلہر  
بھکانا اُس کو نا صد اطرانی  
دہا شمساد کو وہ خط دل خواہ

‘سامی’ گئے تھے بھول جو یہ شہر، طاہرا

اہل ‘نراد’ سے اولیٰ سے صحت مراد ہے

الکھال کہ نور حاکمہ ننداک آئی، راجہ سطور اور ملاقات  
مستوفی حلیے سومائے سرور اندوخت و آن خلقی معسوم ہم  
نکرات و مرات رودی افرای کلمۂ خاکسار سے عربیے ناپی  
حسن خلق و آسنا پوسنی و کھالاب، رمانۂ دیوان میں کم دیوہ،  
حق فعالی سلامت دارک ”وصفۂ سرور و شہساک“ عربی شعب  
ہزار بیت برنای و بخت موزوں کردہ بود، در احتشاش نسبت  
مذکور صاف نسبت دہرندی رفیع، مگر چند احرارے اوں از حائے  
دست افتاد، دار از سر دو در تصدیق نہتہ سرگرم اسب، در  
نامہائے سوال و جواب سرور و شہساک قیامت برپا کردہ، و پایۂ  
معنی نالسی دہم دلیک رسادہ - دردن دسہ دل حواس، بقلم  
می آید، و وصف ”طالع موہی“ کہ در عم ”وصفۂ لعل و گوہر“  
عارف الدین حلی ”عاجز“ کہہ اسب، ہمدار ملاحت دارک لیکن  
”سرور و شہساک“ بھی رسد —

حد ‘سامی’ ہمدار فصائے مستہر ہمدار ہدایۂ کہ در  
سپوٹا حوسنوسی نظیر داسب، دداروعگی کتب خانہ و  
خواہر خاندہ و حوسنوی خاندۂ معہد اعظم ساء، علم یکتائی  
افراسب بعد رحلت اعظم ساء ترک دنیا کردہ منصب فقر  
گردید - والد بزرگوار ‘سامی’ در عہد قواب معرب مات بجلو پادہ  
نقرب و عطائے دہ صدی منصب معسوم افران بود کہ ناگاہ آن

مریے دل پر چمک کے سب فوارے ہر ایک قطرے سے سناں دھون انکارے  
 مریے بن ناع کی ساری عمارت مٹتی ہے منزل ناموروں مہارت  
 نہیں مسئلہ فرا بہاں ناک کے راج رہا ہے عیش کیا اب خاک کے مدح  
 صراحی سرو کی حالی مری ہے یہ مری عم سے دل کالی مری ہے  
 نہ بلہا نہ سمن میں مریا ہوں گنگر گئے ہیں سرو کے بھی فاختہ اُڑ  
 حنجر لالے کا ہم سمن ناع ہدیا مرگ شعلہ سارا ناع ہیگا  
 یہ باورماں سمن رو بن گئی ہے سمن سمن دل کے کھائی بن گئی ہے  
 دلف اسد ہوا ہے مثل صد مرگ مرگ رو د پعلی نامل مرگ  
 نہ دیکھے جو شب ہم میں اُحالا گل شہر کے انکھوں پر ہے جمالا  
 ہوا ہے آشکارا، نہیں ہے یہاں بیاض دیدہ، ترانس سے یرقان  
 حراں سے حان ملک حور مری ہے چلہیلی ساری مریں سیوری ہے  
 گلوں کا اُڑ گیا ہے سرسب رنگ رہی ہے عیش کی مرگ ہو رنگ  
 دکھا آشوب کا ار نس لند کوہ کما ہے قال صمنیں نال میں توہ  
 طلمورا سر گراں ہو کر گما لست نہایت بھول کا دکھتا ہے اب مت  
 ر نس دیوہک سے دھڑکا دل کا کارن خدا ناموں عسرت سے ہے قابون  
 ہوا مریے ندا ہم کا جو ملہار چلا ہے عیش کے ملہار ملہار  
 حوسی کا ہو اُڑا طرؤس سارنگ لگے ملے کف افسوس سارنگ  
 ہم دوری کا آیا کان سے یہ دست کما عسرت نکر سوراں کا چوپیت  
 حنجر مین عم کے دیوہک کی لگی آگ حوشی کی دور ( ) دور گئی بھاگ  
 جہاں تک راگ دھے پیرنگ ہو گئے حوشی ہم کے سر سب رنگ ہو گئے  
 گئے سب راگ اُڑاتا رہا ہے ہم ہندراں کا یہاں کاتا رہا ہے  
 ہندوم ہم کا گلشن میں ( ) دودامی چشم ہلہل کی گئی بہت

دیکھی جس وقت اس نامیہ کو دل پر  
 دیکھی 'سکھیں دل کو اپنے دل پر  
 دیکھی اس پہ ہونا دھا سو ہو لی  
 دیکھی سے دل داک دھا حوش سہم اپا  
 گل رنگوں 'نہار ہم گساری  
 کہ کس سہم سہم سہم اشک داراں  
 دیکھی کو دیکھی دوسری جسم ہم سے  
 مقدس مصحف دیکھی کے دیکھی  
 دیکھی اس کے دیکھی دوسرے دیکھی  
 دیکھی دوسری سے دیکھی طرف گیسو  
 دیکھی دیکھی سب دیکھی و ہے  
 سو معلیٰ سو کمر دارک مہاں کو  
 کہ ہے یہاں ارزو اب عرض مطلب  
 دیکھی کا نہ خاصہ آسقا ہے  
 مہاں کو کہا ہے نادواں دیکھی  
 عرض اس کا یہاں ہے کام ہر دم  
 پڑے آنکھوں میں اس کے سنگ حارا  
 کھرا کھوتا و دیکھی دل پر کھتا  
 قدامت ہے 'قہامت ہے 'ویامت  
 درنگ طفل دل پر حوش ہوا دل  
 حوش اندک بہم دیکھی کی آوار  
 سراپا لالہ مثل داع مہاں ہوں  
 شراپہ ہم سہم دیکھی ہور حوش دیکھی  
 یہ جسم سے روح کا طرفاں ہی ہوں

دیکھی جس وقت اس نامیہ کو دل پر  
 دیکھی کی انگلی ساہمہ کھوئی  
 لکھا دھا 'سہم ہوں 'سہم ہوں  
 کہ اے شمشاد پناہ ہے قراوی  
 پس ار اداں 'ہوں ہے 'ہواں  
 دو ادرو کو سلام اس وقت جنم سے  
 دواں سے موسہ وور حصار کے دیکھی  
 یہ موسہ ہے دیکھی دل کو آرام  
 دیکھی طول عمرک ہر ہر  
 نہار عشق نار حوس کو ہے  
 ہے دیکھی دل آرام حواں کو  
 دیکھی میں نے اندر بہ گفتگو سب  
 ہمیں شکوہ لراں ہکر کا ہے  
 یہاں میں کھا کھوں یہ ہکر دیکھی  
 کہ آسکتیں یہاں آرام ہر دم  
 کہ حوس و عشق کے ہونے سے یک جا  
 ) یک جا دیکھی سکتا  
 کہوں کیا تھکواے شمشاد قدامت  
 حداثی سے دیکھی مہاں دل  
 دیکھی دیکھی اے مایہ ساز  
 اگرچہ دیکھی دیکھی باع مہاں ہوں  
 پلاؤا ہے ہمشہ مہکوا لالہ  
 سہمی کل دیکھی تو باقرمان ہی ہوں

پڑھے جو سر بسر سارا یہ مضمون ہوا اب دہشدرای میں جنگجو ہوں

دامتہ سپہ سالار کہ در حواص دامتہ سر و دو سہ

سنا ہے حال کے مرکان کا حمامہ      دگر کر یوں لکھے اب شہوں نامہ  
 ورن پر پردہ دہدہ کے ہے باب      حذا آنکھوں سے کر کر پردہ حواص  
 دے اے سر و کلا سہ سالار محبت      بہار منکلب و حیاں محبت  
 دس ار عرض بہار نہ فراری      طوبی منکلی و حیاں سپاری  
 دو ابرو کا سالام اس دہ دم کو      نہ کہ کی دہدہ دو ی چشم دم کو  
 ہتھی لب سے منکوشی کو نہ سے      دحل گمری ' ہم آفوشی کو دوسہ  
 دماے "مخامرک" اہ کے تئیں      مصافحہ ہے ہم ناگاہ کے تئیں  
 دوار و ہتھر کو دسلیم ' حیاں ہے      کہ حیاں وصل کا عم اشعا (۶)  
 دحل از اشتہای ار حاکم افزوں      دماں وحہ اسک حکر حوں  
 کہ میں ہوں سہر دلف حیاں ہم      دلی ہوں حلق مدن الحسانہ ہم

میں وہ نسل ہوں جو اس فصل نے بیچ

دے ہتھری میں میں وصل کے بیچ

( یہ ہتھر ادبگ ہے سرور قلمس نگ )

حواں اب ہتھر کی پھر کہاں سے ائے      کہ گلنس فصل گل پل میں لٹائے

حوشی گل ہے ہمارے نہیں چمن کی      کہ نہوں ہوگی حدر اپنے بدن کی

لگی ہے آگ گلنس کے گلوں کو      حلا ائیے حاساں بے ہلیوں کو

ہمیں کوا حوا و حل کرناع و سہاں      کہ ہے کیمع ہمیں ہم کو گلستان

مکہدوں کو عیش دیتے ہو آزار      سلیے ہوں ہم ہم دہناں کے ہمار

محبب کچھ ہتھر گاہے اے حدا امروں      مددے ہو عفو دو ہکا حدا امروں

حدا ائی سے دے اے سر و پکنا      ہے سوفا میرے ہر سو سوں ہو پکنا

( ) چہرہ سا جو وہد سرورِ حم ہے گلے میں سمیڑیوں کے طاقوں میں ہے  
 مریض مریض چہرے گل داغ ہوئے ( ) سب گل داغ ہوئے  
 سوئے ہیں بے فاصل سرسبز گل شیشی شمع و گل ' پوانہ' بلبل  
 خصوصاً وہ ہیں اے حالِ پر دنگ کہہ مکتبہِ پورہ ہیں دنگ، آسمان دنگ  
 کہوں کہا نہ دل دنگ ستم گار کہا ہے رنگی سے مکتبہ دہزار  
 نہ حنکے میں مکتبہ ہے طاق و داب نہ گاہ میں مریض دہلیہ کا اسباب  
 حنکے میں حاکم اُڑی ہے کہوں کہا جس میں اک حامی ہے نہیں کہا  
 نہیں کوئی انہیں و بارو مکتبہ نہیں کوئی رفیق و مونس ہم  
 جسے دیکھا سو دو قفا و کا ہے یار جسے دیکھا سو عداوتِ عرصہ مکار  
 خدا حاکم کہاں ہے یار حاکم کہ نا ہووے اُنہوں سے نہ گمانی  
 یہ اُنہا ے زمان بدل زمان عداوت کر ہوں جو یا ے مہمان  
 ر س اُن کے سرشتوں میں وہاں ہیں نہ حق تک دروا میں آشنا نہیں  
 کہوں میں چہرہ شہ دُکھیا کہا نہ مال و ملک سے اُس کے لپکا کھا  
 کہا میں اُس کے حق میں کہا اُنہا جو مکتبہ سے یوں کہا ہے ہوا فانی  
 نہیں آئندہ نصرت و فلاح گاہوں نہیں مشہد اُس کے راج گاہوں  
 مری ملکوں میں مہرا نام ہیگا مکتبہ اس ملک سے کیا کام ہیگا (?)  
 و لہکن واسطے دہرے اے دلدار یہاں آیا ہوں، بے طاقت ہوں، ناچار  
 مکتبہ مکتبہ عشق کا جو راج ہیگا میں نصرت اوروں کو لا ناچ ہیگا  
 جس مکتبہ عشق کا میں رہنما ہوں جہاں ہوں وہاں شہ ملک و فاقوں  
 تری خاطر سہی ساری حقانیں اگر میں مکتبہ میں کچھ طور و فائیں  
 نو جلدی سے مری نزدیک اُجا کہ باوے راحت دل خان شہدا  
 وگر آتا نہیں دو صاف لکھو و لہکن کر کے کچھ انصاف لکھو

وہ نادل دیدگہ برسات کرے      کوک کو بوجھائی برسات کرے  
 بہن برسات دھچھڑے ہو پمارے      کڈوا آنکھوں سے رونالے ہمارے  
 ہماری آہ کی سردی سے کا دک      آشکارا ہوئے کا سک  
 چہ اہاں آہ کے ہر دم لگاویں      دوالی کی پیمہ مشرب اُس میں ناویں  
 اگہیں ہوگا ہمارا بہ دم نہ د      ملے صورت حراں کی یہ گل درد  
 نہ دیکھو آہ منہ ہوا ایس کی شکل      دلی سہادی دل سے دوس کی شکل  
 دس سال سے کہتا ہوں کہ نہ سردی سا      نامہ میں ساہ میں ہم صورت گاہ  
 ہمارے رہ رہ کر آہ کی بیخ      دکھائے حلق میں سردی شوریخ  
 ہو دھاگن برہ کا بھکوا مچتا وے      دو آہ گرم سے ہولی حلوے  
 بستلی دوش حوں دل ہوئے ہم      دیرپا کر ہر حرکت مسلسل ہوئے ہم  
 برہ کے داس دل کو لگا آگ      حالہ ولی لگے ہم کھیلنے پہاگ  
 یہ میرا رسم ہے ہولی مشہور      کہ قالے خاک سر پر ہوویں سرور  
 حکر کی اگ میں ہولی حلوویں      ہمارے عش کو ہم شم میں پاویں  
 ہمارا دیکھ کر سامان ہولی      اُٹھائے شور کر طوہاں ہولی  
 چس میں ماحکمہ لے لی ہے سراگ      حدیث میں تیس سووں کے مٹھوں لگی اگ

ادھر سے ناد لبتی ہے تکرے      اُدھر سے جھڑکھاتے ہوں تھکے  
 شہاب آدسو بہن پچکار ہاں ہوں      جہاں ہوں ان سٹی حوں ناریاں ہوں  
 ہمارے ہولیوں کی ہے عجب دھوم      کہ برے اسک رونے کی گھٹنا ہوم

عدوہ خاک ہم ملنے ہیں منہ نہر      ملے دچکار ہاں یہ دیدگہ تر  
 کہاں ہولی کدھر کی ناب دواں      ہوں ایسے ہم کو کس کے سات بواں  
 مہوہنا چہمت کا ہم دل حلوں کو      کیا ہیگا حراںی نہا چکوں کو (؟)  
 دگر ملے ہم کے آتے ہیں ہر ایک طرف      ہمارے داس مہترا نہ یک طرف  
 اگن پیساگ ای ہے کیا تھامب      کہ ہے اُس میں چو ائی کی علامت

یہ سوڈا + ڈیرے ہر ایک مریے دیکھو  
 ہر پشانی دل گدردو سے دیکھو  
 ہوو نہیں کاٹل جو ہر یکدم پر پشاش  
 بکار میں ادرے ہے عالم پر پشاش  
 ہیکسب طرگا گدردو سے پو چھو  
 شائع ار ہر یک سو سے پو چھو  
 دو اسرو ہار سے ہم پشمت ہم ہے  
 دلف گور دسسی یہاں ہم ہے  
 دس میں روو شپ مرشخان دسوار  
 مکتو و مکتو مکتو مکتو مکتو مکتو  
 دس میں پشمت پشمت پشمت پشمت پشمت  
 دس دل میں پشمت پشمت پشمت پشمت پشمت  
 روح کل کوں پوہ صبرا کی زردی  
 وو اگو آہ کی مانتی ہے سردی  
 حرارت سے مریے دولپ ہیں حویلی  
 عیاں ہے اس سے یہ انش دروپی  
 معجزے یہاں ملک صعب براکت  
 نسیم ملک کی بھی یہاں ہے طاقت  
 براکت کا لگا اس قدر ہمیشہ  
 کہ مکتو مل کا بھی اب چہنہا ہے ریشہ  
 دھن ہے نادوانی سب معدوم  
 کسبھے صعب سے یک شکل موہوم  
 اثر یہاں تک کرے ہے نادوانی  
 نگاہ درم سے ہونا ہوں پانی  
 پس ہر آن ہی مکتو ادا سے  
 ہر یکدم ہے مریے نہیں نار حقا سے (۹)  
 مری جب اہ کا اتھتا ہے گھل دور  
 آزادا ہے دھار سے نہاگ حویں چور  
 پلمک اسو سے سوسا روکشی ہے  
 پکارے مریے کو کتلی ہے  
 ندی آنسو کی ہمہ در در پکارے  
 نو بہر کے تھپتہوی چہنہ چہنہ ہارے  
 ہوے روے کا حب مریے پکارا  
 بچے ساون کے آئے کا بقا را  
 یہ مادل آلا کے اسدس جہاں پر  
 گھاگارا (۹) چہن سب آسمان پر  
 یہ ساون اشک کی چہنیاں لگاویں  
 بو تک رونے کا ہم ملہار گاویں  
 مریے آنسو میں ساون کے ترورے  
 املت آتے ہیں سوسا کو دروڑے  
 یہ مادل دیکھیں جو ہر سارن آیا  
 کہیں چل اب ہمیری ساون آیا  
 مریے رونے کا نہا دونگا جو مادل  
 گرچہ کو لگے چہن دم ہو بے کل



در یما یہ رسالہ کما ہوا ہے      ہوا وہی کچھ بھی سمجھتا ہے خدا ہے  
 ہوئی دو سہرو کی آجرا ہے مساند      ہماری کچھ بھی سمجھتا ہے ہمیں یاد  
 اکبر ہے رحمت اُس کے بہاں سے سجاؤں      دوپہر اس سجاؤں کو کھانا دیکھاؤں  
 یقین بہتر ہے اول اُس سے ملنا      دھڑاس کے دھڑکھٹھکے چالنا  
 وہ مصروفِ حب ہوا اندام سارا      لکھی آعار اور اندام سارا  
 ہوا اندامِ حب یہ ہوئی دامنہ      دھڑکا دھڑکا رہا لکھے سے حامنہ  
 لہجہ تہی رلف کے مابعد یک سر      کی لب دھڑکی مہر اُس در  
 اُسے فامد کے نغموں سوہنی یہ مکتوب      حلاوت لکھے سے کر اُس کو مکتوب  
 ودم آنکھوں سے کر حلدی سے آیا      وہ دامنہ سہرو کے نزدیک لایا  
 رہا لب سہرو و آنکھوں کو لگا کر      کیا اُس پر ہمار آنسو کے گوہر  
 دلمک کی انگلیوں سے اُس کو کھولا      گہر آنسو کے رو اُس کے یہ رولا  
 پوٹھا مصروفِ حب اُس کا ہوا دنگ      کہ ہارت اس طرح کھانا ہو گیارنگ  
 لکھا دھڑکیں اُس کے نغموں کہ آوے      رہ چاہا بھا کہ یہ قصہ سناوے  
 اُنہی چاروں طرف سے ناع مہوں دھوم      کہ ہے کس واسطے یہاں سہرو معصوم  
 ادھر سے ادھر مہوں مہوں دھوم      دھڑک دھڑک رہا ہر طرف دھوم  
 دیکھایا اس طرح سے بہتر داری      کہ کان دھڑکیں سے کرنا ہے داری  
 دم اس دم یہ مہکا دایہ مدارا      کرو کچھ حد نہ مہوں آشکارا  
 ہوا حب اس طرح کا دامنہ طیار      مولایا حلدی دھڑک شعلہ رفتار  
 دنا دامنہ دہاں سے ہو کے گلیں      کہ دے مہساں کو یہ آدس دہر  
 ہوا اس خط کوئے حب دھڑک راہی      دنا دہی اور اُرا مثل ہوائی  
 ادھر سے سہرو دیسانی مہوں پرویں      مہرج ہا رکھا شعلہ ہر دو زیں  
 حلوں سے اُس کے قصہ موج مارتے      لکھ دھڑکی مہوں کی فوج مارتے

مرا حق بدل گیا ہے اے اگں میں دہی دہی ہمارے طاعتستان میں  
 جہاں میں دیکھ رہے ہیں ساگناتہو دھولا را اے کا دیکھو سرا سر  
 صفت ہے یہ مہر کا ہتھکا کا ہائے دل عدای میں آئیں کو سلگائے  
 مرا حب ناؤرا دل ہووے نہ گرم دواں دم حدیثہ کو بقی آوے سے سرم  
 اگں منجھہ ناوے دل کی ہے کچھہ اور نہ لہیا ہتھکا دورج برائے چور  
 کہوں میں کس سے اندھا حال نارب دے برے ہو کچھہ حدیثہاں یارب  
 میں اپنے بخت پر رہ سے اسی دم کروں ہوں نہ منجھت نامت ہم  
 بھال بھٹک کو دھا آف ناراض دیا دھا دل کی دیمانی کا اسناٹ  
 دیا دھا شعلہ بھٹکراں کہیں آف ہوا ناراض دلی دافع حراحت  
 اٹھا یا خوش یہ حب عشق بھرنگ گرا پھر کے اوپر شیشہ رنگ  
 آتھ میں پردہ ناموس کو چہر حیا کی دہی ولے پاؤں میں دیکھو  
 اکتھ کر پاؤں میں منجھو کرائی گری کہا اُن لے منجھہ سے دشمنی آج  
 جہاں ہے عشق وہاں شرم و حیا نہیں ولے میری یہ عقل بے حیا ہو  
 ہزاروں نار عشق اُس کوں بھگایا کہ پھر منصوبے سچن ہوتے ہوں دائم  
 سری اب عقل عقل عشق بن گئی سناہے اُس کے نگین اور اس میں کئی؟  
 تسہیں کہیں (؟) عقل عشق یہ ناب کرو دم کام اب منصوبے کے سات  
 ملو اول در سلطان جعفری سے منجھت سے یہا صلح در گری سے  
 پھر اس کے بعد اس سے لے کے حصہ چاہوں گے مل کے ہم ہم با حراحت  
 گر ہوئی ہوں میں دھمتا ملنگار دو مہرے سے وریوں کہتا ہے باچار

اُگر ہے حسن ہے دیوا طمدست      ہے پروائی اُس دی حسن طمدست  
 وہ دیو کو صورت دے نا ہے اوپ      وہ دیو کو حسن ہے پروا ہے اوپ  
 ہے وہاں ہے صورت عشق خدا کا      حراں ہے دُش بہیں پروا ہے گلزار  
 دم اپنے حسن پر معزز مت ہو      وفا کی راہ سہیں یوں دور مت ہو  
 سنا یا نہیں حکیم صبر نہیں صاف      کرو انصاف دو ہے یہیں انصاف  
 وگر تم میں بھی نہ رسم خدا ہے      سلام چہرہ دارا بھی خدا ہے  
 دئے ہم اب سلام رخصتا ہے      راہ واسطیں کا سہیں بہار  
 آتھا دل دو اور گل کا آتھاپت      ہوئے ہم بدل گل کلاس سے رخصت  
 ہیں چند گوہر آنداز ار طرح افکار ”سہا ی“ اس —

بندیاں نے طور عم میں درے شمع بھی دوے ہیں  
 آنسو پہ ایک نار میں دلی دے ہیں  
 دیکھوں کو بھر اسک سے بچھہ مائندہ نہیں  
 مربع آنسوؤں کے پر کہو کس نے بھگوئے ہیں  
 دل کے چمن میں داج ہوئے ہیں ہزار گل  
 دم نے بھی ایہ داج میں لاکھ کو دوے ہیں  
 میں گلگوں گلستان میں بھڑائی ہے بہار  
 کسی دم میں اور سرائت سب اتی ہے بہار  
 عذراہوں کی دعا کئی دس میں اس ہوئی مستحباب  
 ہوں سے اس کے ہر یک گل کوں بھائی ہے بہار  
 عور کر دیکھو چس میں بڑی ہے گل مہندی کا ہوش  
 یہ خدا گلشن کے ہادیوں کو لگادی ہے بہار  
 دیکھہ رندہ دو سپہیں عشق کا ہر سال میں  
 سہر چاند قمر مہملوں پر چڑھائی ہے بہار

بچلا وہاں سے و لکھن سر و بیڈاٹ      جگر پر آدس و دو جسم پر آت  
 لہا سے راہ ماک نا راہی      کہ وہاں مکتوں کی گم ہو گئی ہے وادی  
 لیے قائد ے حسد و خطا دلدار      دنا اور ہوں کہہا حصہ ہے اے ہار  
 سنے شمساد حل نہ ہوے انگارا      اُرا دل حلوں ؟ کا سارا  
 دل نا شاد سے اس خط کو کھولنی      گہر آسو نے وہاں بھر پور دہلی  
 لکھا دھا سرور ے اس شمساد      کہ اے شاد دھکو آدس نا  
 کدھر گئی دو مکت کی صفائی      کدھر گئے وہ طریق آزمائشی  
 کدھر گئے ہاں و واکت کی ناہیں      کدھر گئے ہاں دو شہر بن نکاتیں  
 کدھر گئی وو نکال المکت آسور      کدھر گئی وو نکال فرحت انگور  
 کدھر گئی وو ونا کی بابا اسوس      کہ کرے دے ہمارے بابا اسوس  
 یہ محسوس کی طرز ہوفائی      کر بن قطع امید آزمائشی  
 جگر اں ہوفائوں سے خلا ہے      نہا ہم درد عم سے دلہلا ہے  
 )      نکال سحر سے حادو کری گر  
 حب آیا نام میں یہ دل کا آہو      دود کرتے ہیں اسد و فکر دابو  
 دیہران کی نظر میں نہل نہیں ہے      کہ گویا اں تلوں میں نیل نہیں ہے  
 خصوصاً مورتوں کی کج ادائی      کہ ہے مسہور اُن کی ہوفائی  
 درا اُن کے سرسوں میں ونا ہیں ؟      کوئی اُن کی طرح نا آسلا نہیں  
 حو مورت ناہیں اعلیٰ رو نہیں ہے ؟      مدوراں سے جہاں میں نا لہ نہیں ہے  
 گھا سر پھوڑ کر فرہاد اس سے      ہوے نہیں کے حلی نہ نا اس سے  
 حو دیکھی مورتوں کی ہم ے بیڈاٹ      اُنہائے مکتوں سے اُن کے ہماٹ  
 اگر تم ہو دو ہم بھی دیو ہا ہو      مکت کے سہیں میں نا ساہو  
 سہاری ہم ے المکت حو دیکھی      مکت میں ہیٹ سر ہو پنا دیکھی

ہے حدیث گلشن میں اب دہر سے لاوے گی بہار  
دلہانوں کے دُمن رلا گل کو ہنسائے گی بہار  
دم سے بھرت ہے اسے گل دیکھنے لے دو دن کے بعد  
حسن طرح رنگ ہوا، ہاتھوں سے جاوے گی بہار

دعا ہے اہم سے دو کہیں دل بہر ہونا ہے مدد  
ہم نہ ہے کہا کہیں ہم کو ملائی ہے بہار  
ہے سب سے سوسر ان کا علیحدہ ہوں پر تمام  
طوطیوں کو آرسی شاید دکھائی ہے بہار  
کونے روشن تھکے گل کے چڑھائے باغ میں  
دلہانوں کو درز پروا ہے دکھائی ہے بہار  
یار اس موسم میں نہیں اس واسطے جانا ہے ہی  
دسمیں جانی ہماری گل سے آئی ہے بہار  
سب سے و گل اور باغ میں سے ہے 'سامی' تمام  
فوس مو قلموں میں پر کہا دکھائی ہے بہار

عدلیہوں کا چمن سے دل اُچھتا جاوے تمام  
آج دیکھوں گے ہمارے شعر حواری کی بہار  
وقت پڑی میں فلاحوں نے کہا 'سامی' سے یوں  
سب سے بہتر ہم نے دیکھی ہے جانی کی بہار

دلہانوں کا دل چمن میں کس طرح سے جائے  
بہاں کے لڑکوں کے نعل میں ہے گلستاں کی بہار

موہر سناں اُڑے ہیں آنکھ اوپر خوب دکھتے ہیں چالوں میں  
آرسی دیکھتے کر بھی کہتی ہے خوب روئی ہے دہرے گالوں میں

سردو جب بھاگت وٹ مار کی رہا ہے تب  
 ہمسے ہمیں گل اور اُس در مسکرا ہی ہے بہار  
 کُہ نہیں ہے سردو دیوانہ دو سوچ آتے سے  
 پاؤں، میں کہوں اُس کے دستہ میں بٹھائی ہے بہار  
 گل نہ سقم نہیں ہے یہ داسکوں وفا کے واسطے  
 دیکھتا ہادوب در مونی حنائی ہے بہار  
 آتش و وہی حراں اور وہی بالائے عدت نہایت  
 کیا ہوا تو دن اگر گل کو سمسائی ہے بہار  
 لالہ نہیں ہے باغ میں اُس یارِ نازساں کو دیکھتے  
 کھول سمنہ باغ دل اپنا دکھا ہی ہے بہار  
 تھمے نہیں سمنہ گل کے اوپر، ہیں بھعدار  
 نالوں کے پاؤں کو شادی چلا ہی ہے بہار  
 حب جس میں وہ مرا گل نہیں کرتا ہے سحر  
 ادیکھ کے دُشمن اُس کے برگس بدلائی ہے بہار  
 مہرے نادرساں لائے کو جس میں دیکھتے کر  
 دوست میں اپنے یہ بھولی نہیں سما ہی ہے بہار  
 گلشن، دسریں وفا، برگس ہیں، کھٹے کہ اب  
 مہرے سے اُس کی ندا کیا مہمت حنائی ہے بہار  
 اس مسعمی پوہ کے آئے کے بیچ  
 کیا گلال و رنگ تپسو کو اُڑا ہی ہے بہار  
 "سامی" اس موسم میں اب مانند مظہر لاعلاج  
 "ہم کئے ہیں دو دہ اور دھومیں مچائی ہے بہار"

درا پختہ محسوس ہے نہ ہندوؤں کی لائی ہوئی  
 ستنوں پر سے دھماکا کا ہم کر دو علم دلائی ہے  
 دونوں ان افراد انسانی میں ورنہ ہے ارنی  
 درے انرو کا مصراع وہب دیوان شلالی ہے  
 وہاں ہے ہر کا، سندھ عم میں، ناں ملک نوکروں  
 ہندو پر حقیق ملک ہار سے سہریں مقامی ہے  
 ہمارے مسعود شہوں کا شعاع ہے ناں ملک گرم  
 شرار باغ، اندراہم کے گلشن کا مالی ہے  
 رباعی چار انرو حسن کی حوس خط کیا ہار  
 کہ آسکو دیکھ کر داندے اب کچھ سدا سنہا کی ہے  
 ہوا ہے رنگ گاہی، سنر مرگاں، اشک کا ہارس  
 ستنوں کے طرف لکھتے ہوا ہے ہر شکاری ہے  
 دم وحشی عوالاں کو بھی اس بیت العزل میں اب  
 قسم مہکوں کی، کیا پابندی و الفت سگالی ہے  
 عمارت پختہ کی یا ہے حاتم ملک کام اس کا  
 مریے اس دیکھنے کی طرح گرچہ لا ازالہ ہے

پہنچے کسو طرح حدر اُس گل کے گل میں  
 پہنچا ہوں وقت صبح کائنات صبا کے ہات  
 آساں میں ہے پیار کے پابوس کا حال  
 اے دل اگر یہ عزم ہے پس جا حنا کے سات  
 مجھ کو حلا کے خاک کرو سرمہ کی مثال  
 شاید لگاوے آنکھ میں وہ قویا کے سات

دیکھو وہ حال کال در سائی،<sup>۱</sup> حروف ہے ادعاں حالوں میں

دوا ہے رام کی دم پہن ہوا آہو میں دے  
میری وحش کے رحم دل کو سہنا ہو کے سہنا ہے  
ہوے میں سرج دو محسوس رنگ درد عاسی ہے  
مندان کا لہو گلس میں شاید گل ہی بے دہا ہے  
چکارا دھا رعب میں ہوں کے یہاں نہ اے میں  
سکوں بے ادعا مانا ہے دہر اپنا کیا دل میں چھپا ہے

حو قدر داں ہیں سو کہئے میں نو علم ہے  
دہارے برد اگرچہ ہوں ے وفادوں میں  
مدم کی حلد سوار پی ہے ، رکب دھوار  
اے اے حروف نو پہنچتی حلد داروں میں  
بہ دلیوں کو نو کانتوں میں کنوں لانا ہے  
اے داندیاں نہ بدو گل کو آج ہاروں میں

دوں آپ میرے حال پہ کر رحم ورنہ اپ  
کال ایسے اہل دل ہیں حو پیڑی حبر کریں  
اے گل نو جان صحت بدل کو معذم  
ہے حوسلما چس میں حو یہ سور و شر کریں

اگرچہ سرور و مصوع یہ دیوی فکر عالی ہے  
ہماری آا کے قلعے میں بھی مقبوض حالی ہے  
پریشان صورت و معنی میں ہے بکھر طویل زلف  
دنگ موج دیکھا بیچ بکھر پرنگالی ہے



اے اے بے قرار و شعلہٴ حمہ میں سہرس نہی  
 حلاؤ دل کے دہس میں ما نہ کہی اکہ ہر ہو حاوے  
 مصوّر کہیں گے نہ ہر نہی نہی بے دانی  
 عجب نہیں ہاتھ میرا وہاں نہی داس گدو ہو حاوے

چاہا دوس کو دیکھ میرا دل گدا دھا دوس  
 دہسوں بے نہی کس کے اے کھا سندیا لداں  
 نہیں ساحر آنکھیں نہی دوسل مارے میں کہوں  
 اس طعل دل کو کو کے اشارہ دلا لداں  
 نہیں عرض دہنچہ ہی ہے کدو نہی بے کرا  
 ہو کر ہمار گھر کے 'نہا نا ہے دلا لداں

نہیں چڑاغان قہر محتاوں در چلو دم دیکھ لو  
 آنس دل سے ہمارے سب نہا ناں حل گیا  
 فاحہ یک آن نہا ہا سرو دو تھہ آہ کے  
 حامہ خاکسیر ہوا 'طوق گریہاں چل گیا  
 "نشاوار بے چوں حکایت نہی" اے مو اوی  
 عشق کے آنس سی سارا ہیستل حل گیا

عاشق ہو نہیں اے دل نہ نام نہ کر نا دھا  
 کیا کام کما دوس نے یہ کام نہ کر نا دھا  
 نہی نہی ہر حد و شہ نہیں بے کچھہ  
 وہ حواہ ہوں کہ خاطر دل سے رہا ہوں  
 'سامی' نہ پو تھہ حال کو نہی حسو س رہا  
 النصہ ہوں سو ہوں 'عرض الفت رسدہ ہوں

مرے صحت و ف کے طوے کے سوڈے دیم پیکچاں ہو  
 اُدھر مکتوبوں کو دیا ہے 'ادھر لکھی دوسرے ہے  
 حقیقت اس دال دیاں کی سن اور چشم گریاں کی  
 ادھر دانی دوسرا ہے ' اُدھر آ دس دوسری ہے  
 کہو دے دھند دال آ کر دھا ہے سو کہاں حاوے  
 ادھر حاکم و ملک مارے ' ادھر دو زلف کستری ہے

ارے قاصد! مکتوب کر دیم دا ہمدانہ دوں نہ چل  
 کہ میں مکتوب میں بہاں مردانوں وہاں مکتوب خاندانے  
 مرے دیوانہ دل کو دیکھ ' سامی ' کہیے ہیں طلال  
 یہ کہیے خوب حاکم ہے ' دے سمجھا خوب حاکم ہے '

سنا میں سو کے سارے میں گل پر دیم مردان کو  
 سوال فاحشہ کو کو ' حرا اب دیم یاں ہو ہو

کہوں نہ ہو تھے دیوانگی کا خوش حاکم سے مکتوب  
 میں دیوانہ اور گلے میں ہمارے کے دیکھ زلف

چمن میں اس صندور دے کے س ' سامی ' کے رونے سے  
 کیا گلے گردن چاہ ' دلدل دوں بھی مادم کر

مطابق گز دے دے دیکھ کے دیکھ ہو حاوے  
 تو کہا اس شمشادہ دل میں پوری تسکین ہو حاوے  
 مزید اس سلسلے کا زلف کے ہووے اگر ساندل  
 دھا ہے دیکھ مکتوبوں میں گلوں کا پیکر ہو حاوے  
 مرے دیوانہ دل کی کردوں گز و صف کو انشا  
 قلم سہمی حاکم زلف سو دیکھ ہو حاوے

دیکھو ڈاکٹر کو اگر دماغ کا ہے دل میں عروج  
سینڈل و سدر و گل و عود کا جلاں یہاں ہے  
’سامی‘ اس خوف نہ کر دماغ کی کہ ہے شب دار  
چہرہ دار سہمی شمع شمسناں یہاں ہے

دل دیکھو دہری جسم دیکھو ممدالا ہوا اے سوج جسم انکھ کا کاہ اور لاہوا  
حوے ورا سہوں شہرہ دہری سے دہرہ حلیٰ ممدالا دہرہ گلی ۲ ممدالا کر لاہوا  
حوب لگتی ہے رلہ میں کلنگھی کی کھکھرا پھسا ہے ماروں میں  
شکر لہہ کہ یوں کہا صمدان ایک ’سامی‘ دہری ہنکاروں میں

کال دک کوئی وراں میں دہرے حلیا کرے  
نہ لہلا کے دہرے دہا ہی دہا کرے  
کہا وے کہاں دہلک کہو ہم کی عدا نہ دل  
پانی کی حلیا گھومت لہو کے پہا کرے  
قربان ہوں میں نام نہ اُس کے ہر دار دار  
حو کوئی دہرے نام کو ہر دم لہا کرے  
دل مہرا بے ادب ہے دن اب اس کو کیا کروں  
تہرا نہ لہوے نام دو بھر کہا کدا کرے  
دہری میں دہری آنکھوں سے ساو کی سی چھری  
حس وقت میں یہ پانی پھپھا پہا کرے  
دل کو حوالے رلف کی ناگن نے کر دیا  
’سامی‘ بچہ کوں نہ ایسا دہا کرے  
حس وقت دم حمال کو اپنے دکھائے ہو  
دہریوں کے نام میں دل وحشی پھسا ئے ہو  
ہکراں کی اور وصل کی اُفت چکھائے ہو

۰  
 رسماہوں کے رخصت ہونے پر دھڑکے عجب شادی ہوئی  
 ہم سے کہتا ہے عدتِ فانیل کہ بیدادی ہوئی  
 سوور کو کو کر رہی ہے پہنکر حاکم کی لدا سے  
 واحدہ! کہہ دے دایہ میں کہی ہو فریادی ہوئی

طبلِ معہ، اشک کا حسِ دست میں گریاں اتو  
 حشرِ نہ دنا ہووے اور سوح کا طوفاں اُتو  
 اگر وہ مالا رو اب ان دنوں میں کم دنا ہے نا  
 بہ آحر چاند ہے، ہرے دنا لے پر رہا ہے نا  
 مزے ددوا لے دل کو داندہ نہ زخمِ گیسو میں  
 مگر تے ہو کہ یہ مدت سے آپی مبدلا ہے نا  
 یہ دل گر پھر گدا کافر دمن کی آسلانی سے  
 ارے 'سامی' دتھے گدا دگر دہرا بھی خدا ہے نا

سندیل ہوا اور، کالا ہو کھا سیج، کہتا ہے شہو سے یوں درد اپنا  
 چھوڑی ہوئی لہریں، دیکھا ہوں حب سے زلموں کا پیرے میں داگ کالا  
 دھڑکی حدائی میں رو دیا ہے 'سامی' سو آنسو بہیں میں گئے آنکھوں میں اس کی  
 چپتے میں دن رات آنکھوں کی مردمِ دلموں کی انگلی سے موٹی کے مالا

سہرِ دنیا کا اگر عزم ہے دیکھو آ کر  
 چشمِ گریباں میں مزے سوح کا طوفاں یہاں ہے  
 اے سکندر دو عدتِ ظلم میں ظلمت کے نہ حاکم  
 دار کا دیکھو دھن چسپہ چھوٹاں یہاں ہے  
 کھڑے نہ پورسک رہے حوش چاہ میں بھٹکے داندہ کے  
 چاہ کلتاں ہو نہیں چاہ داندہاں یہاں ہے

سندھو یہ گوش دل سے نصیحت مستحکم نہ  
 درد دلوں سے حلق کے ہو بے نصیب دم  
 کس طور سے نڈو گئے جہاں میں عرب دم  
 شاید ملے ہو اپنے سگروں سے رہب دم  
 دل دار کی گلی میں یہ ہو ما مچا ئے ہو

لاکے سے آنکھ دل لے حوائی پخت کدا  
 دریائے عم کی لہر میں آہوش میں لے لیا  
 'سامی' کی تاب ہے یہی دو حال لے لیا  
 طوفان گر نتاں ہیں اکا دو یہ دو قدا  
 حب سے کہ ہم لے آنکھوں کو سرمہ لگائے ہو

میر معتمد "سعدی" سعدی نکاح

ریختہ را ہوار می گوید و نا حال این سخن نہ ہیں  
 گلزمیں سر می رود نا فقیر احلاس می دارد تک ملاقات سرسری  
 در اندازے راز دست داده بود مرد سخن فہم و مصحف در دافتہ  
 سد حق تعالی سلامت دارد - اس نہو نہ افکار اوسب —  
 کوئی دہن کا درے عاشق ہے کوئی دلوں کا  
 کوئی دل جمع یہاں 'کوئی پریشاں یہاں ہے

مرا دل مہلا ہے ان دلوں میں سرپنک پر خدا ہے اُن دلوں میں

حب سستی دو میں مردم مردموں سے دور ہے  
 معتمد کو آنکھوں کی قسم نور نصر کاہا رہا



ابدی اندر و نری ہمیں دور دیا ہے ہم  
 ہم کو کچی رلائیے کدھی دو ہاں سے ہو  
 ثابت ہمیں ہم، خدا سے نہیں ہو، کو ام طراوت  
 اس دھڑکے، دلوں کا کہاں تک کردوں حساب  
 کیا کہا تمہاری رات کے سہمے ہمیں دھج و ناب  
 کہ صبر، گلا عسوسہ، کدھی باز، کہ عتاب  
 کئی کئی طرح سے تم نے ہمیں آرمائے ہو  
 آناک شہر دل نہا سو وہاں ہوا ہم  
 دل بستگی میں صرف ہے اوارگی سے کام  
 آرام دمچہ کا گئے بھول ہم نے نام  
 دارف تمہاری رات پرہیزاں دھے مدام  
 جس طور تم نے ہم کو پرہیزاں دلائے ہو  
 کسی نے روا رکھا ہے نہادو خدا کے نہیں  
 بے دل کہا ہے جس نے عمر اسما کے نہیں  
 دیکھو بڑی ٹنگیں کی یہ نابیں خدا کے نہیں  
 نہ نام کرتے ہو گئے خدا دم خدا کے نہیں  
 سہرے لہو سے ہاتھ کو پہلادی لگائے ہو  
 درجہ ہی نگاہ ہم نے تمہاری دیکھا نہاں  
 نہادان ہو کے نادیں کرو مت سنا نہاں  
 عاشق کے حق میں خوف نہیں دی گسا نہاں  
 ہم پائے ہو تمہارے کندوں سے سنا نہاں  
 یعنی ہمارے بدل یہ دیکھا آدھا ہے ہو

میں جہاں ”عہدہ“ نکلتی

از دردمد کردہ ہے ’ وای‘ دیکھی اسب معال مسیحا  
حصانوں کے مردہ دلاں روح نازہ از مہادی رنگیں سی فہم  
و طبع حصہ مہالیں سکند و طالبان را آب حیات سخن  
سپردن سی نصیب —

میں وہ ہے کہ دور مستشرق میں اُنہوں کے دوچہرے سے معاملہ کیا ہے  
کہ وہیں مہرے صیغہ کے قابل دل مہارے کا مہم کیا ہے  
ادنی ادنیات از ہر کو دیکرہ ماحود سک —

اُتری رونے سے مہرے اندر کمال کی مہوں سے چہوں  
کسی طرح تہمیرے کہاں اس نازش و برسات مہیں  
اپنی آنکھوں اُپر نگاہ کرو آسے مستحور مہیں پنا کیا ہی  
میں کرو دلف کو اندمت رکھو کیا اسپروں کو ہار قالو گے  
ایک رسوا بہت ہے ’ شہرے کو حسیح کر کیا اچار قالو گے  
تل میں دل لے کے یوں مہرتے ہو کہ کوہا اِن ہلوں میں ہل مہوں  
مستحیہ رلہیں دکھانا دہا بہت بہا‘ مہیں مہیں پوچھا  
اُلکھتا اُس میں دل کا وہا شہ بہا‘ مہیں مہیں پوچھا  
ناع مہوں صر صر سے ہوئی ہے حزاں آحر گو دیکھے  
عالمیت عاشق کی آہ اے گلشن بر یاد مہیں  
سیتا رام ”عہدہ“ نکلتی

عہدہ رفگہیں معالان و سر آمد نازک حبالان اسب - مضامین  
فکر سوز و معانی دل درور سہار نازد‘ و مساطہ تقدیر شاہد

## باب العین

خواجہ نورخان الدین 'عاصی'

ساعہ و سورج عدیم الدین بود 'در سہمندر سہاسی' سے  
 داسب 'و فکر رنجناہ دہانہ سہاسی و زہدکی می بود -  
 اس دو سہ گل از چہل سہاسی 'در 'تجدد' ہی 'مدر' و قلم  
 علی حان می چید -

چس کے بہت در جس دس شہ گل کا محفل دھا  
 ہزاروں ملہاؤں کی بھیڑ بھی اور شور دھا 'ہل دھا  
 حواں کے دن جو دیکھا کچھ نہ دھا در حار گلشن میں  
 دھاہا سہاں دو دو کے یہاں علی دھا 'وہاں گل دھا'  
 راب کو میں شمع کے مانند دو کر رہ گھا  
 صبح کو دیکھا تو سب بن اشک ہو کر نہ گھا  
 ساتھ عزیز الدین 'عزیز'

عزیز مصر دارک حنائی اسب | -

قربا نہیں ہوں نوک کتاری کے زحم سے  
 مانکی نگاہ دیکھہ دری ہل گھا ہوں میں  
 کان ہسک ہوا ہوں برا حسن سمڑ دیکھہ  
 لونی رہہ کی جب سے لگی گل گھا ہوں میں

\* (ن) فوج + تذکرہ کردیوی -



✓ پھساکر آپ کو بالوں میں اِس سائے نے کہا پایا ۔  
 یہیں کر بالوں میں رخصت دیوایے نے کہا پایا  
 کہے گا سار سے اے دل ہم ادنا دو ، دو کہا ہوگا  
 دکھ ادنا شمع سے کہے کہے کے دیوائے نے کہا پایا  
 نہ دیکھو خاکسار کی ہنسی کہ اے 'مخدوم' دو ہوگرو  
 ملا کر آپ کو مادی میں رسوائی نے کیا پایا  
 کسی نے پہلے 'ن' ہوگرو ، برا رہا دماغ تہ تھا  
 رہے چدراغ سا روشن کوئی چدراغ نہ تھا  
 چس میں کھیلنے کے لئے ہیں گل رجاں مکتھہ کو  
 وگر نہ سہر چس کا مکتھہ دماغ نہ تھا

یہیں ازادگی مائل ہیں ، دیوائے میں ہو تو ہو  
 بلاش سوچتیں کس میں ہے ، دیوائے میں ہو تو ہو  
 ممکن نہیں کہ حائیں ہم ان گل رجاں کو چھوڑ  
 حائیں ہیں بلبلیں بھی کہو گلستاں کو چھوڑ  
 اے دل گلی سے پیار کی کرنا ہے کیوں سہر  
 کیوں کر حئے گا ایسے مستحیلے حواں کو چھوڑ  
 مرنے کے وقت پیار نے مکتھہ سے کہی یہ مان  
 اے 'مخدوم' ہو چلا ہے کدھر اُس جہاں کو چھوڑ

دل ہمارا دست ہاموں کا ہے دیوائے ہنوز  
 مریچکے ہیں نس پہ خوش آنا ہے ویرانہ ہنوز  
 حکم کیا ہے اسے ، رانوں کو ترے کوچے میں  
 دل ہوا نالہ و فریاد کرے یا نہ کرے

ہنسناش را در حیاتِ خاک کسبِ حیاتِ نظیرِ معنی فرمود ،  
و فاحش فکر رسالتِ شوارانِ گویا ہمارے ہمارے و معانیِ دلچسپ  
در پیچِ ہمدی ، یکسویں در اندکوتہ فتحِ علی خاں اسی اسرار  
دکورہ بود ، دوسرے سہ ۔

ہم اپنے مہملاؤں در صہب اے روحواں دھڑے  
آہوں کی دلہنری کہیچے ، آہوں پر مہرباں دھڑے  
سدام کہو کہہ میرا ہی رہے نہ صہبہا میں  
کوئی شراف سی سے دوسری ہے نہیا میں؟  
یہ نہ تو تھے سہیں سہت سے ، وہ پھر سے  
میرے سے دل کی کہاں نازکی ہے میڈا میں

کسی دے نہ کی اے ناصہاں میرے سمانے میں  
نہ پایا چمن میں لے ایک آن اس اشہاے میں  
چمن میں اُس کے آئے لے متعص کر دہا متھکو  
حائل صہباد لے دالا مری دھومیں مچالے میں

گلی تک دار کی چلتے اُسے آزاد پھونچیکا ✓  
کہاں دارالشفاء ایک یہ دل ہمار پھونچیکا  
مرے قادیون پر حاجت ہمیں پھولوں کی چادر کی ✓  
کہ مہری بخش پر وہ سرو گل رحسار پھونچیکا

اس نے ہمیں کہا کبھی ہم سے برائیاں  
موجائوے جو یار کرے بے وفا کہاں  
تو نے ہمارے دل کو ستایا تمام ہر  
کرنا ہے کوئی کسوستی اتنی برائیاں

نہرے سسکیں کے نغمہ رنگیں ' کو سن ' ولی ' ،  
 قو با مدوں کے بھیج ' مردانی ' عراق میں  
 ازوسب ۔

جس کے ہیں بخاری نہیں سو دل سرا پہچاں ہے  
 معشور شو کھوں در نسیم حسنی کاٹوں میں پانی نہیں

مکھک عارف ' عارف '

اسعار رنگیں ' و سجدہاے سپردن دارد \* ان در لب میں  
 سجدہ نقی ' میر ' و مسخ غای حان بناسن ہی دوستد  
 اختر رز کو کہہ کہ اُس سے ملے ورنہ ' عارف ' ادہم کھاوے گا  
 ہزاروں معنی تاریک اوہیں دل میں اے ' عارف '  
 اگر دلف سبہ کا پیچ اُس نے ملد یہ کھل جاوے

مکھک عارف ' عارف '

عارف مصامیں سدرن ' و رافع خیالات رنگیں اسب  
 بحر فارسی لطافت بہام و کعب را دہانت عذوبت می گوید  
 ' و سم حر اسرارش مدسخط او مدصن بر اندھاب عزلیات  
 ارسن و دوشور و افراک رنعمہ و دوارنم وفات بعضے اعرف  
 بطر در آمد ان یک رباعی اراں اندھاب رنہ می نگارد '

\* متصل دھلی دروازہ می شاہد ساگرد میں ' مقسموں ' اسب  
 کتاب الشعراء ) ۔

”میں نے کہا، افسوس! تو اُسے یہاں بہت کڑے دے  
 یہاں ہم کو وٹا پڑی رات کرے یہاں وہ کہے  
 حرا آپ مستحکم ہو رہ کر جاں اشد در کر  
 حرا کرے ہے، کسو نہ کوئی بھلا کر کر  
 یہاں کے ہمارے ہو کہاں تک نہ اٹھ گی  
 نابل مہی سے کہ داک اپ دل چھپائے گی

### روایات

نامیچ گاہی کام ہے تک بھر کرے      جو ہر دے دوانا ہے زبیر کرے  
 اس میں دو چٹے ہمارے لازم ہے اسے      دیکھ کر کرے میں نہ بکھر کرے  
 تک ایک ہو کر انتظار حنا ہے کہاں      تک ایک ہو کر ہزار حنا ہے کہاں  
 انہی دہی ارے دل تو نہ کرے صدی      آنا ہے وہ دیکھتے یا حنا ہے کہاں  
 ناحق دو نٹاں سے اشنا ہونا ہے      کہوں درد و بلا میں مہلا ہونا ہے  
 مطلق نہ سبب ہے انہوں میں نہ وفا      مستحکم ہے یہی عدل دل ہو خدا ہونا ہے  
 رہا ہوں جو ہں انہی حنا مستحکم سپیدی  
 رکھتا ہوں میں احلاط ہا میں سپیدی  
 جس طرح دہرا ہوے حنا سے مستحکم  
 کہ دشت نہا آنا دیوں مستحکم سہتی

### ”عراقی“

ار معاصران ’ ولی ’ دکنی اسب ’ چاندچہ ’ ولی ’ در دیوان  
 خود اورا پاک می نہاید و می گوید —

ان بیت اور دہندہ سند —  
 خط سے زیادہ اور ہوا جس بار کا آج حراں نے کچھ نہ اُکھاڑا تھا

### ’عاجر‘

اگر سچے شہد و سداں اسب‘ حورب دھن ’عاجر‘ نکس  
 مسہور آفاق و سوخی سراج ’عاجر‘ شہد و سداں ار ہمن سب او  
 ہو دنا اسب طاہرا نکاں ’عاجر‘ را سرب اسب‘ سواے ان بیت  
 ’عاجر‘ کہ بدد کرک‘ نکات السعراء‘ دحر بر اسب‘ دحر دسہج  
 ان عاجر در سید —

دل نعل مارے لئے حاتے ہیں سب محنت کے طعل  
 شہج سعیدی! ہم بھی اب لیے کر گلستاں در درو

### ’عطا‘، ’عطا‘، نکاں

از او نا سانی عہد حلقہ مکان بود و دیکہ در حضور بادشاہ  
 رفعت این دو بیت در حوادث —  
 ناورنگ عاری چو یک دل شوم معناس رفتہ مقابل شوم  
 سر و ہا بستگم در اشا کیم قلدش را داش بادشا کیم  
 پادشاہ اورا دخط مدسوب صاحب وار سرا و گذشت می  
 گویند کہ مادر او تمام اورا دو روپیہ بیوسہ سی رسادہ -  
 روئے کسی او را پر سید کہ اے ’عطا‘ گذراں تو بچہ گوہ  
 می سود کہ وجہ دہانہ ہیچ نداری کتب کہ در حادثہ ما نک  
 مادہ مرعوبست‘ او ہر روز دو دہنہ سی دہد‘ برو گذراں اسب -

و در حقیقت احوال و اوضاع در کشور 'سروآباد' به حدی که در سی دارد که "معمولاً هارو و سراسر بهار" از اولاد معلوم میشود و رکن الدین بلگرامی است 'دین' که در 'سروآباد' در دفتر "اولیاءالده" گذارش دارد. دولت معمولاً هارو و در جمعه بهم قوی و قدرتی به اندیش و به رکن و مائده و الک است داد - جوانی است که در 'سروآباد' است و در 'سروآباد' اول سه می که از درون معلوم رکن الدین چراغ است 'افروخت' و طرز موروثی از سادات 'افروخت' است از عنوان شعور نگارست کوچه است 'افروخت' و در 'افروخت' و هندی که بهیچ هم رسانید و بهیچ شعر هندی که این را خوب و زیاده و عرلان دارد در نام کشیده 'دین' از سران هند در فصل دانی قصاب از رنج می کشاند - با فقیر و معلوم بهام دارد 'و بهیچ بهیچ و بهیچ بهیچ در دل و ریش می گزارد' - اندیش - افروخت - رفاهی

دینا به فصل بهیچ سبب دین هر شاه و یگانه  
 در دین دو ثابت بهیچ کردن به گناه  
 بهیچ بهیچ اندیش بهیچ ظالم در کار  
 مطلوب اگر بهیچ بهیچ بهیچ بهیچ

### عسای

از قوم کهتری هندوستان است 'از بعضی او معلوم می شود که بهیچ از عالم بهیچ دارد 'در 'دین' و بهیچ علی جان و 'بهیچ'

میں کہا میرے دہن پر کیا پہلی لگی ہے را کہ  
 جس کہا کوئی دسر ہے، خاک لگی ہے پہلی

محبت میری ہے عین نا ہی میں جس کے کاندے سے متھکو ہار دیا  
 دسے اُسے متھمت کے ہماری گھٹاؤ تھا کی سہری کہ ہمارے  
 بھاہنے ہو جو، وہی و صلی تھا کہ آہ لاج دے کے صاب کرو  
 دیل کہا کہا کے ہو رہی گئی دیکھو ہواں کی کہا دلی، ہیگی  
 حوش لگا لپٹنا ساروں کا جس کے سونے میں 'دارہ' پائی ہے

متھہ کلیچے میں کھٹک متھہ پک رہی ہوئی ہے  
 حال اندا کدا لکھوں ہمارے یہاں یہ سول ہے

کرتک ادک دفع کدور، اس گھڑی آئے نہ جا  
 تھکو اپنے پیر کی سوں اے حواں لڑ کے نہ جا

لب شکر و حسار کے چوسے کا وعدہ ہے، سو دے  
 پہوں نہ متھکو جاندا ہے ہونٹ مل کر لیوں کا  
 ہر یک سامر کے پہچھے چومنا پستہ دھن اُس کا  
 گرک، عاشق ملی جاں، کو اسی مسندی میں نہاتی ہے  
 گشت کتوال کی کرو موقوف آج کی رات جام بھرا ہے  
 حب نقش اُس صلم کا نقاش کھینچتا ہے  
 نارو کے کھینچتے میں وہاں ابھرتا ہے  
 جس وقت جاں نکلی متھہ پاس کوئی نہ آیا  
 شمشیر میری ایک دم دھتھی نہی میرے سر پر

ساوے سبھ! میرے کوچے سستی شب و روز عشاق کا شور ہے  
 رتھوں کو دیتا ہے نالی ہمیش پہاوان کا چھو کرا زور ہے

اے سب سے پہلے وہاں کے رہنے والے 'وہ' اور 'موجود' صاحبِ چوں کو سے زور دے کر کہتے ہیں، اے یہاں کے جو کہ دیکھ رہے ہیں —

عدا در مائوسی کے تونک رہنا سمجھنے کو چھوئے پہچانے رہو  
ارآن کہ مہرِ اندری مسطور است 'رور نہ' اور را دار  
موافق معمول جاری داسب می گویند —

گر من دگلہ پو شم بصد دند کسم (۹)  
ارحی و ہم چہ چہ است کہ دلاطوں لور  
مہر مچھک نقی 'مہر' اے دند دندش می کر  
اے در برون حسن دو کسمہ بچھار چشم  
ریر مرہ بھندہ چو اہو بچھار چشم

مہر بھنی 'عاسی' بھلے

اٹھکھاطب بھاسی عالی حان 'از دارالسرور' 'دراں پور'  
اسب 'و در معنی دلاسی بھاسار ادھام مسطور از بصد  
داراں سرکار دواب معرب مآب دوت 'و در بھپیں لیکر طعر  
پہکر گدراں می بھوت اسعار ادھام از و در دایۃ عالی رسیدہ'  
و او بھپیں و سداۃ عرب خرعۃ سہر در معادل حواس و  
عوام چسندہ —

اٹھاکھ ابھریں انداز کیا طوفاں لاویگا کرو سب بھار مل سامان شیشہ گون اوکا

حام کو لب سے اٹھا مت کر نام اُس کا پیدا کتور؟ ھ  
حدس گھر میں حب دیک بھی بچہ کہا نا تھا فقیر  
اب تو کچھہ رانی رہا بھنی، کیا مگر بچوں حدا



### سید عبدالولی "عرب" کے خاص

فرارِ دنیا کے دوائے شفا و برکت و "عرب" کے طراز و رنگ و سادگی  
 ہی پروری و سرور و "عرب" کے حور و "عرب" کے رنگ و "عرب" کے  
 روح و "عرب" کے "عرب" کے "عرب" کے "عرب" کے "عرب" کے  
 "عرب" کے "عرب" کے "عرب" کے "عرب" کے "عرب" کے  
 "عرب" کے "عرب" کے "عرب" کے "عرب" کے "عرب" کے  
 "عرب" کے "عرب" کے "عرب" کے "عرب" کے "عرب" کے

### سید عبدالولی "عرب" کے خاص

حلف سید سید سید سید سید سید سید سید سید سید سید  
 سید سید سید سید سید سید سید سید سید سید سید  
 سید سید سید سید سید سید سید سید سید سید سید  
 سید سید سید سید سید سید سید سید سید سید سید  
 سید سید سید سید سید سید سید سید سید سید سید  
 سید سید سید سید سید سید سید سید سید سید سید

حق کے دلوں میں درد حسوں ہلی نہیں  
 ادراک پکڑ رہے ہیں وہ سب فریب کی  
 بنی امید کے دامن لگے ہیں حقیقی لوگ  
 دوسرے فریب کے پتھروں حلاص ہووے گئے  
 دم راہد تھا ہے شعلہ آفتابوں  
 مہمانانِ ان کی چشم ریش کا پولا بھڑک جاوے

ح سب سے ہی ہیں دراز زبان صدمہ کو کیوں نہ ڈھوے درخشاں  
 شعلہ الشعراء) از سوزِ اند مشقِ فارسی ہم کردہ اند، لیکن مزاج  
 سان میلان دیکھتے ہستارِ دارِ بازہ وارہ ہندوستان، کہ عمارت از  
 جہاں آباد آسمان سدا اند (نکات الشعراء)

دیکھو ” کہو کو پہان“ کالت کا صدر اور ہوش کھو کر انا ہے

حیاط میں وہاں وہاں ایک یہاں کچھ نہ گھٹتا

دروں کے اگے رہے پہنچتے کر گھٹا ہے دوسرے

ادی دروں احو مائے گی سو دروں کا

سدائی سے رہے سہلے کو لگ ہے

مندطر بیتھا ہوں پاجامے لٹا دروں کو کہہ

کام ہے محکو سدائی سے رہے سہلے اگے

فصیح علی حاں ایں ادیبان می فوندا -

ہوں شہید کرنا سب سرخ پوش رہے طہی کی آل کا کھا رنگ ہے

درا لا مار حب بولا مرا انا روپے پر ہے

دو ہم بولے کہ مدد دیکھو روپے کے سولہ آئے ہیں

صاب دل آرسی سا کوئی نہیں لہک ملہ دیکھی آشنائی ہے

یار کو دیکھتے ہیں ہوا قربان اس تجارت میں محکو وارا ہے

نکلیے ہیں اچلے مال، حبابے ہیں قب سے ہم

دوت ہوں کے پیچ ہم بھی حوان چاندہ ہیں ا

ہاب پر ہاب مرے دھر کے چلے آئے سات

دیکھتے طالع کی مدد آج پڑے میرے ہاب |

کہو نہ کہہ رہے کے دور کتیں اے کھادی

اب دو ہزار سال کے دھبے لگے کھڑے

\* (ن) کیوں؟ (ن) چاندہ حوان (ن) رہے ہانہ پڑے

\*(ن) لکی گزی؟ -

ساقی نامہ کہ در حواص درک مہک گندہ، و رہنمات و بارہ ہاسی  
 ( ) و پہنای ہا و کدہا و دودہ ہا و جھولہ کد لہاں  
 نوگس بھلہ می کند، نہ نظر در آمد، و ادنی اندام افہکنا  
 نافہ - در ساقی نامہ حواص کہ سی درک و سی و یک نمہ اسمہا،  
 و در یک روز گندہ و ”نہاں ظہور“ کہ شہس نام و دارہم  
 اسب سہگوندہ -

حو ایمان ہے درک کا دے دو حام  
 بھلانا مہچھے دھکھو باد اٹے کا  
 مہرے در مری حاک دے کی صدا  
 دھکھے جھوٹی سو گند کھائے کی سوں  
 حرس وارہیں دوہوں حاموش ہزار  
 او نارا ماسی اوسب -

دل بے عشق عالم میں کہاں ہے  
 چکوریں مالا کی قرباں ہمیں ناشوں  
 سمندر کو ہے آدس، آب حیواں  
 حو دلدل ہے دو گل اور پر فدا ہے  
 ہوا ہے کوہکن ”مہریں کا معتوں  
 دیا مہدار دل چھندر بدن کو  
 درہ دو اش اور اش رہا دیکھہ  
 سمیے اور دہو، گوہی اور کدہا  
 گوئی عالم میں بے معشوق ہے کد  
 مہا عاشق کو گرچہ وصل دک ہے

حو سچ ہوئوں دو نام عشق جاں ہے  
 گلے میں قمریوں کے سرو کا طوق  
 گل کمدن (?) کا دلہر ماہ داناں  
 پہلکا سمع کے ملہ پو حلا ہے  
 ہلاک حلوہ لہلیں ہے معتوں  
 نظر کو ماحزلے دل دس کو  
 ندان و ماہ، کاہ و کھڑنا دیکھہ  
 دلہکا اور دوسب ہمد و راستہا  
 حدا عاشق ہے، شاہد ہے معتوں  
 حدا ئی، عشق کو آب و سک ہے

او گوشه‌های کهال و رفته‌های آن است که آن‌ها را  
و فکر و روح انسانیت را به آسمان پنداشته و در آن  
مردم بخشش و کمال و خرد و مادی و مادی و مادی و مادی  
همگی - سر و پا و سر و پا و سر و پا و سر و پا و سر و پا  
و او در دست سحر و کاب و کاب و کاب و کاب و کاب و کاب  
و در دست و در دست و در دست و در دست و در دست و در دست  
در دست و در دست و در دست و در دست و در دست و در دست  
که صاحب کهال آن در دست و در دست و در دست و در دست  
در علم و در علم و در علم و در علم و در علم و در علم  
سحر و حقایق و حقایق و حقایق و حقایق و حقایق و حقایق  
در فروشن روح و در فروشن روح و در فروشن روح و در فروشن روح  
قبل از این چند سال در حق آن حقایق و حقایق و حقایق و حقایق  
ولایت تصعیه باطن را در دست و در دست و در دست و در دست —

در این زمان که عظیم است حمله و حمله و حمله و حمله

کنداره گیر و حمله و حمله و حمله و حمله و حمله و حمله

راحم سلطان هرگاه که به حیدرآباد رفت و در آن آن حقایق  
پیدا کرد - چنانچه هر روز در آن حقایق و حقایق و حقایق و حقایق  
هم اکثر گاه در دست حقایق و حقایق و حقایق و حقایق و حقایق  
(۹) به اتمام آن حقایق و حقایق و حقایق و حقایق و حقایق و حقایق  
حقیق و حقایق و حقایق و حقایق و حقایق و حقایق و حقایق و حقایق  
مراسلات از حقایق و حقایق و حقایق و حقایق و حقایق و حقایق  
حوادث بود و حقایق و حقایق و حقایق و حقایق و حقایق و حقایق

( بالاسر، اکھہ ) وہ آدس دو چنہی دل سے گندہ حائے

مری فریاد سے روے کہاں آئے

مری لاگی ہوتے کہے انکھہ ناٹھیں ملے گا پیپر اکھڑائیں سامنے

پدا دروہیں سے مسکھہ گھڑکودھائے نکل دل سے مری آنکھوں میں آئے

واہں بھدا سدھی سلکا د ( مکرہی ) مولی بھاگ جگاؤں ہار

مو سو چڑھو پی لاگے نیکا ارے کوئی ماحن دا سکھی تہا

سوال - پادی کہوں ناسی ہے - سوال - من کنوں ادا سی ہے -

جواب - پدا دھیں -

سوال - دندھ کہوں دھیں پھمے سوال - دارو کیوں دھیں پھمے -

جواب - ددارا دھیں -

سوال - تیکے کے نگ اکھڑے ہیں -

سوال - پدم سوپ کے دھام گئے پوسیح سدواری -

جواب - حڑاے دیو -

اندھتاپ رنکتہ حاب -

مدت سوزا مزا دل دار سکھلا ے کے کام آنا

یہ آئیہلہ قہا، دھہہ حود نہیں کے اقرائے کے کام آنا

لئے ' مرلمت ' کے سوسے سر بھاناں کے بدولوں ے

حودچٹتا یہ چنور، حاروس ویرا ے کے کام آنا

سہہ روزوں میں مری قلندر کو احداث کہا حانے

اندھیدی رات میں کس کہ کوئی پہچاندا ہے کا

مدت نکل حانے ' دو شادی مرگھو کردام میں

اس قدر تو لکھا تیرپہہ حو حوش ہو حوہو مہیا کا

یہ رکھتا ہے، تو اے کون سا نہیں کوئی میں  
 نہ کر دو، تاکہ در در میں کو بھی میں  
 (مساء ساؤن) چھلادی ہوں میں چھوٹا بھائی کا ہمارے  
 جو پی او میں در دل کا طائر سکھ دے  
 (مساء ساؤن) یہ ساؤں کال میں بھائیوں میں آیا  
 مردے دے دے سکھ کا کھر تو بھانا  
 (مساء بھائیوں) آتھے ہے شوک، حب تو بھل آتھے کری  
 ہلنگی ہریں شک کر سور دے بھوک  
 (۱۰۰ اسو) درے میں کلاتھے اگلی اے رنگ ملی  
 جو ماری سنگا ہو گئی کلاتھے بھلی  
 (مساء کانک) مجھے سو نا ہو اب سبنا ہوا ہے  
 میں اُس سے بچھڑی دل سے پل چھدا ہے  
 (مساء اکھن) نگہ ہی میں چھدے دیکھے میں حور بھانس  
 رہی ہے حور حنا بھانکھوں میں اب بھانس  
 (مساء پوس) تصور کرنے ہو کو دل میں حسب لادو  
 نگہولے سے میں اپنے وارنی حادو  
 (مساء ساگھ) کوئی بھانا بھمن ہے مجھ کو میں ہی  
 کہ میں بھانگوں میں انہی چھانہ سے نہی  
 (مساء بھانگوں) لگے حور نہ، عم دل کے ہدف کو  
 بھاؤں کو تو کو سنے کے دھ کو  
 (مساء چھت) دیکھے ہے سارے چھادی کا بھانہ  
 اُٹھی ہے چھن چھدا حور اشک پر چاہ

سہ پہر پڑی ہے سہ پہر • اب ذکرِ قبول  
حسن کو کہوں دیو سو ہو جا ہے بہو ب

ہندسہ کیا ہو سہ پہرے روزے پر اے دادار بہت  
ہم سلامت رہو بندے کے حردادار بہت

وہ دلعنوں سے نہ گزرے دیکھ اے حق سے گل خارے  
کہو سہ پہرے دل صاف چاک کو سایے سے کیا نسبت

ہے گلال اور کھم مہوں کو ناکہ رنگلا ، سا دولا  
لائہ اور مہنڈا ہر قالے ہمن دل ہوا کی راب  
یہ گلال اور ارگھٹا اور ، رعقراں ، عولت بہمن  
لال دھلے دھلے ہو گئے اس رنگیلے بن نسبت

سہر آہ سہر بہوں دلعنوں کے خانے کا علاج  
حر صفا کیا ہے چرا غوں کے بھٹا نے کا علاج

عشی کا مل سے نہا یاں ہوئے آحر حسن یار  
بید مستنوں مہوں ہے لہلوں کے کھلے نالوں کی طوج

سہ پہرے حنوں کی ہے بوند اے مستنوں ہوا سوس کی 'نستہ کہیں' بھاہک سے سن

سہ پہرے نالوں مہوں ہم کا ارا نا بھی دل کی ترچھہ ہے تکروروں کے مابند  
بہت ملکہ پر وہ دلعنیں اح نکھرا نا ہے اے 'عولت' ،  
وہ گالوں پر کسی کا زحم دنداں ہے لگا شایہ

ہم رکھتے تھے پردہ دل کے خانے کی حدر  
آہ نے اترنے سے کچھ کہی اس دوا نے کی حدر

یار کا کت ناچنا نہا ہد دہا دہرے حال پر  
راب مہرا شہسہ دل تہتا نہا نال پر

دیکھ کر میزے رنگیلے کے سلام باز کو  
مہمل ہو شاح گل کا سر ہوا سی ہے دہار

دہل 'عزلیت' سے یہ مایوس ہو کہ گل کے ماں دہل  
 اب یہ ہر سما ہے دے ہوں دہاں دہرا  
 سہلہ رسوائی سے خوش شہرت کی لالچ دہوں نہوں  
 مہرہ ہوا کالا دلا ہے نام دو رو اس ہوا  
 نہیں صحترا خاکے دہر حشرت مہدوں کو دیکھانہا  
 ہمیں اس سال وہ حوسنی ہوں مہورے الک والا  
 دہار کرے دہے آ ہو نگولا طوب کر دا دہا  
 اہلے لالے کو اگ اور ہو جو نا فرماں کا مہرہ کالا  
 اے صبا رفعتار گل اعدہ کے رنگوں باع مہوں  
 حوں ہی دہہہ دہر آنکہہ کہہ لہی ہادہہ دل ہے حاکچا

ا ج دل دہرا د ہے مہرا کس کے پہلو میں دہر ہے مہرا

حوں صبا حہ سمہوں مہوں حو کہو حاکتا ہوں  
 قصہ ہے مہرہ صبا مہوں کو کچل حہاے کا  
 عسی گورے حسن کا ، عاشق کے دل کو دے حلا  
 سادوں کے ما شہوں کا دل ہے کالا کو پلا  
 حواب میں دوسے کو مہرے ان لدوں سے حاک دہا  
 صبح کو دیکھا دو ان لدوں کا تو تا رنگ دہا  
 کئے دہراں مرا دل ، دلہروں کے ہاب کہہ آ پیا  
 یہ دہمت الہہ پورے سے دہوں کے ہاب کدا آ پیا  
 مہرے نوح کو مت اس سے کہو ہوا سو ہوا  
 کہ دل دہلہہ حہو پیا مہرو ہوا سو ہوا  
 سہمہ کش چشم رو گارو کے ہیں ہمار صحتہ صبح  
 ہول کا اس کے گلے دہچ ہد ہا گلدہا دہا



اگر اُس نے سدا بدل کی، مستطاباں مطابوہ میں کہاؤں، میں  
 دیکھتی۔ شہزادہ دل انک، سرگراں پہ لی دھڑکنوں  
 دیکھ، جو رہا دیرے دھن دو ہوا ہاوں  
 دم، ارے جو مدد دیرے سب سے دو کہا ہاوں  
ہل کی دندور کدا معدوں سودائی کے نرس  
ناہناں دراکار کس ہے بھل معدرائی کے نرس  
بیچ کہا لا کو ناہناں یے گاہ میں کہا  
انک داع دل ہے دیکھو میں راہا داع ہوں  
انس لالہ رہیں ہو نرس کہتی ہے سوس  
گدڑ ہوں کے دل ہاوں کو ہاک میں بھی چیں بہوں  
شہزادہ میت بوجھ لندریں میرے درد آلود بالوں دو  
یہ دندور بہا پاد اٹے کا سہری ہراوں کو  
اُسی سہہ چشم کا مقلول ہوں ہوں ہوں دل  
میر میری کوئی لالا کے چس میں کہتو  
بوس ب بوسیت ہا نگھولا ہاک معدوں کا  
ہدا کے واسطے دشمت ہوں کی ناک رہا دے  
موا ہوں داع سے اس گوسوے دوساں کے  
میری لکھ کرو کیاری میں سنداساں کے  
کہا کے دل سے لالا سوہے اولی حباب پاک ہوں مطابا العالی  
ہے نوم دعاں سے شہج معدروم حباب میں ہمار کہونکہ ہاویے  
شاہ اُس زلف میں پھرتے یہ سکھ کہتا تھا  
دانت کہنے میں شب وصل چلی حاتی ہے

مہوں بدروح زندگی سے ہوں گرفتار دماغ  
 حوں حطوط ککبھ بدروح بدن مہرا فہمیں  
 (قطعہ بند) مای دہی جلد مہوں 'عزمت' سے کوہ کن کی روح  
 کہا میں اس کو اڑے سر چڑھے نہ دیا بھی ہوس  
 بڑے نہ سو میں بھرا دھا حمال شہرس کا  
 نہ مارنا تھا بھٹے دھسہ اس در اے بھکس  
 کمال عشق نہیں کھو نا چاں کا ور نہ  
 مریں بھیں شہرس نہ ہر روز لالہہ مور و مہکس  
 گرد سے چہرہ بھرے آئے حسن سے دور تے  
 میں نے سدا چومنا ہو کہیے ہیں بھارے منہ مہوں حاک  
 صا آپ بدر سے ڈے کا بھاب عشق ملی  
 کہ رہر حاک ہے آجر ادو داب سے کام  
 پتھر کے مہم ہم سے کہتے ہو بلا نا ہوں بھہیں  
 ہاے مہ نادیں بداڑ ہم سے ہو پیرار ہم  
 کس ملہ سے دل کا دعویٰ اے آئندہ رو، کروں  
 مہکسر نہیں، سدا نہیں، کوئی گواہ نہیں  
 بھوں بگھولا ہوں مہوں طوفاں حلوں کا گرداب  
 سر کہیں، ہاڈھہ کہیں، پانو نہیں، راہ کہیں  
 مہوں کہا "پستیاں نہیں قیہے سبھت حرب"  
 مسکرا بولے کہ "پتھر حوب ہیں"  
 بلا گرداں ہو پیرا نہ حل بھل کے راکھہ لہیں  
 دکھائے شمع ہی شعلہ کا پتھلا نہ کہ پیرا نہیں (۹)

اُڑانا خاکساروں کا شمار اداسِ حیرت آتا ہے  
 دہلی کی دھڑکیوں کو اس وقت دہرا دہرا کرنا ہے  
 بھر کر خاکِ دامنِ مار کا، دل بھرت کھا دہرا  
 وہ جا بھائے کہیں کی سب سے پہلے دھومیں مچانا ہے

اُٹھوں پہ بدال لال گلال چاہئے داس نہیں ادو کہنے لے

جانی ہے موسمِ ہولی میں نابل اُس دل میں  
 کوئی گلاب کی پھاری دہی کے سارے اُسے  
 سے مارو دھڑکے دم اکھٹے در مڑی اُسے لال  
 ہم اس میں بسنے ہو دیکھو کہیں دھڑکیں دھڑکیں  
 بخشی ہوئے سے درے ہاتھ بچھے ہے سادی  
 دھم دل ہنس کے بچھے دے ہے مبارکِ بادی

ایک دہر چہاں ہے جھوٹ نازے عالم میں سامع ہی رہے

مہرا رنگولا دیکھنے کے کل سے دہرا کے مدد  
 ”دو جی، مہیاں دو جی، مہاں“ بدل دے تک آگے  
 مانگ کا اُس کے ہے سچلدر دیکھو مہر حسن  
 رات ادھی ہو گئی ایک سہی دادی ہے  
 سر چدے، اور بس چدے، اٹھا چدے، ال علی  
 حسر میں آویں گے سارے مصطلبی کے سامنے

دینج علی حان و میو مہر دہی ’مہر‘ این اپیاب

سپر صاحبِ اندھاک میں دھانک

دھڑکیوں سے نہ ہو پیرنگ لالا فصلِ ہولی میں  
 تیرا چامہ گلابی ہے، دو مہرا حردہ بھگوا ہے

کہو یہ دلؔ زرا آرام کنی تاراج نہ ہو۔  
 نہ دلو دلو وہیں رہے نہ شات شات آوے  
 دھندوں میں ہی حیرتؔ دے آس پاسی کرے  
 دہک و دوال والے شوووس نکھال والے  
 سرما دھالؔ لہجہ نہاںؔ مکتبہ رومی صلیح ہے  
 دھند سے کسی کو نہ حق آملنا کرے

بچا دل دھک کے عورت پرے دو کہا یہ چوتنی ناگلی دھکھے دتی ہے

گدا میں وصل گل میںؔ مہکےؔ عسرت کے سامان دھے  
 (فطرت بگدا)  
 اُدھر دو روبرو دلدل کےؔ اودھر شور بادراں دھے  
 نہ بڑھا سکتا گرداں مہکے بھے دور سامنے سے  
 کہ ساحت چو طرف ہے دلدل گاہِ حم کے مستان دھے  
 سنا حب میں نے یہما مکتبہ سب کاؔ دھر گدا ایک دن  
 دو کہا دیکھوں کہ چاروں گوشے مہکائے کے ویراں دھے  
 دھر آئی چھائی ہی مہری دیکھے و عسرت کدہ حالی  
 کہا میں کیا ہواؔ کپکپ دھوئے وہ یہاں حق مہماں دھے  
 گریباں پہاڑ دو دو کر کہا مکتبہ گلا ہی ہے  
 کہ یہاں پھالے دھےؔ وہاں شہ سے دھے یہاں حم دھے سہو وہاں دھے

ہم سے دھک میں دلؔ پر دل کے دو حلیے کو کہا حانی  
 شہر پر حق گدردی ہےؔ سو بھر کی دلا حانی  
 شکستہ کر کے مرزا دلؔ نظر نہ کر مکتبہ پر  
 یہ تولے آئیے میں ملے دہی دلا دیکھے

دو گلدرو کہا ہرے سبیل آؤں سداں کر دا دیے •  
 گئے سب سال وندو دے وار در اراں کر قبا •  
 ہر دم دو صدم گز مرا سوں ہزارہ دے ہر دا  
 دا لایہ کہ جیذا ہتھھے درکار دے ہو دا  
 بہت دی ہے روہں دل اگر داغ دے ہو •  
 ہرگز کہو آئیں پے درکار دے ہو دا  
 ہوس و دل لے کر ہمارا اب پرہیں لینا ہام  
 دے حوادا اے پے دروہ ہم لے دیرا دیا کہا  
 مت جھٹک ہم جھڑوں آؤں داس  
 داس سن را کہہ لے آؤں سب دے  
 دو سکت در اول سے ہوا ن مری دریا د  
 داسوں کا مری دھیر اثر ہو دے کا پار د  
 اگر چہ وار میں وجہ مت ہے کچھہ جیبا بھی ہے  
 ہے اس کی وسیع در دیا دے ' آشنا بھی ہے  
 اے داغ گو دے لب شہریں میں سندر ہے  
 دو جس کو کالی دے دے وہ دتھکو دعا کرے  
 حشر میں قد سے کہنا ہی آئے گا مہیش  
 کہ کہاں ہے ' کہاں حام ' کہاں ہے شہسہ  
 سو دھہ بوجھہاں کی دے ہو گہوں دے دھی مہتواری  
 چشم ہے حام و دل را دے کشاں ہے شہسہ  
 دے دے ہوں دھری چھس کے مہ سے سبیل والے  
 سب گل سے گل والے ' سبیل سے دال وا لے

نعل اُڑھو بے واؤں 'ے' دل سانس پھرتے رو بہل داپ'

ہام رنگی ر دوح کر گئے حنا ہار اپ

وہ مندر پہنچے اور ہم دانت دھتے دھتے میں مارا

اسیری بے رہ لکھی ہے بس صبا کا کپڑے

میں کے کدھج میں بڑھا صبا صبا کا کپڑے

دھندلا سر جو سنگ صوف سر میں سے پندر دھا

صبا صبا کے سر حوں سے گھا فرما دھا کپڑے

ہم راستوں سے بھی جو کچھ اوار رہا سو ہے

آدھا صبا صبا و دل آزار دھا سو ہے

بی کدھج میں ہے چور نہ حبا حوں کرے گا کپڑا

دوبا دوبا صبر نہ حبا حوں کرے گا کپڑا

دو دھنوں میں دھسا دھا پندر حبر میں دل نہ دھا گدیری

قدار شک نہ اس راہ میں گھائل نہ دھا گدیری

اُڑا دھا حوں سر دل اپنے دو آہ میں 'عراب'

مسافر در دھو دھی سام ہم مندر وہ دھا گدیری

سب آشنا ہوئے پی کے بچھڑے دھکا دھکی ہے کسی اب پرا دیکھو کپڑا

اے فاذل صبا در مندری کدھو بھولے کڈر کدھو

جو باد آحاؤں دھستے دھستے اسکا دل چسب در کپڑو

جہاں کی آنکھ سے حوں اسکا جو گرا ہووے

دو اُس کا عیب سے طالع کا عقدہ وا ہووے

\* (ن) دھنوں مصرعوں میں (نہ کدا گدیری) کی جگہ (کی کپڑا گدیری)

چہرہ گل کو روشن کر دیا آئینوں نے معانوں سے  
 ہوا دونوں درجے بدلے ہم پروا نہ سے دیا ہے  
 جو ہے سوسلگ میں وہاں ہوا دل لعل ہی چھپکوی  
 سدھی مہن حقی ہے درخارف میں گیارہواں چاہے  
 دم سسمل ہوا مہن ، دھج رنگ دست دیکھ لی  
 کس پہلے وقت دریا ہو گیا نہ کہ سر  
 کسلگ احباب کا ہم حکو دکھاوے نا دل  
 خاک ہو گئے ہمیں پیمت اور مہن حاس ہمار کئی  
 دیکھ کر مونی رو دالی کا دتوں نے دیکھے کان  
 شمع رو ہمدرد نہ سب افس دھوں کی ناک ہے  
 حاطر یاداں میں ہے ہم خاکساروں کا عذار  
 صاف ہے شکوہ ، دلوں میں کھا مہمب خاک ہے  
 افس آہن دل کا جوہر مثل جاکھر حوں و شامی ہے  
 صباے دل نا رو ہر چاند دم ہمارے ' دیا ہی ہے  
 مگولا ہو کے راہ دہستوں میں کو ہنن اب لگ  
 سم گنکوں کی ماتمی ہات مل مل چھاندا ہے ؟  
 چشم دکھتا ہوں کوئی یک دل نہ دووے میرے بعد  
 آپ کو حوں شمع مہن دے سے آگے رو چھا  
 حلوں گلر حاس میں مثل لالہ حوش رہا کرے  
 حکم پر داع کھا کر حوں دل پی کر ہندسا کرے





ہو آن حوں دس سہری ہوں یہاں نے لوگ  
 جا تے ہیں پھس دس چلے اس کارواں کے لوگ  
 پر رنگ ہے آٹھ لکھ دل ملک ہے 'عرب  
 گر چاہے صفا ہاں دو صفا ہاں کو پہنچ دو  
 سوے پر بھی نوحہ ہے جہوں کی مہری عرب پر  
 بنا دھڑا اُسے طعلوں کے گانہ مہری پر مست پر  
 فصل کل میں چاک چاک اندا گردیاں کہتے  
 دل سے تانکے عسی کے اُدھیں اکر تک پہنچے  
 جہوں سے رط ہے حوں موج اب اتنا مرے ہی کو  
 کہ نقش رندای مسب جا نہ دھاڑوں گر گریہاں کو  
 جلتا ہوں 'اشک ناری حو اب نہیں دو پھر کب  
 اے چشم دوستداری حو اب نہیں دو پھر کب  
 دھو در ساں حصر امیر المؤمنین علیہ الصلوٰۃ والسلام  
 واقع سکہ اسب —

واسطے اس ساہ کے فراش و دربار ہو سحر  
 کہہ لچتا ہے حمدہ حوشید سے دریں طلب  
 جس حوش نگہ کو پہنچوں ہمدت کی دہل دہوے  
 میں حمدہ نہکت شب کا امساہ ہو رہا ہوں  
 اُس کو پھو بچی حدر کہ حید ہوں  
 کسی د سمن سمن سدا ہو گا  
 'مرلت' گماں یونہی دھا کہ حل کر دھاہے راکھ  
 پھر دوت آہ دل لے مرا دیکھہ پر کیا

حو راہ کھنڈ و حدب، دلھوئے کی طرح و بھی  
میتا کدرب، کے جانوں کو طوائف ایلنا کیا کرے

دہر ہر شمع ہوا ہے دنگھو طمان کا رہا  
مردہ بولا ہے کہوں پہاڑ دہا مہب آئی

مہب ہے وو ملام آنکھیں دکھا بطرس دورانا ہے  
بہ دل دلی کے ہتھیاں کی "را" ہے "حق" دکھانا ہے

حو ہم یہ طمانوں نے ساگت حبا کے مارے ہو،  
میں کا سکوا بھیں ہم حبا کے مارے ہیں

حو ابک دم مہب لگاڑے اُس کو مہی گھت حباے کھا دہرا  
کھا حبا سے بھی دہا بہ دل وریا دکنس مہرا

میں وہ مہبوں ہوں کہ حدوں گل حبا مہب مہیں  
ہوگا دامن یہ مہرا دھائے گریہاں کے ہاب

ہوا ہے دخط الفیت د دو دہوانوں کو طمان سے  
دعور دشلنام سلکوں اب دو دہور بھی مہی ملیے

دلک مہر گئے دہی حسرت میں ہم پر درا دہر کا آنا نہ کیا

حوں موح آپ ہر یہ جانوں حرو دن مہب  
دکھدر کی صبا ہے دم رہستن مہب

ادک دوسہ دے اے کافر مت حبا کے واسطے  
مردھے ہیں ہم اسی آب بقا کے واسطے

سمہ روزی اے شیریں لب میں شعر آہ سے کاٹی  
وو پر مت سی شب ابھی قدس حبا سے کاٹی

گئے سم مہر "دہ گئے دہرن" اب الفیت سے کامل ہوں  
اے دل والو میں ان دل والوں سے سہمت بے دل ہوں

فکر و تاملت دلہائی اسرا نہ رہا ،  
 سوائے ہر کسی اب اور آئینا نہ رہا  
 ”عارف الدینی حان و عاخر“

پہلوان سے روز سہدوری ، و رسم پہلج سور معنی

\* تذکر ہوں ہوں ”عارف علمی حان ہے“ —

+ عارف الدین حان عرف مرزاے ”عاخر“ تخلص

اورنگ آبادی - تخلصی الاصل اسم پدرش در زمان سلطنت  
 عالمگیر بادشاہ اور تخلص پہلو و سنان ام - عارف الدین حان بہادر  
 فیروز جنگ منصب سرفراز کدائییدہ با خود داشت بعد از انکہ  
 پدرش وفات کرد، حان مشاۃ الیہ صعدہ بود از آنکہ کہ رب حقیر  
 کریم و رحیم شدہ ہاے خود را ضائع نہی کرد نہ فصل عمیم  
 ارفہم و دانسی بہرگا و افرہ شد، چون دس نہی رسید، دسگری و ہدایت  
 نواب سید لشکر حان بہادر نصرت جنگ صوبہ دار اورنگ آباد نعطای  
 منصب و خطاب حانی سرفراز گردید ، بہ حاکم و دیلے اوقات سر  
 می برد ، درین روزہا بہ خدمت بخشی گری رسالہ سواران کہ نواب  
 نامدار مہد کوہ سر نامی فرمود ، سر گرم خدمت و مستعد حان  
 مشاہدست ، شش ساعت ہم دارد و نا تھی حیدر از طفولیت  
 ہمد و یکدل است ، از روی اسباق دیدن احقر سرخ اورانی  
 می فرماید - در کودوال پورہ ہندہ اورنگ آباد احقر العباد مکانی  
 ساختہ ، روزی ہم رختہ داشتم بود - فقہر از راہ شوخی حرارت  
 بود کہ دھوائے گوئی دارند نارنج این مکان ہمیں زمان  
 مدیرہ بریان آرد، ہمسی کرد و گفت چہ صلہ خواہند داد، گفت  
 ہرچہ بخواہند ، استہ سہ در گردبان تو و ہرہ محدود و چہ بود

( باقی در صفحہ آئندہ )

اے دلہنل انہی روئے دتا ہر سحرِ دہر مانگ  
 حقی پہرے آۓ سون چمن کی صبا کرے  
 نہ بوجھو یہ پگھولا ہے مرا ہم دل صبرا میں  
 یہ صبرِ مصروب مصدوں ہے قابوِ تزل صبرا میں  
 ہوئی لہائی نے ہر چوڑا اسکے اندر کی ہنسی  
 یہ ہونے خاک کوں لہنا نہیں کوئی مول صبرا میں \*  
 بھانساں کے گلوں سے بونے رنگ درد آئی ہے  
 اوے لہلہ چمن سے دل اتھا ، آبول صبرا میں  
 صبرا میں ایسا مرضِ الہی کا جب میں عرض کرتا ہوں  
 خلیہ دل کی نسبی کو مٹھے آنکھوں دکھانا ہے  
 کہا گرم ہو ، دیندا ہے جوابِ حلق اے یار  
 ناب اپنے دم سرد کی بھوں دل کو ہمارے  
 چوں اندر سے سچوں سے مراحہ الٹھا ہے  
 دل کھلے گر کبھی دونوں میں گرے پڑ جاوے  
 دل میں رہنوں کے پگھولا ہوا ہمارے شمع  
 ہا رب اس نوم سے یہ رہر کا مکتور جاوے  
 سدھا دے گل کہاں ، سوئے پڑے ہوں گلستاں اپنے  
 گئی ہوں لہلہ کی کھڑی ہر حال کو آشاں اپنے  
 نہ بوجھو یہ کہ کبھی چشم بے سرمے ہوں گھبرائی ہے  
 گر پندار گھر ظالم ، بے سحر فر ناد میری ہے  
 تجھہ قدا پر گلاب کا بوٹا دل لہلہ کو یا انہی توٹا

کہتے ہیں سنگ لُح رہندوں میں ہم دو شعر  
 یا نا ہجاری شوحی معنی کو ہے 'مکت' ،  
 روزے دو 'حندوآباد' نا معنی ملاقات کہ ملاقات اول  
 ہجوں نوک' دسب دان استار خود دسار جوانی 'گنتم کہ  
 داوصف ہائیک نعلین شعر او بہر چاہے' کاسکہ حالہ ہی سہ'  
 بقیہ حاشیہ در صفحہ ۶۴۲

میری رنگوں ادا میں مایاں اگل کوں ہے کنا سسپت  
 کہ ہم سہلے میں قیڑی ناع کہ ہولوں میں رہ کر  
 بہار آ لے میں شعلہ لے دیا ہے گل کا سرور  
 چمن میں چل کر اس کوں میں آئے حور شہنشاہ پیکر کو  
 دل کوں میرے لے دلم کاکل کے حم میں کھیلنے لے  
 دھر مہرا ہے ایسے افعی کے دم میں کھیلنے لے  
 رات اس مہ روئے حب لگ تھ شہنائی ناع میں  
 جوان گل کو چاندی کی تھی دو بہری دستن  
 زال دینا میں معصیت مت کرواے مرد حق  
 ہوفائے میں دویہ مہرا ہے کسی کدچہ  
 ہمارا حوش دسسم ناع میں حب مسکرا نا ہے  
 کلی کوں ہائیک کہتا ہے کوئی دم مت ہنس آئے حش  
 سہی آنکھوں کی گردہ سے فلک پھرنے لگا ظالم  
 رساہ چرخ میں آ یا 'ہوا ہے آسمان گردی  
 نال اس کا کل مشکلیں کے ہیبت کا لے ہیں  
 ناگ کے نیل میں شاید کہ اُسے پا لے ہیں  
 پیرے شم میں مری آنکھوں میں جھڑی لاگی ہے  
 کہا کہوں پلکوں کے احوال کہ پر نا لے ہیں  
 (قصۃ الشعراء)

پُروری ہمہگ کوئی ہے سرور کی معافی، صدمہ دہشتان و فکس  
 حبالہ سحر دست و در دست، و معنی اور لپیٹ صاحب  
 و قلوب - و میہاے سنگ لاج و دھندہ طرح ممکنہ، و قوافی بارہ  
 و لاجسپ نگار می نور، و دھبج حاکم و دھبج حاکم چاندی  
 خود می کوئی —

( دہلیہ حاسیہ صفحہ ۴۶۳ )

(طالعہ)

و این لطیفہ نارنج لپیٹہ درمرد —  
 منہل عیش نہ از چار منہل کرد نہاد چو مرزا افضل  
 گفت نارنج لپیٹہ 'ہادف' منہل حاکم و مکان افضل  
 فہم عالی دارد، طالع رسا در اشعار فارسی و دہندہ ہندی  
 از نازک حاکم است و در نارنج کوئی بے نکل دیوان فارسی  
 و دہندہ برقیب دادہ این چند اشعار آنداز دادہ طبع اوست —  
 اشعار دہندہ کہ سابق دریں بحر کسیہ گفتہ و دیوان از دہندہ  
 در دہندہ وافیہ مشکل و رمیں سنگ لاج دارد —

دل کا جس منہا حب سے جلانا تیرے سوار چنا ہے اے سر کش  
 دم دم آہوں کے شعبوں کے دھاروں سے جھڑے ہیں گل خنسیہ شعلہ آتش  
 ابرو کمانوں نے سنبے کوں منہرے بنا کے نگاہوں کے لہروں کا ہودا (۹)  
 دل منہا توں کر آنکھوں پر اپنی ہی پلکوں کے دروں کا برکش (۱۰)

خاصہ سب سے ملوا کلیدوں میں لباس کوں حب سے کنا ہنگامیں سکھ  
 دل منہا پرکالی ہونا ہے سیدے میں سو کوں پنکنا ہوں ہانوں کے مل مل  
 شمار نگاہوں کی مسمی کے دھاروں حب میں کہنا ہوں جس میں  
 درگس شہلا کے نئے نے سے سنا ہوں گا چوسن دھندہ دھندہ

تیرے رنگ جسم سے ہوں دھاروں کو دانت کلی ہے  
 دے ہارص کے تل سپیں گلہروں کوں تاپ ملی ہے  
 (بقیہ پر صفحہ آئندہ)

سر اپنا مات سن سارنگ دھکڑ چلا آندھی کے سر در مار دھکڑ  
 سستہ سے سام لگ مابند حور شہد طاسب کے فربہ پر رکھ پائے امروہ  
 تردد کا قدم رکھنا دھا گن گن نہ ہونا تھا کہیں کوئی لکھ لکھ سماں  
 حوالوں کی طرح سر گرم دم دھا دیاساں اُس کو گیارہ ازم تھا  
 برس دو لگ چلا حسراہ میں راہ نظر میں اُس کے آباد رہت چکانہ  
 کروں اُس دشب کی کیوں کو صدف کو زباں پر کسی طرح دالوں بہت کو  
 وہاں دھکڑ نہ دھا پانی کا آثار اگل کا کہ بہت دھا و دشت دھونڈو وار  
 دھا مان عدم کے تھا برابر وہاں دھا حالے ہزار اہل کو قہر  
 وہاں کی دہشت دھڑے کی کئی بھی وہاں کے کانتیہ بہالوں کی اسی قہی  
 وہاں کی گرد بھی پانیوں کی دارو وہاں کی خاک بھی دوزخ کی مالو  
 وہاں کی ماد تھی شوریدہ صرصر وہاں کے کدھرے تھے مثل احگر  
 سکولا دھا وہاں دن رات قائم وہاں چھکڑ سدا آکھی بھی دائم  
 دیوان دہشتہ ہائش کہ حیلہ ایک ہزار بہت کسرے زیادہ

اسک نہ نظر در آند ، و ایں ادب ماحود سہ ۔

پانیوں ، ہن پلکوں کے گھنگروں اشک کے قطروں میں بھ  
 درد کے ہادوں میں حب لگ درد کا مردنگ دھا

نہیں چھوڑا انہوں کا نام مجھہ دل میں درے تم نے  
 نہیں بار تو ظالم اچوک مت ، حق دیے کٹار اپنا  
 ارے ناصح عبت کرتا بصیرت درہن رو ہو کر  
 کہتائی کا مجھے پڑھیز ہے ، مت بیچ اچار اپنا  
 تجھے حلقے سے اور رونے سے میرے کیا ارے مطرب ا  
 بکا کر دیپک اپنا ، اور الاپا کر ملہار اپنا

فرو ہو کہ در طالع اذکبار ا ف حیات سلمہ ب موجود است و  
انی بیت میوزا د ا ت، تمامہ الوحہ در حوادہ -

افسادگی ژ خاک در آورد داده را

گوش کسی ب خاک رسا رسا را

اکثر اشعار چہ او فارسی و چہ از رنعمہ بنا درے  
پروائی او ملک سی دی، و کسا یے کہ ہر چہ برائی او سیدہ  
نصیحتہ و طاس فوسب نامی مادہ دی، ورنہ او دساع نہرو  
مسودات ہون بہند ارد - و طبع رک خویش را برو سامعان  
یاد میخواند - بے سابقہ ریخت در سحر رنعمہ میوزا بدل وقت  
است، در نہر جھولہ و کتب واسلوک و دیگر انہار بارہ رنعمہ  
معدود دارد و می گوید کہ (ع) - دہسم ہر چہ آبد می نوارم  
ہیچ آتش رنایے در دکن بیست کہ ناو بمقابلہ در حیزد،  
و کسے چوب دینے در بن موروم نہ کہ پیش او سورے برانگیزد  
مورومان این سر ریں بیست سداہ بنامیں اور جسم گوش می گیرند،  
و قصیدہاں این حا بدھن بدن ہون ار پا افتادہ خط در بینی  
می کشند - مورخ بے بدل است - قصہ ”لعل و گوہر“ چہا  
پادشہ دیم بطور در آمد، گوہر گراں نہاے معانی نازہ مرصع  
مہودہ، مطلع او ایست -

الہی دے معصہ رنگیں نہاںی عطا کر معصہ کو پاقت معانی  
ستوں کا لال دے میری ریاں کو در معنی سے بہر میرے دہاں کو  
ستوں کے در کا معصہ کو جوہری کر ستوں ستوں کو میرا مستری کر  
در حائے کہ لعل معیر میسر آہ شہر نگینہ کر ف، آں حامی گوید -  
جہوں کے دشت کا بن کر بگولا حد کی راہ کو وحشت سے بھولا



لہا ہے دل ہمارا جس نے 'عاجز' سے روزِ حوروں میں ،  
 ہڈیلا سب دلا ممد و نہ گر ، 'بہار' ، 'الہیہ' !

دو ناب سدنِ حالی بہوں ہے اشکِ کا حلِلا  
 آنکھوں کا کہوں نکلا ہے نا دل کا آنکھ

حورِ رومی اس سے 'بہار' ہو گئی حورِ حسن نے دیکھا دیکھ کر کو دھن دہا

حورِ رومیوں کو ارے دل حور ہے دہچھاندا  
 حاس اگر چاہیں تو دینا ، حکم ان کا ماندا  
 طمع کی چھائی ہے ہم در روز دکھائے میں ستن  
 دگر کے مگر کو 'عاجز' جس سے سب سے بہاندا

میری آہ دل سوراں کو سن کر مت سنس اے راہد  
 کہ یہ شعلہ لگائے گا میری مسواک میں دھنوا  
 دتہ ساز آیا میرے گھر میں ارے مطرب بکا  
 اس دلچ داما بکا ، لہائی حو رو نول بکا

الہی کب دل سمجھیں ہمارا ساں ہووے نا  
 دہ اُچھا شہہ یارب کس گھڑی آناں ہووے نا  
 بہار آئے سے سارے عددِ لہوں نے کہے مل مل  
 کہ یہ عوہا ہمارا رہدر صفاں ہووے نا  
 کہے مستوں نے میرے نالہ داسوز کو سن کر  
 کہ یہ آوار کوئی مہیناے چمکا چور کا ہے نا

عاشقی کی راہ میں سز رکھہ دم کو دھول بکا  
 راہ بکا روں کی ہے مت دھول دم کو دھول بکا







بجای نوکلے لاکے، لگا کر گزالیے اور  
 بی جہاں دنوں اور نڈ دنوں دنوں دنوں دنوں  
 مہکتے ہیں موشوں کو دارو سدن دیتے ہیں اُڑا  
 فلعہ پہلا کو چسب مہکتی سے مہکتے ہیں ہم  
 مہکتے ہیں اداں و مہکتے ہیں باقوس  
 وصف اس کے کمال کا یہاں ہے کہ یہوں  
 لالے کی فصل ساید اُٹی ہے گلشاور میں  
 سب گلچھوں نے لب پر مہکتی حسائیاں ہیں

بہشتی عشقی ہے چہرہ ہمارا لکھا کے کیا شاہ حسن کا نوکر  
 دافوں کی مہروں کے واسطے لگے ہیں دل کی کچھری میں ہم کی براتیں  
 پہاڑوں میں کوہ کی آہ نہیں ہے نہیں ہے دریغ نہا ہاں میں مہکتوں  
 سلسلہ پڑے ہیں گے دونوں مکاں وہ کدھر کو گئے ہیں دواؤں کی داتوں  
 'سنا' سامی کہ ذکرش گندسب، رنعتہ این دو دب را کہ نالا  
 مذکور سب مہکتس مہکتس و خوب گندس۔

آیت "لا تہطوا امن رحمة الله" دل میں ہول  
 دوچہ ہمار دل ہے رحم میں ہوا کروں  
 روح آہو میں بہت زم ہے مگر لگے ہیں  
 شوخ چشموں کی نگاہوں سے بھانداں میں ہاں  
 مت سنا مہکتس اب ہم کو کہ ہے جام و شراب  
 ہم نو کوئی برکس مہکتور کے متوالے ہیں  
 اُس کے ہم دام مہکتس میں پھسے ہیں 'ماہز'  
 ہاں جس شوخ ستمگر نے کھنگر والے ہیں

سکھن کا دم سم ہے فریادوں سے بھرا ، سکھن کا نکلم ہے ناع و صاحت  
 سکھن کی ادائیں سراپا لطافت ، سکھن کی نہ فامیت و پامیت

ہماری آنکھ کو سہمکھو کہ ہے بڑی دل راد  
 ور کر رہے ہے کہ سو دوزخے ملک کے سانوں کھمک  
 دھارے وند کے مہارل ہے سرو بون وندول  
 نہال سرو کے آگے ہے حلوں دارمیت اربت

جب سے ہم اے نار نہیں بکھو کو سکھے ہو تب سے ہیں  
 ہی ہمارا ناک میں ، قصہ دھاری ناک پر  
 ساقی میرا چمن میں کرے گر نگاہ ویر  
 برگس کے خام چمن میں تپک سراپ رہر  
 دور محسوس میں بچاویں گے دھکے دارہ امام  
 مت سحر کے تار میں 'عاجر' فکر سب اور نامح کر  
 آتھا کر ہم سے دہیا سے دل کو بھاگ رہے 'عاجر'  
 کہ بھیر ہے دھکے حق کے کرم کا ساگ رہے عاجر  
 جہاں آنا میں گرسی سے کوئی طالم نہیں ملتا  
 سمندر درد کا ہے ہو وطن کی آگ رہے 'عاجر'  
 کھا کانٹوں کو بون پامال ، میں پھر پھر کے صحران میں  
 کہ مہکوں آکر مہرا قدم پکڑا ، کھا نس نس  
 لکھا ہوں بون متوں کو ( ) (چندوں صندل طرح 'عاجر'  
 دیا فشقہ حلوں پر بھمن میرا قلم گھس گھس  
 حو دہیا دار کھمکے عشق زر میں آہ ہوساری  
 اُسے سحر فلوں اور شربت دینا رہے باقع

ہم آنکھوں قریں دیکھیں اور بڑی بھریں دیکھیں  
 حوں ریزہ نظر آویں، دروازہ نظر آویں  
 آج آیا ہوں سب میں شعرا، عشق الہ  
 مت دعا، روزِ فلقد ہوں دعا عشق الہ  
 لکھوں حبِ اپنی آہِ دماغِ دل کے سور کو عاجز  
 دلمِ بویہ اور سیاہی دس بھریں بازو سے حاوی  
 کیمی دماغ سے دل رنجور ہو رہا ہے  
 یہ شہسہ سے کی خاطر سب حور ہو رہا ہے  
 حوال اس شوح کا کب محضہ دل بے قاب میں تھوڑے  
 کہاں بھلی کا سایہ چشمہ سیماب میں تھوڑے  
 یہ کہا دھارے کے حصے میں پوا ہے زائد اے رند  
 کہ گر پاکی کا دم سارے تو نا معقول سے حاوی  
 ووچلچل باج میں حب چرخ دھا کھاکر تھوڑتی ہے  
 کدارے اس کے در دامن کے دامن سے چھوڑتی ہے  
 جب اے چلچل دے میں کھلچلنا ہوں آہ سوراں کو  
 توپ کھا کھا کے بچاوی خاکے دورح میں دھکتی ہے  
 محبت کے جس کا کل حو دویا ہے یہی دل ہے  
 بہار عشق کا دھل چو گویا ہے یہی دل ہے  
 حدائی کے سب کو حب گریباں پہاڑ لکھتا ہوں  
 قلم فی الدور قہنچی ہوئے کاف کا کٹرنا ہے  
 مزہ نازک میں کھا سب دہی لیلیٰ کو اے معلوم  
 کہ میں دیکھا ہوں تصویر اُسکی ووتھی خوب مستثنیٰ

حسب سوز دل یہ رچل رچل آہیں نکالتا ہوں  
 دوزخ کی سوز دہس میں بھونچال تالتا ہوں  
 اے عذیبہ لبِ برے میں ہر سال فصل گل میں  
 سہلے میں کھلند چپسا دی کو اچھا لگتا ہوں  
 حسب بھڑ اشک میرا کرنا ہے چوہں طوفان  
 سادوں فلک کی چادر در کر کھینک لگتا ہوں  
 حسب اپنی آہ دل کی کرنا ہوں میں صفا  
 بھلی کی مچھی \* عاجز دم میں آتا ہوں  
 دل کے ( ) گر ایہ سمیٹ کے ورق پر  
 بھلی کی ملک لے کر یک سر شرا بھینچوں  
 کھونکہ اوں شہر کے نزدیک صبرا کے عزال  
 ہے ابوں کی چوکڑی میں دم ہماری آہ میں  
 شمع کے سعلہ کو کھا طاقت جو تہا ہے اُس کا دور  
 میں کے اعضا میں ہوگا حم ہماری آہ میں  
 حادو نظر ہو چوہں نظروں میں ارے میں  
 باریک میں ہو سو گندوں میں ارے میں  
 بچھو ہست گردوں میں کے وصف است پوچھو  
 کہ یہ دینا ہے ( ) دو یوں کو  
 اے شوح دری آنکھوں سرشار نظر آویں  
 دل لہلہ کے سودا میں ہشہار نظر آویں  
 دل تھری نگاہوں کے دھو کی لگا ہوں اہی  
 کچھہ وار نظر آئیں کچھہ پار نظر آویں







دارک ، فکر فارسی ہم نہایت عدوت ہی کزد ، و از عرل گوئی  
 بسیار معطوط است فکر رختہ کم می کزد ، و با رافہ سطور  
 طور مودت در سب می دارد ادب کو مرتبہ بعرب ہائہ تر و رب  
 آورده بود ، الحال در لیکر دوات مستطاب ، علی الاعاب ، دوات  
 نظام الدولہ بہادر انام اللہ اقبالہ ، دسر می نرد اشعار ہی  
 بوقت دسر در این مورخ دوات دسر نہ رسد ناچار اس ایبات  
 از تذکرۃ فتح علی خان ماحوک سد —

بہتہ ہوں ہم کہ اب کہوں ہم نے بھی دل دیا  
 بیتہ کہوں ہو ، ناب کہوں ہے ، نظر کہوں  
 آتا تھا دورے سے کے مقابل ہو آفتاب  
 ایسا کرا کہ دہج کہوں ، اور سہر کہوں  
 کیا ظلم ہے ، سوئی سی دیکوں والے آہستہ سہرور ہم دل کے آئے  
 بچہرو وہ بٹہ کر کئی سہلے سے در نہ دورے بہت ہوں دیکھے بہالے

مروا عسور بیگ ، عاشق ، بھلے

از بلائیکہ سہ ، سامی ، اسب ، فکر رختہ خوب ، و نا سہرور  
 این سطر احلام می دارد و گاہ گاہے از ملاقات مسرور می سازد ۔  
 از رختہ حاب اوسب —

حو مست حام و شوشہ مہدے سہر ہے  
 بر حہ ہے اُس کو ہووے اگر یہ حمار سہر  
 دشتوں کی کیا مگر آئی ہے سوب چمکیوں نے پر نکالے الحفظ  
 اگر انی بہت نابی حسن بعیر بعیر یاند احسن اسب —

" دو چہرہ کی کھول دیکھیں ہمارے شامے کو دھڑکی ہے  
 ارے دل کہ ہند دھڑکی کہ آنکھوں میں آنکھ دھڑکی ہے  
 پڑیں میرے گلے میں قمیصوں کے طوق کے حلانے  
 اگر روز سرو قد دیکھیں کھلی مستحکمہ ہرمدن آدھتھے  
 ہنسے چسپ کھل کھلا کر وو رنگیلا ' یہول بن جاوے  
 نظم چسپ قیڑ کر دیکھے ' دنی کی بول بن جاوے  
 مستحکمہ شور حلوں ہے ان دنوں میرے حیلانوں میں  
 کہوں مستحکمہ کوٹوں چسپ دھے مستحکمہ بن جاوے  
 آڑوں حب چسپ میں صاف سر پر اُس رنگیلے بن  
 سروں پر لبیلوں کے نکھت گل دھول بن جاوے  
 دوانوا کوہ و صغرا پر جھٹوں میرا ہوا حاکم  
 کوئی جا کر کہو فرہاک و مستحکمہ کا و کھل آوے  
 مستحکمہ سے بے دل کی اگر تصور کھینچا چاہئے  
 اے تصور صورت دل کھر کھینچا چاہئے  
 دور مستحکمہ خاصی " مخلص "

اگر خاک پاک ' برہان ' پور اسب ' طبع موروں و دھن ڈوب

سیح نور مستحکمہ ' عامی ' مخلص

برہانپور یست، مدے نوکر نواب نصیر الدولہ بہادر مہدی خاں  
 منزلت آصغرا صوبہ دار برہانپور بود و خدمت داروغگی قلمدان  
 داشت، بعد فودش در فرقہ سپاہ ملگزم آصغراہ کشم، الحال قہیمات  
 میر عبدالغنی خان ' وقار ' دیوان صوبہ دار اسب، طبع نظام درست  
 دارد ( مخلص الشعراء )

سرد مہروں سے پیلا لہ لہ پڑا دھا، سو پڑا ،  
 پاؤں پہنچ رہے تھے دل کا نہ گڑا دھا، سو گڑا  
 آج کچھ ہم کی حیراں اور طرح آئی ہے  
 کہ گل عین چمن سے نہ دھڑا دھا، سو دھڑا  
 اگر گلزار میں، میں اپنے اُس گلرو کو بلاؤں  
 نہ بادل شور میں اسی، نہ گل کا رنگ دو جانا  
 کاسماں میں نہ دکھلاؤں اگر دوں حال کو اپنے  
 نہ باغ میں سے ہونا، نہ لالہ ناع ہم کھانا  
 نہ ہونا گر مرے رونے کا شور آفاق میں بکھیرے  
 نہ نکلی دھن میں آئی نہ بادل راگ کو ٹانا

---

میں دم مرے دل پر گری مرے اندر کے  
 امیاز کے تئیں ناحق دکھلائے سے کیا ہوگا

---

سوشال میں سادی نے، میں خام کی کچھ حاجت  
 ہم چشم کے مستوں کو پوچھانے سے کیا ہوگا  
 مسہور مثل ہے، اس عشق کے سودے میں  
 مسہار ہو میں 'مناحر' دیوانے سے کیا ہوگا

حالی پر لب ہے اکا ہے دعا، زور ہے اہل پر حالے المصطفیٰ  
 عشق کے کشور کا جو سہاگیاں ہے اُس پہ ہر دم سہر و سہ دریاں ہے  
 چشم بزم ارباب گلشنی رہا، دیکھو دیکھو در کس حیران کو ہر جاں ہے

### سورہ حیران اہل، "عشق" دہلی

اِس موصوفہ کاؤڈ دلہج و زور میں دارد، و از صبر سنی  
 قدم بزمیں بحر میں گناردا، و دہسہ اصلاح سین ار سہ "عشق"  
 می گرفت و "احسن" دہلی میں دہود، الفہار در حیران آدا  
 رفتہ بساک دلاہندہ، مدد عبد الولی صاحب "عراق" مہسلک سہ  
 و "عشق" دہلی حود و از داد اکثر گاہ بحر سہ حادہ تہر نف  
 ارزادی میں فرمادی، و استعار طبع ران میں حوادہ —  
 دیکھ ہم کتب حادہ ہفتاد دو مہلت  
 غیر ار سین عشق شدہ مہلت  
 العرص حود کسے اُس، حق دہلی سلامت دارد اِس چند  
 بیات از ان سب —

چشم بزم ۲۰۰۰ حال سے نہیں واقف حال  
 درد حیران میں گرفتار ہوں کس کا، اِس کا  
 جس دور ہم میں گئے وہی دس ہے حشر کا  
 جب تک ہماری جان ہے، تب تک چہان ہے  
 مدنی آہ گرم ہے تالی ہے کہا رونے میں شور  
 اِس سوا دیکھا نہیں کھنکھانے کا پانی نہیں دور

آوارہ، پردشاں و شکستہ دل بدنام،  
 سائے دھے دھان، جس کو سو آج بھی نظر آیا  
 شکوہ کرے ہے کہوں میں مرے اسکا سحر کا  
 کب آستیں دی مرے لہ، سے نہ، گئی  
 اسی سحر راکھ میرزا ریح، سو، در رنعتہ خون و جلہ،  
 بند کردہ، در احوال بدور، سو، دھر در یادب —

مندی کی حرابی جو نظر الی عدم میں  
 ہرگز کوئی اس حواب سے دیدار نہو  
 اے شیخ اگر کمر سے اسلام جدا ہے  
 دو چاہئے مسدوح میں زباں نہو  
 'ساقہ فصلی' ❖

ار اکابران عصر ہون، و گوی معنی اور ہمسراں سرودن اسماء  
 ایہام بسیار مدارک و اور حاسہ او چہیں گو اہر می دارد —

❖ ساقہ فصل اللہ فقہی، 'فصلی' دھان

پسر سہد عطاء اللہ اورنگ آبادی است، درویش صدائیں ر  
 عارف کامل حمید علوم ہون۔ مدتی در لشکر عازی الہیں حان بہادر  
 فیروز جنگ مرحوم مرحوم حکم حضرت رسول مقبول مبارک و ہمیں  
 سہد ہون کہ حان فیروز جنگ اکثر ار ولت جمعیت دہ نسیارے  
 مقہور دان فہم و طفر می یافت نواب عبداللہ بہادر کلام اللہ  
 خط مدارک حضرت امام رضا علیہ السلام کہ ار کتاب خانہ اسیرالاجرا  
 حسین علی حان یافتہ ہون، نایسان سپرد، اکتال آن دران  
 مکتبہ در قلمہ دولت آباد دکن است کہ میان مکتبہ دسریں  
 ہدیہ ہون۔ آثار کمال درویشی بہ چہرہ مدارک نورانی او طاهر ہون  
 جامعیت دانست، رسالہ "راذرا"، در عالم سلوک ار و یادگار است  
 بقیہ بر صفحہ آخر

## ناب الہا

اشرف علی خاں ”وہاں“ بحال

اور اُسرانوں درگاہ احمد سہاہ بادشاہ ہون، و اکثر گاہ چھٹسمنان  
فلوسرا اور نسیم لطیفہ کوئی و طواہب، طراہی ہوں۔ در شعر  
نارسی اصلاح سخن اور ولہاش خاں ’امد‘ سی گروہ و ہاں  
وہاں، چہاں اسب۔

ہم نو مرقے ہی دزدیے پڑے رنداں کے بھج  
معین لپٹی ہے نہار آہ گلسندان کے بھج  
مسکراتا مرا کیا کم ہے یہاں ا بھج نہ کھینچ  
کیا مرا جی نہ نکل جاوینکا اس ان کے بھج  
مروے سر صاف دوانے کے بطور آتے ہوں  
کیا مگر خاک ہوں آج رہاں کے بھج  
میرے دلدار کو جو جواب ہوں دیکھتے ہوسے  
شرم سے قلوب مرے چاہ رنداں کے بھج  
عل اُتھا مصرع ’ہشمت‘ کا ’وہاں‘ رنداں ہوں  
پھر ہے رندہ کی چھٹکار مرے کان کے بھج  
میر سبھد نقی ’میر‘ و فتح علی خاں این انہاں می دویسک۔  
ساقی! نہ میں یہاں آپ سے کچھ چشم تر آیا  
دل دیکھتے ہی اندر کو ناچار دھڑ آدا



حان حان سے حان حان ہے      حان حان سے حان حان ہے  
 یار کا دیکھنا حنا دکھلا ئے      ہار کا دیکھنا حنا دکھلا ئے  
 فتح علی حان اس ابدات می دویسہ -  
 مصرور گر جری تصور کو چاہے کہ اب کھنڈ ہے  
 لگا دے ایک سارا چاند چہرے کے رنالی کو  
 سخن کو مدن کہا تک سدا ہو دکھلا      کہا آفتاب رو لے رہنما دیکھ  
 رعب کے سادے کے طالب کو      پیچ دے کر مرود کرتے ہیں  
 دہرے رحمار کی صفا آگے      سوں دکھو آدھی کی صافی کا  
 ( فدا )

احواس بعقیر درسیہ - اس ' طعہ فتح علی حان در  
 تذکرہ حوں دوستہ دوں ' بقلم احمد -

مسمت سراپ بند دنا وا کیے ہوئے  
 پوچھا میں اس طرح سے چلے ہو کہاں میں  
 کہنے لگا لے بیچ کو مصی سے ہاں میں  
 سدا ہے بے کوں ریاں ہے میں میں

\* رضا طالب حان ' فدا ' تعاض ساتھیں آبادی  
 ار ہندوستان ہمراہ نواب نظام الملک آصف جاہ دکن آمد  
 بحمدت قلعہ دارہی سرفرازی بادشاہ - بھیم و شریف اسماء - بقوت  
 طبع قابلیت و کثر شعر دارد -

سپہج احمد ' فدا ' تعاض اورنگ آبادی  
 ار قوم نوانت است ' ناظم شہر سداں و حوں معنی بیاب ہوں فکر  
 شعر داشت ' ( تحفۃ الشعراء )

’ موج ہم آئی ہے دل پر بھاگ دے  
موج ہم میں شہر میں دو بھاگ دے

بقیہ صفحہ ۱۳۸۳

قصہ ”دکا بھوگا“ و قصہ ”پریم لوکا“ دونوں ہندی گفتے و ابہام  
حرف دار، اشعار پیادہ اند، و در فارسی و ہندی ہر اشعار اور  
صاف و سہریں است۔ این چند اشعار (فارسی) و ہندی  
ار فکر او است۔

(ادبیات ابہام)

مکھہ سرں اپنے مریں دوں دور نکر — حسن کا عطر مچھہ کوں لٹکایے  
دو بھوان دیکھہ کر کہا میں یوں — دو گھڑی راب دل میں اٹی کوں

بھوت عاسی ہیں، مار کھایے میں (؟)  
مچھہ کوں دے فراں میں دں کاندیں لگے

حب ملک بھی حسن گھر میں بیچ کھانا تھا فقہر  
اب دو کچھہ باقی رہا نہیں، مگر دھچوں خدا

طندب عشی سین پوچھا دلہنہاے علاج اپنا  
دہا مچھہ پر بھلا ہے سورگ یوسف کا دم کرنا

اے کدوہر خاکے کہہ یوسف کوں دیویں سوں نکل  
مچھہ لدا دو رو دلہنہا ہورہی ہے ناؤلی  
دورنہر دھ رقص

فاح دو مہنہر ہی چنا پر نام حسن کے میں راج بھرا نا ہے (۴)

دیری انکھیاں میں کیا دلا کچھہ ہے اب ملک یار ہاں ملے میں

تھہہ ملاحت کے لوں کی ادب حسن کا دل ہے کہیاں سو خانے

دیکھہ کر دیوی یاہوں کی مہمانی مچھہ کو دلوں سوں آگ لگے ہے

پھو کے مکھہ کی صنائی کے آگے میں دیکھو آرسی کی صافی کا

یہ شعر ہر مچھہ عاسق کے یہاں بھی درج ہے۔ (تھہہ اشعار)

” دلاوی “

دلہل حوہی دیاں و طوطی رنگیں زبان اسب اس لار

مہ اندازتس کہ ہریر رسدہ اندسب —

میں دنا حان کے نکوں حان کے کھانپ اپنا  
 حان مں حان چہاں دھا مچھے معلوم نہ تھا  
 چپ عمت مہر گنوا یا میں ' تہ عشق سے دل  
 عشق یوں ویس دساں دھا مچھے معلوم نہ تھا

( بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۶۸۶ )

اگر بھوں ' دھری ہوا میں اے دہارستان حسن  
 آسمان پر دود ہے تھہرہ اہ کی ہوجہ سوں  
 برگ گل پر وہ سحر سہم بھوں اے گل عذار  
 آسمان ہے راد میرے نالہ شب گھر سوں  
 یک بوک دل عشق مہوں پیدا کیا دیوا سگی  
 پائی ندی بھیں اسے حر راف کی دھیر سوں  
 چہب حان صدچاک ہے تھہرہ شوق مہوں اے گلبدن  
 کیا چلے اب پختہ عشق گریہاں گھر سوں  
 نار کے حذر کا دسمل ہوں ' دعاقل ممت کرو  
 حان حاتہ ہے مرا ، اگ آن کی داحر سوں  
 آردو دلدے کی لکھنے صد قلم ہے سونہ چاک  
 شوق کا قصہ میرا بسکہ ہے تھر ہر سوں  
 "مہر دیں" اب ہار پر قربان کر توں رنگ و نام  
 عشق نے فارغ کیا تھہرہ ' عقل کی تدبیر سوں

”دھری“

احوالش معلوم دروست، میر صمدی دلی میر اس دیک دیک  
از و بی دوست

بہ دیکھوں میں دیکھ دو چکا چوند لگ رہے  
ہرگز کٹھیں بے دیکھا نظر ہرگز آفتاب

میر دھری الدن اورنگ آبادی

تر مدنی الاصل، از سادات حسینی، ”دھری الدن“ دیکھیں  
”سی کند“ بواسطہ حاجی عبداللہ جمیل ثانی و د استاد سید محمد  
حیات درویش است۔ متصل دروازہ نازہ پلہ اورنگ آباد کتبہ اوست،  
در آثار سادات مکتبہ سپاہ گری سپیان سداہیان کمرست، بعد چندے  
”محکم“ ”المقر دھری“، در مسند فقر بدشست، از مکتبہ ہدای شاقہ  
مسند خود دیوست، و فقرو فداست بہتار گشت۔ حضرت  
سجن صاحب مرحوم کہ درویش کامل و عارف بود، از حالش  
حدیث داشت، بوقت دم آخر حرفہ درویش عطا فرمودہ۔ فکر اشعار  
سی ساید، از وسب —

یار ہر شان عیان تھا مجھے معلوم نہ تھا  
بے نشان عین سناں تھا مجھے معلوم نہ تھا  
مکہ کے مصائب میں ہر چند بے آیات کھڑو  
نار کشاف نہاں تھا مجھے معلوم نہ تھا  
ضعف ہمت ستی دل ہوش طرف چہتا تھا (۹)  
شوق خود نازہ حواں تھا مجھے معلوم نہ تھا  
”فکر دین“ عمر میں تھا جسکے ددل سرگرداں  
اس تعین میں نہاں تھا مجھے معلوم نہ تھا

حسوں مجھے دل کا نصیبہ عشق ہے تقدیروں  
ہر دہی ہے شعلہ ان تجھے شوق کی تاثیر سن  
(نقشہ در صحنہ آفتاب)

## باب الصاد

معتمد نظام الدین احمدی "صادق" تخلص

از سحرای دلگرم و معنی آفرین سیرین کلام است  
 ترجمهٔ احواس از دد کرهٔ "سرو آزاد" می طاراند ،  
 و حواشر گران مادهٔ اسعارش از دیاس نیر اولاد معتمد صاحب  
 'کامیاب' فرا گرفته حوالهٔ فلم در افسان می سارند که "صادق"  
 دلگراسی نظام الدین احمدی همین نام داردخ دولت اوسب ،  
 مطابق سدهٔ نسج ثلثین و مائهٔ وائف حوالی است از عسیره  
 قصاصهٔ عثمانی- 'مهدب و مؤدب' در حدائق سن کلام الله راناد  
 گروفت و در حدیث بدر دواؤش علی سلیمهٔ الله تعالی تربیت  
 یافد مسوق سخن از حدیث 'مهر' میکند دوق سلیم و دهن  
 مستقیم دارد ، و از جملهٔ قصاصهٔ عثمانی اول کسی که شعر در سب  
 افسا کرد، و آتالی دلبستهٔ نسور فکر برآورد، اوسب ایرن سبکانه  
 عهدهٔ دیمرانک و پادشاه ستمش را در دهنها گرامی درماید—

فهد مین دیمری بهت دلگهر هین هیاد هم

عدهٔ گذر نا بها همدارا حب که نه آزاد هم

”میرم مر گان سے“ کہا دس کو ہشک میرے  
شوح دل ادرو کہاں دھا، میرھے معاوم دہ دھا

”میرھاسم‘ دھدر‘ دھلص

از جاندارہ گراسی‘ و از ناواں سنا‘ سامی‘ اس  
ناس فقیر رط حاص میدارد‘ و گاہ کاه دھیر حادہ دسر دھ می  
اوت اروسٹ —

اتھا ہے خوشش حسرت محبت حوں شہیدان سے  
وو قادل شوع شاید وھار حدائی دست ودا گذرا



قافیہٴ این دست در سبب بھی سوں ' مگر دھالے یارِ ماہِ قرار  
 دھند و دھالے ہاں آہِ مہر دھاندی ' لڑکی صاحب کو؟  
 قمزے سے مارنا ہے ' جلانا ہے نار سے  
 کہا ملک حسن کا صلبا تو جدا ہوا  
 میوے سبھ صابر ' صابر ' دھالے

سہر یارِ اقلیم سبھ ' و دارۃ سازِ مراسم این میں اسب -  
 سہر را دہایبِ ہندوستان کی گوندی حاحی میوے علی اکبر و مال  
 کہ دکوش گندسب ' از ملاقات او فائز شدہ اسب ' قتل میں کروں  
 کہ ہب سرنے سیریں گو و حوش خلق بظہر در آمد ' ما دوش  
 ہم فکر سبھ میں نہوں ' و ' حقیقہ ' تھلے خود قرار دادہ  
 ہوں ار و سب —

ایدا سبھ ہے دل میں سمائی ہو حائیکی  
 جو ملہ سے نکلی مات پرائی ہو حائیکی  
 میوے موسے سے دھرا تو کچھ گھٹ نہ جائیکا  
 پر مہری عاشقوں میں دوائی ہو حائیکی  
 میوے ' صابر ' ہم درں زمیں رنعتہ بر سیدارن ' و این  
 چند ابیات از اسب —

کب حاجتے ہے ہم سے حدائی ہو حائیکی  
 ہم کی ممانی دیکھ کی دوائی ہو جائے گی  
 گو سہمہ صاف ہو ' کھلے بندوں گلے ملو  
 اتنے سے دل کی کام دوائی ہو جائے گی  
 راوت بچے کا چشم کا دہالہ مہر ہے  
 وادف نہ تھے پھسلنے کی کھائی ہو جائے گی

گل پہ ہوا پہ تار مٹوں ، اور دھبیاں نازک دماغ  
 ہمارے کھونکر صحت گلشن میں کریں نریاں ہم  
 سپر گلشن کی بھین دیتا ہے رحمت دھبیاں  
 کس طرح اس سال میں دل کو کریں گے شاد ہم  
 عشق ندرے سرور جہوں میں دسکہ کامل ہیں ہمیں  
 روح معذوں کے دُندے کرتے ہیں گے ارشاد ہم  
 گر حداد ہی اُس طرف بھڑے ملے اُس کا دیکھ کر  
 دور معشر کس سنسن پڑیں گے 'صادق' داد ہم

فتح علی حان اس انداز میں طوارق —

کہا رحمت سگ لیلیٰ کو دے کر استخوان اپنا  
 نہ چھوڑا ہمارے کچھ معذوں نے صحت میں نشان اپنا  
 صحت کی اس صحت پر دیا دھا جان و دل 'صانع'  
 دے تھا معلوم ہو جاوے گا ورنہ مہربان اپنا

محل حان "صحت" نکاح

از اقرائے دوا بہ محراب مآسب ، آفتاب ادوارش اور مطلع  
 ہفتا سر نہ کشید و ادوارش کہ عبارت از اسعارش ناسد ، بجز  
 این دو بیت کہ در تذکرہ دمع علی حان مسطور است ،  
 بغیر در سید —

سینے میں آہ دل میں طہش ، اشک چشم میں  
 شہرہ یہ عاشقی کا مرا گھر نہ گھر ہوا

یاو گھر جانا ہے یا رو کیا کریں ہمارے گھر جانا ہے یا رو کیا کریں



’صابر‘ کی بات اپنے دو حقائق میں یاد رکھو ،  
اے نادائے دل کر دیکھو؟ سے لگائیے

مکھنڈ صادق ’صابر‘ بھائی ۔

از دوستانِ رافضی سطورِ اسب - مسی سببِ رعبہ نو  
می کرد، اروسب —

حرف سے صدا کے طاقت میں پرواز کی  
کس طرح گلشن میں جانے کی تمنا کیجئے

لچھوی درانی ’صاحب‘ بھائی

لیوٹلف این دسبہ کہ داند درمائدہ حوراں سےں ’وریوہ  
چہن حواں ہر دی اسب اگرچہ باوجود موجود ہوں درجہ  
صفِ فعال دسپہی چہ حرآب کہ در حرگہ سےں سبحاں ہم پہلو  
دسپہد ‘ و باوصف پندہ سدن خط علامی کھا مہال کہ مہادی  
معنی پڑوہاں اسم جداوندی گرند ٹیکن از بوجہ موحہ  
بررگان کہ از راہ احرام نابینا را بصیر ‘ رنگی را کافور  
سی گویند ‘ ناس بھلے بلند آواز گسب ‘ و در صف سہراے  
وہیچ بہاں ہم زانو دسبست —

تب سے میرا نام ’صاحب‘ گذر ہوا مشہور یہاں

حب سے اے دل میں قلام شاہ سوداں ہو گیا

مہمی دہاند کہ والی صادق فغیر لالہ مسسارام مدالہ طلبہ و  
ادام اندہ اقبالہ‘ از مدت سی سال ناخال تحریر این دسبہ پر نعلقہ

اندرو کی چہن دور کز آہر ہنسو گئے دم

پہ درشی ابک دور مہائی ہو جائے گی

’صادر‘ یہ باب جس نے کچی افریں اُسے

ہو منچو بے نکلی باب درائی ہو جائے گی

چون اچھ سات اندالی در سنہ اچھل و سہیل و مائے

و الہ از سہراندۃ والا امدار دعی اچھ سات ناسات در میدان

سر ہند شکست خوردہ طرف قندھار بگرنج ’درانی دھصے

اھوہ معلوم سک کہ این تاریخ از مدر سرور —

محمّد شاہ کا اب بخت جاگا دھا ہادف نے دی افغان مہاگا

’طرفہ اس کہ مادۃ تارنم فارسی ہم کلہہ “آہ رف“

مساب درست می اند - الحاصل میر صادر از اخلۃ از کن لاہور

سب - انں چند اسعار آندار او کہ از زبانی حاجی صاحب مرفوم

سہوہ سد ، دریں حریدۃ القاط داف ، لہکی دھصے اسعاص

نن ہا رنہتہای میر ’صادر‘ را در مولود وعیرۃ نام میر

بہالہی ’نانان‘ می خوانند ، مھص دھعاص ، ریرا کہ آن

شعار از زبانی اھوہ معدیرۃ کہ نار ملاقات مدر ’صادر‘

افتہ اند ، سہوہ رسید کہ از مناسب آن اسعار نا چین تھریر

و دیواں نانان ہم دارن —

کیوں ہو کسی کے سات دل اپنا لگا ہے

ہر بے وفا کے گاہے کو عاشقی کہا ٹیپے

ہم مان مان آئے ہیں پیروں کی منتیں

گر آ ملیں سخن تو نیازیں چڑھا ٹیپے

موجود تھیں، تھیں دو، دافنم، و مصروفے ڈنگر کہ، ازو ہم

۱۱۷۹

امداد سہ سال مسدود راج می سوقہ قطعہ بھونم —  
 اور حضرت فیض بخش، آزاد، گردید مورا تھیں انعام  
 نارنج نادل نرم گھنم امداد سفیدی سک مورا نام  
 ۱۱۷۹،  
 امیدار سہی سبھاں و برصد اربالغ بطران اس کہ اس  
 چند نتائج طبع ناص را کہ عرص می دارد، نا ار حورہ چیدی  
 دور دودہ اصلاح فرمادند و بطور سمعت ملاحظہ کردہ، بھیمپ

پوشی بہت دلچسپ تھا دیکھ —

و کمان ابرو جب ا شمع شہستان ہو گیا  
 دل مرا اُس پر پتہ کیے سا ہی قربان ہو گیا  
 اس بھون سے خوب ہی زائد کوشہ لیا  
 ورنہ جو دیکھا کمابیں یہ سو قربان ہو گیا

شمع پر پروانہ جل کر راکھ ہو عاشقی کا نام روشن کر دیا

اسی وہاں کا یہ دکان ہے حما یا قسمت  
 ہم چلے ہم کو تو اب کر کے دھا یا قسمت  
 ہم برسے ہی برس، تو کئے مرے دور پرور  
 کوہ کی چپڑ کے سر کو یہ کہا یا قسمت  
 مہر اور لطف و دسلی ہے رقیبوں کے نصیب  
 ہم یہ یہ چور و ستم اور نہ یا قسمت  
 دوستی میں کون ہے گا کوہ کی سا دل حلا  
 ناک کہتے ہی دیا ہے جان ہے دے اتھاد  
 جس کھڑی لیلی کی کھولی فصا آ فساد ہے  
 ہوں نہ تیس سے اُس آن ہے دے اتھاد

پیشکاری صفارب صدرا الصدور دکن سرگرمی می دارد، و قبل  
ازین چند روز از دوحه دواب صمصام الدوله مرحوم به خدمت  
پیشکاری محسسی الهجالت سرورازی داسب، حقی سبحانه تعالی  
سایه داب والا را در سر ( ) کسان با نوم العمام سلامت و حورم  
دارد. تاریخ دوم شهر صفر المظفر سده ثمانیه و هشتین و مائه  
و الف هجری این هیج میدان حاتم محسسی پوشید، و در مهر  
یازده سالگی به خدمت قلمه روحی حضور شیخ عبدالقادر صاحب  
سلمه الله تعالی کتب معارفه سدی کرده، از سواد و بیاض  
واقف گردید. از آن جا که شعر را دوست می داسب، تسلک  
تلامذه دبانه دین و دنیا حضور میر علام علی، آزاد، مطلقه  
الاعمالی در آمد و بعد از مدر عبدالعادر، مهربان، که یکی از  
مهره دبان آن حیات است، پوشیده، صاحب، بهاصل فرار داده،  
دیوان عربیات مردف فریب دوشهرار پیر مرتب صاحب چون  
رتبه لافدری حیثیت پیدا کرد، و باصطلاح سحر و مواعید شعر  
ماهر گردید، ساحت و پرداخته سابق را محض تقویم پارین  
دیده، یک جام برهه ها خط کشید. الحال که سال هژده از مهر  
گزشته داسب، چون مطلع شد که میروم محمد مسیح، صاحب، بهاصل  
در فارسی گذشته است، بهنام فیض مآب حضرت میر صاحب و  
قبله التماس بهاصل نمود آن حیات از راه سعید بهاصل  
'شفیق' عذاب فرمودند لکن از آن جا که ربحه حات  
فقیر درین جا عوام و حواس استهوار یافته، صاحب، بهاصل  
در ریخته دوشهرار داشته شد، و در بعضی دعور که 'شفیق'  
نمی گنجد ناچار بهاصل، صاحب، آورده می شود تاریخ

ہے یہ تصدیق کہ تم کو گم رہے گا رو در رو ۔  
 اب ہوا ہے گا سو دار دھارا نہ خط  
 دھار آئی حنوں نے سزا تو پایا ہے حدا حافظ  
 نسیم صبح نے دل کو ستایا ہے حدا حافظ  
 ہمارے قبل کرنے کو نگہ داند کی کیا تم بھی  
 { حواس نے یہ سچہ بھی ساتھ لانا ہے حدا حافظ  
 مراح نامہاں معلوم ہوئی ہے کہ نعلی یہ  
 چس میں ساح گل پر گھر بنایا ہے حدا حافظ  
 بہار آنے سے اب کے ناع میں اے ناصح مسبق  
 دوانے دل نے کچھ سس گں ہو پایا ہے حدا حافظ  
 حیوں حلا آگ، کا آتش سنی ہوتا ہے دھلا  
 عشق کے درد کو تصدیق دوا ہے گا عسفی

مری سے وعدہ کر کے پھر مکرنا درو نائیں نہانے کے تصدیق  
 { مراء دل لپٹے ہی دک آٹھا دھا برے آنکھیں پھرانے تصدیق

شیخ چی آتے ہیں کس دھج سے پکڑ نسیم کو ہانہ  
 مارٹے گردن میں ادسا حائے حو ملکا قہلک

{ دل اٹھتا ہے مرا حیوں حیوں کہ سلحہ ہیں ووال  
 کما مچے کی دیکھتے کاکل کے کھل حائے میں دھوم  
 کس طرح بیسار دل کی ہم شفا چاہیں کہ آج  
 پڑ گئی ہے اُس کی آنکھوں سیدی ممتاعے میں دھوم

---

\* مراح گل بہت نازک ہے اور مالی ہے یہ دروا  
 چس میں نعلوں نے غل مچانا ہے حدا حافظ  
 (اصل دیوان میں)

۱۔ میں ازل سے ہوں قدرداں حسن کا لاریب و بیہ  
 خون حائل ہے بری آئے دسمن رحسار سار  
 پیرہن میں نہیں ہیں، میں دو چھوڑ دے یا ٹیٹ رکھ  
 آپ سے آپ نام میں ہی رہ کر دیا کبیا ضرور  
 حط پہ آوریں نہیں یہ زلف دہری دھچکار  
 مارنے کو ضرور کا لشکر مگر آہا ہے مار  
 سرو کی سولی یہ چھوڑ دہری کھی بچوں سے ناب  
 قم تو نہ خود دار ہو، گر ہم ہوئے مستور دار  
 قتل پر کس سے چلا ہے بہ سدم گار کہ نس  
 آسیدوں کو چوہا کھینچ کے دیوار کے نس  
 آخری دم ہے تک ایک دیکھ بھلا اے قابل  
 بے طرح آج تو پیدا ہے یہ ہمار کہ نس  
 حق تعالیٰ نہ کرے کس کو کسی پر مائل  
 میں نے دیکھا ہوں گرفتار ہو آزاد کہ نس  
 بس تھپی دھلتے دو یہ ناب مہاں مت دواو  
 ہم تمہیں دیکھ لیا اور ہمارا احلاص  
 مات کہتے ہی گئی جاں صدق دم پر  
 ہم پہ یہ کچھ ہیں وہ پہ کچھ ہے ہمارا احلاص  
 باغیاں ہم کو نہیں والدہ کچھ کل سے فرص  
 ہوں کے مشدای صدا ہے شور بلبل سے فرص  
 کم رکھے جی دل میں اپنے کل رحاں کا احتلاط  
 جی ہی لے چھوڑے گا ورنہ ان بھائی کا احتلاط

ہمیں کس چمن میں چھوڑ کر صدا جاتا ہے  
 صدا جاتے کہ ہم سے حوش ہے نا ناشاد جاتا ہے  
 جی میں ہے حاکم چمن میں ناکہ نوسی کھینچے  
 یاد کر دو سر مٹی انکھیاں حوشی کھینچے  
 میں جاتا ہوں گلشن میں سہلے کو کھولے  
 کہ نا داغ لالہ بتالے نہ پاوے  
 تک ایک پھر نظر کر مجھ کی اس پر  
 یہ سمل ارے قلعے نہ پاوے

چھایا ہے ابر چار طرف سے چمن کے نیچے  
 ساقی اکدھر ہے خام، کہاں وو رقیق ہے  
 لائے جواب وہ کوئی 'صاحب' کے شعر کا  
 جس کو کہ دھن ثابت و دگر دقیق ہے

دوستی کر دم سے ہم دیکھیں ہیں ہے دے دوستی  
 ہم تمہیں دل دے کے یوں بے بس ہوں ہے دوستی  
 گالیاں بھی کھا چکے، چھوڑ کی بھی دہری سے گئے  
 یہ دہاری دوستی کے چمن میں ہے دے دوستی  
 یہاں کب سے اُمید و آرزو میں میں  
 ہمیں ایک نوسہ نوسہ اسعام ہووے  
 اگر وہ سلعہ جو تک ملے سے پردہ دور کر دیوے  
 پتلے چل سڑیں اور شمع کو بے نور کر دیوے  
 مرے ہو خون کے پہاڑے، نہ چاہو ہویت قصے سے  
 مبادا یہ عقیق اس سلسلی کو دور کر دیوے

ہم بعل ہوئے سسکی کے \* ہو گئی آدسو کی دھیر  
 جسموں میں چھلے طائر میں گئے عید کے آئے میں دھوم  
 کوئی گدیہاں چپاک مدد کاں مسہ کا ' صاحبہا '   
 کوکا میں فرہاد ' و مستکون کی ہے وہاں میں دھوم  
مستکون ہے یہ کہ ہم کو دایہ دے کر کہا ہے ہو دم اب لالہ جہاں میں  
 نہیں ملتے جو ہوں اپنا قدم سے آج نابل کے  
 روز حسرت دیکھو دم خدا کے رہا کدو تے ہوں  
 کیا کرہیں ہر حال پیرے داس ہم کو دل نہیں تھکے دماغ نہیں  
 کوئی بچاؤ دیکھ کہیں تھوکتے ایک جا کا درے سراج نہیں  
 ہم تو حاضر ہیں ' نہ کرے ہمیں درا حکم مدد  
 ہوں دل دو جو پلا نا ہے پلا نسیم اللہ  
 آف حباب حق میں سسکی کو کے ہے سسکی  
 باقی ہے میرے بعد نہیں یاد گار کچھ  
 اس طور پہنچ گئے تھو نہیں کسی کی یاد میں  
 برکس کو ہے چمن میں مگر انتظار کچھ  
 اب لنگ سے کہو چلے ہو کہاں متوالے  
 گئی دس سے دو دئے پھرے ہو آئے نالے  
 اثر اس کو بطر کاہے مگر ساقی شرابی کی  
 کہ پانی تھولتا ہے پیمت میں اب یوں گلابی کی  
 کان ہے دل سور و پروانہ کہ آکر دیکھے  
 شمع سے مجلس راہداں میں دمی نادی ہے  
 کہو باتیں بنا دم اب و لیکن دسہارا دل کہیں جاتا رہا ہے



## ناب الہاف

معبد قائم 'نائم' دھن  
دھن سلیم و فکر مستقیم دارک اشعار آندارہں مستوی  
لطاف، وانکار افکارش حاوی ملاحب —

آدم کا جسم جس کے عناصر سے مل بنا  
کچھ آگ بچ رہی تھی سو عاشق کا دل بنا  
قائم ہو ایک کچھ میں ہے طرفہ عزیزہ  
یوسف مرے کی کر سی بازار یک طرف  
دلال ایک سمت سے مدد کو ملے ہیں خاک  
سر پھٹتے پھرے ہوں خریدار یک طرف  
میر تقی 'میر' و فدیہ علی خان این ادبیات می نویسنده —  
دریا ہی پھر دو نام ہے ہر ایک حباب کا  
اُتھ جائے گریہ بیچ سے پودہ حجاب کا  
کہوں چھوڑتے ہو درد نہ جام سے کھو ا  
درد نہ بھی ہے آحر اُسی آفتاب کا

درد دل کچھ کھا رہوں جانا آہ چپ ہی رہا نہیں جاتا  
حاجے مانم کو بت مرے دل میں اس نگر سے دھا نہیں جاتا  
ہو دم آنے سے میں بھی ہوں نادم کیا کروں پر دھا نہیں جاتا

جان! حاکمِ مہوں میں نہ جائے ہوسم      دل چلا کوئی سانس نہ رہا ہے  
 خاک سے اُس کی ہو گئی اُگنی ہے      جو در اہمِ مہوں ہو موتا ہے  
 اچھے بندوں پہ چاہی دیکھو دھلا      کوئی اس طور ظلم کرتا ہے

جب پہلے بندوں گنا اور رستمِ دو دماغ میں  
 پہلی ایسی طرح پر سب گل بھی خنداں ہو گئے  
 ہر جہتِ باد صبا نے یہ قدم کا فیض ہے  
 سرقدِ ہائل پہ کل سو یوں پھراہاں ہو گئے

• خان ( اصل دیوان )



اے دل بزرگ شہنشاہ نہ مل گزر جہوں سے توں  
اپنی گدہ میں اُن کے کھلائے کو رز بہیں

دل تو کہتے سنتے سے سسکتا ہوا ہے کرکڑی  
حو کچھ کہو سو دیکھ جاوے عراب کو

میں دھندلے میں پوا ہوں بزرگ نائن دھم  
میں چھوڑا کس کے دھروے پہ گارواں مچھکو  
(قطعہ بند)

ہارو بے دائرہ کہوں دکتے ہو مچھو سے جاؤ  
اسی کہتے ہو مچھو ' اٹلی اُسے سسکتا  
وہ نہیں تو کہ دھوے ہم ہو کسی عاشق کا  
ہا کوئی جھوٹے نصیبوں سدا یا مر جاؤ

سنگ کو آب کریں پل میں ہماری نائن  
لیکن افسوس یہی ہے کہ کہاں سگتے ہو  
میں کہا خلق ہماری حو کمر کہتے ہیں  
دم بھی اس کا کہی کچھ ذکر یہاں سگتے ہو  
ہنس کے یوں کہنے لگا حور اگر ہے یہ بات  
ہووے گی ویسی ہی چھسی ک وہاں سگتے ہو  
راہ پھلتے اُسے رکھتا ہوں اگر گھیر کہو  
ہنس کے کہتا ہے مچھو کام سے اب پھیر کہو

یہ کہہ کر تو صاف کہ ہے پہچان کسی کا  
 پر دیکھو لہذا یہ کہہ کر نام کسی کا  
 الہی واقعی ادب ہی نہ ہے فسق و فجور  
 پر اس سرے کو سمجھنا جو ہو بشر ہو تا  
 بناوٹ کوئی صاف ہی سو کس دوزخ پر  
 پڑا ہے دھڑلہ بدوں، بس آدسی سو نا  
 بہک رہے جو تجھے کرنا ہے سوکر ہے 'قائم'  
 پھر اسد نہیں یہ کہ حواں ہووے گا  
 کو بوجھ کر، کہ خاک پہ مہر ہو گرم شور  
 دھا ایک چراغ گدھر سو وہ دہی جھوٹ نہا  
 ہم سے بے نال و پر اب جائیں کھڑے اے صہاد  
 کاش تیں دلیج کیا ہو تا کہ آزاد کیا  
 صہرا پہ کر جنوں مجھے لاوے کتاب میں  
 کھینچوں ہر ایک خار کو پائے حباب میں  
 آوے حواں چمن کی طرف گرمیں دو کروں  
 شہجہ کرے گلوں کو صبا، گو میں دو، کروں  
 کھولے \* ہے چشم دید کو تیری پہ حبیوں حباب  
 اچھے تئیں نہیں آپ نہ آیا نظر کہیں  
 دھڑے دو مہر نہی کو ہوا ہے نا غبار  
 لے جائے گی آرا کے نسیم سحر کہیں

فہرست

یہ مرنے کیلئے ہم "قائم" کو نہیں  
 خداوندی سے کچھ چارہ نہیں ہے

یہ دل وہ جلتا ہے کہ دنا گر نہیں آئے  
 دھوکا یہی رہا کہ نہ دے بار بس مجھے

مرا کوئی احوال کیا جانتا ہے  
 جو گذرے ہے مجھے پر خدا جانتا ہے  
 بھک پھروں ہوں یہاں میں اکیلا ہر اسک سے  
 اے ہموہاں پیس قدم اے ہم کدھر گئے؟  
 حیو فص چکا ہے ایسے حسپیٹوں کے ہاں سے  
 دل دیکھنے کو اے کے یہ ظالم مگر گئے

افغان و آہ گھنٹے بے داد کیا کرے  
 جو قتل ہو چکا ہو سو فریاد کیا کرے

(رہائی)

کیا پس ہوں دنیا کے ہر سب اہل عدم  
 بے قدر کردیں ہم کو جو دے کر رو سیم  
 مسجود میں خدا کو بھی نہ کیجئے سجدہ  
 مگر اب جو ہم رہو براے معظم

بھلا اے ابر مرگاں اب تو بس کر  
 ابھی تو کھل گیا دھابو سر  
 دھار عدم ہے "قائم" کوئی دن  
 اُسے چھوٹل، بھارے اکات ہنس

بارب کوئی اس چشم کا ہمارا ہووے  
 دشمن کے بھی دشمن کو یہ آزاد ہووے  
 مصطفیٰ بھائی کے دہریں سحر ہمیں قدر فراکت اسب کہ شاہر  
 موحب لفظ عام موروں کو نہ و خطاب ہمیں دشمن ہو نہ  
 لیکن ( ۵ ) ۔

ناسد دشمن دشمن ہجر دوست

چہر میں چہلیں ہمیں جو کچھ ہو گئیوں اب بار کے سادہ  
 سر پٹکنا ہی بنا ابا در و دیوار کے سادہ  
 میں صدقہ ہوں صدا کا مجھے نہ ت قید کرو  
 چہر نکل جائے گا رہبر کی جھنکار کے سادہ

موقوف شعل گریہ مری چشم اگر کرے  
 اندا رہے نہ آب کہ لب کوئی نہ کرے  
 پہلے ہی سوچتی تھی ہمیں اے شب فراق  
 نہ رات بے طرح ہے خدا ہی سحر کرے

بچہ سے لگےں تھیں آنکھیں پھٹسا سب میں یہ دل  
 نقصیر ہے † کسو کی ' گرفتار ہے کوئی

دھن دیرے کو پا دا داب کہنے ہماری حوڑسی میں کیا سچ ہے  
 نہ لگا دل کو اس کی مڑگاں سے اپنے حق میں دو کالٹے ماب ہووے  
 اتھاوے ستم یا خدا کیا کرے بچارا یہ دل ایک کیا کیا کرے  
 میں جانا ہوں کہہ سے اب دیر کو نہ لایہ بھی دیکھوں خدا کیا کرے

• ( ن ) ہو گئیوں + ( ن ) پڑا † ( ن ) تھی



ہمارے دردِ دل کے نقوش نہ کر، بے دردِ دوچاندہ میں  
ہم اپنے حقیقی بے ساختہ نہیں اُنہوں کو کہیں سچے میں

”دیکھتے ہیں کون صبح“ مریے عشق نے کہا  
دولا آمدھر سے داغِ حشر نے سیر ”کہ ہم“

دل دھو رہا ہے، میں مریے دوالعجبی ہے  
یہاں راکھ کا ایک قہیر ہے اور اک دسی ہے

اب کے جو نہاں سے جائیں گے ہم پھر فکھرو نہ ملنے دکھائیں گے ہم  
جوں چاہئے چاہ کا سر شدہ جہیز میں ہو کر دکھائیں گے ہم

میرِ قدرب الدہ 'قدرب' نہاں  
ارساتہ جہاں آباد اسے 'قدرب' سخی گوئی اردن دیدش کہ  
در دکرگہ میر و صبحِ عالی حانِ مدح اسے طاهر می سود  
فاصلہ سداں خاکے حشر لا دو نار کی  
حالتِ نیت نری ہے دل بے قرار کی

’قدر‘

قدرب سحرش ازین نیت او کہ میرِ دلی 'میر' و صبحِ عالی حان  
نوسنہ، ہویندا اسے --

آئے ہو آج ہو رہے حاکمِ سخنِ راب کی راب  
لیلیۃ القدر سے بہر ہے ملاقات کی راب



مالی ہے مسیت حواہیٰ جگنا دھلا نہیں  
 بلبل کے حتیٰ میں شور مچانا دھلا نہیں  
 اے آفتاب در بدر اور دردِ رو ہے دو  
 ہر روز کوئے نار میں جانا دھلا نہیں  
 'صاحب' یہ واقعی ہے جو 'قاسم' نے کہا  
 دنیا میں دل کسی سے لگانا دھلا نہیں  
 فتح علیٰ ہاں اس ادبِ بناس میں دوست —

دیکھہ سچہ چہرہ طلا کا رنگ اُڑ گیا آج کھڑا کا رنگ  
 میں ہار دیا 'ہاں' دیکھہ مولیٰ کی  
 اک دام بوی دیکھہ سے نہ لیا مولیٰ کی  
 سچہ اے سرو بد تھکھہ نار نے مارا براکت سے  
 بھائے گل ہماری فیر اوپر باز تو دکھو

#### قاسم دوم \*

احوالش معلوم دست، میر تقی میر، ایس دیبہ می دوست —  
 گلی میں سر کے لبت سیلی سواہ حال کا دانہ  
 ہوے جو گئی دو کیا پہاں وہاں حد ہر نکلیے نہ ہر نکلیے

#### دادری \*

احوالش و اسعار فقیر، دوسید، مگر این نک دیبہ درند کور  
 فتح علیٰ ہاں دانہ سد —

\* نکات الشعراء کے موجدہ نسخے میں نہیں ہے —  
 + سودِ حلیل - رنگتہ را ہوار گوید و درون کن سر می برد  
 (فتح الکریذی)

دہ گھر؛ را درد دل جا نا کسی ہے      دہ یارو! محکمہ دہنجانا کسی ہے

اس چشم پر حصار کو دیکھا جو حجاب نہیں  
برگس کی بندہ دہ بے چمن میں اُچھت گئی  
بندل چمن سے اُٹھنے کے » چالی دہی بہار میں  
بوگلی کی دوستی ( کی ) اُسے اُڑ کے اندر گئی

یہ زمانہ ہے یہ وفاؤں کا      صحت کسی سے دم انکاد رکھو

دہا نہیں دل کسی سے لگانا دھلا نہیں  
اس دوستی کے پیچ میں آ نا دھلا نہیں  
حب تک وہ لالہ رو بھر آ نا نہیں مجھے  
یہ داج دل کسی کو دکھا نا دھلا نہیں  
بہارِ ب و بہارِ مجھے چھوڑ کر سکتا  
اب ہم کو ایسے وقت میں جا نا دھلا نہیں  
وہ سوچ دہ جو ہے ' بہت زور دہج ہے  
داس کو اُس کے ہات لگانا دھلا نہیں  
میں جس کو دل دہا سو وہ دشمن ہوا مرا  
' فاسم ' میں کیا کروں یہ زمانہ دھلا نہیں

فقیر ہم دریں زمیں رختہ اپنا ہے چندی سالک نظام کشیدہ  
و مصرع مطلع ' فاسم ' را نصیبی ہووے ، اس سے دہ ار  
آدیب ( ادیب ) —

دل زلف میں جا اُتکتھا آس شالے سے کیا ہوگا  
 کئی گدھیں دیوین اس میں سلکتھالے سے کما ہوگا  
 معرور نہ ہو سامی ' توں سے کے اوپر ایسا  
 لدر پر کہیں پیسہ ا دسا نہ ہو چسا وے کا  
 ملتے ہو ' قمر ' سے تم کز دل کی صفا سے  
 ا ب سے ملا ر ا ب دیتھو کے نو کہا ہوگا  
 مہاں ا کس دھن سے آتے ہو اھا اھا اھا اھا  
 ادا سے مسکراتے ہو اھا اھا اھا اھا اھا  
 کہیں سے جس دھی چولی ' کہیں دامن ہوا تکرے  
 بہت شوخی مچاتے ہو اھا اھا اھا اھا اھا  
 ایک دم ' کیا دم نے سب عالم دو دیکھے بے وفا  
 کوئی دندر نہیں ہے جس کے ساتھ دل بھلائیے  
 عرص کر تا ہے ' قمر ' کچھ نہات کہتا ہے ضرور  
 یا مٹھے ہوئے حکم وہاں بے اپ یہاں نکا آٹھے

دھڑکی لگا کر وہ بے فکر کا کمال' چشم کر دھڑکتا ہوں دنیا کو

میرزا تقی 'فروان' تخلص

حواس شال، در فارسی، سحر دان، تخلص می کند،  
مولد او خاک حقیقتہ ندیاد اسما الحال بملکہ فیروز کدہ،  
می گدازد، اروسب —

حرف حق پر دل واجب ہے نہیں اے حاکم،  
ہمے مت مقرر کو مارو خدا کے واسطے

مشکل نہا اُس کو بحر حقیقت سنی عدد،  
کچھول کی جو کشتی نہ لنگری گدا کے مات

میرزا رضا بیگ، صبر، تخلص

ار موروان حقیقتہ ندیاد اسما، فکر سرجہ السیر و دہی  
رسا دارد - فروغ دانش ار انتظار آفتاب طبع، میرزا روشنی  
گرفتہ، و اکثر رنکھائے 'یقین' را ندمع نمودہ، سخن نشستگی  
و رفتگی می گوید، و نا رادم سطور ارتباطے می دارد، اس  
چند ابیات ازو دوستہ سد —

ہزار شکر مرا مدعا ہوا حاصل

اگرچہ عشق میں کئی دمع اور بلا دیکھا

پابندی سے دل ہو کر آزاد بہت رویا

ز بھیر کو زلفوں کے کہ یاد بہت رویا

میرے اعضاء میں دھندلے کر رہے ہیں صوف ہرگز نہیں سر ہو نا  
 اندر در سے چھٹم گریاں کم نہیں موج دریا ہے شمع آستیں

سڑکاں سے دل بچے دو تکتے کوس ہنسی ادو  
 بہ کہہ کے مدنی نے اُس سے حسب دل کی داد چاہی (قطعہ بند)  
 گھنٹے لگا کہ درکش حس و مت ہووے حالی  
 دلوار پھر نہ کھینچے دو کیا کرے سہاوی  
 اے باہیاں نہیں درے گلشن سے کچھہ مرص  
 صفحہ کو قسم ہے سوزوں اگر برگ و تر کہیں  
 اندھا ہی چاہتا ہوں کہ میں اور غدا لیب  
 اپس میں درد دل کہیں تک پہنچے کر کہیں  
 کس کے گلے کا قضاۃ حوں ہے نہ رہیں  
 حیوں کسم اُگنے ہیں گل اورنگ ایتلک  
 دھنچا نہ آتے درد کو میرے کوئی طیب  
 یارب صعب طرح کا کچھہ آزار ہے معصی  
 دیکھا نہ ہو جسے میں کوئی سر زمیں نہیں  
 پر تعہم دل ہو سو جہاں سو کہیں نہیں  
 سلتے تھے ہم جہاں میں اہل کرم کا مات  
 آیا جو دیک میں تو کم از آستیں نہیں  
 مری بد سراپیوں سے کریں دوبہ میگزساراں  
 دے وہ ہل کے ہووے سبب نجات یاراں  
 سنا کن نے حال میرا کہ حیوں اندر وہ نہ رویا

## باب الزا

مردان ' راقم ' دھلے

راقم اسرار آندار و ناظم لآلی شاہوار اسب اصلاح سہی  
 ز مہر و ' سودا ' می گیرد ' و در سادہ چہاں ادب بسر می بود  
 ادب چند ادبیات از ' کتاب السعرا ' رسم می نہادہ --  
 یہاں ذک قبول کیجئے خاطر ہری جمعہ کو  
 با سب کہیں کہ ' راقم ' رحمت ہری وفا کو

میر تقی ' میر ' فوسدہ کہ " ادب معنی را در لہروان میر  
 عبدالحی ' ناباں ' مرحوم ' معنی و دیف بہوں الفاظ مطالعہ  
 کردہ ام طے عالم آفس کہ این سحر از ' ناباں ' مذکور اسب  
 چرا کہ او از مدب مشق سہی می کرد و ادب دو مسق اسب  
 والدہ اعلم " صاحب می گوند کہ مدظر فقیر بیت ' ناباں ' در  
 آمد ' عصب ادب کہ در مذکورہ ' میر ' درجہ ' ناباں ' مسطور  
 اسب و ' میر ' را ملاحظہ دیاداد بیت این سب --

حقا دو چاہئے اے شوخ محکمہ پہ یہاں دک کر

کہ سب کہیں محکمہ رحمت ہری وفا کے نہیں

دل کنج قفس میں کر دریاد بہت رویا

مسلے کے تئیں گل کے کر یاد بہت رویا

’ رسوا ’

میگوئی کہ ’میں دوسرے دود‘ و در دستان پیکوادی‘ کہ  
 داکا دلش مائل رلف گزہ دار مسلمان دوسرے سہ‘ رفتہ رفتہ  
 عشق از طرفین انطباط داف روزے منظورشی طعام می خورد  
 و ’ رسوا ‘ حاضر دود‘ طالبی و نکلیف طعام خوردن کرد - از  
 آنجا کہ سرسختہ مستعد در سب داسب‘ افکار رانہ ہوں گوارا دندہ  
 ناچار گشتہ اس واسوحت کہ در عرل حضور ہواوی ‘ ہامی‘  
 اس‘ بر حوائد —

( مستند )

مکملوں بہیں کہ خاکے میں صبرا کو سر کروں  
 فرہاد بہیں کہ کوہ کو زبر و زبر کروں  
 تہدی گلی میں آئے کدھی گر گزر کروں  
 یک عاشق ضعیف ہوں تجھ کو خبر کروں  
 ” اے ترک شوخ اپن ہمہ نار و عتاب چھوڑ  
 بادل شکستہ گل ستم ہے حساب چھوڑ

کہتے ہیں سیخ یوں کہ تو اسلام کو قبول  
 اور بدھوں یوں کہتے ہوں کے تکیں نہ بھول  
 رہتا ہوں روز و شب میں اسی فکر میں ملول  
 کس کا کہا میں مانوں اور کس کا کروں عدول  
 ” ار کوہ تو نہ کہہ بدھ روم یا نہ بت کہہ  
 اے پہر رہ نہو کہ طریق ثواب چھوڑ

دیکھ ہے منگور نہ قصہ اتر ڈھالے یاراں  
 بہتوں ہوں میں اس داس بہ دل دھم سکے کو  
 اسی پر بھی ستم ہے جو حریفکار رہ ہووے  
 اے عشق معجزہ کوئی طرح ہار نا دار کہے کہ ہائے عاشق  
 کام ہانسیوں کا کچھہہ نہ ہے دستور ہی نہیں  
 کہلے کو ہے یہ داب کہ دستور ہی نہیں  
 کہتا تھا کون یہ کہ خوشی ہے جہاں کے بچ  
 اسی بات کا تو وہاں کہیں منگور ہی نہیں  
 سنتے ہوں ہم کہ ہونی ہے رنگ میں دوام صبح  
 ہوگی کبھی اے چرخ ہماری وہی شام صبح  
 معصومتا مہری بہت ہے یا بڑی بخشش ہے بہش  
 اپنی رحمت کو نظر کر رہے مصیباں کو نہ دیکھ  
 صناد کب تو چھوڑے گا منہ کو قفس سے آہ  
 کھٹکے ہے میرے دل میں بہت حار حار داغ  
 رونے میں اس قدر ہو جگر اے جگر نہ کو  
 دیکھا نہ تولے کچھہہ کہ دل و دیدہ کیا ہووے  
 نامے کا میرے اُس سے لے کر جواب پھرنا  
 پر واسطے خدا کے فائدہ استاب پھرنا  
 ایک وہ بھی تیں نہ ہارو جو ہاہمیں مہسر  
 گلش میں سات اُس کے پوچھے شراب پھرنا  
 کہے کہا درد دل بلبل گلوں سے آوا دیتے ہیں اسی کی بات سہنس کر  
 جو چاہے گوہر مقصود اے دل صدف کی طرح ہوں پاس پاس کر



دو دو کے چشمِ ہفتہ میں نے سور ہو گئیں ۔  
 حادری تھیں اشکِ ہائے کہا نا سور ہو گئیں  
 و سور مکتھے نہ سارو وائل کا لہ نہ دکھاؤ وصال کہا کرے نا حلا کو دلاؤ  
 حو کوئی چاہے کہ اُس کو حسرت وحو کر لائے  
 ہار کے کو حے میں نا صحترا میں رسوا نا کرے  
 ایں اہمالِ مہر علی حان و مہر مکتوب دہی 'مہر' می دولستد -  
 دہس سے ووں گئے ہم اور چمن میں حانے تھیں  
 اُڑیں دو ہر تھیں رکھے چلے دو ناے تھیں  
 وصل میں دہکتہ رہے اور ہفتہ میں بے تاب ہو  
 اُس دوا لے دل کو 'رسوا' کس طرح سمجھا لائے  
 ہر گلی کو کر پڑے تھیں مسرت ہو دیوار و در  
 اور رحمت ہے دوستا یا دوستی ہے سوا  
 آرام دو کہاں کہ تک ایک سو کے چپ تھیں  
 آسو بھی نہیں دے کہ بھلا رو کے حب تھیں  
 عدا لر حیم 'رحیم'  
 مہر دہی 'مہر' ایں دہس می دولستد -  
 آجا فراں اب چھو کا سدا ندا گدوا مکتوب ہوا  
 حس نات رو لہلہ گئی اُس نات مکتوبہ خانہ پوا  
 درالکس حسین حان 'رنگیں' تخلص \*

\* نورالدین علی 'رنگیں' تخلص

پسرِ مہارالدین حسین حان است کہ صدرالصدر مملکت کی بود  
 مدت دو سال مہمّت مہارت مہدست حان سامانی سرکار بواب  
 آصف حاکم امہارِ دہشت - مسار الہ بعد فوت پدر باضافہ منصب  
 و خطبات مہارالدین حسین حان سرورازی یافت حواں قابل است  
 (تکفہ الشعراء)

میر جاؤں گا، ماما ہی سے مرمت دے گا لہاں  
 آئے تو حاسدا نہ دھا اب کن سکھا لہاں  
 نہ کہہاں ہمیں پیروی سشتروں جب سامنے کیاں  
 لایا چھری دھج کو میرے کہوں دواے مہاں  
 ”کلہصر کسودہ در نئے قدام شہاب چھہست  
 حود گھٹہ ام ہلاک در اضراب چھہست“

دو رو کے دور کا ہوں ہوں نہیں دھتھہ ندا اے نار  
 اور شب تمام خاک کے گھڑہاں کروں شہار  
 ہر حد اپنا حال ندا نہجہو آسوار  
 تو بہرحم نہ آیا مجھ دے کے انتظار  
 ”گندی شہے بقواب تو ایم ولے چہ سود  
 ماحود در میر حویث ددام کہ حواب چھہست“

معطحات اس و اسوحت تعمیر ہو سیدہ، لہذا دوعے بنا خ اسک  
 دل را سی حراشد، و میر دعی، میر، دوسندہ کہ ”پہسیر عاسق  
 طعل ہدیوے بود، او ار قصا مرد، عاسقی او نہ ہوس مددل گسب“  
 اندھیل عوص تو مسلم مقررے اسب و دیوانہ نکوچہ و در زن  
 حرات و حوار سی گسب، مسلم اران حاسب کہ، رسوا، تھلص  
 می کند سحر اے دھلی کہ در اسعار حود خطاب نہ سپیغ می کند  
 و رسوائی او نیای می نہاید، اکثر کہانہ اڑان اسب اسعار  
 درک مداندہ، رسوا، بسیار دظفر در آمد، اس انیاب اڑ و سب -

نہیں دو رو کے قاصد ہار کی فریاد کرنا ہوں  
 در ا مکھہ دیکھہ کر اپنے کہے کو یاد کرنا ہوں  
 نہ جانو عیش میں کچھہ عمر اپنی صرف کرنا ہوں  
 جو کچھہ نادی ہوں دن سہرے آپہیں دور رو کے پھر تہا ہوں



’اور رنگ آبداری در حجب مہم و دکائی طبعیت مہیار‘ و بکتاب  
 پدر خود صاء الدین حسن خان سر فرار پورش صدر الصدور  
 لکن و واقع اکثر عرائف شوہن نوک‘ و والد مہر پمکاری  
 او می دھون۔ رنگین حوالے دود کہ جائے رنگین دربالے او  
 دوتہ‘ و سہج دھانپ اور حیمائی اور حیمہ مہاھوت فاضی  
 کریم الدین خان فاضی دلتہ حیمہ دھان علم اسماعیل می اور اسے  
 ونا مہر مہرناں کہ احوال گشت‘ فرات فریدہ داس  
 سہر و بختہ و فارسی ہر دو می گف‘ اما در قسم عرب طبعیت  
 چندان مہاسہ دھون دو سندھوی دارک‘ در کمال اطاعت و بہام  
 بلاعب عرب فارسی او بہمہ حیمہ نص و چند عرب آن ہم  
 بعضے بے مطالع و در حے بے مقطع۔ در عین حوافی جہاں  
 فانی را وداع دھون‘ و دایع داسہ بر دلہائے احباب اوروں۔  
 اورں سہم مسودات او کہ دراصل دلیل و مدسہر دودہد‘ ریادہ  
 در ادب ساز گرفتہ ”روضہ السہدا“ را بطور نتائج معل  
 می حواس کہ دھم آورک‘ واللہ اعلم چہ گشت مہاجتہ کہ  
 میر مہرناں‘ را نا خان رنگین‘ بطہور آمدہ دود‘ در درجہ  
 مہرناں‘ مصفا تہریر دھودہ سک۔ اول‘ رخا‘ دھان می کرد‘  
 بعدہ رنگین فرار داد مہر مہرناں‘ دارم و فادش کہ  
 در سنہ اثبیین و سبعیین و ہائہ وائف وافح سدہ‘ چہیں  
 در سلک دھم کسیدہ (تاریخ) —

از جہاں رفت خان رنگینے بعنوان نافست میرزاے چہیں  
 سال فودش شہودم ار ہادف داخل رفت از جہاں رنگین  
 اگرچہ متعققی اس کہ کسی بے اہل ہے مہر‘ مرد ماں

نارادو محبت میں آئے سیمندو دم سے ،  
 رندار کا سودا ہے ' بے زر کا خدا حافظ  
 دیکھا جو جہاں نامی ' بولایا ' رضا ' مصرع  
 دہا دو گذری ہے محبتو کا خدا حافظ

محبتو رضا بیگ ' رضا ' نعلین

ار دلا دلا ساہ سراج محل چھندہ اولاس اسب حدش ان  
 ' دہ حساں ' در ' ہدی ' اندہ دون و پدرش در ' ساہ جہاں  
 آناں ' متولد شدہ ' و بعد انقصاے انام عمارت وارڈ ' دکن ' گشتہ  
 سولہ ' رضا ' خاک ' اورنگ آباد ' اسب اسماعیل خوب دارڈ  
 فقیر و وقت تالیف این کتاب رقمہ معصوم طالب اسماعیل رضا بیگ  
 مصنف و شایع احمد کہ خیالیہ سرگ حلیق و ہم دستان فقیر  
 اسب درگ ساہ ' سراج ' فرستادم در جواب ان قدر ادبیات  
 بقلم آورگ دہ ' دوستہ می سون —

یار کا حق و دستم کیوں نہ میں برداشت کروں  
 اس سے آئندہ محبت چشم کرم نامی ہے  
 بعد مرے کے دھوں گا میں کفن میں بہت تاب  
 بس کہ سیمے میں ' رضا ' یار کا دم باقی ہے

ہے کس قدر ماہم خود سا دو رنگ  
 آئندہ اُس کے سامنے آکر ہوا دو رنگ

چھپاؤ مت دو رج نے نقاب پردے میں  
 یہیں رہا ہے کہیں آفتاب پردے میں

گہوارِ اسف در مہموں حوالی مائل راہو و لعب و مہم  
و طرب نوں - اہمال چندی ہے نہ مہم ساہ 'سامی' مہجول  
امداد گسب، ار تہکہ دہی و فاک و طبع نہاد داسب، ہادی  
مانہ فرصت رہاں ناں و مہی سہاس سہ کاہ ناہیہ مارا مہ  
سطور ہومی حورک، ار اوسب —

ا ح دو شوخ رنگہا جو چمن میں آوے  
سر و چٹائی کو لگے، فلانیچہ سہن میں آوے  
ناصحوں کی بھی بصدحت نہیں اب اس کو قبول  
ناب کو ناہے دو ہی اس کے جو میں میں آوے  
راع کو کپک کی رفتار نہیں آئے کی  
دو الہوس کو نہ کہو عشق کے فن میں آوے  
مردم چشم کا گھر قوت گہا، روئے سہن  
اشک کے طعل دنا کوں میں میں آوے  
حس کے نہیں ہوسکے حوالہیں سہن 'رنگیں' کی  
ہذا سے نہیں ہے مہم گر و و دکن میں آوے  
عشق میں کوئی نہیں آح مرے آنہیں کا  
کہ گرفتار ہوں میں سلسلہ پر قمکین کا  
کام میں آئے ہوں سر گرم نہیں کس سے کام  
ہنکو سے حق نہیں، شہتای نہیں دہسہیں کا

—  
'رضا'

از خاک لاہور اسب، والہال ناراحتہ، ساہور ہسرمی  
درد این اہیات از بیاض حاہی علی اکبر و سال بقلم آمد —

## باب ایشیوں

جس عالی 'سوق' تخلص

سوق اور دھرم رساندن مصامدن نازہ بسیار داسب و اصلاح  
 سہن بدست سرام الدین عالی حان 'آرزو' میکروب اسعار طبع  
 رادھی دل بطارکیاں را سوخی قازہ می ہشتاد - میر تقی 'میر'  
 و فتح عالی حان این اذہات انتہاب می نہاید —

قاصد دہرا نہ وہاں سے جو اب تک نو آچکا  
 القصہ اُس گلی میں گیا جو سو جاچکا  
 اے یاس معصومہ کو گام اجادت سے کیا رہا  
 و تھے کہ جب دہا ہی سے سوں ہاتھ اُٹھا چکا  
 کیا کیا سہم نہ تھے کہ تھے جسم یار نے  
 جو سختیاں تھیں معصومہ زمانہ دکھا چکا  
 اگر قاصد دہرے کوچے سے تک حلدی نہ آوے گا  
 دو پہارے اُدیکوہو دہر دو کہ مہرا حیدو ہی حاوے گا  
 میں اپنی کم دہائی سے پہریاں اُگوچھ مروتا ہوں  
 لب زحموں سے قائل کے اندازے شکر کرنا ہوں  
 مدور نصر دنیا میں سہکساری سے کرتا ہوں  
 حباب آسا شمار دم سے بے کشتی گذرنا ہوں

’ رکھا ہوں الفت ساقی کو اس طرح سے یہاں  
 کہ جس طرح سے پدے کوئی شہزاد پر دے میں  
 کار دیا کھینچے یا دگر عقوی کھینچے  
 صبر کا عرصہ بہت دیرگ، اس میں کدایا کھینچے  
 گرجہ ہم کو حلوٰۃ دیدار کی طاقت نہیں  
 ایک دم جو دچھہ ہی ہو نا ہوے (مناشا کا حصے  
 اے ’رضا‘ اپنی دندا سنی بالکل اُنہی جا  
 عشق کی راہ میں دسام و دھ لارم ہے  
 ’رؤی‘

ہر حال میں اطلاع کیا ہی دسب دداک آہا از طور  
 کلامش آسکار می شود کہ راہ نومس سرزمین دکن اسب-ایں  
 دوسہ ایات از دیاس حای ’انور‘ تحریر شد —

سبز حانہ ہر میں پیو کے انگ پھلنا ہے دکھو  
 نفع کا فوری اُپر قابوس مہلنا ہے دکھو  
 حسن کے مہمان خاطر لا رکھے ہے حاضر  
 سبز حطاب کے بستداں پر پدینا ہے دکھو  
 ہنس کی پتلی ہوئی ہے سرنج از حریں چکر  
 حاتم سیمیں پہ پاموس و نگینا ہے دکھو  
 موتھا رانہل دھواں ہے گلہبی باع میں  
 ملہہ پہ اُس گل رو نے شہنم کا پسینا ہے دکھو





آنکھوں کی سہاوی بھی سہاوی کی نظر کی ،  
 دو دو کے دھڑ، ناد میں ہوں سام سحر کی

### ’سافل‘

ساگر، ’سافل‘ اسب‘ میر بھی ’میر‘ و صبح علی  
 خان اس دیکھ بیٹ دہائش میں و نسک —

حاتی یہیں ہے اُس سے بڑی فکر زلف و دم  
 ’سافل‘ کو روز و سب ہے برا دک زلف و دم

### ’میر سید محمد‘ شاعر‘

شاعر دست عالی، دقت ار و موزو دیست یگانہ روزگار۔  
 قلم دو زبان دا آن قدر قدرت دیست کہ مسائل آن  
 جناب کہایمعی بر طواری، ولساں ناقص بیان را آن چنان  
 طاقت وہ کہ تقرر کمال آن والا افتداز کہاحقہ پرورد ستر  
 آن سب کہ بحسب توجہ کہ حضرت میر علام علی ’آزان‘  
 مدظلہ العالی در ’سر و آزان‘ بتعزیر آوردہ نقل ہایم‘ وار  
 دوسہ اشعار ریختہ آن جناب کہ بدست خط خاص بعقیر رسیدہ  
 قلمی ہودہ‘ نظارکیاں ان گلشن را گلدستہ تازه صفا فرمایم۔  
 ”میر سید محمد المنفلطی‘ بساعر‘ سلجہ اللہ تعالیٰ حلب الصفت  
 حضرت میر غلام میر عبدالعلیل ملگراسی دورانہ ضریحہ از  
 وجود ہمانوں سابقا چہیں فصلارا بہاری تازه است‘ و اکون  
 گلستان فصحا را رونقی ے اندازہ آن جناب در تاریخ چہارہم  
 سہر ربیع الاول سنۃ احدی و مائہ و الف‘ بسپرستان امکان

سواپا ارسی میں دیدارِ دیدار پر تو بھی  
 مری اس چشمِ حجابِ الوداع آگے ہو نہیں سمجھے

مرداب سے یہ نصرتِ درمیاں ہے پر علمِ دہمیں کہہ کہاں ہے

دکھا دیدارِ اے پدارے نہ میں صرف سے مرگدرا  
 مری ورداے منہشہر آج ہے، میں کل سے درگدرا  
 کسی کو ناعِ دنیا سے نہ دیکھا شاد ہم سچا ہے  
 ہوگ شندم ایک عالم دہاں سے چشمِ قر گدرا  
 ساند میں مہرے کوئی نہ دوتا تو ہم نہیں  
 قربت یہ مری شمع کا ہلستا ہو کم نہیں  
 بروار کسی پہ کھینچتے ہو ہم تو مرچکے  
 پھایے ہو کس کے حوں کے ہم میں تو دم نہیں

آچکا خط بھی یہ دورا دب نہا ایک بار ہے  
 ہوچکی آخرِ بہار اور اب نہیں آغاز ہے  
 حیر لے 'شوق' کی ظالمِ مری فروخت سے مرقا ہے  
 مدارِ قلووار ہے اُس پر حو دوئی دم گدرا ہے  
 پہچھے گی آہیں دل، ہم لے جانا نہا بہار آئی  
 ہواے اندر دوئی ولے یہ آگ بھڑکا ئی  
 محوِ مروت کے عاشق سے کچھ خیال نہیں  
 ہم اُس کی رلف تو جانا مری ہے سودائی  
 آج ہی ملو تو بہر، وعدہ ملط ہے کل کا  
 جھوں ملالِ اشک میں تو مہساں ہوں کوئی پل کا

دندار تا آلتی داد می کند، و بهر دندار حیر و حس، چهل  
 می گرداند، 'میر' در سینه ثلث و اربعین و مائه و الف  
 کاتب العز و ف را مسپوستان داتک گذاشته؛ خود بهار السلام  
 بهلگرام مسردف آورد و چندی در وطن گذرانیده دندار تهللی که  
 در خدمت راه نمانده بود، دندار اهللاده ساه جهاا آنک حرکت کرد،  
 و بموسل بعض امرا آن حال را رفع صاحب و در سینه حس و  
 اربعین و مائه و الف کرد ثانی مسپوستان مسریف آورد، و  
 دنده را در اواسط سینه اربع و اربعین و مائه و الف رخصت  
 همدوستان فرسود و خود بهر اسم خدمت مرخوچه دندور قیام  
 بهود - ما آنکه 'دندور ساه' در دندار 'سند' مسلط گردید، و سر رسته  
 خدمت پادشاهی گسخت اما حدایار حان مردان سند 'میر' را  
 بگذاشت و دندور و اکرام بهام اندر 'سند' نگاه داشت و  
 از حاف خود خدمتها بقتلیم و سادید چون هکامه دندار ساهان  
 در آن دیار گرم سک و اوضاع ملک در نسق سابق بهاند، خاطر  
 اقدس از امام آدها برداشت و از ده دندار حان حواف دهوات  
 رخصت گرفت، و سست و پستم و صان سینه حس و هسین و  
 مائه و الف از 'سندوستان' در آمد، و از راه 'ماقرا' متوجه وطن  
 سند دند طی مراحل به سست و هقتیم معزوم مکرم سینه سست و  
 هسین و مائه و الف بموصول بهلگرام مسرب اندوخت 'میر' طبعی  
 و قاد و دهی بهان دارد چون از مطاعه کتاب باز می بردارد،  
 همان اندیشه نوادی سخن عطف می سازد مهارت زبان عربی و  
 فارسی و هندی از حد افروا است، و اسعار السنه ثلثه در  
 حرانه حافظه عالی از حصر بدوین سخن را اکثر اوقات مؤذن

رسیده به بطون " اولوالعزم یقیناً دارائمه العز " مسعده جامع  
اصناف علوم است و مرآت فضائل و کمالات والد مرحوم - مخصوص  
عربی و لغت و محاضرات که درین مدون رایب یکتائی  
می افرازد، و گوئی سمیع از افران ری ربانی کتب دوسی در کاسناد  
المحققین میر طاهر محمد بلگرامی طاب ذراه گورافید، و  
کمالات کثرت از والد ماحد حود اند و حب پدرگراسی رادست  
نورند ارجمند و زای سعید اُتوب، عنایت و محبت خاص بود،  
و در حجتی که علامه مرحوم از بهر بدار العلایه، ساحه جهان آباد،  
عطف عنای بود، پدر سید محمد را در حود طلبد، و  
مقارن ان مسرعی را در ستاد که چندی تودع داد کرد، و  
انظار طلب مثبوت باید کسید - 'میر' در حواب قلمی فرمود  
که " ان ابرح الارض حنون یأذن لی ای " علامه مرحوم ازین حواب  
خطی کرده و این رباعی رقم زد کاک حواهر سلک  
ساحت که - ( رباعی )

تا یاذن لی ای بقطعت دیدم گلهای طرب از چمن دل چیدم  
از شایست ابرار پروانه صفت اے شمع پدر گد سرت گردیدم

در اواخر عهد محمد درج سدر علامه مرحوم حود مسنعتی  
سده، خدمات بهر و سیوستان را تمام واک ارشد گرفت - حجاب  
میر سید محمد در سده ثانی و ثلاثین و مائه و الف بهل  
خدمات رسید و مسد حکومت را از ابتدا تا اتمها بسیو  
تقدیر و حسن معاملات رونق بخشید و ضیح و شریف آن

مگولے کو نہیں ہے سرِ بلند، اک نں ہرگز  
سرِ سلطنت کہا چاہئے ہم خاکساروں کو

ہو گئی آئے سے دورے، دل کے میٹھائے نہیں دھوم  
چشم نہیں مچھتی ہے حبسے کھٹ کے الے میں دھوم  
وصل میں بھی نہیں ہے ہرگز چہن بیتابوں کے نکھوں  
عشق نے دالا ہے دیکھو سمع و پرواے میں دھوم

### میرزا محمد 'سورش'

درد ناری برادرِ رائے میرزا محمد اکبر 'طپش' اسب انسِ عرب  
ہم اردو بھالے 'دعاساں' و مریدِ حاسِ مالکہ پسرِ حوا دئے حصر  
ساہِ بسینِ قدس سرہ اسب اکوچہ 'سورس' ساگردِ عمِ حوک 'طپش'  
دوک، اما دعوتِ طبع و نکالے دھن گوے سبھت ار اسدِ حوک ردوک  
مالکہ در او احر 'طپش' قلہدِ دلہدِ حوک اخیارِ بھوک ار ددو سحور  
تا مدتِ احر لہاسِ سرمئی پوشید و چون سرہ در دیدۂ اہل  
کھالِ حاکمگونہ بسیار معرکہ و قلندرانہ زندگی بسر بردہ  
و در عالمِ موسیقی ار سلف و حلقہ سبھت کردہ کہمتِ بلاط  
بستارِ می گف، و خواہرِ آہوارِ مصائبِ در سلفِ اعلاطِ ہندی  
می سبب - اسعارِ رنعتہ و فارسی بسیار گفہ اما از کھال  
بے دماغی کہ دانش، مسوداتِ تسبیح و چراغِ می سوخت، مگر  
جہاں قدرِ بدست آمد کہ میرزا محمد اکبر 'طپش' معہی اروے

میں کہہ دو ہوا ہو اندازِ ہمارے ملک و ظلم میں کہہ ۔

ہمیں سب کو روک دو ہے ہمیں ہم میں کے آگے  
 سوئی ہوئی تاک آدا ہیرے سب کے آگے  
 گلچے کا دل ہوا جنوں نہرے لپوں کے دہکے  
 گلچے چاک سوئے دھجھ گلدن کے آگے  
 شمساد کو کرے گا لکڑوں سے دیکھ مہم  
 جب باز سوں چلے گا شمس کو چمن کے آگے  
 سو ٹوک ٹوک ہو کر جنوں سب سے پھرتا جاوے  
 نالہ کروں جو دل سب میں ہم کا گلشن کے آگے

سیف سراف الدین حان 'سراف' دیکھیں

دست او از قرحہ میر صاحب 'مہربان' کہ حاکم رشید  
 'سراف' اسب' ملاحظہ باد ہمود در پاکی حسرت و دست  
 کالچس فی سلطانہار مہنام تہر ف و توصیف پیس  
 در شعر فہمی علم نکتائی می افوارد و ادسا را بطور خاص  
 می طرازد گاہ گاہے فکر شعر ہم می دند و یک دو بیت  
 حسرتہ دستہ می گوید مدان حان 'سراف' و والد مؤلف اتعاد  
 متعاورالہد اسب' و اکثر گاہ اورا مہربانی سراف سراف بفریب  
 ہانہ می آرڈ - بالفعل بتعلقہ احسانا بدستہ بنیاد مامور  
 و بتالیف کنایے در مداف عرتالصہ فی دس سراف العزیر  
 مصروف اسب - این چند بیت از دست ۔

میں دوتا ہی رہا ہم نے کیا جاری دواغ اپنا  
 کہ ہے مد نظر ہر کسی کو آخر کام کاج اپنا

بہوں دھلے طرح دھون ، انی چند ادھاب ار طبع  
و اد اوس —

ہک رنگ میں کئی رنگ ملانا ہے رنگہلا  
ہر طرح سہوں کئی طرح دکھانا ہے رنگہلا  
دھن، رنک کے دیکھے سہی سہیل کو کُنا دھول  
میں ہوں سہی دیکھوں ہوا س دل کو گریا دھول  
رنگیں ادا ہے حب دو گنا ناع میں سہن ا  
ہر نقش پا زمیں پہ نہ دھے کل کے دسے دھ

چشم دریائے دھو نہ شوے طوفان اسک اراں ہنوز جاری ہے

’ سیمہ ‘

بر احوال کھا دہی اطلاع داس ددان ، لکن از مسامہ  
اسعار دل اورش خطے رعایت دل را حاصل مسود دوش فکر  
و دوش خیال اسب ، چہیں می سراند —

دوش سو دا کا ہوا چلنے اُچاروں کے پیچ  
روئیے خوب پتک سر کو دھاڑوں کے پیچ  
دیہی دھوں میں بہن ہے دل وحسی میرا  
مکھوں بیتھا ہے سچن ا بھ کے دھاڑوں کے پیچ

براحس وقت محکوم عم نہ ہوگا سہن ا ایسا کوئی ایک دم نہ ہوگا  
رعب ادسا ہے اب معزور گونا کبھی اس پر سہن بہم نہ ہوگا  
پیارے ا نک دں آ دا ہے ایسا ہم اور تم ہونگے یہ عالم نہ ہوگا





دیگولے کو پہنیں ہے سر دلگدلی، مات بس ہرگز  
سر پر سلطنت کیا چاہیے ہم خاکساروں کو

ہو گئی آئے سے دہرے، دل کے منہائے میں دھوم  
چشم میں مچھلی ہے جس سے کہانے کے آئے میں دھوم  
وصل میں دہی پہنیں ہے ہرگز چہن بیتابوں کے نگہوں  
عشق نے قالا ہے دیکھو سماع و پرواے میں دھوم

#### میرزا مہم 'سورش'

دہر باری براکر راکھ میرزا مہم اکبر 'طپش' اسب انی عور  
ہم اردہ پائے 'دہ حساں' و مرد خاص بلکہ بسو خواہد حضرت  
سہاہ یسین قدس سرہ اسب اگرچہ 'سورش' ساگرد عم خود 'طپش'  
دون، اما دہک طبع و دکاے دہن گوے سہقہ ار اسناں خود ردوہ  
بلکہ در اواخر 'طپش' بلکہ تلمیح خود احمیار بھون ار دہو سہور  
قا مدت العہر لہاس سرمئی پوسید و چون سرمہ در دیدہ اہل  
کہاں حا مہگونہ - دسیار مہر و افہ و قلندرانہ زندگی سر بردہ  
و در ہام موسیقی ار سلف و حاکم سہقہ کردہ کہمت بلطاف  
دستار می کہت و حواہر آہار مصامین در سلک اعلاط ہندی  
می سہب - اسعار و ہکتہ و فارسی دسیار گتہ اما ار کہاں  
ے دہاعی کہ داسب، مسودات سہب و چراغ می سوحب، مگر  
ہماں قدر بدست آمد کہ میرزا مہم اکبر 'طپش' مہمی اروے

سدم سہاں دالیاں کے خوب روئی  
گلے سے گل کے دھنیں بدل لگا کر \*

\* مولوی محمد نا در 'شہید' دھان

طہرانی الاصل است ، دولت او در گھراں شدہ ار چند سال  
در بندہ اورنگ آباد امامت دارد ، د انواع فضائل مستحق است  
مہو کل سیکراند ، نا ستمداد ہستی و قابلیت و در اشعار دارد  
و صاحب دیوان است اس چند امینات رشتہ طبع اوس ---

شہید اوراق ہستی جمع کر خدوں بیرونہاں دوں  
بہر دنگیں بھوس سوں شاید کہ معنی نازکوں بہرہ

بہار دزدکوں اس بہرہ دل مدیں دوں مستحق رکھ  
بہرہ گل حواں چہرہ سوں راز نہاں بہرہ (۹)

علیم نفس کوں ہرگو بہرہ دست تصرف دوں  
حدا کے واسطے اے دل سرم رکھ اپنی ہستی کا

دوں قابوں ممل کا دار مت روز کھر طاعت سوں ہم کر چنگ ہو جا  
سہید اس نفس کا بہرہ کوسار حقیقت کا مظہر حدنگ ہو جا  
( دھانہ اسرار )

بہمیں دھولیں طرح دھول ، اس چمک ادھاب ار، طبع  
راد اوسب —

ایک رنگ میں کئی رنگ نکادنا ہے رنگیلا  
ہر طرح میں کئی طرح دکھانا ہے رنگیلا  
دیکھہ رات کے دیکھے سعی سہل کو گدا بہول  
میں خود سعی دیکھو ہوا اس دل کو گدا بہول

---

رنگیں ادا سے حب کو گیا بلح میں سہل  
ہر نقش یا ر میں یہ نہ تھے گل کے دسیے بھ

چشم دریائے کیوں نہ ہوے طوفان اسکا اراں ہلور جاری ہے

’ سیقتہ ‘

بر احوال کما دبیعی اطلاع کسب ندان ، لیکن اڑ مسامی  
اسرار دل آو درس خطے رعایت دل را حاصل میسود - حوس دکو  
و حوش حمال اسب ، چہیں می سراند —

حوش سودا کا ہوا چلتے اُچاروں کے بیچ  
روئیے حوش پتک سر کو دہاروں کے بیچ  
دہری دلعوں میں نہیں ہے دل وحسی میرا  
مستوں بیتہا ہے سہن ا بھ کے حہاروں کے بیچ

در احس وقت مستکو عم نہ ہوگا سہن ا ایسا کوئی ایک دم نہ ہوگا  
دنب اندسا ہے اب معزور گونا کبھی اس پر سہن بھم نہ ہوگا  
پیارے ا نکا دن آقا ہے ایسا ہم اور نہ ہونگے یہ عالم نہ ہوگا

ادب و در سہ ادا میں وسعتی و مائتہ و الف جہان فانی را  
و ناع ہودہ و ادم الکروہ ناردخ ہر سہہ می گوئی ( ناردخ ) -  
ساعر حوت ہر دا 'سلم طرف حاتم کے حسب رکھا و قدم  
دل نے ناردخ کو کہا مکتھہ ہے سر گیا آہ 'شورش' ہمد  
ار 'شورش' اسب - ( ۱۱۷۲ ہ )

ہمارے پاس پی آ نا ہے آ نا بھروسہ کیا ہے جی آ نا یہ آیا

حب سہی پہا ہے ہر میں حامہ وو حلاہ سہر  
سب سے نا یا گاسہوں میں سرو لے اعتقاد سہر

#### سیح سلطان الدین 'سورندہ' دہلوی

آ سہائے در سمت ' و معنی ناب چانک دسب اسب  
راک و دوس گلر میں درہاں چور ' و اسعار رنگیش دہستہ  
سرور - دریں ولا ار حافہ و حسب گریذہ نامیر 'دواب' کہ احوال  
کدسب ' ناردخ آنا آمدہ ہوک نا دعبو سلاکات سدواتر  
دسب دان ' و طبع را خطے ناردہ حاصل کسب - آحر الاموال حال  
ناردخ و داب بوطر کرد حلالے دعالی نہ دیرفہ افعال خود  
صہیح و سلامت رسادہ خط دسبلی حوت میطرازد ' و  
در سہر دہی عالم یکدائی می افرازد نا راقم سطور طرفہ  
گرم حوسہا ہود کہ می ناید ' و این طائر وحسی مراح  
را تمام الف خود دوعی کسب کہ می ساند مستقر دہلوی  
'سلطان' قرار دادہ ہوک ' بعد ازاں 'دسہیر' مقرر صاحب  
الحال ناسارہ دعبو دہلوی 'سورندہ' درگاہ ' و چند ریکتہ ہا

## باب التاء

میر عبد الہی 'دانی' بخلص

طوطی اسب سکر بیان ' و دلایے اسب شرار داسدان  
آفتاب طمعس دہاید در حساسی ' و لای گران بہای سہمس  
نکہان رحسانی اسب می گوید کہ ار وحاشہ صدوری نصیب  
وادر درک اسبہ دوک ' و سہاف معنیس دن نازک حیالان را صید  
می بہود لیکن آخر در عین عنوان سہاف وزن ردگانی  
دگر ادیدو مؤجہ گلگسب حاوانی گر ناید آر (ع) 'طعلی کہ  
خوش بہاورہ اودد نہ مہاند فی اسب —

میر دقتی 'میر' در تذکرۃ 'نکات الشعراء' اور اساکرن  
مستحق علی 'حسب' می دودسک ' و در دیوان خود اصرار  
داند 'حانم' می دہاند 'چہاںچہ می فرماید —

اور ہی رندہ ہوا ہے تب سے اُس کے شعر کا  
حسب سے 'حانم' کے دوحہ کی ہے 'تاناں' کی طرف  
دور می گودد —

دیکھتہ کہوں نہ میں 'حانم' کو سناؤں 'دانی'  
اُس سوا دوسرا کوئی ہلک میں استعاد نہیں  
حانم در دیوان خود اکثر جا ناں می کند —

سہم سہار ہفتاں کے خوف روٹی  
گلے ے گل کے نہیں بدل لگا کر

۱۔ ولوی مصحفی نا فر شہید قتل خاص

طہرانی الاصل است ، دولت او در گنجرات شدہ از جلد سال  
در مدہ اورنگ آباد اقامت دارد ، ر' نواع فضائل مصحفی اسے  
میر گل سرگندزاد ، نا ستعداد سلامت و مبالغہ فخر اشعار دارد  
و صاحب دیوان اسے اس چند ابیات رفیع طبع اسے —

شہید اوراق ہستی جمع کر حیوں پیڑہاں دہوں  
یہ رنگیں ہمیں سوں شاید کہ معنی نازکوں دہدے

بہار درونوں اس شہید دل میں دہوں متحشی دکھ  
نہ کر پھر گل حراں چہرہ سوں راز نہاں میرا (۶)

علیم ہمیں کوں ہرگز نہ دے دست نہروں دہوں  
حدا کے واسطے اے دل سرم دکھ ادنی دستے کا

دہوں قابوں ہل کا ہار مت دوز کہہ طاعت سوں ہم کر حد تک ہو جا  
سہید اس ہمیں کا کہہ کومار حقیقت کا مظہر حد تک ہو جا

(دھندہ اسعرا۶)

مجھ آتا ہے رونا اُنہی نہاٹھی نہ اے ' داناں '   
 نہ دار ادا ، نہ دل ادا ، نہ دن ادا ، نہ جاں اپنا   
 دے قسم سے سسہاں ہے یہاں تک کہ مجھ کو ادھر باب کھنڈا ، ادھر بھول جاتا

' داناں ' کے دیکھنے سے دوا مانیے دے تم   
 کھوٹی نہار حط ہے نہہاری بھلا ہوا   
 نہتاہوں کا عشق کے کرنا ہے کون ؟   
 ' داناں ' اگر یہ دل ہے تو آرام نا چکا

حما سے اپنے پٹھان نہ ہو ہو سو ہوا   
 درہی دلا سے مردے حتی یہ ہو ہو سو ہوا   
 سب ہو مہتری شہادت کا نثار سے پوچھا   
 کہا کہ اب دو ایسے گار دیو ہو سو ہوا

یوسب کی کدھی گرمی ناچار نہ ہوتی   
 گر اُس کا رلیکھا سا حریدار نہ ہوتا

دنیا کے بیک و بد سے کچھ ' قاتل ' نہیں ہے تم مجھے   
 گ یوں ہوا دو کہا ہوا ، گر دوں ہوا دو کیا ہوا

میں ہوں ورہاد سا محتلوں مجھے کہا شہر سے کام   
 میں سلامت رہوں اور کوہ و دھان میں

مجھے جو دیکھتا ہے اب نہیں پہچانتا ہر گر   
 صمدی سے ہوا ہے اُس قدر لاغر بدن میرا

اگر چہور دے گا دو ، ہم دولفس سے دو صیاد کیا فیرا احساں نہ ہوگا

پہلے نہ وہی وہیں تھیں 'ما'رد 'خادم' کے بہت  
 ہر دوسرے دل کی ہے ہر ان 'داداں' کی طرح  
 ظاہر اہل تصدیق کا نام نہ تھا 'بہت' کرنے 'ناسد' و اصلاح  
 سر ار 'خادم' می گروہ - روزے فقیر نہ کرنا میر 'دہر' 'دہر'  
 ی جواد کہ داناہ دطر در احوال 'داداں' 'افداں' و اس بہت  
 اور حوالہ نام —

ناس دوسو نا ہے چھپچل 'پد' گئے لکنا تھیں  
 منہوں کرتے ہی ساری رات ہو جاتی ہے صدمہ  
 سب سے ار داراں کہتے کہ اس بہت 'داداں' مخاطب  
 ثابت ہوئی سو کہ کا سب داخل اس 'نا معلول'؟ چون بہرہ  
 ار و حاجت صوری می ناسد 'اعمال خطاں' 'عاسی' 'مہودہ' ناسد  
 دہر می العور این بہت کہ قہقہہ آن بہت دہریر اس  
 در حوالہ و جواب انا دہر —

خدمت میں آوے سو کہہ دو 'داداں' کو لیس میں ایک شکرنا بقیہ  
 الحاصل اسعار ہائے رنگین اور دسوار آمد دوسرے دہر  
 اس کہتے ان دواں بہت صریح 'قریب' 'بہت' 'بہت' 'افداں'  
 اس چند ایجاب افداں یاب —

بہ طاقت ہے اشارت کی 'بہ' کہنے کی نہ سہلے کی  
 کہوں کیا مہوں 'سہوں' کیا مہوں 'بغاؤں' کہا وہاں اپنا  
 بہت چاہا کہ آوے ہار 'ہا' اس دل 'وہد' آوے  
 وہ ہار آیا 'بہ' صدمہ آوے 'دنا' مہوں جی دناں اپنا  
 نفس میں بہت مہوں 'بہ' نال ویر مہوں 'سہت' لے مہوں  
 نہ کاشن دیکھ سکتے مہوں 'دہ' آو کر آشہاں اپنا



ہوں سدا کثر اور اہل کئی نادوں سے مہیں  
 ہو رہا ہے گھبراہٹ و ڈر، رہا ہو دستِ حاتمہ حراپ  
 اپنی سبک کا پتہ یہ ادبی اسب، ارچہیں می ہوتا، دنگو سی  
 بچوں (ع)

ہوئے دستی کھینچے میں رہا ہوئے دستِ حاتمہ حراپ  
 اکوچہ لڑیں مصرع ہم بھین مہیں برآندا، لنگن  
 نرجس سے نہ دار سر نہک -

عہر کے ہاتھ میں اس شوح کا تھا ان ہے آج  
 مہیں ہوں اور ہات مرا، یہ بھی گڑیاں ہے آج  
 حاتمہ رہندوں میں سبھلی ہے مرے دار کی سچ  
 ایک چوٹی کی سچ، اور بھٹکا، لنگار ہی سچ  
 دان کھانا ہوا آنا ہے ادا سے جس وقت  
 پہل دوتی ہے ایک عالم کو نہ حوتکار کی سچ  
 کی ہم بے حوت سپر بھیاں کی جس کے پیچ  
 پائی نہ تو رہا کی کسی گلدن کے پیچ  
 کس سے پوچھوں ہاے مہیں اُس دل کے سمجھا لے کی طرح  
 سا بھہ طیلوں کے نکل پھر تبا ہے دیو اے کی طرح  
 غارت کرے گی ہاے قرے ملک حسن کو  
 ہے فوج حط کی گرد نمودار بے طرح  
 دھکا گھر ایک اور سارے ندیاں کا ہوا وارپ  
 کوئی مہندوں سا عیارا نہ ہوگا دوسرا ہرگز  
 ہوں نا وفا سے دارفا اور بے وفا سے کیا عرض  
 ہوں آشنا سے آشنا، بے آشنا سے کیا عرض

کیا دہری سادہ سے کھسی ہو صیفا آتیا باع میں  
 ایک دم میں آٹھیاں فلندل کا دیراں ہو گدا  
 جسرت میں دنا ہی کو محکمیت نہ ہوئی راجس  
 میں حال دیراں سن کر دیراں اہمیت رویا  
 دیراں دو لکا نا دیراں در خون جو نکلیا دیرا  
 کر قصد مری آجہر قصد اہمیت رویا  
 در فعلی محکمیت اُن نے عالم میں بہت قہر و دیرا  
 حب محکمیت سے نہ پایا کوئی حلال بہت رویا  
 سبب کیا ہے کہ دم دیراں ہو ہم سے  
 دیراں کیا کیا ہم نے نہہا را  
 ظالم دیراں چہرے سے نمودار تو ہے خط  
 دیراں کہ دریا ظالم کوئی کیونکہ سہنگ  
 سہنگ ہے حرف کیا بھڑکتا آہا ہا آہا ہا ہا  
 کہ ہل چا نا ہے جی منہ آہا ہا آہا ہا ہا  
 نہ دیراں میں نہ کال میں نہ خط حال میں ہرگز  
 دیراں کیا صاف ہے چہرہ آہا ہا آہا ہا ہا  
 میں جواب میں دیراں ہے اُسے نہہنگی لگائے  
 کیا حاتمے کس کس کا کہو آج دیراں کا  
 سبب دیراں کر چہرے میں ہر بار اے علمدیراں  
 آجہر اس مسئلہ کا کہہ دیجئے کا حصار اے علمدیراں  
 دیراں دیراں کو کیا دیراں سورتے  
 اے کاش تو نہ کہولتی میں منفرد علمدیراں

ہم جاں مان فلنا کر صحرانمیں آ رہے ہیں  
 مہکتوں سے بھی زیادہ دھوئیں مچا رہے ہیں  
 بانوس کی دھارے گرد ان کو پہنیں ندیا  
 دو کیڑوں بچوں میں ہلکے سر کو دوا رہے ہیں  
 سدرا ہو جاں مان پہنیں ولاراں فلوا کوئی  
 بہتوں کی 'کی' میں عشق نے حانہ حراں  
 آئے ہما صبا کھاٹھو سب نال و پڑ چہرہ حالینگے  
 ہوں بسک سے عشق کے شورندہ سرے استخوان  
 راہد ہو اور تھوئی 'عاند' ہو اور مصطفیٰ  
 مالا ہوے اور برہمن 'صہما' ہوے اور ہم ہوں  
 دو حور داندہ سے شاکی ہے کیوں کہ 'ناداں'  
 لہلہی نے قیس مارا 'سدریں' نے کوہ کن کو  
 ساقی ہو 'اور اہر ہو' حام شراب ہو  
 پیار کدھی دو مہری دعا مستجاب ہو  
 لارا ہمارے سر پہ یہ دل کھا حراںیاں  
 اس خان مان حراپ کا حانہ حراپ ہو  
 گلیے لگ رات دو وہ گلشن حب سب سونا ہے  
 ہمارا صبح کو حانہ سنا پھولوں میں ہوتا ہے  
 عاشق نے وہب مرگ کھا پیار سے بھی  
 سمجھوں گا تھکے سے حشو کے دن دیکھہ ہو سہی  
 دیکھا حو مہری نص کو کہنے لگا طہیب  
 مہکتوں موا تھا جس سے نہ آزار ہے دھی

مردال کہا ہے جو مہمان ناع میں اوسے  
جو عادی کلب کے دُشمن ہووے نافرمان سے رہتا

یہ طارح طمان دمہا ہے دمہارے دگر میں  
دلہاوا ہم اج مست سنا گلسناں کی طرف  
حب دلاک سبکوں دھا اس وادی میں، ورنہ دہا  
ہاے اُس دن خاک اُڑی ہے دماناں کی طرف

یہ راہی ہے حذر کیوں عاشقوں پر طعن کرتے ہیں  
کہ کہتا ہے اے 'ناسا' پیغمبر کا خدا عاشق

نہ دیکھی دھڑکھی میں اُس کی صورت ارے وہ کیا ہوا جس نے لہا دل  
اب اُس کو خان! تم چاہو نہ چاہو دمہارا ہر طرح سے ہو چکا دل

ایسا نہیں عوید کوئی گھر گھر کہ ہم  
ایسا نہیں جواب کوئی در بدر کہ ہم  
راست چاٹا ہے کسی عوید کے گھر میں شاد  
دشتِ مے سے دڑی چشم یہ مستحور نہیں  
چھب کر دکھا 'چھبک کر دل لے کے دھاگ حارا  
کیا اچھلاڈیاں ہوں' کیا چلچلاڈیاں ہیں

گر دلہتا چاہے سے یوسب کو کھتی تھی عوید  
پر کوئی تھکسانہ دیکھا ہوگا اُن نے جواب میں

مے ہے 'مطرب ہے' ہوا ہے 'اگر ہے' گلزار میں  
تو بھی آ اس وقت اے طالب شہابی ناع میں

ساقی ہو، اور چوں ہو، مہنا ہو اور ہم ہو،  
 نادان ہو اور سدا ہو، سمر ہو اور ہم ہو،  
 ایمان و دین سے 'نادان' کچھ کام نہیں ہے ہم کو  
 ساقی ہو اور سے ہو، دہا ہو اور ہم ہو،

ملایا خاک مہوں گھر کوہکن کا ہاے حسود نے  
 بہ کہا مات انگلی اس حادیاں انان کے دل میں

دیکھنا ان صاف وناں کا دو 'ے' 'نادان' نہ چہر  
 چاہتا ہے گر ہمدشہ ہو نندائی کے نہوں

میرے ہم مشرموں مہوں آ 'نادان' دیکھتے ہوں گے حفرت و مہماں

ہدوں درگ گل سے ناع مہوں سہم قہاک دے  
 کدا ہو کہ درگ دک سے یوں سے تہک دے

معتدل کے بیچ مہوں کے مہوں سور دل کا حال  
 بے اہوار شمع سے آنسو قہاک دے

کاظم مہوں نعل 'نادان'، اخیوں شمع زباں تہری  
 ہاں باب کے کہلے کی ہونی ہے گلہ گاری

سہدی ہو آئی ہے داڑھی پہ نیری  
 سمجھہ سیخ ہاں نار و نوک کدن ہے

شمع ہی حق کو چلے چت کے گدھ پر بار  
 'دور بہوں' ظلم بہوں' عقل کی کوتاہی ہے

طائرِ فہ حیاں کلیں میں دیکھ کر کہا  
 عاشقی دو کہوں ہوا تھا سدا ہے بڑھ رہی  
 اس انداز اور دیکر تہا پہر و فدیج عالی حیاں سدا گوروا رہا ۔  
 ہے سوز عشق یہاں نہیں دیکھ رہی دم نہ مرے  
 پروا نہ ہے مرغِ دوح ہو شعِ سزار کا  
 قدِ حائل کماں سا جس طرح میں ہو گیا  
 دیر ہدف کبھی دے ہماری ہوئی دعا  
 لکیر کو چھوٹا رکھ میں میں دیکھ کے سمجھا  
 داناں، دو نہ خاک بھی جاہا ہی رہا  
 سرا وس ہو دو ہرگز خط نہ آئے دوں دورے لہیں  
 لکھا قسمت کا کوئی بھی مٹا سکتا ہے کیا قدرت  
 لگا رہی میں مری عاشق کی جو آنکھیں چھت سے  
 دیکھ کر دیکھا ہے مگر اُن بے لب نام کہیں  
 لے میری حشر، جسم میرے ہمار کی، کدو بکر  
 پیسار عبادت کرے پیسار کی کیو بکر  
 مال اپنے کھولتا ہے حب دو اے حورسہ دو  
 حاند سے رہ پڑے اُس وقت آقا ہے امر  
 آنا ہے فادحے کو بھی گلرو رقیب ساد  
 لانا ہے ہمار دیر یہ میرے بھائے گل  
 آشنا ہو مجھ سے ہے ایسا کہ جھسا جاہئے  
 پڑ جو کچھ دل چاہتا ہے ہاے وہ ہوتا نہیں

آردو ہی وہی یہ ، ڈاؤن باک ، قطرہ مے کہی ، نہ ہو تپکا

میرے کے سے دو نہیں کچھ میرے آثار ہند  
رحم کر رحم ' کہ چھپا ہے کہ دیمار ہند  
کہا میں فرض کہ مستمر کے قنوں مستمر مستمر  
ہو دو نہ ہوئے دو در دوس بھی جہلم ہے

تر یہ یاس ہاشی کی عورت کہاں ہے  
نکھ ہے مروت ، مروت کہاں ہے  
میری گور پر لوگ رکھتے ہیں گل کو  
میری دل دباؤ کی شیرت کہاں ہے  
بہاں کیا کروں دابوا سی میں اپلی  
مستمر نات کہی کی طاقت کہاں ہے

میرزا رفیع ' سوڈا ' مستمر میں ربعدہ کہ دوسہ اپنا دش

بالا دوسہ سد ، حوب گدہ —

میرزا حواب نامہ کہاں لکھ چکے پر اب تک  
قاصد پھرا نہ لے کر وہاں سے حواب نامہ  
کئے نالے درے در یاد ساند حرس چپ رہ  
اثر دیکھا میری دریا د میں دل ہم س چپ رہ  
تو میری اس قدر کلام کہ تھکو کیف کم ہووے  
درا بھوش ہو حانا ، ہمارا موش کہو نا ہے  
دورے اندر سے نہ چھو تے گا مرا دل مرا کڑ  
گوشٹ ناخن سے بہا کوئی جدا ہونا ہے

رکھنا دھا ادک جھو سو درے فم میں سا چکا  
 آکر تو مچھ کو حاک میں ظالم اچھا  
 دیکھا نہیں تھے ساقی اس اہر وہیں پدالہ  
 ادا ہے مچھ کو 'داناں' ہے احمدیاد دونا  
 ملی میں اپنی دونا دیکھ مچھ کو وہ لگا کہیے  
 کہ کچھ حاصل نہیں ہووے ساری عمر رو رہے  
 دو مال کھول کے بھایا دھا ایک دس 'اب تک  
 ہر ایک سوچ کو یہ دیکھ د بات دیکھا میں  
 ہر ایک کو کہتے ہو درد کا اپنی دو دیکھا  
 کھڑو یہ مری استخوان ہما کے نہیں  
 حفا تو چاہئے اے شوچ مچھ یہ دھاں تک کر  
 کہ سمپ نہیں مچھ "رحمت مری وفا کے نہیں  
 ہے اسکا ارسکہ آنکھوں سے مری اب جو ہوا ہے کفار  
 حوان واک یہ نعمت الوان ہے دھاں  
 حالی مہر و ناہی دووں دکھیاں  
 مری مہر آرزو میں اس وقت آن پہنچو  
 تک ہم کو دیکھ لہم ہم حاکمی سے جاناں پہنچو  
 میں کوو مریداں یہ حاکر جو دیکھا دسوعس یا شوچ درمت  
 نہ پائی حاک ہی 'داناں' ہی ہم بے پھر ظالم  
 وہ ایک نام ہی درے دو برو ہوا سو ہوا



مہر بھپا اٹھ ' تھرد '۔

از خاک پاک دکن اٹھ، چہین می گوید ۔

کیا آج ان لہو کی ملا جلت بیاں کروں  
عالم میں شور ہے کہ سک کو جبر بھوں  
وہاں کیا ہے دوح دھافل نے ملک تل  
اب لگ دوی نگہ کی ' کو لگ ' کو جبر بھوں  
انکھیاں سوں دل میں آج ' تھرد، خیال یار  
آیا ہے اس طرح کہ پاک کو جبر بھوں

مہر بھپا ' میو ' و دھم علی حان اس یک بھس ' تھرد

میدو نسک —

تھرد رو سے اٹھ ہے سو ملک کو جبر بھوں  
حو رشید کہا ہے اس کی ملک کو جبر بھوں



دعاں کے شہر یا دو سار - ہوں ' کوئی کب تک کو پہنچے  
 مگر ہاں اے ، تکوں کی حد فرما د کو پہنچے

تو اس منہ پر یہ کل کی رات اس کے ہنسنے میں لاؤں  
 نہ آیا ہمارے میرا اح رہی ' وہ رات یہہ ائی  
 ( رہا ہی )

ہو رہا ہوں دریا جو اشتیاقی ساقی  
 منہ پر ہو پکارنا ہوں ساقی ساقی  
 منہ پر ہے حمار شب کا ، لا صبح ہوئی  
 شہرے میں جو کچھ کہ ہے رہا ہی ساقی

میں صلاح الدین ' بھکس '

اوقات راستا ہتھیں آہک سر می نوک ' اور سب --  
 دیکھہ درس کو کہا دل نے حصارا عشق است  
 روح قالب سہمی بولی کہ حصارا عشق است  
 جھک رہیں شوق سے تھکہ درس یہ میری اکھوں  
 جیوں کہ کہنے کی طرف تہلہ ہمارا عشق است  
 دیکھہ ' تمکون ' تو بڑے لب کو رہا تھا حماروں  
 شوق گستاخ ' ہو بولا کہ حصارا عشق است

میر رہی ' میر ' و فہم عالی حان این تک ہیپ ' بھکیں '  
 می فو یسند --

حسن اور عشق کو جس دور کہ ایجاد کیا  
 منہ پر دیا نہ کیا تجکو پر پواد کیا

## باب الخاء

### حضور امیر 'حسرو' دهلوی

حسرو ملک سخن و فریدون نافر این من است فکر  
 سا و دهن آسمان پدیا می دارد و طبع را در الفاظ عربی  
 فارسی و هندی و توکی و ممیها و صنعت ناگنا بهند و  
 مول و ججهه و کاندلکه (؟) و غیره دهن می گذارد و معنی  
 درین چندین سبب جمال دوفدوی چشم روزگار ندیده و کوش  
 اردون دوی ده سده شریه از کمال او سرخ دهم در معام  
 و داهی در سر و املا صدعهها حوج می کند و عزال  
 سخن را بر سینه گوناگون عبارت می بندد ( ادبیات )

بمکر دور ده پرواز دارد بی نبود ولی اعتبار دارد  
 در انواع سخن شورجهان است باندیت حسرو صاحب توان است  
 مردی حضور نظام الدین اولیا قدس سره است راقم  
 : دعوت ' رحم میزدی که در بعضی مصنفات خود نوشته است که  
 اسعار من از پا صد هزار کم است و از چار صد هزار بیست  
 و ' یعنی ' او حدی دوسه ده اسعارش از صد هزار رناده و از  
 دویست هزار کم الحاصل علامه عصر بوده است - و فانش در

## باب: الثانی

شہزادہ الدین 'ثاقب'

ار مہمورتا ہندوستان اسب 'میر' مہمورتا دہی 'میر' می دوست کہ " رہے درو سے اسب مہمورتا ساگر مہیاں 'آرو' اکہوں سحر خود را پدش سرام الدین علی خان 'ارزو' می آرہ' و ار چہدے نوطن خود رفتہ کہ ار مصافح بارہ اسب' دا فقیر آسمانی دستار داشت' دہمورتا روزگار اسب' در ہمہ چہر دست دارک و ہنچ دہی ناند " فقیر را احوال و اسعار 'ثاقب' ہیچ دوستید' لہذا بر اس اشعار انداز کہ میر مہمورتا دہی 'میر' و فتح علی خان دوستہ 'اکہما فہود۔۔۔

'ثاقب' کی نفس اوپر قاتل نے آئے پوچھا  
یہ کون مرگیا ہے 'کس کا ہے یہ جنازا؟

قتل کا کس کے ہے اب قصہ بھارے دل میں  
کیوں دکھاتے ہو میاں، سان یہ تلوار کے تئیں  
چھین کر دل کے نکلیں درپٹے ایذا ہر دے  
یار کیچھے نہ کسی ایسے دل آزار کے دلیں

اعتراف سر نالکار موزوفیت او آورند اور از سرور سعرا خارج  
 می کنند ناسی از ستم طرد می وے اوصافی است و شعرش  
 بسیمت ده شعر اے مسلم بشرحہ نازل الہیہ است ، لیکن انکار  
 موزوفیت او بچہ راہ ، اندھنی مولف اپنی نسبتہ را احوال و  
 اسعار ہی او خارج در سیدہ ، مگر این ادبیات کہ ، فتح علی خان ،  
 و مہر ، دوسمہ ، می دوپسند ۔

بہری دلہا سہم سے اے دہارے مچکو نکا سر ہزار سودا ہے  
 ، خاکسار ، اُس کی آنکھوں کے کہنے تو محتالگیو  
 مچکو ان حانہ حواریوں ہی نے دہار کھا  
 کیا محتا بھی ہو گئی تو میری بلا سے  
 مجھے داد خواہی کی طاقت کہاں ہے  
 رونے سے خاکسار کے سوتا ہوں کوئی  
 اس حالتوں حراب کو چھلکا خدا کرے  
 دل ا شہنشاہ ہو کے نکا کھائیں اے حانہ حراب ا کھا کھاتیں  
 دیع قابل سے ہوے معزوم بے نقصہر ہم  
 روز معشر کے اٹھو لنگہ گور سے داکھر ہم  
 کیا ہے اس 'خاکسار' کی نصیحت یہ مگر ہم کو پیار کرتا ہے

کیا ہے حاصل نہتھے ناصح ا مرے سہنتھالے میں  
 آہ جہوں سمع ہے راحت مجھے چل حالے میں  
 ، خاکسار ، عاشقی مہتوار کو لغوی سنی کیا  
 ابھی دیکھا تھا میں اُس رت کو مہتھالے میں

سینه چرخش و عشقش و سینه مائده در سبب جبهه روداد،  
 چرخش همداد و چار سال بود ورھے می گوید — (نارنج)

میر حسرو حسرو، ایک ساجھن ان ساجھن فصل و دریاے کمال  
 نظام او دلکھی در از نیکو ساجھن نثر او صافی در از آب زلال  
 در برائے حسرتی نارنج او چوں بہا دم سر پہ رانویں جمال  
 شد "عدم السئل"، نیک ناریچ او دیکرے شد "طوطی سکرستال"

مسلطہ طبعش اکثر برترین عروس عول پور کاحده، سرح  
 کمالدش اگر در طرازم مسجہ رنگس پیدا می شود، لہذا موقوف  
 داسند و بعضی حوک اندراب ہووے، ان کو ویب پیچہ نامی طرار د —

شہان ہمدان در از چوں زلف و روز و صام چو عمر کوہ —  
 سبھی پہا کو چو مہن نہ دیکھوں دو کہسے گاتوں یہ کاری دیناں  
 چو ذرا ہمدان، چو شمع سوراں، نگشتم آہر زہر سہرو —  
 نہ بپند بیناں، نہ انگ چیناں، نہ آپ اویں، نہ بہمچے پتہاں  
 میر تقی، میر، ان کو ویب می نویسند —

در گر پسرے چو مالا پاوا کچھہ گھڑے، سلوارے، یخارا  
 دیکرے دل من گرفت و دشکست دھر کچھہ نہ گھڑا، نہ کچھہ سدوارا

مہمد دار، خاکسار

مسکنت از دہلص او پیدا، و فہاش سجن از کلاہس ہو ندا  
 'فتح عالی حان، احوالش می طرار د، و حرف حق بیناں می  
 ساز د کہ "ار عدم در گاہ قدم سرف اسب" گوید بسیار بر حوک  
 می پیچد، و حوک را وراے سحر اے مسلم محسوب می کند،  
 دھر حال سحرش حالی از موژو ویب دیسب، و آہ کہ بعضے

## باب ۱ لالہ

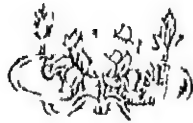
میر مجھ مستعد 'دھیں' بھلے  
 ساعر دھیں و مسعد سبھلے رنگیں است در عین  
 غنغوان جوانی دھاک روم و جا در عالم نامی گوشت اسماہ  
 نہ تھور در نہ تھور مگر اسی دو سہ اسماہ ار تکرہ فصیح علی حاک  
 اللغات نام -

ہمارے دل کو مت آزاد دے اے ناہیاں ناحق  
 جہاں مت آتش گل سے ہمارا آشیان ناحق  
 ماے کہا کیجئے کہ پہلنچی نہ 'دھیں'  
 گاں تک اُس کے ہماری فریاد  
 ہو اگر کچھہ یار کے تشریف فرمائے میں دیر  
 تو کریں گاہے کو اس دنیا سے ہم جائے میں دیر  
 چلوں گی ان کے فاصح کچھہ نہیں تدبیر کرسکتا  
 چھتے پھرتے نہ دیوانے جو وہ رنجیر کرسکتا  
 کروں میں کیر نہ اس کے روبرو شکوہ چھاؤں کا  
 حیا آتی ہے مجھہ کو میں نہیں تقریر کرسکتا  
 باتوں ہماری راست انہوں نے نہ جانیاں  
 کہا کیا بتاں کے جی میں ہی ہیں بدگمانیاں  
 دھے دل اذفا کی رات سے وہ لطف وہ کرم  
 کیجئے گتیں بناں کی دے اب مہربانیاں

• وابستہ ہیں کہ چاہا سہل سے لیوے گل کو  
 گھر درے خانہ چراہوں سے جو نہاد کرے  
 ہوش و ساز کو برے چہارے ' یہ ذرا خاکسار - ار حالے ہے  
 سادہ آہستہ کھینچو حجام ' نار اُس رلف کا رگ جہاں ہے

• خوشنود •

میر تقی ' میر ' ان ٹیٹ او سی نویسنہ —  
 سب رہیں جاگے سجدہ پڑے رو رہی سچیں آیا بہوں  
 چسپ چسپ کے دیکھے پات میں درش کو دکھایا بہوں





اے ساقی دل میں دھڑکا ہے خیال اس بے حسنی کا  
 وہ دلی سافر کا چالنا اور کھڑا رہنا گلابی کا  
 اے ساقی تم کے ماردوں کی دسلی کو مٹانی ہے  
 گلابی کا بھڑا انا ہے مددہ وہ بے حسنی ہے  
 دلی آنکھوں کو ساقی دیکھہ ساند جان جانی ہو  
 گلابی نہ تھی مگر میں جام کے پانی چوادی ہو  
 دردا ہے حسر دردا ' ساقی بے حلق کہنا  
 گردن اُنہا اُتھا کر شیشہ کا دیکھہ رہنا  
 رہ گیا ہے اب دو باقی ایک دم کا اشتیاق  
 ناک میں جی آ رہا ہے دیکھتے اُس کی باقی  
 دیکھتے ہی اُس کے خط کی شان دل مرجھا گیا  
 اُس دھوپ کو دیکھہ آنکھوں میں اندھاوا چھا گیا  
 رنگ اُڑ گیا سمن کا برگس بھی ٹک رہی ہے  
 گلشن میں گلبدن بن کھچڑی سی پک رہی ہے  
 اُدھر دو دم بھروں کو ناں کر تیوری چھوڑا تے\* ہو  
 اُدھر میں دل میں 'بسم اللہ' 'بسم اللہ' کہتا ہوں

## باب ۱ افسان

معتمد صمد الدین 'صدا' نکلے

نسو و نہایش از خاک مرد و سنان حبب دسان است این  
 دو نیک 'صدا' میر نعی 'مدر' و فایح علی حای می نوسک -  
 حدت کا دست دو مردہ معتمد خاک میں رلے کو  
 آرام دہاں بھی معلوم ایسے حلے رلے کو  
 کریاں و خاک اڑاتا حیوں اسر و حیوں بگولا  
 صمدرا من تو لے معتمدوں وحشی ضیا بھی دیکھا

معتمد عطا 'ضیا' نکلے

صیا گیر از بھلی کدک ساء 'سراج' اسماء و سمیع افروز  
 معتمد اندھا - افسا را خوب می نوسک و سحر رنجدہ را نہ  
 نہایت عذوق می گوید چند انبیاء کہ در خط نشانہ 'سراج'  
 دوسرہ ہوں، مدطر در آمد و این انبیاء انتحاب یاد -  
 بھلے کما نادھے ساقی دو عالم بے حجابی کا  
 ادھر دو خام کا مستنا ادھر درنا گلابی کا  
 کپا ہے یار کو اس باز پرور لے سوادہ پر  
 سلہالا ہم کا اٹیپے لے ہمدہ آفتابی کا

### شیو سنگ 'ظہور'

مذہب اس عالم 'ظہور' و معنی یاب مشہور  
فتح ملی ہاں ایں ادبیات 'ظہور' می طوارق —

از بس کیا بہار نے سب کو ہمارے  
ہے کیا صہب جو سنگ سے نکلے سرازِ سپر  
'ظہور' اسی راستہ پر دست چاڑھو دہارو اس کی  
کہ ہو کہتا ہے ہو دو سرور گل دھسار کرنا ہے  
چھس میں ناسی ہے متھو کو نہ آئیاں دینا  
گلوں سے ملیے کی دھصت تو باقداں دینا  
دقہب شد سے شواہا ہوا مری 'ور نہ  
یہ ہو الہوس کوئی ہر باد حاساں دینا  
جی نکلتا ہے سرا اس نے وفا کے واسطے  
اس دو لے آؤ کوئی مجھہ تک خدا کے واسطے  
مجھہ مفلور دہرے باغ میں چلے سے اتنا تھا  
چس میں قدرے کو دیکھہ کرشہاد اکہو جاتا  
دناں میں مری مری سے اپ تک خاک اڑتی ہے  
مرے ماتم کے کر لے سہکی ویرانہ نہ باز آہا  
ہمپسہ زلف حوہاں کو کرے ہے درہم و پرہم  
مرے دل کے سنا لے سے کہو شاہ نہ باز آہا

## باب اول ظاہر

حوادث معتمد جان ' ظاہر ' مباحث۔

ظاہر کنندہ مضامین ناظر ' و نایل صفیر سلج نساں  
بسمان میوڑا ' ظاہر ' اسب این ایات ' ظاہر ' ارتد کر  
بم علی جان ظاہر سد :—

پھر زلفشا نہ نہی نہر سوئی  
جب سے ہوسک دو حواب میں دیکھا  
معتمد کوہ کی کی رنگ اکر خاکو نہ پہلائی  
نہ حسرو سرخ ہو آں ' نہ شیریں زرد ہو جانی  
نار سے ٹک اٹھا نقاب کے نہیں  
دور پردے میں کر حجاب کے نہیں  
اے آں اس قدر تو گر ہے اثر نہ ہوئی  
ممکن نہ تھا کہ اُس کے دل کو چہر نہ ہوئی  
باطن میں گو گسو سے تجھے دوستی نہ ہو  
لیکن تجھے رعایت ' ظاہر ' ضرور ہے

دہری محل بھی، بس دل پر راج ہے 'عزیز'،  
 جس پر چوں کی کھالی کو وہ راج ہے عزیز  
 یہ 'علام'، 'علام'، 'علام'،

ار پر گزرتا ہے 'دو گنا' و مہولان اٹھ اسب اوقات را  
 نکھال وار، کی و اڑانی سر سی 'دو' و حوت را ہمسر رات  
 آنرو اظہار می کند ار بس کہ مراحتی موصوف آسنا اسب  
 اکثر ان حارث دلکد نہایت مہم و پیور بھی ادی و سادہ حسن آن  
 پرکے او رح بھی کہانی 'آنرو' و 'صادق' و 'سارک' و 'یہ ہمد'،  
 و 'علام'، 'دو'، 'مطلق'، 'مقدم'، 'المقام'، 'دارد' و 'پروسی'، 'دو'، 'دو'،  
 می نہایت چنانچہ می درماد -

آنرو صادق سارک یہ دل ہمد، علام  
 ساعت طاعت

پیور می گوید -

یہ دل، 'سارک'، ہے 'علام'، صادق  
 حق کے اتصال سے ہو درد کا درماں یہاں ہے

و سند 'بولد'، 'دک'، 'ہوار' و 'نک'، 'صد' و 'نسب'  
 و 'پار'، 'اسب'، 'نا'، 'پیور'، 'رابط'، 'حاص'، 'دارد'، و 'اکثر'، 'کا'، 'ار'، 'راہ'، 'کرم'  
 'عزیز'، 'حادثہ'، 'مقدم'، 'رفیعہ'، 'می'، 'نہایت'، 'ان'، 'چند'، 'ار'، 'انعام'، 'نہایت'  
 و 'دو'، 'گنا'، 'دو'، 'دو'، 'فوشہ'، 'سد' -

دو سے نکلے آنا مرہ حانا، حوالی کو و حاکم کے دکھانا

\* یہ اور بعد کے بعض مقام کرم حورہ ہوں اس لئے تصحیح  
 ہو سکتی -

## باب اول فیض

معنی اسان الله "عرب" بخلص

معنی دند عاصی و فتنہ رس عرب است طوط  
رباعش نوعی نکتہ می دارد ' لہذا کا ہے بخلص خود الک  
ہم می گذارد آری الکن طلق اللسان بود ' و تلاش مصدا  
نارہ می نمود - سحرش حالی از عرائف معنی نبت —

دیکھہ دستار بسلنی ساقی سرشار کی  
اب کھلی شانی ہوں آنکھوں سرگس پیما کی  
نات وہ جاویدگی قاصد وقت دھلے کا بھیں  
جی فریحا ہے ستا ہی لاجدر اُس یار کی  
عشق کہ اس متجہلے میں نوالہوس کا کام کھا  
کیا طرح گذری دکھو ملبور سے سردار کی  
حال کھلے کا کبھی دو وقت پانا ہے ' فریب '  
بہول سب جانا ہے نا تپیں دیکھہ صورت یار کی

این یک بیت ' عرب ' بہر معنی تھی ' می

و فتم علی حان می طرازد —

عمر و سی و نه روز، حیات را بر آن می گذارند، و زندگی را  
 حیات می نامند، هر را که بیک می دانند، بهار آب روان  
 می نامند، مثال می کنند و دنیا را خواب و حیات  
 می گویند پس دل بر دنیا نهادن همان مرده دانستن است و دانستن  
 حیات دانا، دار بودن دانا، عجز اگر تا به پیان رسیده است آخر  
 حلال می بیند و نام حیات اگر داده عاقبت بر باد می رود  
 حیات دانا، نفس دانا، هم او دانا حور چرا که بقای ندارد  
 مرده او دانا، دل بر نام حیات دانا چون حیات

و دانا است و او را در زندگی دانستن چون ناکس بر استگستن  
 این عمر که بیدار به دانی آرد  
 نفس است که در خواب به دانی آرد  
 در است و زندگی دانا  
 حوانی است که در خواب به دانی آرد

اندکی حوسا کسی که آن نفس موهوم را نام صبح نکند  
 چندی بسوی درد اندک مراد خواند یاف و زده دانی  
 که این ها، موهوم را مثال گل دیک . کرده شده و  
 حیده نگاریده، و بهار در قرن اول روزگار حا خواند یاف  
 ر دانی

این عمر دانا به بهاران مراد این عیش و شادی دوهزاران مراد  
 بهار چنان که بعد از مراد انگشت گردانی به بهاران مراد  
 از یاران این چمن و گلستان کنان این گلشن چشم آن دارد  
 که چون بپایان چشم سیر این حار سمان نهان، نظر بکرم بخشی .





داد مہی رنگ یہ دے اے شوح مستہ اندم کے بیٹوں چراپ کیا

آج بڑی چشم بے اندسو نہیں ہوتے ہیں بند  
دل نہر پہو تا ہے مستہ دل کے کدو دالاب کا

وہاں ہے دے دے سے آکر دھوکے ہٹ جانا  
چھٹک کر سکوا کر دیکھ کر ہنس کر گشت جانا

دل نا دے کی چاہ زبنداں کی چاہ قوی  
آہر پہلا ہوا کہ اسی چاہ میں پوا

پہول پہو ہے سکھ ہے آج مستہ  
پہول جا کر میں داغ داغ ہوا

حصا نہو دار ہوا اس کے سہو نے مکہ پر  
وہ سکداں حط حط کہ نہو دار ہوا

دوب میرو می عشق نادی میں  
مستہ کو دل نہ نے حب سے ہار دیا

کامل کا رنگ رود ہوا اس سب سستی  
پروار مہرے رنگ نے اس کی طرف کیا

دشمت نام اونر کھو ہے دو ستمگر بے حساب  
ایک مہرے پر تہاں ہے حر نکلا آفتاب

سب کو ٹی روشن گرد و قورت یہ مستوں کے چوہ  
روح حل حاوے گی دیوا نے کی دروائے کے ساتھ

پان و مسی سے شہادت اب ہوی ہے لا علا ح  
حوں باحق کیوں درستا ہے کہتا کا ای سے آ ح



دلِ دل کو لالہاں سے دھے دھے کہتا دلتی  
 ہر صبح کہوں نہ ہوے چمن میں چھٹا پتی  
 آ رہے ہیں میں میں نہ لگا ہے دہرے لہرے  
 یہ چھٹا سہاگہ و سہاگہ و لگا پتی  
 اے کوہِ ہاکے کہہ دیکھ سے کوہِ ہاکے سے دل  
 دیکھ لگا دو رو دیکھ لگا ہو گئی ہے داری

یوں تو دنیا نہ چھوڑ دسمل کو لالہ لے چل شکارِ دلہاں سے  
 کہتے ہیں عاشق کو مست چھوڑ نہ صفا ہم ملی دونوں سے  
 سروِ دکنوں نہ اپ دھوں دیکھ پاس دل دیکھ رکت کی کھلنوں سے

دل مرا صد برگ و سہیل کی ہیں کہوں جاگے  
 دلبرِ نا کی رکت کے شایے سے پوچھا چائے  
 حب سے ملنے کی قما گلشن میں دلتی سے چھٹی  
 مچ گئی پھولوں میں دیکھو کس براکت کی ہلکی  
 دھڑانے سے دو پی انکھوں کٹے ہو دھڑکی  
 سرِ حوشی سے کہوں نہ آوے ملنے لبِ دم کو دھڑکی  
 گرجتے کیا ہو عرصے سے گھٹا کر ہو کو دھڑکی  
 ہیں ساروں دوستی ہیں کہ حب سے دم بطورِ دلتی

شرابِ سرخ سے صفتِ تر رنگہ لے ہوا حانانے کہوں دوزد، پی لے  
 زبردستی سے نقدِ دل کو مست لوت جہاں میں گرجے حانانے سوچی لے

گر کوئی چاہے کہ دہرے درد کا درماں کدے  
 اس کماں اندر وہ لے جا کر دیکھ تیراں کدے

دیکھو، چہرہ صاف ہے اور دلف میں گسو دراد  
آبرو بندوں سے دلہا، نا حصرت دیکھو وار

کہہ رہا کی طرح پدارے دیکھو انکھیاں نہیں سادولیاں  
کریں گی پھند میں دھوے ستا کی تا میں اکتکلیاں

ہاں سمون ہو دھو دھو دھو دھو  
نہر گلیے نے ہمار ہو نا خوب نہیں  
حال میرا دم نہ ہو چھو دیکھو اس حال کی طرف  
ہمیں دھوے رنگ کا ٹھنڈے اور ہے وہاں  
بلد گی پہنچے ہمارے اہل رماروں کے نہیں  
دل سنی مت ہو لہو ایے در ساروں نے نہیں  
ہاں کے نادلوں کی طرح حل دھوے ہوے  
وہ چھوے میں کہ جس سنی سلگل دھوے  
دخ سہیں ایے عرو کو دور نہ ہو  
حسن کا عطر مستکو لہذا ہے

نی الحکیمت میں کستہ معیتوں حسن کے دیکھو کی سہلکے

تجہ ملاحت کے لون کی لذت جس کا حق ہو کدابہ سو حال

راہ میں مادے احقر کہوں کوئی راجدوب اس کو  
بہشت عروش حال ہوتے ہیں جو دواہوں دو تو را نا

نکو ملیاں میں تھانا، نہ ٹھٹھہ کر وطن ایذا  
آتو سورت سے کہیں کو جو دھو دھو شوں نا ہی ہے

س اے ہدا کے کھوٹے یہ تم کہاں گڈوالی  
اس دود سے دھوی کو دوتے کہاں ملائی

ہدا کسی کو کسی سب استا نہ کرے  
اگر کرے تو وہاں ملک ہدا نہ کرے

اچھی کیا ہے بھج حلقہ پیسے سے نہ ملے مدد تھا ہوئے گڈنگز کٹے سے

کیا پوچھتے ہو لوگو گانا بھائی کس کی  
بھائیوں سے مہرے دوچھو ہدا بھائی کس کی

کیا ہوا ہے کس طرح کا اندر ہے جس کو دل چاہے نہ ہو کیا چھو رہے

دیکھو اُسی کے صوبہ، جو مدنی روح کو دیکھنے کو اب  
روح دیکھنے کے لئے گونا گونا گونے تک قرآن کرے  
کسی نے اس دیکھا

دیکھو آنکھوں سے حان حانی ہے

دلف سس اے دل دریا سرام ہے دیکھو وہ سب اے سب اور سام ہے  
اس صدم کے دیکھو آپر کیا روئے ہے دیکھو وہ سب اے سب اور سام ہے  
میں اپنے در دل کہنے کے صدمے مدنی سس سس نے چھوہا رہنے کے صدمے  
صدمے بے دروں سے کام اپنا ہے سرے اس دل نے دو کہہ سہنے کے صدمے

چکو رہی ماہ کے اور دیکھیں گلوں نے صدمے

کوی ورنس کسی گا ہے میں اپنے نار کے صدمے

حام کو لب بے اشد سب کر دام اُس کا پنا کتورا ہے  
دکھتا اڑ گئے اور دیکھنے کے گئی گئی دہار اور حوں پسندے رہ گئی  
سرو اور سب شان مل گئے خاکسار ہیں واحد کا سس دس دیکھنے رہ گئی  
دیکھنے دیکھنے دیکھنے چولی دیباست اح ہوئی دہی ہوئی  
کماں انرو مے گھر کیوں نہ آوے کہ جس کے واسطے کھینچے ہوں چا  
حب سے ملنے لگا چکو دوں سے چاند سے کچھ کو داغ لا گا ہے

سب دو دیکھو روح رنگ دیکھو آنکھیں کو رنگ سے

میں رنگ ہو رہا ہوں دیکھو سب رنگ سے

کلپتہ توت، نکرتے ہو، چلا اب ملے میں آتا ہے

سخت ہے میں، میں مافی صدمے سب سے ملتا ہے

( ۴۷۹ )

دراں وادی کہ ار حود رسم بر می رند دلدل  
سرر عرص حرام سنگ می داند - اسس را

— 0 —

دلدل دلالہ حرف حمں را مفسر است  
دارب وناں نگہب گل برجاں کسب

لہ دلدل اور بوئے گل دیویں پر سیاں ہیں، ”حرف حمں“  
، سرخ بو دلالہ دلدل ہے دکر بوئے گل کس کی برجاں کر  
ہی ہے حس و عشق کس کی نمائندگی کر رہے ہیں۔

میرارہ گل دھا دکھرا ہوا لے رنط عمارت دکھت دھی  
نہ مصرع ہمار ہسی کاموروں نہ دھا، اسہ ہو نہ سکا

کوسس بوہب کی غالب لے اور احیر لے دھی رنطہ میں  
انداز وہ طرر دلدل کا اسعار میں پیدا ہو نہ سکا







---

مطبوعہ

رہن آرت ڈرس - لاہور

★

سہارن

ادارۂ مسافت املانہ (ہاکسٹان) - لاہور

---



